مقیاسِ ہدایت

جنید زمان پیر طریقت حضرت علامہ

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صاحب

المقیاس پبلشرز

۴۔ دربار مارکیٹ، لاہور

(مقیاس مناظرہ حصہ دوم)

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (انعام ۱۲۵)

مِقْيَاسُ الْوَهَّابِيَّةِ

فِي

اِثْبَاتِ التَّوْحِيْدِ وَالرِّسَالَةِ

مناظرہ واہگرہ و مانا ٹنبہ

کتب نمبر ..... جلسہ قادریہ عالیہ

مرتبہ

ابو عبدالوہاب محمد عمر دار المقیاس اچھرہ لاہور

marfat.com

(جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ)

اڈیشن دوسرا۔ سنہ 1983

ناشر

المقیاس پبلشرز

۷۔ دربار مارکیٹ لاہور

marfat.com

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ءَ اللّٰہُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ ،

اما بعد غیر مقلدین وہابیوں کی بطالت دینی جب کھولتی ہے تو بیچارے کہیں غیر معروف علاقے میں چیلنج مناظرہ کر دیتے ہیں۔ چنانچہ موضع ماڑ شبہ ۱۱/۱۲ ۲۷ ضلع لائل پور میں ایسا ہوا جب فقیر (محمد عبدالحکیم اچھروی) وہاں پہنچا تو غیر مقلدین کا کوئی سرغنہ مولوی تو نہ تھا البتہ مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی اور ساتھ ایک مُلّاں لے کر وہاں ڈیرہ ڈالے ہوئے تھے جو دیہاتی مسلمانوں کو بھی خلار ہے تھے۔ فقیر نے بہتیرا انکار کیا لیکن کوئی غیر مقلد وہابی مناظرے کے لئے نہ تیار ہوا اور شامیں بائیں کر کے وقت ٹال دیا لیکن فقیر نے وہاں ہی غیر مقلدین وہابیوں کے خوب بخیے ادھیڑے عوام مسلمان وہابی مذہب سے بہت متنفر ہوئے اور وہابیوں کو جرأت دہوئی کہ کوئی پیش کر۔ وہابی پوروں کا انکار کرتا کیونکہ وہابیوں کی اصل کتابوں سے باحوالہ بیان کیا گیا تھا ان بیچاروں کی کیا جرأت تھی چند دنوں بعد شائع کر دیا کہ وہابی جیت گئے اور محمد عمر شکست کھا گیا فقیر نے خاموشی اختیار کی کہ پہلے مقیاس مناظرہ چھپ چکا ہے۔ سابقہ روایات سے عوام خود اندازہ لگا لیں گے اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

بعد ازاں غیر مقلدین وہابیوں کو پھر مذہبی خارش شروع ہوئی تو ۶ ۱/۲ کو موضع واہگہ ضلع شیخوپورہ میں یہی واقعہ دہرایا گیا غیر واہگہ کے سُنّی احباب فقیر محمد عمر کو لے گئے اور انہوں نے مرعوب پہلے ہی مقرر کیا ہوا تھا کہ (۱) غیر مقلدین وہابیوں کا مذہب سچا ہے یا جھوٹا (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں یا نہیں۔

marfat.com

غیر مقلدین وہابیوں کا سرغنہ حافظ عبد القادر صاحب روپڑی بمع کئی وہابی علماء کے پہنچے تو مناظرہ کلیات غیر مقلدین وہابی مذہب پر دو گھنٹے ہوا اور جو کچھ حافظ عبد القادر صاحب کے ساتھ گزری وہ تو خداوند کریم کو علم ہے یا علاقے کے مسلمانوں کو معلوم ہو چکا ہے۔ لیکن فقیر نے وہابی مذہب کی حقیقت کو طشت از بام کر دیا کہ سب دنیا سے ذلیل مذہب اگر ہے تو صرف غیر مقلدین وہابیوں کا ہے۔ اسلام اور خداوند کریم کا دشمن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا دشمن پاکیزگی سے نفرت کرنے والا اور نجاست کو پسند کرنے والا یہ مذہب ہے دوسرے دو گھنٹوں میں فقیر نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کو قرآن و احادیث صحیحہ کے ۲۰ دلائل سے ثابت کر دیا اور مناظرہ باامن ختم ہوا اور غیر مقلدین وہابیوں کی شکست کا منظر قابل دید تھا حافظ عبد القادر صاحب اور ان کے رفقا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ کے عین مصداق تھے غیر مقلدین منتظمین نے عبد القادر صاحب اور ان کے رفقا کے پلوں میں پکے ہوئے چاول ڈال دیے اور پیدل چلتے ہوئے اپنے مذہب کی بطالت سے نالاں ہو کر واپس لوٹے واپسی پر اپنے وہابیوں کے رسالے میں شائع کرا دیا کہ مولوی محمد عمر اچھروی کو واہگہ میں شکست فاش ہوئی۔ پنجابی مثال مشہور ہے "گونگے دیاں سینتاں گونگے دی ماں جاندی اے" فقیر کو فوراً معلوم ہو گیا کہ موضع واہگہ میں تو وہابیوں نے اپنے کفریات خوب دل کھول کر ہنس ہنس کر سنے اور محظوظ ہوئے اب یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے مذہبی کفریات تحریراً ابھی منظر عام پر آنے چاہئیں تاکہ جنہوں نے مناظرہ میں نہیں سنے وہ اب ان کو تحریراً پڑھ لیں چنانچہ فقیر نے وہابیوں کے وہ پول جو وہاں مناظرہ میں حافظ عبد القادر صاحب کے روبرو پیش کئے تھے اور حافظ صاحب نے سر ہلا کر انہیں تسلیم کیا اور جواب نہ دے سکے اب ان سے

marfat.com

چند اعتقادات وہابیہ بطور نمونہ بالترتیب پیش کرتا ہوں اور فقیر کا دعویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص مذکورہ ذیل دلائل سے غلط یا جعلی ثابت کردے تو فی حوالہ

یک صد روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

○

اعلان

خدانخواستہ اگر یہ مذکورہ ذیل حوالہ جات جھوٹے تھے یا ہیں تو اب بھی غیر مقلدین تحریری جوابات بالترتیب شائع کرادیں تاکہ حق و باطل کا فیصلہ ان کی تحریر سے ہی ہو جائے۔

ابو عبدالوہاب محمد عمر اچھرہ۔ لاہور

○

marfat.com

غیر مقلدین وہابی فرقے کا مختصر نقشہ قرآن کریم میں

marfat.com

فرمانِ خداوندی ۱

اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شی کو محیط ہے

النساء ۵/۱۲۶ : وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ۝ اور اللہ تعالیٰ ہر شی کو محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شی کو محیط ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ۱

(۱) اللہ تعالےٰ نے عرش پر قرار پکڑا ہے۔

(۲) جب وہ کرسی پر بیٹھا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔

ایک وہابی لکھتا ہے خدا عرش پر بیٹھا ہے دوسرا لکھتا ہے کرسی پر بیٹھا ہے کرسی چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی۔ اور بوجھ ممکنات کا ہوتا ہے واجب بالذات بوجھ سے مبرا ہے خالق لامکان کے مساوی خلق کو بنانا شرک ہے۔ تم وہابی کہتے ہو اللہ تعالےٰ صرف عرش یا کرسی کو محیط ہے ذات خداوندی اور کرسی پیمائش میں برابر برابر ہیں فرمان خداوندی وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا کا وہابی منکر ثابت ہوا ایک کھری بات سنا دوں یا رہم نے گیارھویں یا بارھویں مخلوق کے لئے مقرر کی تو تم بدعتی کہتے ہو لیکن تم نے تو خالق کا مکان مساوی مقرر کر دیا تم کافر نہ ہوئے؟ یہ ہے وہابیوں کی توحید کا نمونہ ۱ اب ۲ عرض کرتا ہوں۔

فرمان خداوندی ۲

(کہ ذکر اللہ زیادہ کرنا فرض ہے)

marfat.com

۱۔ جمعہ ۲۸/۱۰ : وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور تم تمام تب نجات پاؤ گے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب مسلمان ذکر اللہ زیادہ سے زیادہ کروگے تو تمہاری نجات ہے

وہابی عقیدہ ۲

باآواز بلند عورتوں کا مل کر اللہ اللہ کرنا بدعت ہے یہ وہابیوں کا کفر ۲ ہے۔

معلوم ہوا کہ وہابی عورتیں ذکر سے محروم اور منکر ہیں۔

قرآنی فیصلہ (۲)

الاحزاب ۲۲/۵ :- وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ

اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہیں۔

آیت مذکورہ سے ایماندار مرد اور عورتوں کا عمل اللہ تعالیٰ نے بیان فرمادیا کہ وہی بہت ذکر کرنے والے اور عورتیں بہت ذکر کرنے والی اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ واضح ہے کہ بلند آواز سے ذکر اللہ ہو یا آہستہ دونو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہیں لہٰذا ایماندار مرد اور عورتیں آہستہ یا زور سے ذکر کرنے والے اجتماعی صورت میں رب کریم کو پسند ہیں۔

اب تم نے اپنی وہابیہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے بہت ذکر کرنے سے بند کردیا معلوم ہوا کہ وہابیہ عورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومنات میں شامل نہیں اور مذکور عقیدہ سے وہابی اور وہابیات منکر قرآن حکیم ثابت ہوئے اچھی اور پاکیزہ حالت میں ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہا اور عین پلیدی کی صورت میں ذکر اللہ کا حکم جاری کردیا یہ ہے وہابیوں کی توحید،

marfat.com

فرمانِ خداوندی (۳)

اللہ تعالےٰ اپنے مومنین بندوں کو پاک و ستھرا رہنے کا ارشاد فرماتا ہے

المدثر ۔ یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اے چادر اوڑھنے والے قیام فرمایئے پھر اپنے رب سے ڈرایئے اور بڑائی بیان فرمایئے اور اپنے کپڑے پاک رکھیئے اور نجاست کو ترک کیجئے۔ اللہ تعالےٰ نے اِس آیۃ کریمہ میں نمازی کے لئے نجاست سے پرہیز کرنے پلیدی سے بچنے کا حکم جاری فرمایا لیکن فرقہ وہابیہ اس حکم خداوندی کا منکر ہے۔

وہابی عقیدہ (۳)

وہابی پیشاب اور جماع کے وقت ذکر کرنے کو گناہ نہیں سمجھتا۔ اور ہر منی کو پاک سمجھتا ہے وہابی مساجد کپڑے بدن برتن پلید ہیں۔ تفصیل آگے سُنیئے۔

جس کا بدن پاک صاف مقام پاک ہو خوشبو لگی ہو تو وہابی اس کو پلید سمجھتا ہے لیکن اگر کوئی ٹٹی کرتا ہو یا پیشاب، عورت سے جماع کرتا ہو تو ذکر اللہ کو گناہ نہیں سمجھتا یہ ہے وہابی توحید کا نمونہ ۳

وہابی مذہب نے مذہب اسلام کو بدنام کر دیا ہے۔ اسلام میں پاکیزگی ہے اور اسلام میں ہی خداوند کریم کی عبادت میں کامیابی ہے لیکن وہابی نے عبادت میں پاکیزگی کو ایسا بدنام کر دیا ہے کہ وہابی فرقے کے مسائل سُن کر غیر مسلم اسلام سے متنفر ہوتے ہیں لیکن جب اسلام کی اکثریت وہابیوں کے اس عقیدے کو گستاخی سمجھتے ہیں تو اقلیت کالعدم ہے اور جو فرقہ اللہ تعالےٰ خالق کا گستاخ ہے وہ مخلوق سے نبیوں اور ولیوں کے قدر کو کیا سمجھے گا اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس عقیدے اور فعل سے محفوظ رکھے۔

marfat.com

بولو وہابیو

آمنا

ظاہری و باطنی نجاست کو ترک کر کے پاک و ستھرے بن جاؤ اور ذکر اللہ کو پاک حالت میں اپنا وطیرہ بناؤ چونکہ تم خداوندی ذکر اور باری تعالیٰ کی توہین کرتے ہو اسی لئے رب العزۃ تمہیں قریب نہیں ہونے دیتا اور ذکر خداوندی سے محروم رکھتا ہے اور دعا کے ہاتھ پھیلانے نہیں دیتا۔

فرمانِ خداوندی ہے

النجم ۲۷/۳۱ :- فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا : اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

وہابی عقیدہ ہے

وہابی مذہب میں قبر کو سجدہ کرنے سے نماز ہو جاتی ہے لہٰذا وہابی مذہب مشرک ثابت ہوا۔

"وہابی" ہمارے کسی وہابی سے ثابت کرو کہ آج تک کسی نے قبر کو سجدہ کیا ہو یہ بہتان ہے جھوٹ ہے "محمد عمر" فقیر ابھی ثبوت پیش کر دیتا ہے گھبرائے کیوں ہو مشتے از خروارے چند مقامات میں قبروں کو سجدہ کرتے دکھا سکتا ہوں۔

(۱) گجرات میں وہابیوں نے قبریں برابر کر کے اوپر مسجد بنائی بتایئے قبروں کو سجدہ نہ ہوا

(۲) موضع حافظ والا تحصیل شجاع آباد میں قبرستان کے اندر وہابیوں کی مسجد ہے قبروں کو مسمار کر کے اوپر مسجد بنائی گئی ہے۔

(۳) کراچی میں ایسے ہی وہابیوں نے قبرستان کو مسمار کر کے اوپر مسجد بنائی اور سجدہ کر رہے ہیں۔

(۴) گوجرانوالہ میں بھی وہابیوں نے قبروں کے اوپر مسجد تعمیر کی ہے اوپر نمازیں پڑھ رہے ہیں یہ تو مشتے از خروار عرض کر رہا ہوں۔

marfat.com

اس کا اصل حوالہ جس میں تحریر موجود ہے کہ قبر کو سجدہ کرے تو نماز جائز ہے مفصل آگے ثابت کروں گا۔

فرمانِ خداوندی ۵

(از روئے قرآن مجید وہابی یہودیوں کی جماعت میں شامل ہیں)

النساء ۵ :- مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

بعض یہودیوں سے ایسے بھی ہیں جو کلمات خداوندی کو بدلتے ہیں۔

وہابی کفر ۵

تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآنی تحریف کی جو وحی الٰہی کو بدلنا یہودیوں کا شیوہ تھا یہودیوں کی طرح تمہارے اکابرین نے بھی جن کو تم اپنا بزرگ مانتے ہو قرآن کریم کے معانی بدلے۔ لہٰذا تم وہابی از روئے قرآن کریم یہودی ثابت ہوئے۔

یہ ہے وہابیوں کا کفر ۵ تفصیل عنقریب سناتا ہوں۔

فرمانِ خداوندی ۶

(اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق شہداء انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ زندہ ہیں)

ال عمران ۱۴ :- وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے رستے میں قتل کئے گئے ہیں۔ بالکل مردہ خیال نہ کرو۔

marfat.com

بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کی طرف سے وہ رزق دیے جاتے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے جو اپنے فضل سے دیا ہے وہ خوش ہیں اور جو ان کے پیچھے ہیں ان سے ملے نہیں ان سے بشارت طلب کرتے ہیں کہ ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ مغموم ہوں گے۔

وہابی عقیدہ ۶

تم وہابی کہتے ہو کہ انبیاء اولیاء اللہ مردہ ہیں۔ ان کے جسم سے روح علیحدہ ہو گیا ان کو قبر میں رکھا گیا مردہ نہیں تو اور کیا ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے کہ شہداء کے مردہ ہونے کا خیال بھی نہ کرو وہ قتل ہو چکے ہیں لیکن ان میں زندوں کی صفات موجود ہیں ہمارا قرآن حکیم پر ایمان رکھنے والوں کا یقین ہے کہ شہداء زندہ ہیں لیکن وہابی مذہب شہداء کو مردہ سمجھتا ہے اب تم فیصلہ کرلو کہ وہابی مذہب قرآن پر ایمان رکھتا ہے یا منکر؟ مومن ہے یا کافر یہ فیصلہ تم پر ہے۔

فرمان خداوندی ۷

ذلیل شئی کو پاؤں کے نیچے رکھا جاتا ہے،

حم السجدہ ۲۴/۴ : وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

(اور قیامت کے دن) کفار کہیں گے اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں سے جس نے ہمیں گمراہ کیا ہے ہمارے سامنے کر ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیلوں سے ہو جائیں اس آیۃ کریمہ سے چار مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) پاؤں تلے اس کو رکھا جاتا ہے جو گمراہ کرے تو معاذ اللہ وہابیوں کے عقیدہ سے یہ ظاہر ہوا کہ وہابیوں کو قرآن مجید نے گمراہ کیا ہے حالانکہ رب العزت کا دعویٰ ہے کہ قرآن کریم

marfat.com

ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے گمراہی سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے لیکن وہابی کا دعویٰ ہے کہ قرآن وہابی فرقے کو گمراہ کرتا ہے اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

(۲) کسی کو ذلیل کرنا مقصود ہو تو قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے معلوم ہوا کہ وہابی قرآن مجید کلام خداوندی ازلی ابدی نور کو ذلیل سمجھتا ہے اسی لئے قرآن کریم کو قدموں کے نیچے پسند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ظاہرہ ادب کوئی شے نہیں اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۳) قیامت کے دن کفار اپنے گمراہ کنندگان پیشواؤں کو قدموں کے نیچے رکھنے کی التجا کریں گے لیکن وہابی کلام خداوندی کو دنیا میں ہی اس کو پاؤں کے نیچے رکھتا ہے کیونکہ اس کو یقین ہے کہ میدان حشر میں تو کوئی ہمیں رکھنے نہ دے گا۔ خدائی قرآن سے ہم دنیا میں ہی بدلے لیں اسی لئے وہابی قرآن مجید نوری کتاب کو نیچے چٹائی پر رکھتا ہے پاؤں چارپائی پر ہوں قرآن کریم نیچے پڑا ہو تو عار نہیں سمجھتا کیونکہ قرآن وہابی مذہب میں معاذ اللہ ذلیل ہے جو وہابی کو منافق اور کافر ثابت کر کے جہنم کا ایندھن بناتا ہے۔

وہابی کا کفر ۷

اسی لئے وہابی قرآن کریم کے مجموعہ کا گستاخ ہے۔ قرآن کریم کی طرف پاؤں کرنا اوپر پاؤں رکھنا پیٹھ پیچھے رکھنا جائز سمجھتا ہے۔ کفار کا بھی یہی شیوہ ہے اور مومنین مسلمان قرآن کریم کا احترام کرتا ہے اب تم سمجھو کہ تم کون ہو؟

یہ ہے فرقہ وہابیہ کا ساتواں کفر جو قرآن کریم کا ایسا گستاخ ہے کہ ایسی گستاخی ہندو، سکھ اور عیسائی بھی نہیں کر سکتے۔

فرمانِ خداوندی ۸

قبلے کی طرف منہ کرنا حکم خداوندی ہے،

marfat.com

البقرہ ۲/۱۸۸ :- فَثَمَّ تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ بیت اللہ کی طرف منہ کر دو

وہابی عقیدہ نمبر ۵

قبلے کی طرف پاؤں کرنے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں

جس طرف اللہ تعالےٰ فرمائے منہ کرو وہابی پاؤں کرتا ہے لہٰذا از روئے قرآن کریم وہابی منکر قرآن مجید ثابت ہوا وہابی نے قرآن کریم کو بھی پاؤں سے ٹھکرایا پھر بیت اللہ کو بھی پاؤں سے ٹھکراتا ہے۔ اسی بنا پر اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں یہ ارشاد فرمایا کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور بعض لوگوں سے وہ بھی ہیں جو زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ بے ایمان ہیں جیسا کہ فرقہ وہابیہ ذات خداوندی کو عرش یا کرسی پر مقیم اور بیٹھا ہوا تسلیم کرکے کذب وحدہٗ لاشریک ہیں۔ پیشاب اور پاخانہ کے وقت ذکر کرکے توہین خداوندی کا اصرار کرتے ہیں منی کو پاک سمجھتے ہیں اور پاک وصاف ذکر کرنے والوں کو بدعتی کہتے ہیں یہودیوں کی اتباع میں قرآن کریم کا محرف فرقہ ہے قرآن کریم کو پاؤں میں رکھ کر گستاخی میں ہندوؤں اور عیسائیوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں بیت اللہ کی طرف بجائے منہ کرنے کے پاؤں کرنے کو جائز سمجھتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرکے مدینہ طیبہ جانا شرک سمجھتے ہیں یہ ہے فرقہ وہابیہ کی توحید کا مختصر نمونہ اس گستاخ فرقے کو اللہ تعالےٰ اسی لئے اپنے ذکر سے محروم رکھتا ہے اور دوستی کا تعلق رب العزت نے فرقہ وہابیہ سے منقطع کر رکھا ہے فرمانِ خداوندی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ یعنی اللہ تعالےٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت نہ بدلیں تو فرقہ

marfat.com

وہابیہ بھی جب تک اپنے ان غلیظ عقائد سے تائب نہ ہوں درجہ ولایت خداوندی سے محروم ہی رہینگے اور پھر طرہ یہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمادیا کہ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اس فرقہ وہابیہ نے باوجود کذب و منکرات خداوندی کے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے بورڈ توحید کا لگا رکھا ہے کہ ہم توحید خداوندی کا عقیدہ سب مسلمانوں سے بہترین رکھتے ہیں ان کی توحید کا نمونہ دیکھ رہے ہو۔

یہ تو ہے وہابی مذہب جو خداوند کریم کا منکر و مکذب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ عَقَائِدِهِمُ الْبَاطِلَةِ فَافْهَمْ وَلَا تَزِلّ' یہ ہے وہابیوں کے موحد کہلانے کا غلط سائن بورڈ اب اس فرقہ کے اہلحدیث کہلانے کا فریب ظاہر کرتا ہوں۔

فرمانِ خداوندی ۹

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا ایمان دار پر فرض ہے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے اس آیۃ کریمہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ ایمانداروں کو خطاب کرکے فرمایا کہ اے ایمان والو تم بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر میرے فرضی حکم سے صلوٰۃ بھی پڑھو اور سلام بھی ہر مومن پر ہر وقت زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا بحکم خداوندی فرض ثابت ہوا یہ بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر مومن کو ایک خاص وظیفہ ارشاد فرمایا پھر قرآن مجید میں رب العزت نے فرمایا۔

marfat.com

محمد رسول اللہ کے وظیفے کا یہ ایک قرآنی جملہ ہے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریر شدہ ہے۔ قرآن مجید کی آیت کریمہ کا وظیفہ ہر مومن کر سکتا ہے۔ اور جو شخص رسالت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل نہ ہو وہ منکر و مکذب قرآن کریم ہے اور ایسے شخص کا توحیدی اقرار کرنا بھی مردود ہے جیسا کہ ابلیس تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جتنا بھی وظیفہ کیا جائے اتنا ہی ایمان مضبوط ہو گا اور ترقی ہو گی جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی اور جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وظیفہ کو منع کرے وہ عند اللہ اسلام سے خارج ہے لہٰذا فرقہ وہابیہ اسلام سے خارج ثابت ہوا کیونکہ

وہابی کفر ۹

وہابی فرقہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا وظیفہ شرعی نہیں لہٰذا منع ہے۔

فرمان خداوندی ۱۰

(اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف قرآن کریم میں فرمائی)

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یہ تمام رسل ہیں بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے اس آیتہ کریمہ میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا تاکہ مخلوق کو ثابت ہو جائے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے صاحب فضیلت ہیں ہر عیب و کمزوری سے اللہ تعالےٰ نے مبرا پیدا فرمایا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی عیب جوئی کرنے والا مکذب قرآن ہے۔

بنی اسرائیل ۱۵/۱۰ :- اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔

marfat.com

اس آیۃ کریمہ میں اللہ جل شانہٗ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصی فضیلت کا ذکر خیر فرمایا اور ثابت کیا کہ سب مخلوق سے جو شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور کسی کا نہیں۔

شان مصطفےٰ بیان کرنے کا حکم خداوندی

۳۰:۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم اپنے رب کی عطا کردہ نعمت کو بیان فرمایئے۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے جو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر انعامات فرمائے ہیں ان کو بیان کرنا سنانا اور ایمان رکھنا یہ حکم خداوندی پر عمل کرنا ہے حرام اور منع کا فتویٰ دینے والا مکذب و منکر قرآن ہے یہ ذکر شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرنے یا سننے سے غیظ "حسد و کینہ" میں جلتا ہے باقی رہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اشعار کی صورت میں تو یہ بھی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پھر تبع تابعین اور سلف صالحین سے ہے جس کی تفصیل آگے انشاء اللہ آئے گی۔

اور اشعار کی بھی دو قسمیں ہیں ایک شرعی جیسا کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے بندوں کی تعریف اور احکامات خداوندی کی تعریف کرنا مقصود ہو تو بفرمان الٰہی اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً کہ اچھے شعر میں بھی حکمت ہے فائدہ ہے ثواب ہے حکم خداوندی پر عمل کرنا ہے۔ جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پڑھتے رہے۔

دوسری قسم لغویات "عشق بازی، مبالغہ آمیز، حکومت پرستی، مولویت پرستی، زر پرستی، اور ریاست پرستی میں اشعار کہنے تو یہ شرعاً حرام ہیں جس کے متعلق رب العزۃ نے فرمایا ہے الشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ ایسے شعراء کی اتباع از روئے قرآن کریم حرام ہے

marfat.com

تو وہابیہ کا یہ عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے منع ہیں صراحۃً حکم قرآنی کے خلاف ہے۔

وہابی کفر (۱۰)

کی دسویں دلیل یہ ہے کہ وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنا منع اور حرام ہے تو وہابیوں کے اس عقیدے سے ثابت ہوا کہ وہابی اپنے مولویوں اور وہابی مذہب کی تعریف کے اشعار فخریہ رسالوں کتابوں اور جلسوں میں پڑھتے ہیں اور ان کو عین اسلام سمجھتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار کو حرام سمجھتے ہیں تو ثابت ہوا کہ وہابی مذہب میں شان رسالت بیان کرنا (معاذ اللہ) لغویات میں داخل ہے جس سے وہابی مذہب بھی باطل ثابت ہوا اور انکے اکابرین کی تعریف کے اشعار عذاب۔

فرمان خداوندی ۱۱

(اللہ تعالیٰ اپنے مومنین بندوں کو قرآن کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دیتا ہے)

النساء ۵ : وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ اور جب ان کو کہا جاتا ہے آؤ قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بالکل منہ پھیر لیتے ہیں۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس کو قرآن کریم کی دعوت دی جائے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جائے جو شخص اعراض کرے وہ عند اللہ منافق ہے مومن نہیں۔

marfat.com

(۲) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانے کا منکر قرآن کریم کا منکر ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے دعوت قرآنی و دعوت رسولی کو یکساں رکھا ہے تو منکر قرآن ہے کافر ہے منکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہابیوں کا کفر ۱۱

وہابی مذہب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کرکے سفر کرنے سے منع کرتا ہے۔

فرمانِ خداوندی ۱۲

اللہ تعالےٰ کو اپنے بندے کی عاجزی پسند ہے

۱۔ النحل ۱۴/۲۳ : اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ بے شک اللہ تعالےٰ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں بناتا۔

وہابی عمل (۱۲)

(۲) تغابن ۲۱/۲ : اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ

وہابی نماز میں اکڑ کر سینہ تان کر پاؤں چوڑے کرکے کھڑا ہوتا ہے جو عبادۃ کے سراسر خلاف ہے۔ عبادۃ کے معنی غایۃ تذلل یعنی نہایۃ عاجزی کے ہیں وہابی کی ہیئۃ کذائیہ عبادۃ کے خلاف ہے لہٰذا وہابی کی عبادۃ حقیقۃً عبادت ہی نہیں۔ ابلیس آسمانوں سے ملعون ہو کر اُترا تو اسی شکل میں تو یہ ہیئۃ کذائیہ ابلیسی ہے عبادۃ خداوندی نہیں۔

۳۔ البقرہ ۲/۲۳۸ : قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ اللہ تعالےٰ کے حضور میں فرمانبردار عاجز ہو کر کھڑے ہو اے وہابیو اب تم اس آیۃ کے آئینے میں اپنی نماز کی ہیئۃ کذائیہ

marfat.com

ملاحظہ فرمائیں کہ صحیح ہے یا غلط اور فیصلہ کریں کہ ہماری جماعت قرآن کی حامل ہے یا مخالف چونکہ وہابی دربار خداوندی میں بھی اپنے آپ کو متکبر ثابت کرتا ہے اسی لئے بیچارہ بھکاری بن کر ہاتھ پھیلا کر دربار خداوندی میں دعا مانگنے سے بھی محروم ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ خداوند کریم سے بعد از نماز ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں — صاف نہیں کہتا کہ میرا عمل عبادۃ چونکہ عبادۃ خداوندی کے منافی ہے اس لئے میں حضور خداوندی میں مانگنے سے نادم ہوں کس منہ سے ہاتھ پھیلائیں کیونکہ ہاتھ پھیلانا اکڑنے کے متضاد ہے۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ فرقہ وہابیہ خداوند کریم کا دشمن قرآن کریم کا دشمن ملائکہ کا منکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن باوجود اتنے عنادوں کے اپنے آپ کو مرجع اہلحدیث "محمدی یا وہابی کہلائے تو یہ محض بناوٹ ہے۔ وہابی مذہب اسلام سے خارج ہے کیونکہ خداوند کریم کا بھی دشمن ہے دربار خداوندی میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا بھی گستاخ ہے۔ پاؤں کے نیچے رکھتا ہے۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے جانے کو یقیناً شرک کہتا ہے۔ مسلمانو اب تم سوچو کہ یہ فرقہ کس سے متعلق ہے۔

فرمان خداوندی

۴۔ الروم ۲۱/۲۲ ، كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ہر شے (مخلوق) اللہ تعالےٰ کے لئے فرمانبردار میں حاجز ہیں۔ لیکن وہابی متکبر ہیں۔ دربار خداوندی میں فرمانبردار ہو کر نہیں کھڑا ہوتا اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ کہ شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا کیونکہ وہ تمہارا اعلانیہ دشمن ہے وہابی جب شیطانی اطاعت کرتے ہوئے

marfat.com

متکبرانہ ہیئت کذائیہ میں اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ وہابی کے دل پر بھی کفر کی مہر ثبت فرما دیتا ہے سُنیے۔

وہابی متکبر کے دل پر خُدائی مہر

۵۔ المؤمن ۳۵/۴۰ : كَذٰلِكَ يَطْبَعُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ (اسی طرح (یعنی جیسا کہ اس کا ظاہر متکبر ہے۔)

اللہ تعالےٰ ہر جبر کرنے والے متکبر کے دل پر مُہر لگا دیتا ہے۔

قرآنی آیات سے ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ عملاً قولاً عقیدۃً متکبر ہے اللہ تعالےٰ قرآن کریم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت مخالف ہے۔ اب مسلمانو تم سوچو کہ یہ فرقہ اسلام میں کیسا ہے؟ اسی لئے وہابی مذہب میں کوئی ولی اللہ نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔ کیونکہ وہابیوں کے دلوں پر رب العزۃ نے مُہر لگا دی ہے دل روشن ہو سکتے ہی نہیں۔

اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرقہ کے متعلق کیا فتویٰ دیا ہے یہ آپ کے علم غیب کی بھی دلیل ہے کہ اپنے پیدا ہونے والے ایسے فرقے کا اعلان اپنی زبانی فرما دیا تاکہ میری اُمت کے سادے مسلمان اس فرقہ میں ظاہریت دیکھ کر شمولیت سے گمراہ نہ ہو جائیں رب العزت نے وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ سے شیطانی اقتدا سے منع فرمایا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہابیوں کی شکلیں اور اعمال سے متنبہ کر کے اپنی اُمت کو فرقہ وہابیہ نجدیہ کی اقتدا سے منع فرما دیا

فرمانِ خُداوندی ۱۳

نبی اللہ کو کسی قسم کی تکلیف دینے والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک لعنتی ہے

marfat.com

الاحزاب ۲۲ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۳)

وہابی مذہب میں بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب ہے۔

جس کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ریاض الجنۃ فرمایا وہابی مذہب بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب سمجھتا ہے۔ دوسری بات بیت اللہ جس کو ابوجہل نے اینٹیں لگائیں لیکن مقام کی عزۃ رب العزت کے نزدیک مکین کی وجہ سے ویسے ہی موجود ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام یا ابراہیم علیہ السلام کے وقت تھی ایسے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گنبد خضرا میں مکین ہیں تو مکین کی وجہ سے بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ریاض الجنۃ ہے اور جو ریاض الجنۃ کے مکان کو گرانا واجب سمجھتا ہے وہ ناری ہے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے ابرہہ کا بھائی ہے۔ اب اس عقیدہ سے فیصلہ کر لو کہ تم کون ہو؟ چنانچہ تم نے گنبد خضرا کو شہید کر دیا یہ کام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی ہندو یا سکھ اور بھنگی نے نہیں کیا ہاں عیسائیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکھاڑنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے اور تم نے اسلامی بردے سے فائدہ اٹھا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو ٹھیس پہنچائی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ یہود و نصاریٰ کے تو صرف مرنہال سے بغض ظاہر ہوتا تھا لیکن تمہاری تقریر و تحریر اور عملوں سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالفین ہے جو تمہاری جماعت کو اسلام سے بعد المشرق والمغرب ثابت کر رہا ہے۔

marfat.com

مذکورہ بالا عقائد وہابیہ کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے ان کا پول قرآن کریم میں بیان فرمادیا ہے

فرمان خداوندی ۱۴

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والا منافق ہے

البقرہ : وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۔

اور بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو کہتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لائے اور قیامت کے دن کے ساتھ حالانکہ وہ بے ایمان ہیں اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں اور ایمانداروں کو بھی اور وہ کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے سوائے اپنے نفسوں کے اور وہ نادان ہیں۔

یہ وہابیوں کا نقشہ قرآن مجید میں رب العزت نے درج فرما دیا ہے اور فرمایا کہ بعض لوگوں سے ایسے بھی ہیں۔ جو اپنی زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان ہے۔ ایسے بعض لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے فتویٰ دیا کہ ایسے لوگ بے ایمان ہیں یہ ان کا اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان کا اقرار کرنا۔ ایمانداروں کو محض دھوکہ دینا ہے اور جو ایمانداروں کو دھوکہ دیتا ہے وہ دراصل اللہ تعالیٰ کو دھوکہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو دنیا کی کوئی طاقت دھوکہ نہیں دے سکتی لیکن رب العزت نے ایمانداروں کو دھوکہ دینے والوں پر ایسا بڑا جرم عائد کیا ہے کہ یہ ایسا بڑا جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دے رہا ہے کیونکہ ایمانداروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معیت ہے اور ان لوگوں کا دھوکہ دینا نہ خداوند کریم کو اور نہ ہی ایمانداروں کو کارگر ہو سکتا ہے بلکہ ان کے دھوکے کا وبال ان

marfat.com

کی جانوں پر ہی پڑ رہا ہے۔ کیوں بھئی ایمان والو! اس فرمان خداوندی کو ذرا ملاحظہ فرماؤ کہ یہ وہابیوں کا نقشہ صحیح ہے یا غلط بفرمان خداوندی وہابی خداوند کا بھی زبانی اقرار کرتا ہے لیکن صحیح توحید پر ایمان نہیں رکھتا رب العزۃ کو علم ہے کہ وہابی خدا کو عرش پر مستوی سمجھتا ہے جو اس کی ذات کے منافی ہے اور قیامت کا بھی زبانی اقرار کرتا ہے لیکن قیامت کا ڈر نہیں رکھتا باوجود ان دونوں اقراروں کے پھر اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے بے ایمان ہونے کا فتویٰ کیوں صادر فرمایا اور وہ یہی سبب ہے کہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ جو پہلے غلام رسول ہے وہ غلام اللہ بن سکتا ہے ورنہ نہیں دوسری وجہ فرمانِ خداوندی ہے۔ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ تو اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے دُگنا ثواب دے گا۔ اور جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا براہ راست بغیر رسالت توحید کا اقرار کرتا ہے گو قیامت کے دن پر بھی ایمان رکھے نہ اس کا ایمان خدا پر ہے نہ قیامت پر وہ بے ایمان ہے۔ یہ ہے قرآنی نقشہ اے ایمان والو یہ نقشہ قرآنی تم خود منطبق کر لو کہ یہ کس کے مطابق ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب تم بھی تو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو اگر ہم پر یہ آیت صادق آتی ہے تو تم پر بھی صادق آئی ہم پر فتویٰ خداوندی بے ایمانی کا ثبت ہوتا ہے تو تم پر بھی صادق آیا مَا ھُوَ جَوَابُکُمْ فَھُوَ جَوَابُنَا۔

"محمد عمر" ہم پر یہ تمہارا فتویٰ جاری نہیں ہوتا کیونکہ ہم سنی وحدہٗ لاشریک کو بواسطہ رسالت تسلیم کرتے ہیں جس میں کفر یا شرک کا شائبہ ہی نہیں ہو سکتا اور تم وسیلے کے قائل ہی نہیں ہماری شہادت خداوندی موجود ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ جو

marfat.com

غلام رسول ہے وہ غلام اللہ ہے جو غلام رسول نہیں وہ غلام اللہ نہیں وحدہ لاشریک کو عرش کا محتاج ماننا اور کرسی کے مساوی ماننا یعنی غیر محدود کو محدود کہنا یہ کفر نہیں تو اور کیا ہے اور ہم وحدہٗ لاشریک کو ہر مخلوق سے غیر محتاج یقین رکھتے ہیں۔

"وہابی" ہم اہلحدیث بھی تو رسول اللہ کے قائل ہیں اگر اہلحدیث منکر رسول ہیں تو دنیا میں کوئی حضہ کا مطیع ہو ہی نہیں سکتا۔

اب اس آیۃ کریمہ کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

"محمد عمر" سبحان اللہ تمہارے وہابیوں کی منافقت فقیر خداوند کریم کی کلام سے بیان کرتا ہے۔

فرمانِ خداوندی ۱۵

اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذکر اللہ میں کمی کرنے والا منافق ہے

النساء ۵/۱۴۱ : اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِیْلًا مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ۝

بے شک منافقین اللہ تعالےٰ کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ ان کو بدلہ دینے والا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سست ہو کر لوگوں کے دکھاوے کے لئے اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا مذبذب ہیں اس کے درمیان نہ وہ اسلام کی طرف ہیں نہ کفر کی طرف جس کو اللہ تعالےٰ گمراہ کر دیتا ہے اس کو کوئی رستہ نہیں ملتا۔

marfat.com

اس آیتہ کریمہ میں رب العزۃ نے منافقین کی چھ علامتیں بیان فرمائی ہیں۔

(۱) نماز پڑھتے ہیں لیکن سستی سے۔

(۲) اللہ کے ذکر سے چراتے ہیں معمولی سا کرتے ہیں۔

(۳) اسلام اور کفر کے بین بین ہیں کفر سے بھی گریز نہیں کرتے اور اسلام میں بھی پوری طرح داخل نہیں ہوتے۔

(۴) ایسے لوگ گمراہ ہیں اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو صراط مستقیم دکھاتا ہی نہیں۔

(۵) ایسے لوگوں کا نماز پڑھنا محض دکھلاوے کے لئے ہے کہ لوگ ہم سے بدظن نہ ہو جائیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں دکھاوے کا عمل صالح خداوند کریم کے نزدیک مقبول نہیں ہے بلکہ مردود ہے۔

(۶) ان کا نماز پڑھنا ان کے ذہن میں خداوند کریم کو دھوکہ دینا ہے۔ ان کو نماز کا ثواب نہ ہوگا بلکہ جو دھوکے کی نماز پڑھتے ہیں اس دھوکے کا انہیں عذاب دیا جائے گا۔

خداوند کریم کا یہ فرمان بالکل واضح ہے کہ ان لوگوں کا نماز پڑھنا عبادۃ کے شوق سے نہیں بلکہ دکھاوے کے لئے ہے اور یہ دھوکہ ہے کیونکہ اگر عبادۃ خداوندی کی غرض ہو تو سنتیں نوافل اور ذکر اللہ پر بھی مصر ہیں بلکہ بجائے اصرار کے بدعت کہتے ہیں تو یہ صاف واضح ہو گیا کہ ان کی نماز محض چند رکعات ادا کرنا یہ محض دکھاوا ہے عبادۃ نہیں اسی لئے یہ عاجز ہو کر فرمانبرداری سے نہیں کھڑے ہوتے بلکہ اکڑ کر کھڑے ہوتے ہیں عبادۃ کے معنی تو نہایت عاجزی کے ہیں اس لئے وہابیوں کی عبادۃ عبادۃ ہی نہیں کیونکہ عبادۃ کا مُعَنْوَنْ ہی غلط ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ سے ان کی نماز کی حقیقت واضح فرمادی کہ وہابیوں کی نماز محض دھوکہ ہے مسلمانو بچ جاؤ اور نماز بھی پوری پڑھو اور فرمایا وَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ اور جب نماز پوری بمع سنن و نوافل کے ادا کر لو تو فرمایا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ

marfat.com

نماز کو پورا کرکے بعد میں میں ذکر کرنا وہابیوں کی طرح وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا پر عمل نہ کرنا۔

قرآنی آیت (۱۶)

النساء ۶۱: وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا ۝

ان منافقوں کو کہا جاتا ہے آجاؤ قرآنی فیصلے کی طرف اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ پھیرتے ہیں حق منہ پھیرنے کا۔ بتاؤ وہابیو اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دیتا ہے کہ تَعَالَوْا آؤ تم کہتے ہو کہ نہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کرکے جانا شرک ہے کیا یہ تمہاری اطاعت ہے یا تکذیب کہدو وہابیو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے جانا قرآن پر عمل کرنا ہے میں تسلیم کرلوں گا کہ واقعی تمہاری جماعت منکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں جیسا کہ ہم تحریراً و تقریراً اقرار کرتے ہیں ایسے ہی تم تحریراً و تقریراً انکار کرتے ہو۔

"عبدالقادر" فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ

"محمد عمر" کون اقرار کرے یہ ہے تمہارا نفاق جو مسلمانوں کو دھوکہ دے کر کہتے ہو کہ ہم اہلحدیث ہیں اور عقیدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا ہے فقیر آگے چل کر اس کی وضاحت کریگا۔

فرمانِ خداوندی ۱۷

(خداوند کریم کے نزدیک وہابی فرقہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا منکر ہے)

المنفقون ۶۳: ۵ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا

marfat.com

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم آجاؤ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے تمہارے لئے معافی مانگ دیں گے تو وہ اپنے سروں کو پھیرتے ہیں اور آپ ان کو ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ متکبرانہ صورت میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے منافقین کے دو عیب اسلام کے خلاف بیان فرمائے

(۱) کہ جب ایماندار ان کو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ تمہارے گناہوں کی بخشش اللہ تعالےٰ سے کرادیں گے تو منافقین تکبرانہ لہجہ میں سر ہلا کر منہ پھیر دیتے ہیں کہ نہیں جی نبی کچھ نہیں کرسکتا یعنی نبی اللہ کے وسیلے سے بخشش خداوندی کے منکرین ہیں۔

(۲) قِیْلَ سے مومنین مراد لئے اور لَهُمْ سے منافقین کو ایمانداروں کی جماعت سے خارج کردیا

(۳) یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ثابت کردیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار گنہگاروں کی سفارش کرکے اللہ تعالےٰ سے معافی دلاسکتے ہیں اور گنہگار امت کے واسطے دربار خداوندی میں بخشش کا وسیلہ ہیں اور یہ عقیدہ ایمانداروں کا صحیح ہے جس کا یہ عقیدہ نہیں وہ ایمان سے خالی ہے۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے منکرین کو رسالت کے معاند ثابت کردیا۔

(۵) منافقین کی ہیئۃ کذائیہ تکبرانہ ثابت کردی۔

وہابی عقیدہ (۱۷)

غیر مقلدین وہابی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور شفاعت کے بھی منکرین ہیں۔

(ب) ہیئۃ کذائیہ بھی متکبرانہ ہے۔ جیسا کہ نماز میں پاؤں چوڑے کرکے سینے تان کر کھڑا

marfat.com

ہونا وغیرہ صفات وہابیہ سے متصف ہیں (ج) زبان سے اہلحدیث کہلاتے ہیں اور عقیدہ بالکل حدیث کے خلاف ہے اب تم سوچو کہ یہ آیۃ کریمہ تمہارا نقشہ ہے یا نہیں ؟

فرمانِ خداوندی (۱۸)

(خداوند کریم کی طرف سے وہابیوں کو رحمت خداوندی سے محرومی)

منافقون ۲۸/۱ : سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

ان کے نزدیک یعنی منافقین کے نزدیک ان کے لئے آپ کا بخشش مانگنا یا نہ مانگنا یکساں ہے۔ لہٰذا ان کو اللہ تعالےٰ ہرگز نہیں بخشے گا بے شک اللہ تعالےٰ بدکار قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

سابقہ مذکورہ آیت کریمہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان وہابیوں کے متعلق رب العزت سے سفارش کرکے بخشوانے کا ذکر فرمایا کہ یہ لوگ منافق ہیں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے زبانی آپ کا اسم پاک اہل حدیث کہلوا کر چندہ جمع کرنے کے لئے ناجائز استعمال کرتے ہیں حقیقۃً یہ آپ کے وسیلے کے منکرین ہیں یہ میوہ رنگت میں صحیح ہے اندر سے گندہ ہے استعمال کے قابل نہیں یعنی آپ کی اُمت میں شامل نہیں اب اس آیۃ کریمہ میں فرمایا چونکہ اس فرقے کے عقیدے میں آپ کا بخشش مانگنا نہ مانگنا یکساں ہے یہ وہابیہ کہتے ہیں کہ نبی نہ کچھ سنوار سکتا ہے نہ بگاڑ سکتا ہے اس لئے ان کے اس عقیدے کی بنا پر اللہ تعالےٰ اس فرقے کو ہرگز نہیں بخشے گا کیونکہ یہ بدکار فرقہ ہے خداوند کریم کے نزدیک بھی مشرک اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کے بھی منکرین ہیں یہ بخشش کے قابل ہی نہیں بتاؤ وہابیو ؟ تمہیں تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے اس عقیدے کی بنا پر اپنی بخشش سے بھی جواب دے دیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

marfat.com

سفارش سے تم نے انکار کر دیا اور رب العزۃ نے تمہیں تمہارے اس عقیدے کی وجہ سے اپنی بخشش سے بھی محروم کر دیا تو تمہارا فرقہ محض سیاسی ہی رہا دین خداوندی سے تمہیں اللہ تعالیٰ نے خارج کر دیا خداوند کریم کے رحمۃ للعالمین خلق رحیم کو تم نے نہ قبول کیا رب العالمین نے تمہیں اپنی بخشش سے وارث کر دیا مسلمانو! اگر تم اس فرقے میں شامل ہو گئے تو ان کی اقتدا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سے محروم ہو جاؤ گے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

منافق اور کافر چونکہ رب العزت اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمن ہے اور دلی دشمنی رکھتا ہے انسانوں کو عبادۃ خداوندی سے بدعت کہہ کر روکتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے اور دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے منع کرتا ہے انہوں نے شریعت اپنے گھر کی بنا رکھی ہے لہٰذا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے متبعین کو ان سے جہاد کا حکم جاری فرمایا۔

التحریم ۲۸/۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

اے ہر وقت خبر رکھنے والے کفار اور منافقین سے جہاد کر و اور ان پر سختی کر و اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بڑا مقام ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے زبانی قلمی دینی ہر طرح کا جہاد فرض ہے۔

انصاف

وہابیو! اب تم خود فیصلہ کر لو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بفرمان خداوندی اگر تمہارا یہی عقیدہ ہے تو تم خداوند کریم کے نزدیک منافقین میں شامل ہو اور رحمت خداوندی سے محروم ہو ہمارا اصل سنت و جماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مصطفےٰ صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم کو ہمارے گناہوں کے سفارشی اور ہم گنہگاروں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس عقیدے کے مخالف کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس انکار کی وجہ سے عذاب الٰہی سے کوئی اور چھڑا نہیں سکتا وہابیو! اگر نجات چاہتے ہو تو اب بھی اپنے عقیدے سے توبہ کر لو۔ تمہارے ملاں دربار خداوندی میں تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے دربار خداوندی میں سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی چلے گی اور چل سکتی ہے۔

وہابی عقیدہ ۱۸

وہابی مذہب میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ سنوار اور نہ بگاڑ سکتے ہیں۔

یعنی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اُمت کو نہ فائدہ دے سکتے ہیں انکار کرنے سے نہ بگاڑ سکتے ہیں۔ تفصیل آگے مذکور ہے۔ اور مذکورہ آیت ۱۷ میں رب العزت نے یہ عقیدہ کفار و منافقین کا فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ فرقہ بھی خداوند کریم کے نزدیک انہیں میں شامل ہوا۔

فرمانِ خداوندی ۱۹

النور ۱۸/۶: وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وہ زبانی اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں پھر ان سے ایک فرقہ اعراض کرتا ہے یہ لوگ ایمان دار نہیں ہیں۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے یہ بھی منافقین کا خاص عیب بیان فرمایا کہ منافقین ایسے بے ایمان ہیں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کا ایمان کا اظہار کرنا یہ زبانی ہے دل سے نہیں عقیدت مندی سے نہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

marfat.com

زبانی آگے ثابت ہوگا۔

جب عمل اطاعت کا موقعہ آتا ہے تو بہانے سے منہ پھیر جاتے ہیں جیسا کہ تم وہابی روضہ اطہر پر جانے کو شرک کہتے ہو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کو ہی شرک سمجھتے ہو نام لینا تمہیں گوارا نہیں صلوٰۃ وسلام سے چڑتے ہو آپ کے ذکر خیر سے چھپتے ہو اور بدعت سمجھتے ہو اسی لئے رب العزۃ نے تمہارے امنا باللہ سے زبانی توحیدی اقرار کرنے اور باالرَّسُوْل وَ اَطَعْنَا سے اہلحدیث اور محمدی کہلانے کا دعویٰ کرنا غلط ثابت کر دیا اور ان کی حقیقت واضح فرمادی کہ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ یہ زبانی اقرار کرکے پھر اللہ تعالےٰ کے بھی منکرین ہیں اور کئی ان سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے منہ پھیرتے ہیں بلکہ جانے والے کو مشرک کہتے ہیں ان میں ایمان کہاں فرمایا وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یہ مومنین ہیں ہی نہیں۔ ایسے لوگوں پر جو زبانی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا دعویٰ کریں اور عقائد و اعمال میں سخت بغض رکھیں اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے وَمَا اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ سے ان کے بے ایمان ہونے کا فتویٰ صادر فرمادیا تاکہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین ایسے لوگوں سے تعلق منقطع کرکے اور ان کے دھوکے میں نہ پھنسیں۔

اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کا نقشہ اس آیۃ مذکورہ میں ایسا تیار فرمادیا کہ اس آیۃ خداوندی کو سامنے رکھ کر مسلمان متبع سنت فرقہ وہابیہ کے دھوکے میں کبھی آ نہیں سکتا۔ کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کی حقیقت رب العزۃ نے صاف کر دی اب بھی اگر کوئی مسلمان وہابی فرقے میں جا پھنسے تو اس کی حماقت ہے۔

نوٹ : اور اب میں تم پر ڈالتا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین اور غیر مقلدین وہابیوں میں کیا فرق ہے ان میں کونسا نفاق تم سے زیادہ تھا نبی کریم صلی اللہ

marfat.com

علیہ وسلم کی اقتدا میں نمازیں پڑھنے والے" روزدار" حاجی" زبانی اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمہ گو اور فرمانبرداری کے مدعی لیکن دل سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بغض ابتم سوچو قرآنی آئینے میں ان منافقین اور غیر مقلدین وہابیہ میں کونسا مابہ الامتیاز فرق ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین بھی پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر زبانی ایمان لاکر بعد میں اعراض کرتے تھے تو ان کے حق میں اللہ تعالےٰ نے یہی آیۃ کریمہ نازل فرمائی ایسے ہی اس آیت کریمہ کا حکم قیامت تک ایسے لوگوں پر جاری رہیگا۔ جو فرقہ بھی ان کے قدم بقدم اتباع کرے اب فیصلہ تم پہ ہے۔

وہابیوں کا عقیدہ ۱۹

وہابی فرقہ اہل حدیث کا نام کہلوا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کرتے ہیں بلکہ بجائے مطیع ہونے کے اپنے برابر سمجھتے ہیں۔ غیر مقلدین وہابی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرکے اہلحدیث کہلواتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانے کو شرک بھی کہتے ہیں بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا اپنا ایمان سمجھتے ہیں تو فرقہ وہابیہ ان منافقین سے مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور نفاق میں اُن سے تجاوز کر گئے اسی نفاق کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان کو وَمَا اُولٰئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ فرمایا کہ یہ لوگ بے ایمان ہیں جن کا یہ رویہ ہے میں تو کہتا ہوں کہ فرقہ وہابیہ کے لئے تو اس سے زیادہ فتویٰ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا قرن شیطان کا وہ عین بجا ہے کیونکہ یہ لوگ تو کفار مکہ سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔ کفار مکہ نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان سے نکال دیا لیکن بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ گرایا اور نہ ہی گرانے کا کسی کو حکم دیا لیکن یہ فرقہ وہابیہ ایسا ظالم فرقہ ہے کہ انہوں نے دربار رسالت مآب

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا اور پھر فتوے دیتے ہیں کہ اب بھی اگر ہماری ہمت ہو تو ہم مکان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانے سے گریز نہ کریں بلکہ گرانا واجب سمجھتے ہیں۔ خداوند کریم مسلمان کو اس فرقہ سے نجات دلائے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے موحد کہلانے کا پول اٰمَنَّا بِاللّٰہِ سے کھول دیا اور بالرسول سے ان کے اہلحدیث کہلانے کے پول کو واضح فرما دیا۔ وَاَطَعْنَا سے ان کے داڑھی رکھ کر حدیث پر عمل کرنے کا بخیہ ادھیڑ دیا اور وَمَا اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ کا فتویٰ لگا کر اس فرقہ وہابیہ کو مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ کر دیا تاکہ مسلمان اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ظاہری و باطنی اعمال و عقائد سے خبردار رہیں اور دھوکہ نہ کھائیں۔

فقیر اب اس آیۃ کریمہ کی تفصیل عرض کرتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں تو رب العزۃ نے وہابیوں کا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں فرمادیا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گی ان کے روزوں کے مقابلے میں تمہارے روزے کچھ نہ ہوں گے لیکن ہنجرے سے نیچے ایمان کی رتی بھی نہ ہوگی ایسے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ان کا نقشہ تیار کر دیا۔

۱۔ غیر مقلدوں کا زبانی اقرار کرنا کہ ہم موحد ہیں اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں اس کا پورا فوٹو تیار کر دیا کہ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ لیکن ان کے اس اقرار کا کوئی اعتبار نہ کیا اور فتویٰ جڑ دیا کہ وَمَا اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ یہ لوگ بے ایمان ہیں کیونکہ زبانی توحید کا اقرار ہے لیکن ذکر اللہ سے خود بھی گریز کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی منع کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کو عرش و کرسی کا مکین مانتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ وحدہٗ ہے اور کسی چیز کا محتاج نہیں کیونکہ قدیم ہے باقی سب حوادثات ہیں اور حادث کا محتاج

marfat.com

حادث ہوتا ہے اسی لئے فرمایا کہ یہ توحید کے معلن بے ایمان ہیں پھر غیر مقلدین وہابیوں کا دعویٰ کہ ہم مرد ہیں محض جھوٹ اور بناوٹ ہے۔

۲۔ ہم اہلحدیث ہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں محمدی ہیں اللہ تعالےٰ نے اس فرقے کا بھی جواب دیا وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کہ یہ محمدی اور اہلحدیث کے ڈھنڈورا پیٹنے والے بے ایمان ہیں یہ مدعی ہیں امنا بالرسول کے اور اللہ تعالےٰ ان کے بے ایمان ہونے کا فیصلہ فرما رہا ہے کیونکہ

(ا) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے نفرت ہے۔

(ب) یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی دشمن و قاتل ہیں۔

(ج) مکان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب سمجھتے ہیں جو مسلمانوں کا ریاض الجنہ ہے

(د) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نیت کر کے سفر کرنے کو شرک سمجھتے ہیں اس سے زیادہ بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کیا ہو سکتا ہے۔

(ر) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی نہیں مانتے۔

(س) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بکتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو فائدہ نہیں دے سکتے۔

اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک ان کے ان عقائد کی بنا پر ان کے زبانی محمدی اور اہلحدیث کہلانے کے دعویٰ کو بطالت کے گڑھے میں ڈالتے ہوئے وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ کا فتویٰ لگا دیا کہ ان کا زبانی دعویٰ امنا بالرسول جھوٹ ہے واللہ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ خدا گواہ ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

سب جھوٹ ہے یہ بے ایمان ہیں کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کو ذاتی

marfat.com

صفاتی عقیدۃً مذہبًا غلط ہے یہ لوگ مومن نہیں ان کے زبانی اہلحدیث یا محمدی کہلانے میں دھوکہ کھانا۔

۳- پھر انہوں نے اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اظہار کیا اور کہتے ہیں وَاَطَعْنَا ہمارا فرقہ وہابیہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے دیکھو داڑھی سنت کے مطابق صرف ہمارے فرقے کی ہے۔ مونچھیں منڈی ہوئیں نمازوں اور روزوں کے ہم پابند ہیں اطاعت میں بھی ہم سب امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پابند ہیں اللہ وحدہٗ لاشریک نے ان کے اس دعویٰ کو بھی رد کر دیا اور اپنا فتویٰ جڑ دیا کہ وَمَا اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ کہ یہ لوگ بے ایمان ہیں اگر اللہ تعالےٰ کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے احکامات اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قبول ہوتی تو اللہ تعالےٰ ان کو وَمَا اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ کا فتویٰ کیوں لگاتا۔

۴- پھر اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک حکم ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِکَ سے ان کے ایمان باللہ و ایمان برسول اللہ و اطاعت کے ٹھکرانے کا سبب بیان فرما دیا کہ یہ لوگ خداوند تعالےٰ پر ایمان کا دعویٰ کر کے اس کو معاذ اللہ حادث اور زمینوں آسمانوں سے غائب مانتے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا دعویٰ کر کے روگردانی کا فتویٰ دیتے ہیں ان کے دربار عالیہ کو شہید کر کے ان کو تکلیف دیتے ہیں ان کا حلیہ بنا کر مسلمانوں کو اسلام کے صحیح راستے سے گمراہ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ وَمَا اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ کے مستحق ہیں یہ لوگ ایمان سے خالی ہیں۔ واہ وا وہ واہ یہ ہے میرے خالق کائنات کا فیصلہ وہابیوں کے حق میں۔

marfat.com

فرمانِ خداوندی ۲۰

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ خبیث چیزیں یا خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مردوں کے لئے خبیث چیزیں ہی ہوتی ہیں۔

وہابی کی خوراک ۲۰

کتے بلے خنزیر کا معرق پانی اور گوہ، کچھوے اور بجو کے گوشت کو خبیث خوراک صرف وہابیوں کے لئے خداوند کریم نے پسند کر کے دی اس میں صرف وہابیوں کی کیا خصوصیت تھی ہندوؤں یا سکھوں اور بھنگیوں کو اللہ تعالےٰ خوراک عطا فرماتا یہ تمہاری مرغوبہ اور خبیثہ خوراک تمہارے کسی خاص جرم کا نتیجہ ہے اور وہ یہی ہو سکتا ہے کہ تم خداوند کریم کے بھی دشمن غیر محدود کو محدود مقرر کرتے ہو اس قرآن پاک کو تم نے بڑی بے دردی سے بدلنے کی کوشش کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد و بغض رکھتے ہو حتیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کو ہی شرک سمجھتے ہو پاک مقامات سے تمہارا پرہیز ہے تو پاک خوراک حلوے اور کھیر پلاؤ اور حلال پاک گوشت وہ خدا تمہیں کھانا نصیب نہیں فرماتا۔

خدائی فیصلہ

اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ پاک چیزیں پاک بندوں کے لئے اور پاک بندے پاک چیزوں کے لئے ہی ہیں ہم مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے صدقے غوث پاک رضی اور اولیاء اللہ کی غلامی کے صدقے حلوے کھیر فروٹ اور بکرے مرغ اور تیتر کا گوشت بھنا ہوا طیبات اس خداوند پاک نے ہماری قسمت میں بنا دیا ہے ہمیں طیبین دیکھا تو ہمیں یہ طیبات عطا فرما دیں اور یہی خوراک طیبہ رسل کی رہی جیسا

marfat.com

کہ ارشاد خداوندی ہے۔

یَا اَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۝

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اعمال صالحہ طیبہ خوراک سے منتج ہوتے ہیں اور جو لوگ خوراک طیبہ سے متنفر ہوتے ہیں اور خوراک خبیثہ کو پسند فرماتے ہیں وہ عبادۃ خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔

وہابی نفاق کا سوال اور اس کا جواب

"وہابی" مولوی صاحب یہ تمہارا دھوکہ دینا ہے کہ جو آیتیں منافقین کے حق میں تھیں وہ ہم پر چسپاں کر دیں۔

"محمد عمر" وہابیو تم بھی یار بڑے سادے ہو اپنے مولویوں کے چکمے میں آجاتے ہو پہلے سوچو کہ جو آیتیں ایمانداروں کی صفات بیان کرتی ہوئی نازل ہوئیں کیا وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک ہی محدود رہیں ؟ یا ان صفات سے اور بعد میں بھی کوئی ایماندار کہلا سکتا ہے۔ ایسے ہی جو آیتیں کفار عرب کے حق میں نازل ہوئیں کیا وہ صرف انہی تک محدود تھیں ؟ یا بعد میں بھی ان کا حکم جاری ہے اگر کوئی شخص ان کے اعمال و عقائد کو اپنالے تو عند اللہ وہ بھی کافر ہے گو زمانہ بعد کا ہی ہو اصول تفسیر ہے کہ شان نزول آیت کا خاص ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے ایسے ہی جو آیتیں ایمانداروں کے حق میں نازل ہوئیں جن لوگوں میں ایمانداروں کی صفات و عقائد موجود ہوں وہی ایماندار ہیں اور ایماندار کہلانے کے حقدار ہیں دوسرے نہیں ایسے ہی جو لوگ کفار عرب کی صفات سے متصف ہیں جو قرآن کریم میں رب العزۃ نے فرمائی ہیں وہ یقیناً پکے کافر ہیں ان کے

marfat.com

کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسے ہی جو آیتیں منافقین عرب کے حق میں نازل ہوئیں جو صفات و عقائد رب العزت نے اُن منافقین کے قرآن کریم میں بیان فرمائے اگر وہی صفات و عقائد قیامت تک جس فرد یا فرقے یا جماعت میں موجود ہوں وہی از روئے قرآن کریم منافق ہے کیونکہ قرآن کریم عالمین کا قانون ہے جس پر قرآن کریم کا قانون لاگو ہوگا وہی اس کے ماتحت ہوگا زمانے کا اعتبار نہیں اب وہابیو تم سوچو اور دل سے فیصلہ کرو کہ بقانون خداوندی ان منافقین کے عقائد اور صفات اور تمہارے عقائد یکساں ہیں تو تم بھی پکے ٹھوس منافق ہو ورنہ نہیں اور جس شخص یا فرقے میں منافقین کے عقائد و صفات موجود ہوں تو جو ان کے منافق ہونے میں شک کرے وہ بھی از روئے قرآن منافق ہے گو دعویٰ ایمانی کیوں نہ ہو۔ تمہارے فرقہ وہابیہ میں بھی آیات قرآنیہ نے جو منافقین کے عقائد اور صفات بیان فرمائی ہیں وہ من وعن موجود ہیں۔ بے شک سوچ لو لہٰذا تم وہابی بھی از روئے قرآن کریم پکے منافق جو تمہارے نفاق میں شک کرے وہ بھی از روئے قرآن مجید منافق ہوگا۔

فرمانِ خداوندی ۲۱

(دعا مانگنے کا خداوندی حکم اور دعا سے منع کرنے والا عند اللہ جہنمی ہے)

مومن ۲۴/۶ : وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَمَنْ يَّسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ۔

اور تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور جو شخص میرے دربار میں دعا کرنے سے تکبر میں رہتا ہے وہ ذلیل ہو کر جلدی جہنم میں داخل ہوں گے۔

marfat.com

۱۔ اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے بندے کو دعا مانگنے کی دعوت دی ہے۔

۲۔ اور جو شخص رب العزۃ سے دعا مانگنے کو روکے یا رُکے تو وہ عنداللہ متکبر ہے اور جہنم کی تیاری ہے اب تم وہابی نماز کے بعد دعا مانگنے سے منع کرتے ہو اور بدعت کہتے ہو تم سوچو کہ اس آیتہ کریمہ کی رو سے تم جہنمی ثابت ہوتے یا نہ؟ جو خود بھی اللہ تعالےٰ سے دعا نہیں مانگتے اور مسلمانوں کو بھی منع کرتے ہو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے۔

وہابی کا عقیدہ ۔۲۱

وہابی نماز کے بعد خداوند کریم سے دعا مانگنے کو بدعت کہتا ہے لہٰذا عنداللہ جہنم کی تیاری ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ہماری عمر گزری ہم نے تو ایک حدیث نہیں دیکھی جس میں یہ لکھا ہو کہ نبی علیہ السلام نے فریضہ نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی ہو یا حکم دیا ہو۔

"محمد عمر" وہابی صاحب یار تم تو صرف نام کے اہلحدیث ہو نام رکھا لیا حدیث کی ضرورت نہیں۔ حدیث دریافت کرنی ہو تو اہل سنت وجماعت سے دریافت کرو جن کے پاس ہر قول و فعل کی آیت وحدیث موجود ہے تم نے سوال کیا ہے۔ مفصلاً ضرورت ہو تو فقیر کی کتاب مقیاس صلوٰۃ ملاحظہ فرمائیں لیکن اب فقیر مختصراً عرض کرتا ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی ۳۸ } حدثنی احمد بن الحسن بن ادیبویہ ثنا ابو یعقوب اسحق بن خالد بن یزید البالسی ثنا عبد العزیز بن عبدالرحمٰن القرشی عن خصیف عن انس بن مالکؓ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال مامن عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوٰۃ ثم یقول اللھم الٰھی والٰہ ابرٰھیم واسحٰق ویعقوب والٰہ جبرئیل ومیکائیل واسرافیل

marfat.com

علیہم السلام اَسْاَلُکَ اَنْ تَسْتَجِیْبَ دَعْوَتِیْ فَاِنِّیْ مُضْطَرٌّ وَتُعْصِمَنِیْ فِیْ دِیْنِیْ فَاِنِّیْ مُبْتَلًی وَتَنَالَنِیْ بِرَحْمَتِکَ فَاِنِّیْ مُذْنِبٌ وَتَنْفِیْ عَنِ الْفَقْرِ فَاِنِّیْ مُتَمَسْکِنٌ لَا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا یَرُدَّ یَدَیْہِ خَائِبَیْنِ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے اپنے دونوں ہاتھ ہر نماز کے بعد پھیلائے ہوں مگر اللہ تعالےٰ پر حق ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ نہ لوٹائے پھر کہے اے میرے معبود ابراہیم اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کے معبود اور جبرئیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے معبود میں تم سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری دعا قبول فرما میں بے قرار ہوں میں کمزور ہوں تو میرے دین کی حفاظت فرما میں گنہگار ہوں تو مجھے اپنی رحمت میں لے لے میں مسکین ہوں تو مجھے فقر سے بچالے ۔

کافر دعا سے محروم رہتا ہے

المومن ۲۴ ع ۵ } وَمَا دُعَاءُ الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝

اور کافروں کی دعا ضائع جاتی ہے ۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کوئی کافر دعا کرتا ہے تو رب العزۃ اس کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے ۔ آج تک تمہارے وہابیوں سے کوئی ایسا ہوا یا ہے یا ہوگا ؟ جو دربارِ خداوندی میں دعا کرے اور رب کریم قبول فرمالے یہ ہے تمہاری کفر کی واضح دلیل اگر تم مومن ہوتے تو رب العزۃ کا فرمان ہے ۔ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَیَزِیْدُہُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ ایمانداروں کی دعا اللہ تعالےٰ قبول فرماتا ہے اور دعا مانگنے والے کو اپنے فضل سے انعام بھی دیتا ہے اور تم وہابیوں کو تو اللہ تعالےٰ نے اپنے دربار میں دعا مانگنے سے بھی محروم رکھا ہے ۔

marfat.com

وہابی ایٹم بم وہابی قلعے پر ۲۲

کتاب التوحید والسنۃ فی رد اھل الالحاد والبدعۃ
مصنفہ قاضی عبدالاحد وہابی
خانپوری ۲۶۲/۲۶۳

پس اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقۃً "ماجاء بہ الرسول" سے جاہل ہیں وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں۔ شیعہ و روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہٖ مثل اہل تشیع کے دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں اور وہ بھی انہیں کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہی کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہیں کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعات کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز اور دروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو ان سے مرتد بنایا اور اب جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتم الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے کیا جو کچھ کیا۔

کیوں بھئی اب بتاؤ یہ تو تمہارے بڑے موجودہ مروجہ اہلحدیث مذہب کا سرغنہ عالم ہے جس کا فیصلہ تحریری موجود ہے۔

marfat.com

وہابی فیصلہ اور سنیئے (۲۳)

کتاب التوحید والسنۃ فی رد اھل الالحاد والبدعۃ
مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری وہابی ۲۶۳

ان بدعتی جہال کاذب اہلحدیثوں میں ایک دفعہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جس کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بداعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلدے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک دفعہ میں بچنیں بھی نہیں ہوتے اگر علماء اور فقہاء اہل سنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے سبحان اللہ ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ اور سراس کا یہ ہے کہ وہ مذہب و عقائد اہل سنت والجماعت سے نکل کر اتباع سلف سے منحرف، اور متکبر ہو گئے ہیں فافہم وتدبر۔

"محمد عمر" یہ دونوں فیصلے فقیر نے وہابیوں کے سرغنہ مولوی عبدالاحد صاحب خانپوری کی زبانی سنا دیئے ہیں جس نے وہابی فرقے کی اصلیت واضح کر دی ہے اب تو تمہارے مذہب کے کذب و بطلان کی حقیقت تمہیں خود ہی تسلیم کر لینی چاہیئے جیسا کہ لنگڑا خود اقرار کرے میں لنگڑا ہوں یا کانا کہے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں کانا ہوں یا گھر والے کہدیں کہ ہمارا لڑکا اندھا ہے تو دوسروں کے اندھا کہنے سے اندھے کو عار نہیں سمجھنی چاہیئے جب تمہارے بڑے وہابی نے اپنے مذہب کی بطلان کا اقرار کر لیا تو تمہیں اب بجائے سیخ پا ہونے کے تائب ہونا چاہیئے اور بطلان چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور اکابرین اسلام کے عقیدے کے موافق اپنا عقیدہ بنا لینا چاہیئے۔

marfat.com

غیر مقلدین وہابی فرقہ نگاہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں

وہابی خطرہ ۲۴

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱

۲۱۔ بخاری شریف ۲/۷۵۶ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالکؒ عن یحییٰ بن سعید عن محمد بن ابراھیم بن حارث التیمی عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن ابی سعید ن الخدری انہ قال سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم یَقُوْلُ یَخْرُجُ فِیْکُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَکُمْ مَعَ صَلٰوتِہِمْ وَصِیَامَکُمْ مَعَ صِیَامِہِمْ عَمَلَکُمْ مَعَ عَمَلِہِمْ وَیَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ فِی النَّصْلِ فَلَا یُرٰی شَیْئًا وَیُنْظَرُ فِی الْقُدْحِ فَلَا یُرٰی شَیْئًا وَیُنْظَرُ فِی الرِّیْشِ فَلَا یُرٰی شَیْئًا وَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ = ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔

بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ تم میں ایک قوم نکلے گی جن کی نمازوں کے مقابلے میں تم اپنی نمازوں کو معمولی سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلے میں تم اپنے روزے حقیر سمجھو گے ان کے اعمال کے سامنے تم اپنے اعمال معمولی سمجھو گے اور قرآن پڑھیں گے جو ان کے نیچے قرآن کا اثر ان کو نہ ہوگا دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے تیر کے سر کو دیکھا جائے تو شکار کا نشان تک نہ ہوگا تیر کا زخم دیکھا جائے گا تو کوئی نشان نہ ملے گا زخم کا داغ بھی نہ ہوگا۔ دین کے اوپر اوپر سے ہی گزر جائیگا۔

marfat.com

۱۔ بخاری شریف کی حدیث صحیح میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہابیوں کی نماز روزہ دیگر اعمال شرعیہ کا نقشہ کھینچ کر خصوصاً ان کے قرآن پڑھنے کا دھوکہ واضح فرما دیا۔ اب بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانو تم خود فیصلہ کر لو کہ وہابیوں کے نماز روزے ہم سے زیادہ ہیں قرآن کے حافظ ہیں لیکن بفرمان مصطفوی جزے سے نیچے ایمان کی رتی نہیں۔

۲۔ وہابیوں کے اسلامی تعلقات کو واضح کر دیا کہ اسلام میں ایسے لوگوں کو کوئی دخل نہ ہوگا۔

وہابی خطرہ ۲۵

فرقہ وہابیہ کی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۲

۲۸۔ بخاری شریف ۱/۴۷۱ حدثنا محمد بن عرعرة ثنا شعبة عن الحكم عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نُصِرتُ بالصَّبا وَ اُهلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي نُعْمٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ الْاَقْرَعِ بن الحارث الحنظلي ثم المجاشعي وَعُيَيْنَةَ بن بدر الفزاري وَ زيد الطائي ثم احد بني نبهان وعلقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب فغضبت قريشٌ والانصار فقالوا يُعطِي صَنَادِيدَ اَهلَ نَجدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ

marfat.com

اِنَّمَا اَتَالَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ اَيَاْمَنُنِيْ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خَالِدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا اَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ

ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کچھ سونا بھیجا آپ نے ان کو چاروں جماعتوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ اقرع[1] بن حارث اور عیینہ[2] بن بدر اور زید طائی[3] علقمہ[4] بن علاثہ تو قریش اور انصار ناراض ہوئے کہ حضور آپ نے نجدیوں کے مہنتوں کو خیرات تقسیم فرما دی ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نجدیوں کے اکابرین کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے تو آپ کے سامنے ایک آدمی گہری آنکھوں والا بلند بھوؤں والا اونچے ماتھے والا بھاری داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا آیا کہا کہ اللہ سے ڈر یا محمد (دراصل وہ نجدی تھا تالیف قلوب کہنے سے جل گیا) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں نافرمان ہوں تو خداوند کریم کا فرمانبردار کون ہوگا اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے مجھے تمام زمین والوں کے لئے امین بنا کر بھیجا ہے اور تم مجھے امین نہیں تسلیم کرتے خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے

marfat.com

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اس کو قتل کرنے سے روک دیا جب وہ چلا گیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نسل سے یا فرمایا اس کے بعد میں ایسی قوم ہوگی جو قرآن مجید پڑھیں گے اور ان کے جبڑوں کے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر کمان سے مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کو پاؤں تو جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قوم عاد کا صفایا کیا میں ان کو ضرور قتل کر دوں۔

اہلحدیث بننے کے دعویدارو! فقیر نے تمہارے روبرو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کر دی ہے۔ اب تمہاری جماعت کا انصاف لکھتا ہوں کہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی فرمودہ علامات کی پہچان کر کے کون ان جیسے والوں سے اجتناب کرتا ہے اور کون تعلق رکھتا ہے کیونکہ

فیصلہ خداوندی ہے

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اے ایمان والو جب تم بات کرو تو انصاف کی کرو۔

گو اپنے قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ اگر تم بھی سچے اہلحدیث ہو تو اس مذکورہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامات کو پہچانو پھر صحیح فیصلہ خود کر لو۔

(۱) نجدیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تالیف قلب کے لئے سونا عطا فرمایا لیکن پھر بھی وہ نہ سدھرے۔ وہ صحیح مسلمان کیسے کہلانے کا حقدار ہیں۔

(۲) جو آدمی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر معترض ہو کر اٹھا جس کی آنکھیں گہری بھویں اونچی پیشانی اونچی داڑھی جاری سر منڈا ہوا ذرا اس شکل کی بھی پہچان کرو اور مخالفت

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر اعتراض کرنے والوں کو بھی مدنظر رکھو۔

وہابی خطرہ ۲۶

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۳

بخاری شریف ۲/۱۱۰۵ حدثنا قبیصۃ قال حدثنا سفین عن ابیہ عن ابی نعم او ابی نعیم شکّ قبیصہ عن ابی سعید قَالَ بُعِثَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم بِذُھَیْبَۃٍ فَقَسَّمَھَا بَیْنَ اَرْبَعَۃٍ =

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑے سے سونے کے ٹکڑے بھیجے گئے آپ نے ان کو چار قبائلوں میں تقسیم فرمادیا۔

وہابی خطرہ ۲۷

علامات فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۴

بخاری شریف ۲/۷۵۶ نسائی شریف ۲/۱۷۳ حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان قال حدثنا الاعمش عن خیثمہ عن سوید بن غفلۃ قَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ یَاتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَھَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُھُمْ حَنَاجِرَھُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّ قَتْلَھُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ = سوید بن غفلۃ فرماتے ہیں۔

marfat.com

کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ آخیر زمانے میں ایک قوم آئے گی۔ لمبے لمبے دانتوں والے بے وقوف "حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے دین سے نکل جائینگے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان حنجروں سے نیچے نہ ہوگا تو جہاں تم ان کو قتل کرو ان کے قتل کرنے کا اتنا ثواب ہے جتنا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے واضح ہوا کہ منافقوں کی ایک قوم اخیر زمانے میں ظاہر ہوگی جس کی علامات حسب ذیل ہوں گی۔

(۱) لمبے دانتوں والے

(۲) عقل سے کوتاہ ہوں گے۔

(۳) وہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلائیں گے۔

(۴) اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(۵) منافقین ہوں گے زبانی اسلام کے مدعی ہوں گے۔ دل میں اسلام کی بو بھی نہ ہوگی۔

(۶) ان کی سزا صرف قتل ہی ہوگی۔

وہابی خطرہ ۲۸

علامات فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۶

بخاری شریف ۲/۱۰۲۴ حدثنا عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا خیثمۃ قال حدثنا سوید بن

marfat.com

غفلة قال عَلِیٌّ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِیْثًا فَوَاللہِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ اِنْ اَکْذِبَ عَلَیْہِ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الْاَسْنَانِ سُفَہَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُہُمْ حَنَاجِرَہُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْہُمْ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِہِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کروں تو خدا کی قسم مجھ پر اگر آسمان بھی گر پڑے تو میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان کبھی نہیں گھڑوں گا اور جب میں بات کروں تو میرے اور تمہارے درمیان رہے کیونکہ جنگ محض دھوکہ ہے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی لمبے لمبے دانتوں والے عقلوں سے کوتاہ ہر بات میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھیں گے ان کا ایمان محض زبانی ہوگا ہنجرے سے نیچے نہ اترے گا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے جہاں تم ان کو دیکھو تو قتل کر ڈالو اس لئے کہ ان کے قتل کا اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کفر کو قتل کر دیا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ منافقین کی ایک جماعت کا

marfat.com

اظہار اخیر زمانے میں یعنی قرب قیامت یقینی ہوگا ان کی علامتیں بھی ہمارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیں یہ آپ کے علم غیب کی بھاری دلیل ہے اسی لئے فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا منکر ہے کہ آپ نے ہماری علامتیں اپنی اُمت کو پہلے ہی بیان فرمادیں ابھی ہم پیدا بھی نہیں ہوئے اور ہمارا پول قبل از وقت نکال دیا جب کوئی مسلمان ہماری طرف نگاہ اٹھاتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامات سے ہمیں فوراً پہچان لیتا ہے کہ یہ وہی ہیں۔

وہابیت یزیدیت خارجیت

"وہابی" مولوی صاحب بعض محدثین کی رائے ہے کہ یہ حدیثیں خارجیوں کے حق میں آپ نے فرمائی ہیں اور تم نے ہمارے اوپر چسپاں کردیں کتنا ظلم ہے۔ کیا تم محدثین سے زیادہ سمجھدار ہو؟

"محمد عمر" وہابی صاحب تم تو یار غیر مقلدیت کے مدعی ہو پھر محدثین کی تقلید بھی کر لیتے ہو یا یہ کہہ کر ہمارا دعویٰ غیر مقلدیت جھوٹا ہے دوسرا جواب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خاص کسی فرقے کا نام نہیں لیا علامات فرمادیں تاکہ جن میں یہ علامات موجود ہوں وہی ان احادیث صحیحہ کا مصداق ہے۔

تیسرا جواب اگر بقول تمہارے خارجی مراد ہیں تو خارجی کے علامات تم منطبق کر دو پھر بھی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین ہیں تو یہ کاری ضرب بھی تم پر ہی پڑی کیونکہ تمہارا فرقہ وہابیہ امام حسین علیہ السلام اور ان کی پارٹی اہلبیت علیہم السلام کو معاذ اللہ ناحق سمجھتے ہیں اور یزید کو حق پر یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت علیہم السلام اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ

marfat.com

علیہ وسلم کو تم نے باطل قرار دیا اور یزید کو حق پر لکھ دیا تو یہی عقیدہ خارجی ہے یا نہیں تو خارجی ہو۔ جو لکڑی کا کام کرے گا وہ بڑھئی ہے جو تعمیر کا کام کرے وہ معمار لوہے کا کام کرنے والا لوہار یہودی عقیدہ رکھنے والا یہودی عیسائی عقیدہ رکھنے والا عیسائی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عقیدت مند مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اہلبیت کے دشمن پر عقیدہ رکھنے والا خارجی جیسا کہ تم اب تمہارا عقیدہ عرض کرتا ہوں۔

وہابی خطرہ ۳۰

موجودہ فرقہ اہل حدیث وہابیوں کا امیر یزید تھا

چنانچہ محمد دین بٹ جو اپنے آپ کو ابو یزید لکھنا فخر سمجھتا ہے وہ اس امر کی دلیل ہے کہ یزید تو صرف حضرت حسین اور آپ کے تمام اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہی دشمن تھا اور محمد دین بٹ اس منزل میں یزید کا بھی باپ ہے۔ یعنی تمام خاندان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمنی میں یزید سے سبقت لے گیا ہے۔

سوال: مولوی صاحب یزید امیر اہلحدیث کیسے ثابت ہے؟

"محمد عمر" فقیر خود نہیں کہتا بلکہ خود وہابیوں نے اپنی کتاب رشید ابن رشید کے سرورق پر لکھا ہے "امیر المومنین سیدنا یزید رضی اللہ عنہ" اور اندرونی ورق پر ابو یزید صاحب رقمطراز ہیں۔

"صلے اللہ امیر المومنین (یزید)، واحسن الجزاء"

(وہابیوں کے نزدیک یزید قاتل حسینؓ جنتی تھا)

marfat.com

رشید ابن رشید ۱۴۶:۔ امیر المومنین سیدنا مجاہد اور پیدائشی جنتی ہیں۔

"محمد عمر" وہابیوں کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ جس مقام میں یزید کو رہائش ملے گی۔ ہمارا ڈیرہ بھی وہیں ہوگا۔ فرمان خداوندی ملاحظہ ہو کہ یزید کا مقام خداوند کریم کے نزدیک کیا ہے؟

(قرآنی فیصلہ)

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا ۝

جس شخص نے عمداً ایماندار کو قتل کیا اس کا بدلہ جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا۔

مسلمانو! تواتر سے ثابت ہے کہ یزید بن معویہ نے حضرت حسین علیہ السلام پر فوج کشی کر کے شہید کرایا۔ لیکن وہابی فرقہ یزید کو اپنا امیر سمجھتا ہے۔ جس قوم کا امیر یزید ہو بھلا اس امت کا کیا حال ہوگا تو وہابی فرقہ قیامت کے دن یزیدی پارٹی سے اٹھایا جائے گا۔ اب تم سمجھ لو کہ وہابی کون ہیں؟

وہابیوں کے نزدیک اسلام میں پہلا تفرقہ امام حسینؓ نے ڈالا

رشید ابن رشید ۱۹۰:۔ "جماعت المسلمین میں تفرقہ کا پہلا بیج (امام حسینؓ نے بویا)

وہابیوں کے نزدیک حضرت حسینؓ کا مقصد اسلامی نہ تھا

رشید ابن رشید ۱۹۲:۔ "سیدنا حسینؓ کا مقصد صرف حصول خلافت تھا"

مسلمانو! اب ان مذکورہ عبارات وہابیہ سے تم خود فیصلہ کر لو کہ جو شخص یا فرقہ حضرت حسین علیہ السلام جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سید شباب اہل جنت فرمایا ہے اس کو تفرقہ باز اور صرف دنیا دار ہونے کا مقصد سمجھے تو وہ پکا یقینی خارجی ہے یا نہیں؟ غیر مقلد

marfat.com

وہابی فرقہ تو امت محمدیہ میں خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کے یقینی دشمن ہیں۔

"وہابی" کیا یہ کتاب رشید ابن رشید ہمارے اہل حدیث کی ہے۔

"محمد عمر" جی ہاں یقیناً ابو یزید اہلحدیث ہے اس کے علاوہ کتاب ہذا رشید ابن رشید کے اخیر میں اکثر ین اکابرین غیر مقلدین وہابیہ کی تقریظات اور دستخط ثبت ہیں لہٰذا یہ کتاب فرقہ وہابیہ اور دیابنہ کی مسلمہ کتاب ہے اور دیابنہ کے بھی اس پر دستخط موجود ہیں یہ دونو فرقوں کی مسلمہ کتاب ہے اہل حدیثوں کے صدر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ کی تقریظ اس کتاب کے صفحہ ۲۶۱ پر موجود ہے۔

وہابی خطرہ ۳۱

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دشمن غیر مقلدین وہابی نجدی فرقہ ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجدیوں سے مسلمانوں کو خطرے کا الارم دیا"

البدایۃ والنہایۃ ۴/۲۷ } حدثنی ابی اسحق بن یسار عن المغیرۃ بن عبدالرحمٰن بن الحارث بن ھشام وعبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرھا من اھل العلم قالوا قدم ابو براء عامر بن مالک بن جعفر ملاعب الاسنۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فعرض علیہ الاسلام ودعاہ الیہ فلم یسلم ولم یبعد وقال یا محمد لو بعثت رجالا من اصحابک الی اھل نجد فدعوھم الی امرک رجوت ان یستجیبوا لک فقال صلی اللہ علیہ وسلم انی اخشیٰ

marfat.com

عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَبُوْ بَرَاءٍ اَنَا لَهُمْ جَارٌ الخ عامر بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ طیبہ آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اسلام پیش کیا اور اپنی طرف دعوت دی اس نے اسلام قبول نہ کیا اور نہ ہی نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ اگر آپ اپنے اصحاب سے چند آدمی نجدیوں کی طرف بھیجدیں وہ اسلام کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ قبول کریں گے تو آپ نے فرمایا صحابہ کے متعلق مجھے نجدیوں سے خطرہ ہے عامر بن مالک نے کہا کہ میں ضامن ہوں اخیر حوالہ تک آگے مذکور ہے۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مذکورہ فرمان سے ثابت ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہابی نجدی غیر مقلد کو ذاتی عناد ہے اور اتباع کا دعویٰ اور اہلحدیث نام رکھانا صرف مسلمان کو اپنی مخالفت کے جال میں پھنسانا مقصود ہے۔

وہابی خطرہ ۳۲

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی اسلام میں خطرناک ہے

بخاری شریف ۲/۵۸۶
قسطلانی ۶/۳۱۴
ابن ہشام ۳/۱۸۴
ابن سعد ۳/۹۳

قَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ بَعَثْتَ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِكَ اِلٰى اَهْلِ نَجْدٍ فَدَعَوْتَهُمْ اِلٰى اَمْرِكَ رَجَوْتُ اَنْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنِّيْ اَخْشٰى اَهْلَ نَجْدٍ عَلَيْهِمْ۔

عامر بن مالک نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ یا محمد اگر آپ اپنے چند اصحاب نجد کی طرف بھیجیں اور آپ کے حکم کی دعوت دیں مجھے امید ہے کہ وہ آپ کے حکم کو قبول کریں گے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحابہ کے متعلق مجھے نجدیوں

marfat.com

سے خطرہ ہے۔

(۱) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب تھا کہ وقوعہ کے پہلے ہی فرما دیا کہ مجھے نجدیوں سے خطرہ ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کر دیا کہ نجدیوں سے مسلمانوں کو دھوکہ ثابت ہوگا۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ نجدی میرے اصحاب کا دشمن ہے۔

نوٹ: وہابیو نجدیو! نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی جب آپ کی اُمت کو یقین ہو گیا کہ نجدی اصحاب کے دشمن ہیں آج تم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوستی کا دم بھرو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اُمتی تو تم پر اعتماد نہیں کر سکتا خالج از امت کوئی اعتبار کرے تو مضائقہ نہیں۔

(۴) جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن ہے وہ خیر القرون کا دشمن ہے جو ان کا دشمن وہ بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام اُمت اسلامیہ کا دشمن ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ویا اھل الایمان۔

(۵) جس قوم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دھوکہ کرنے کو اپنا فرض سمجھا وہ اہلحدیث یا موحد ہونے کا جھانسا دیں تو مسلمان کیسے اعتبار کر سکتا ہے۔

لھذا اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابیوں نجدیوں سے ہر طرح ہر وقت بچنا اسلامی فرض ہے۔

---

marfat.com

دیوبندی خطر نمبر ۳۳

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کا دھوکہ دہی اصحابہ کو شہید کرانا

الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۵۱

وَقَدِمَ عامر بن مالك بن جعفر ابو هراء ملاعب الاسنة الكلابي على رَسُوْلِ الله صلى الله عليه وسلم فَاُهْدِيَ لَهٗ فَلَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ وَعُرِضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامُ فَلَمْ يُسْلِمْ وَلَمْ يُبْعِدْ وَقَالَ لَوْ بَعَثْتَ مَعِيَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِكَ اِلٰى قَوْمِيْ لَرَجَوْتُ اَنْ يُّجِيْبُوْا دَعْوَتَكَ وَ يَتَّبِعُوْا اَمْرَكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْهِمْ اَهْلَ نَجْدٍ فَقَالَ اَنَا لَهُمْ جَارٌ اَنْ يَّعْرِضَ لَهُمْ اَحَدٌ فَبَعَثَ مَعَهٗ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ غَيْبَةً يُسَمُّوْنَ الْقُرَّاءَ وَ اَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْمُنْذِرَ بن عمر وَالسَّاعِدِيَّ فَلَمَّا نَزَلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَةَ . . . . . فَلَقِيَهُمُ الْقَوْمُ فَنَاهَطُوْهُمْ فَكَاشَرُوْهُمْ فَتَقَاتَلُوْا فَقُتِلَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ الله صلى الله عليه وسلم :

عامر بن مالک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا نذرانہ پیش کیا آپ نے قبول نہ فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے اسلام پیش فرمایا اس نے نہ قبول کیا اور نہ ہی برا کہا اور کہا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر آپ میرے ساتھ اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیج دیں تو مجھے امید ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا کہ اپنے اصحاب پر نجدیوں سے مجھے خطرہ ہے۔ تو عامر بن مالک نے کہا کہ میں ذمہ دار ہوں اگر ان پر کسی نے زیادتی کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ستر آدمی جوان انصار سے بھیج دیے جن کو قُرّاء کہا جاتا تھا اور منذر بن عمرو ان پر امیر مقرر کر دیا جب وہ اصحاب قراء بیر معونہ پہنچے تو ایک قوم کی اکثریت نے ان پر گھیرا ڈال کر جنگ کیا اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو قرا تھے سب کو شہید کر دیا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص صوفی اصحاب جن کو اصحاب صُفّہ کے نام سے پکارا جاتا تھا نجدیوں نے ان سب کو دھوکے سے لے جا کر شہید کر دیا یا کرایا تو ثابت ہوا کہ یہ فرقہ نجدیہ صوفیوں کے پرانے دشمن ہیں اب ان کا دعوی کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ماننے والے ہیں محض مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔

وہابی خطرہ ۳۴

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو غیر مقلدین وہابیہ نجدیہ فرقہ کے لیے فرمادیے

کنز العمال ۶/۳۴ } یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَمَنْ لَقِیَهُمْ فَلْیَقْتُلْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا عِنْدَ اللّٰهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ (رم ت ۵ عن ابن مسعود)

marfat.com

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی بڑے بڑے دانتوں والے "عقل سے کوتاہ" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے۔ جبڑے سے نیچے نہ اترے گا اہلحدیث کہلائینگے دین سے نکلے ہوں گے جیسا کہ تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے تو جو شخص ان سے ملے چاہیئے کہ وہ ان کو قتل کرے یقیناً ان کے قتل کرنے میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک اجر عظیم ہے جو بھی ان کو قتل کرے۔

کیوں بھئی۔ قرآن کریم کے حافظ بننے والے وہابیو! تم مدعی ہو کہ ہم قرآن کے حافظ ہیں لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پورے حلیے اور تمہارا قرآن کا حافظ ہونا پڑھنا بھی محض جھوٹ بناوٹ اور کذب پر عمل کیا۔ اب مسلمان امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری صداقت کیسے تسلیم کرلیں۔

وہابی خطرہ ۳۵

غیر مقلدین وہابیوں کی خاص علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

یہ قوم مشرقی قرآن پڑھنے والے "سر منڈے ہوئے"

کنز العمال ۶/۳۴ } یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ إِلٰی فُوْقِهٖ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ (رم خ عن ابی سعد)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے ہنجرے سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر وہ دین میں نہ آ سکیں گے حتیٰ کہ تیر واپس آئے گا ان کی خاص علامت سر منڈا ہوگا۔

وہابی خطرہ ۲۶

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۹

کنز العمال ۶/۳۴ { یَخْرُجُ مِنَ الْمَشْرِقِ اَقْوَامٌ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُمْ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا یَعْدُوْ اَحَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ (حق عن سهل بن حنیف)

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف سے قومیں نکلیں گی سر منڈی" زبانوں سے قرآن پڑھیں گے، ہنجرے سے تجاوز نہ کرے گا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے۔

کیسل ہی مشرق کے بسنے والے وہابی اس حدیث میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہاری آبادی کی سمت بھی واضح کر دی

وہابی خطرہ ۲۷

وہابیوں کی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۰

کنز العمال ۶/۳۳ { مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَیْتُهٗ اَیَاْمَنُنِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِیْ هٰذَا

marfat.com

قُرْنًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (خ عن ابی سعید)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنا کر بھیجا ہے۔ اگر میں خداوند کریم کا نافرمان ہوں تو فرمانبردار کون ہوگا۔ یہ منافقین مجھے امین نہیں سمجھتے۔ یقیناً اس آدمی کی نسب سے ایک قوم پیدا ہو گی جو قرآن کے قاری ہوں گے اور حنجرے کے نیچے ایمان کی رتی نہ ہوگی دین سے نکل جائینگے جیسا کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کے ساتھ ملاقات کروں تو ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

وہابی خطرہ ۳۸

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۱

کنز العمال ۶/۲۲ } اِنَّ مِنْ بَعْدِیْ فِیْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ (ق وت عن ابی سعید)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت سے ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے

marfat.com

مسلمانوں کو قتل کریں گے بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے اگر مجھے ملیں تو میں ان کو ضرور قوم عاد کی طرح قتل کر دوں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام سے ثابت ہوا کہ آپ نے مذکورہ علامات والے اخیر زمانے میں پیدا ہونے والے منافقین کے قتل کا حکم اسی لئے دیا کیونکہ وہ لوگ مسلمانوں کے قتل کا حکم دینگے بلکہ قتل کریں گے جیسا کہ نجدی نے سنیوں کا قتل عام کیا۔

وہابی خطرہ ۲۹

وہابی علامات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۲

کنز العمال ۶/۳۳ } اِنَّ مَا سَا مِنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَلَاقِیْمَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ

(ع م ۲ عن ابی ذر و رافع بن عمرو الغفاری)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کی خاص پہچان سر منڈے ہوں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے (لیکن قرآن صرف زبان پر ہی رہیگا) قرآن کا اثر ہنجرے سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے وہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر دین کی طرف وہ نہ لوٹ سکیں گے وہ لوگ تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہوں گے اور وہ فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

marfat.com

(وہابی خطرہ ۴۰)

وہابی علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۳

کنز العمال ۲۴ } اِنَّ نَاسًا مِّنْ اُمَّتِیْ سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ یَقْرَؤُنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ خُلُوْقُھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ھُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَۃِ

(رواہ عن ابی ذر)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض لوگ میری امت سے جن کا خاص نشان سر منڈا ہوگا قرآن پڑھیں گے ان کے حلقوں سے نیچے نہ ہوگا دین سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے وہ خداوند کریم کی تمام مخلوق سے شرارتی ہوں گے اور فطرۃً شرارتی ہوں گے۔

ان احادیث مذکورہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو چند افراد سے متنبہ فرمایا کیونکہ اس فرقے کا دعویٰ اسلامی ہوگا لیکن وہ اسلام سے خارج ہوں گے جن کی خاص علامات بھی بیان فرمادیں۔

۱۔ اس فرقے کی اکثریت کے سر منڈے ہوں گے۔

۲۔ ان کا اسلامی شغل یہ ہوگا کہ وہ قرآن کریم کے مدرس و مدرسین کا کام زیادہ کریں گے۔

۳۔ ہر وقت ان کا فطری پیشہ مسلمانوں میں شرارتیں کھڑی کرنا ہوگا یعنی اس فرقے کا بچہ اور بوڑھا جوان شرارتی ہوں گے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے نہیں بیٹھنے

marfat.com

دیں گے اور اللہ تعالےٰ کا فرمان ہے۔ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۔

وہابی خطرہ ۱۴

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۴

کنز العمال ۶/۳۳ } يَخْرُجُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (ق عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم نکلے گی۔ بڑے بڑے دانتوں والے "بے وقوف" حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کریں گے۔ قرآن بھی پڑھیں گے ان کے حنجروں سے قرآن نیچے نہ اتر سکے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے جب ان سے تمہاری ملاقات ہو ان کو قتل کر دو اس لئے کہ ان کے قتل کرنے میں خداوند کریم کے نزدیک اتنا ثواب ہے جیسا کہ اس نے قیامت تک کفر کو قتل کیا۔

اس حدیث میں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی قوم کا ذکر فرمایا جن کا حلیہ اپنی امت اسلامیہ کو فرما کر خبردار کیا کہ بظاہر وہ اچھے نظر آئیں گے۔ لیکن ان کی سازش سے بچ جانا اور ان کی خاص خاص علامتیں بیان فرمائیں۔

marfat.com

(۱) ان کے لمبے لمبے دانت ہوں گے۔

(۲) عقل سے کورے ہوں گے۔

(۳) بات بات پر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیں گے۔

(۴) قرآن پڑھنے والے حافظ و قاری ہوں گے۔

(۵) دین اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام کو محض ایک سیاسی فائدے کی غرض سے استعمال کریں گے۔

(۶) قرآن کریم کے مخالف ہوں گے اسی لئے وہابی مذہب میں قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں چٹائیوں پر رکھ دیتے ہیں قرآن کریم کی طرف پاؤں پسار دیتے ہیں قرآن کریم کے ہر حکم کی تاویل کرتے ہیں۔

(۷) ان کی سزا صرف قتل ہی ہوگی۔

وہابی خطرہ ۴۲

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۵

کنز العمال ۶/۴۳ } یَاْتِیْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ هُمْ حَدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (خ د ن عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں ایک قوم آئے گی۔ لمبے لمبے دانتوں والے "عقل سے بے وقوف ہوں گے" بات کریں گے تو کہیں گے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اسلام سے نکل جائیں گے جیسا تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان حنجرے سے اوپر ہی رہیگا نیچے یعنی دل میں ایمان کا حصہ نہ ہوگا جہاں تم ان کو ملو ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں اتنا ثواب ہے جیسا کہ کسی نے قیامت تک کے کفار کو قتل کر دیا۔

وہابی خطرہ ص۴۳

علامات وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ۱۶

کنز العمال ۶/۳۴ } يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ اِلٰى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهٗ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْنَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذَالِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَهٗ عَضُدٌ لَيْسَ لَهٗ ذِرَاعٌ عَلٰى رَاْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ (ر م د عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم نکلے گی قرآن پڑھیں گے تمہارا قرآن پڑھنا

marfat.com

ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوگا اور نمازی ہوں گے تمہاری نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گی اور وہ روزے دار بھی ہوں گے تمہارے روزے ان کے مقابلے میں کچھ نہ ہوں گے قرآن پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ خدا انہی کا ہے اور قرآن انہی پر نازل ہوا ہے ان کی نماز کا اثر حنجرے سے نیچے نہ ہوگا۔ دین اسلام سے نکل جائیں گے جیسا کہ تیر شکار سے نکل جاتا ہے جو اسلامی لشکر ان سے مقابلہ کرے گا۔ اپنے نبی کی زبان پر وہ فیصلہ نہ کریگے عمل سے تم سستی نہ کرنا اس کا نشان خاص یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا بازو تو ہوگا لیکن خشک بے جان اس کے بازو کے سرے پر پستان سرے کی طرح اس پر سفید بال ہوں گے۔

اس حدیث شریف میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مقلدین وہابیہ کی خاص علامات کا ذکر فرمایا۔

(۱) کہ وہ قرآن مجید کے قاری اور حافظ ایسے ہونگے کہ سب مسلمان ان سے اعلیٰ قرآن پڑھیں گے۔ (واقعی وہابیوں میں حفاظ اور قراء بہت ہیں)

(۲) وہ فرقہ نمازی ہوں گے اور وہ ایسی نمازیں پڑھیں گے لمبی لمبی اور بہترین کہ مسلمانوں کی نمازیں ان کے مقابلے میں کچھ وقعت نہ رکھتی معلوم ہونگی (یہ بھی وہابیوں کی خاص تصویر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کھینچ دی)

(۳) وہ فرقہ اکثر روزے دار ہوں گے اور خوب روزے رکھیں گے لیکن روزہ ان کو مفید نہ ہوگا۔

(۴) اس فرقے کی ایسی بہترین نمازیں لیکن دل سے کھوٹے نماز کی تاثیر جو رب کریم نے فرمائی

marfat.com

ہے ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ سے قطعاً محروم ہوں گے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ وہابی کی بہترین نماز سے وہابیوں کو فائدہ نہ ہوگا۔

(۵) باوجود اس فرقے (وہابیہ کے) نمازی روزے دار قرآن کے حافظ اور قاری ہونے کے اسلام سے خارج ہوں گے یعنی اسلام میں داخل ہو کر نکل جائیں گے امتی لیکن امت میں شامل نہ ہوں گے بلکہ نبی اللہ کو اپنے جیسا سمجھیں گے۔ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پیش کیا جائے تو وہ تسلیم نہ کریں گے بلکہ حدیث شریف کو ضعیف کہکر اپنی ہٹ پر قائم رہیں گے یعنی اپنی ہٹ کو حدیث صحیح مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مقدم سمجھیں گے۔

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور علامت بیان فرمائی کہ اس فرقہ میں ایک آدمی ایسا ہوگا یعنی وہ سب سے خطرناک ہوگا ایک بازو اس کا بے حس خشک ہوگا جس کے سرے پر پستان کے سرے کی طرح ایک سفید بالوں والا دانہ ہوگا۔

وہابی خطرہ ۴۴

دار الندوہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کے محاذ کا مقام اور ابلیس نجدی کی شکل میں

تاریخ الکامل لابن اثیر الجزری ۲/۳۸

فَلَمَّا رَاَتْ قُرَیْشٌ ذَالِکَ حَذِرُوْا خُرُوْجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاجْتَمَعُوْا فِیْ دَارِ النَّدْوَۃِ وَھِیَ دَارُ قُصَیِّ بْنِ کِلَابٍ وَتَشَاوَرُوْا فِیْھَا فَنَدَخَلَ

marfat.com

مَعَهُمْ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَةِ شَیْخٍ وَقَالَ اَنَا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ الخ =

تو جب قریش نے یہ ماجرا دیکھا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکلنے سے انہوں نے اجتناب کیا پھر دارالندوہ میں انہوں نے اجتماع کیا اور وہ قصی بن کلاب کا گھر تھا اس میں انہوں نے مشورہ کیا تو ان کے ساتھ ابلیس بھی (نجدی) شیخ کی شکل میں داخل ہو گیا اس نے کہا کہ میں نجد کے رہنے والا ہوں۔

"محمد عمر" اس مذکورہ حوالہ سے ثابت ہوا کہ ابلیس نے بھی تمام مخلوق سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں نجدی کا روپ دھارا ابلیس نے اس روپ دھارنے سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے جن و انس کو ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جو نجدی کے ظاہر و باطن میں ہے جن و انس کی تمام اقوام میں اور کسی کو نہیں ہو سکتی۔

او نجدی وہابیو کہدو

آمین

اور نجدی کی اقتدا اور اس کے عقائد کو ترک کر کے اپنے عقائد امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بنا لو جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۝ کہ اگر یہ لوگ ایسے ایماندار بن جائیں جیسا کہ اے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم ہو تو ضرور وہ ہدایت پر ہیں اور اگر وہ تمہارے عقیدے کے مطابق ایمان لانے سے گریز کریں تو وہ اسلام سے دور ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

marfat.com

وہابی خطرہ ۴۵

شیطان نے شیخ نجدی کی شکل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی

سیرۃ النبی لابن ہشام ۲/۹۳
تاریخ الطبری ۲/۹۸
البدایۃ والنہایۃ ۳/۱۷۵

عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ لَمَّا اجْتَمَعُوْا لِذٰلِكَ وَاتَّعَدُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ لِيَتَشَاوَرُوْا فِيْهَا فِيْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْا فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ تَعَدُّوْا لَهٗ وَكَانَ ذَالِكَ الْيَوْمُ يُسَمّٰى يَوْمَ الزَّحْمَةِ فَاعْتَرَضَهُمْ اِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فِيْ هَيْئَةِ شَيْخٍ جَلِيْلٍ عَلَيْهِ بُتٌّ لَهٗ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ الدَّارِ فَلَمَّا رَاَوْهُ وَاقِفًا عَلٰى بَابِهَا قَالُوْا مَنِ الشَّيْخُ قَالَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ سَمِعَ بِالَّذِيْ تَعَدَّدْتُمْ لَهٗ فَحَضَرَ مَعَكُمْ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُوْنَ وَعَسٰى اَنْ لَّا يَعْدَمَكُمْ مِنْهُ رَاْيًا وَنُصْحًا قَالُوْا اَجَلْ فَادْخُلْ فَدَخَلَ مَعَهُمْ لَعَنَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے جب کفار مکہ نے اجتماع کیا اور دار الندوہ میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوئے تاکہ دار الندوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مشورہ کریں صبح صبح ہی تیاری کر کے آئے اور اس دن کو یوم زحمۃ نام رکھا گیا تو ابلیس لعنت اللہ علیہ ایک بھاری چادر اوڑھ کر بڑے بزرگ کی شکل میں آکر دروازے پر کھڑا ہو گیا جب کفار مکہ نے اسے دروازے پر

marfat.com

کھڑا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ بزرگ کون ہے تو ابلیس نے جواب دیا کہ میں نجدی بزرگ ہوں سنا تھا کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ تیاری کر رہے ہو تو تمہارے ساتھ حاضری دی ہے تاکہ سنا جائے کہ تم کیا کہتے ہو اور شاید تم سے کوئی رائے یا نصیحت رہ نہ جائے کفار مکہ نے کہا ہاں تشریف لائیے تو ابلیس لعنت اللہ علیہ کفار مکہ کی مجلس میں شامل ہو گیا۔

"محمد عمر" (۱) اس مذکورہ واقعہ سے ثابت ہوا کہ وہابیت نجدیت غیر مقلدیت کی بنیاد عناد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے ابلیس نے کفار مکہ کی معیت میں رکھی۔

(۲) اس مذکورہ عبارت سے شیطان کا فنا فی النجدیت کے مرتبے کو حاصل کرنا ثابت ہوا۔

(۳) جب شیطان نے فنا فی النجدیت کے روپ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل اور اسلام کے مٹانے کا مشورہ پیش کیا تو خود بالذات نجدی کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں تو حد ٹوٹ گئی وہابی نجدی کو محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلامی تعلق میں خیال کرنا محال ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ۝

وہابی خطرہ ۴۶

طاقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴
تاریخ الطبری ۲/۵۸

فَتَشَاوَرُوْا ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ اَحْبِسُوْهُ فِی الْحَدِیْدِ وَاَغْلِقُوْا عَلَیْهِ بَابًا . . . قَالَ الشَّیْخُ النَّجْدِیُّ لَا وَاللّٰهِ مَا هٰذَا لَكُمْ بِرَاْیٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ حَبَسْتُمُوْهُ

marfat.com

البداية والنهاية ۳/۱۷۵ { كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَيَخْرُجَنَّ اَمْرُهٗ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ الَّذِيْ اَغْلَقْتُمْ دُوْنَهٗ اِلٰى اَصْحَابِهٖ۔

تو کفار نے مشورہ کیا پھر ان سے ایک نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قید کر دو اور تالا لگا دو۔ . . . . . نجدی کے بڑے نے کہا خدا کی قسم تمہاری یہ رائے درست نہیں خدا کی قسم اگر تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قید کر دیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حکم قید کے اندر سے بھی اس کے اصحاب تک پہنچتا رہے گا۔

"محمد عمر" مسلمانو! تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ان کو کتنا شغف ہے اور اتنی مخالفت کے ہوتے ہوئے اب یہ اہلحدیث بننے کا ڈھنڈورا پیٹیں تو مسلمان ان کا اعتبار کیسے کریں اور طرہ یہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے زبردست دشمن اور اپنے مذہب کی صداقت کا دعویٰ کریں اور صحیح العقیدہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو دن رات محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل میں سرشار ہیں ان پر شرک و کفر کا فتویٰ جڑیں تو امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرض ہے ایسے لوگوں کے عقائد باطلہ کا صاف صاف انکار کر دیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ جو شخص طاغی الشیطان کا انکار کرے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے تو اس نے دامن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تھاما جس کا چھوٹنا محال ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔ لہٰذا بایں قانون خداوندی پہلے غیر مقلدین وہابیوں کا انکار کریں پھر

marfat.com

کریں پھر اللہ تعالےٰ کی توحید کا اقرار کریں تو ایمانداروں کا اقرار توحید اللہ تعالےٰ کے نزدیک یقینی ہے ورنہ نہیں۔

اس مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ ابلیس کو بھی طاقت و صداقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرنا پڑا۔

وہابی خطرہ، ۴

صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا،

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴ — ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ نُخْرِجُهُ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَنَنْفِيهِ مِنْ بِلَادِنَا فَإِذَا أَخْرَجَ عَنَّا فَوَاللهِ مَا نُبَالِي أَيْنَ ذَهَبَ وَلَا حَيْثُ وَقَعَ إِذَا غَابَ عَنَّا وَفَرَغْنَا مِنْهُ فَأَصْلَحْنَا أَمْرَنَا وَأَلْفَيْنَا كَمَا كَانَتْ

تاریخ الطبری ۲/۹۹

قَالَ الشَّيْخُ النَّجْدِيُّ لَا وَاللهِ مَا هٰذَا لَكُمْ بِرَأْيٍ أَلَمْ تَرَوْا حُسْنَ حَدِيثِهِ وَحَلَاوَةَ مَنْطِقِهِ وَغَلَبَتِهِ عَلَى قُلُوبِ الرِّجَالِ بِمَا يَأْتِي بِهِ وَاللهِ لَوْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ مَا أَمِنْتُمْ أَنْ يَحُلَّ عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَيَغْلِبَ عَلَيْهِمْ بِسِحْرِهِ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيثِهِ حَتَّى يَتَابَعُوهُ عَلَيْهِ۔

پھر ان سے ایک نے کہا ہم اس کو اپنے خاندان سے نکال دیں گے اور شہروں سے بھی پھر جب ہم سے دور ہو گئے تو خدا کی قسم ہمیں پرواہ نہیں جہاں جائے! جائے جب ہم سے غائب ہو گئے اور ہم اس سے فارغ ہو گئے تو ہم نے اپنا کام سنوار لیا اور اپنے مقصد کو پہنچ گئے تو جو ہو گا سو ہو گا سنجدیوں کے بڑے

marfat.com

(شیطان) نے کہا نہیں! خدا کی قسم یہ تمہاری رائے صحیح نہیں کیا تم نے اس کے بہترین اور میٹھے کلام کو نہیں دیکھا اور لوگوں کے دلوں پر چھا جانے کو نہیں دیکھا جو وہ لاتا ہے خدا کی قسم اگر تم نے یہ کام نکالنے والا کیا تو تمہارے تمام عرب قبائل پر چھا جائے گا اور تم امن میں نہیں رہ سکتے حتیٰ کہ تم تمام اس کے قول اور حدیث سے تابعدار بن جاؤ گے"

محمد عمر "مسلمانو! مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا (۱) کہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن کا ابلیس بھی قائل ہے اور جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے وہ اسلام میں ابلیس سے بھی بدتر ہے۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوۃ بیانیہ کے کمال کا ابلیس بھی قائل ہے۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول بلیغ یعنی موثر کلام کا ابلیس بھی قائل ہے اور ابلیس کو بھی یہ یقین ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم انسانوں کے دلوں پر قرآن پڑھ کر چھا جاتے ہیں۔

وھابیو! اب تم سوچو کہ ابلیس ملعون ابدی جنہی صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرکے ایمان نہیں لایا اور تم ایمان کا اقرار کرکے صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صاف صاف انکار کرو بلکہ انکار کو مدلل ثابت کرنے کی کوشش کرو تو بتاؤ کہ تم دھوکہ دینے میں ابلیس سے بھی سبقت لے گئے یا نہ؟

وہابی خطرناک

کفار مکہ کا کہنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے

سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۴ } فقال ابوجہل بن ہشام واللہ انی لی یقین لتر ایا

marfat.com

تاریخ الطبری ۲/۹۹ } مَا اَرَاکُمْ وَقَعْتُمْ عَلَیْہِ بَعْدُ وَقَالُوْا مَا ہُوَ یَا اَبَا الْحَکَمِ ؟ قَالَ اَرٰی اَنْ تَاْخُذَ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ شَابًّا فَتِیًّا جَلِیْدًا نَسِیْبًا وَسِیْطًا فِیْنَا ثُمَّ نُعْطِیْ کُلَّ فَتًی مِنْہُمْ سَیْفًا صَارِمًا ثُمَّ یَعْمِدُوْا اِلَیْہِ فَیَضْرِبُوْہُ بِہَا ضَرْبَۃَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَسْتَرِیْحُ مِنْہُ فَاِنَّہُمْ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ لَفَرَّقَ دَمَہُ فِی الْقَبَائِلِ جَمِیْعًا فَلَمْ یَقْدِرْ بَنُوْ عَبْدِ مَنَافٍ عَلٰی حَرْبِ قَوْمِہِمْ جَمِیْعًا فَرَضُوْا مِنَّا بِالْعَقْلِ فَعَقَلْنَاہُمْ قَالَ یَقُوْلُ الشَّیْخُ النَّجْدِیُّ اَلْقَوْلُ مَا قَالَ الرَّجُلُ ہٰذَا الرَّاْیُ لَا رَاْیَ غَیْرُہٗ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ عَلٰی ذٰلِکَ وَہُمْ مُجْمِعُوْنَ لَہٗ =

ابو جہل نے کہا کہ خدا کی قسم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے متعلق میری ایک رائے ہے جہاں تک تم ابھی نہیں پہنچے سب نے کہا سردار جی ارشاد فرمایئے وہ کیا رائے ہے ؟ اس نے کہا میری رائے ہے کہ ہر قبیلے سے ایک ایک جوان "نوجوان دست" خاندانی اور ہم سے بہترین نکلے اور ہر جوان کے ہاتھ میں تیز دھار تلوار ہم دے دیں پھر وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایک ایک ہی بار کر کے جھپٹ پڑیں تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیں تم اس سے بے غم ہو جاؤ گے اور تمام قبائل میں اس کا خون پھیل جائے بنو عبد مناف کو تمام قوم سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں بنو عبد مناف صرف خون بہا کو ہی پسند کریں گے ہم تسلیم کر لیں گے نجدیوں کے سردار (شیطان) نے کہا اس آدمی نے جو کہا ہے یہ مشورہ صحیح ہے باقی سب غلط اسی مشورے

marfat.com

پر میٹنگ برخاست ہو گئی اور وہ سبھی صرف اسی لئے اکٹھے ہوئے تھے۔

وہابی خطرہ ۴۹۔

وہابی خطرے کا اظہار رب العزۃ کی زبانی

وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ۔

اور کفار آپ کے ساتھ جب خفیہ سازش کرتے تھے تاکہ آپ کو بند کر دیں یا قتل کر دیں یا آپ کو نکال دیں اور وہ خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ان کے خلاف تیاری کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو خوب بدلہ دے گا۔

وہابی فرقے کی ننگے سر ہونے کی ابتدا

اس مذکورہ آیتہ کریمہ کا شان نزول عرض کرتا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف جب کفار نے اجتماع کیا اور ارادہ قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کفار مکہ کو چھوڑنے کا ارشاد فرمایا۔

تاریخ الطبری ۲/۱۰۰
سیرۃ ابن ہشام ۲/۹۵/۹۶

وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَۃً مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ اَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ اَنْتَ اَحَدُھُمْ وَاَخَذَ اللّٰہُ عَلٰی اَبْصَارِھِمْ عَنْہُ فَلَا یَرَوْنَہٗ فَجَعَلَ یَنْثُرُ ذٰلِکَ التُّرَابَ عَلٰی

marfat.com

رُؤُسِهِمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ اٰخِذُوا الْاٰيَاتِ مِنْ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ حَتّٰى فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وُضِعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى حَيْثُ اَرَادَ اَنْ يَّذْهَبَ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ مِّمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ هٰهُنَا قَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ قَدْ وَاللّٰهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا اِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلٰى رَاْسِهٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِكُمْ فَنَظَرَ فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَدُهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاِذَا عَلَيْهِ تُرَابٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے آپ نے ایک بھی مٹی کا لیا پھر فرمایا کہ ہاں میں یہ کہتا ہوں تو ان سے ایک ہے اور اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نظر نہیں آئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم سے فھم لایبصرون تک پڑھتے ہوئے ان کے سروں پر مٹی دھوڑ دی جب آپ ان آیتوں سے فارغ ہوئے تو ان سے کسی شخص کا سر مٹی سے خالی نہ تھا پھر جہاں آپ کا ارادہ تھا تشریف لے گئے ایک گزرنے والا آیا جو ان کے علاوہ تھا اس نے کہا یہاں کیا دیکھتے ہو انہوں نے کہا کہ ہم محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی

marfat.com

انتظار میں کھڑے ہیں اس نے کہا کہ تمہیں اللہ تعالےٰ ذلیل کرے خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے آپ نے تو تم سے ایک آدمی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہر لحاظ آپ تشریف لے گئے تم نہیں دیکھتے تمہارے ساتھ کیا ہوا ہر ایک نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو سروں پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔

وہابی خطرہ نمبر ۵

ننگے سر ہونے کی ابتدا کا دوسرا حوالہ

تاریخ الکامل ۲/۳۹ } وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَۃً مِّنْ تُرَابٍ فَجَعَلَہٗ عَلٰی رُؤُسِہِمْ وَھُوَ یَتْلُوْ اٰھٰذِہِ الْاٰیَاتِ مِنْ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ثُمَّ انْصَرَفَ لَمْ یَرَوْہُ فَاَتَاھُمْ آتٍ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَیَّبَکُمُ اللّٰہُ خَرَجَ عَلَیْکُمْ وَلَمْ یَتْرُکْ اَحَدًا مِّنْکُمْ اِلَّا جَعَلَ عَلٰی رَاْسِہِ التُّرَابَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِہٖ فَوَضَعُوْا اَیْدِیَھُمْ عَلٰی رُؤُسِہِمْ فَاِذَا التُّرَابُ:

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے تو مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سر پر ڈال دی اس وقت آپ پڑھتے رہے یٰسٓ والقرآن الحکیم۔ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک پہنچ تشریف لے گئے کفار نے آپ کو دیکھا نہیں ان کے پاس سے ایک راہگزر گزرا تو اس نے کہا کیا دیکھتے ہو کفار نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اس نے

marfat.com

کہا تمہیں اللہ ذلیل کرے وہ تو تشریف لے گئے اور تم سے کوئی ایک کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہیں ڈالی اور جہاں پہنچا تھا پہنچ گئے انہوں نے اپنے سروں پر ہاتھ پھیرا تو مٹی سروں پر پڑی ہے۔

یہ ہیں تین حوالے تاریخ طبری تاریخ کامل اور سیرۃ بن ہشام جن سے ثابت ہوا کہ ننگے سر ہونا یہ دشمنان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پرانی سنت ہے اسی لئے یہ لوگ نماز میں بھی سر سے ننگے کھڑے ہوتے ہیں۔

غیر مقلدین وہابی مذہب کی توحید وہابی مذہب کی اصل کتب سے

اور ان کے جوابات قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وہابی عقیدہ ۱

وہابی توحید (۱)

وہابی مذہب میں خداوند تعالےٰ (معاذ اللہ) عرش کا محتاج ہے

(۱) قصیدہ نونیہ لابن قیم ۳۱ { وَذَكَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ حَقًّا كَوْنُهُ اللّٰهَ مَانِ } اور میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ عرش اور کرسی پر موجود ہے یقیناً اور دونو

marfat.com

قدم اللہ کے کرسی پر رکھے ہیں۔

بتاؤ وہابیو! تمہارے اس عقیدے کے مطابق اللہ غیر منتہی رہا یا تم نے محدود تصور کر لیا۔

آج تک یہ عقیدہ تو کسی غیر مسلم کا بھی نہیں ہے ہر فرقہ رب العزت کو غیر محدود مانتا ہے لیکن تم نے وحدہٗ لاشریک غیر محدود کا مکان مقرر کر کے محدود و حادث کر دیا کیوں جی تمہارے تقرر سے شرک لازم آیا یا نہ؟ تم وہابی تو مخلوق کے لئے تقرر کو بدعت و شرک کہتے ہو تم نے تو یار خداوند کریم کے لئے مکان مقرر کر دیا اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

(۲) قرآن شریف مترجم وحید الزمان وہابی — وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے ماتحت لکھتے ہیں۔ جب وہ کرسی پر بیٹھا ہے تو چار انگل بھی جگہ نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے۔

(ا) کیوں جی وہابیو! خداوند تعالیٰ کا مکان تم نے محدود تسلیم کر لیا۔

(ب) اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کا بوجھ تسلیم کیا گیا۔

(ج) حدود اربعہ مقرر کر دیا۔

(د) سمت مقرر کی گئی۔

(ہ) عرش کو خداوند کریم کے مساوی تسلیم کر لیا حالانکہ اس کا کوئی مساوی نہیں۔

(س) اللہ تعالیٰ صمد کو محتاج کر دیا گیا۔

یہ چھ صفات ممکن کی ہیں اگر یہ صفات ذات خداوندی کے لئے تسلیم کی جائیں تو وہ بھی ممکن ثابت ہوگا قدیم نہ رہیگا۔

(ص) اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے کرسی کی حد وسعت بیان فرمائی کہ وہ اتنی بڑی ہے کہ آسمانوں اور زمین سے بڑی ہے اس آیت سے یہ کیسے تم نے نکال لیا کہ کرسی خدا سے بڑی ہے۔

marfat.com

اس میں تو کرسی کی بڑی یا چھوٹی مقدار ثابت ہوئی۔

(۳) تبویب القرآن ۴ وحید الزمان
ثم استوی الی السماء فسوٰھن سبع سموٰت
پھر آسمان کی طرف چڑھ گیا اور سات آسمان ہموار کئے۔

(۴) تبویب القرآن مولفہ وحید الزمان رہبی ۲۹
ثم استوی علی العرش
پھر تخت پر چڑھا

(۵) تبویب القرآن مولفہ وحید الزمان، ۴
الرحمٰن علی العرش استوی
وہ بڑے رحم والا تخت پر چڑھا

(۶) تبویب القرآن ۴۰
ثم استوی علی العرش
پھر اپنے تخت پر چڑھا

(۷) تبویب القرآن ۵۰
الفرقان: ثم استوی علی العرش
پھر تخت پر جا بیٹھا۔

کیوں جی وہابیو! یاد تم نے خداوند کریم کو انسان بلکہ سب مخلوق کی مثل بنا دیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ لیس کمثلہ شیئ ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی مثل کوئی ہے ہی نہیں۔

(۸) فتوی ستاریہ ۲/۸۳
سوال (۲۹۳) زید نے بکر سے سوال کیا کہ اللہ پاک کہاں ہے؟ بکر نے جواب دیا کہ اللہ پاک عرش پر ہے قرآن شریف میں فرمان الٰہی موجود ہے کہ الرحمٰن علی العرش استوی زید نے کہا یہ بات بالکل غلط ہے اللہ میاں تو ہر جگہ موجود ہے اس کا کوئی مکان نہیں اس کی دلیل قرآن میں ہے کہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن الایۃ بکر نے جواب دیا کہ بھائی یہ معنی آپ نے غلط سمجھا ہے یہ تو

marfat.com

خدا کا علم ہے جو ہر جگہ موجود ہے۔

جواب: (۲۹۳) زید کا قول مثل بول اور سراسر غلط و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزۃ کا عرش پر مستوی ہونا ثابت ہے۔ آیت قرآنی

ا۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۔ پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے

ب۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی وہ رحمٰن ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اس نے

(۹) فتوی ستاریہ ۲/۸۴ } خدا کو ہر جگہ ماننا معتزلہ و جہمیہ وغیرہ فرق ضالہ کا باطل عقیدہ ہے۔

محمد عمر: مذکورہ بالا عقیدہ وہابیہ سے ثابت ہوا کہ وہابیہ خداوند کریم کو حادث مانتے ہیں قدیم نہیں تسلیم کرتے اور جو شخص ذات باری تعالیٰ کو قدیم تسلیم کرے وہ خداوند کریم کا منکر ہے کافر ہے۔

قرآنی فیصلہ

استوٰی بمعنی متوجہ ہونا

مولوی صاحب اگر استوٰی کے معنی قرار پکڑنے کے بناؤ گے تو مشکل بنے گی سنو دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے۔

(۱) البقرۃ ۱/۳ } هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

اور اللہ وہ ذات ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ تمہارے لئے پیدا فرمایا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے ان کو ساتوں آسمان تیار فرمائے اور وہ ہر شے کو

marfat.com

بڑا جاننے والا ہے۔

(۲) حم السجدۃ ۲۴/۱ { ثُمَّ اسْتَوٰٓى إِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ
پھر توجہ فرمائی آسمان کی طرف اور وہ دھواں تھا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ استوٰی جس معنی بموجب ان آیتوں میں استعمال ہوا ہے ایسے ہی الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى میں بھی مستعمل ہے یعنی رحمٰن عرش کی طرف متوجہ ہوا اور یہی معنی ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ کے ہیں۔

یعنی اللہ تعالےٰ نے عرش کی طرف توجہ فرمائی۔

کیا اللہ تعالےٰ نے معاذ اللہ پہلے آسمان پر قرار پکڑا اور پھر عرش پر؟ آسمان پر بھی برابر ہی رہا یا بڑھ گیا؟ تمہارے وحید الزمان صاحب نے تو خداوند کریم کو حادث بنا دیا کیونکہ ان کے مذہب میں خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے اور وہ کرسی خداوند کریم کے بالکل برابر ہے چار انگل بھی بڑی نہیں وہ خداوند کریم جس کا نشان لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ہے تم نے اس کو کرسی کے برابر تسلیم کر لیا تو بے انتہا غیر محدود ذات کو کرسی کے برابر قرار دیا یعنی محدود بنا دیا محدود قدیم نہیں رہ سکتا کیونکہ جس کی ذات محدود ہے اس کا زمان بھی محدود جس کا زمان محدود وہ حادث ثابت ہوا۔ قدیم نہ رہا جو وہابیوں کا ایمان ہے نعوذ باللہ تم نے تین کفریات کا اقرار کیا۔

(قرآنی حکم)

(اللہ تعالیٰ مکان کا محتاج نہیں)

ال عمران ۹۷ { فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ
بے شک اللہ تعالےٰ تمام جہانوں سے بے پروا ہے

ذات خداوندی کے کوئی شی برابر نہیں

(وہابی عقیدہ)

ذات باری تعالےٰ کو تم نے کرسی کا محتاج بنا دیا۔

خداوند کریم کرسی کے برابر بیٹھا ہے چار انگل

marfat.com

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ اللہ تعالےٰ کے مساوی کوئی شیٔ ہے ہی نہیں۔

بھی بڑا نہیں اور یہ کفار کا عقیدہ تھا کہ بعد موت فرمان خداوندی ثابت کر رہا ہے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ کے برابر ہمسادی" اور مثل کائنات میں کوئی شیٔ نہیں لیکن وہابیوں نے عرش کو مساوی کہہ دیا۔

مسلمانو اب فیصلہ تم پر ہے چاہے قرآن کریم پر یقین کر کے اللہ تعالےٰ کو لامکان لازمان تسلیم کر لو یا وہابی مذہب کو ہی سچا سمجھو۔ اب اس کو مفصلاً عرض کرتا ہوں فقیر اب تمہارے عقیدے کو قرآنی استدلال سے غلط ثابت کرتا ہے۔

اسلام میں اللہ تعالےٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں

وہابی عقیدہ :۔ کہ اللہ تعالےٰ کرسی یا عرش یعنی مخلوقی مکان کا محتاج ہے کامل قرآن کریم سے

مسلمانوں کے قرآنی دلائل

قرآنی استدلال ۱ (اللہ تعالےٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں)

۱۔ البقرہ ۳/۲۶۳ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ = اور اللہ تعالیٰ بڑا بے پروا بڑا بردبار ہے

۲۔ آل عمران ۳/۹۷ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ تعالےٰ تمام جہانوں سے بے پروا ہے۔

۳۔ البقرہ ۳/۲۶۷ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ○ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ

marfat.com

بڑا بے پروا بڑا نرالا کہا گیا ہے۔

۴۔ العنکبوت ۶/۳۰ } اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ تعالےٰ تمام جہانوں سے بے پروا ہے۔

۵۔ الانعام ۸/۱۴۷ } وَرَبُّکَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَۃِ اور یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب رحمت والا بے پروا ہے۔

کیوں جی وہابی صاحب رب العزۃ نے ان مذکورہ پانچ آیتوں سے اپنی مخلوق کو یقین دلایا کہ تمہارا اللہ تعالےٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں بے پروا ہے عرش و کرسی بھی عالمین میں شامل ہے لہٰذا عرش و کرسی سے بھی رب العزۃ کی بے پرواہی ثابت ہو گئی اللہ تعالےٰ فرماوے مجھے عالمین سے خواہ عرش ہو یا کرسی کسی کی محتاجی نہیں اور تم کہو کہ عرش پر بیٹھا ہے دوسرا کہے کہ کرسی پر بیٹھا ہے تو اب تمہاری بات تسلیم کریں یا رب العزۃ کی؟ اور سنیئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

(۶) محمد ۲۶/۴ } وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ۔
اور اللہ تعالےٰ بے پروا ہے اور تم محتاج ہو۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے ثابت فرما دیا کہ اللہ تعالےٰ کسی کا محتاج نہیں باقی سب مخلوق محتاج ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ خداوند تعالےٰ فرمائے تم محتاج ہو میں بے پروا ہوں اور تم کہو کہ نہیں کیونکہ اگر ہم محتاج ہیں۔ تو تُو بھی تو عرش و کرسی کا محتاج ہے اگر محتاج نہ تھا تو اس پر بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی یہ ہے وہابیوں کا کفر جس نے کئی ہزاروں مسلمانوں کو خداوند کریم کا منکر بنا کر دور کر دیا۔

اس وہابی عقیدے کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

marfat.com

ایک وہابی لکھتا ہے کہ خداوند کریم نے عرش پر قرار پکڑا ہے بیٹھا ہے۔

دوسرا وہابی لکھتا ہے کہ خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے اور کرسی چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی بلکہ برابر ہے اور خداوند کریم کے بوجھ سے کرسی چرچر کرتی ہے۔

بہرصورت خداوند کریم کو صرف عرش پر یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کریں اس عقیدے سے چار کفریات لازم آتے ہیں۔

کفر (۱) خداوند کریم جس کی ذات مخلوقات سے کسی شیئ کا محتاج نہیں وہابی نے اس کو کرسی یا عرش پر مخلوق کا محتاج اور محدود ثابت کیا۔

اور جو مخلوق سے کرسی اور عرش محدود کا محتاج ہے وہ یقیناً زمان کا بھی محتاج ہوگا اور جو مخلوق کا محتاج ہے وہ حادث ہے۔ اور رب قدیم کو حادث تسلیم کرنا کفر ہے تو یہ وہابی کا کفر ۱ ثابت ہوا۔

(کفر ۲) خداوند کریم کو عرش یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کیا عرش یا کرسی کو پیدا کرکے بیٹھا تو وہ یقیناً پہلے کھڑا یا چلتا ہوگا پھر ہی بیٹھا ماننا پڑے گا کہ ایک حالت سے متغیر ہو کر دوسری حالت کی طرف رجوع کیا جو متغیر ہے وہ حادث ہے کیونکہ قدیم متغیر نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم کو عرش یا کرسی پر بیٹھا تسلیم کرکے حادث ثابت کیا تو ایسے شخص نے رب قدیم کو حادث تسلیم کر لیا اور رب قدیم کو حادث تسلیم کرنا کفر ہے تو وہابی کا اس عقیدے سے کفر ۲ ثابت ہوا۔

(کفر ۳) وہابی نے رب کریم کو کرسی کے برابر لکھا حالانکہ مخلوق سے کسی کو خداوند کریم کے برابر سمجھنا کفر ہے تو یہ وہابی کا کفر ۲ ہے۔

(نوٹ) اور وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ میں رب کریم کا کرسی پر بیٹھنا ثابت ہی

marfat.com

نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی وہابی قرآن کریم کی ایک آیت ایسی دکھادے کہ خداوند کریم کرسی پر بیٹھا ہے تو اس کو

مبلغ یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا

اس آیتہ کریمہ سے تو صرف یہ ثابت ہوا کہ کرسی سب آسمانوں سے بھی بڑی ہے یہ تو کرسی کی حد بیان کی گئی نہ کہ کرسی کو غیر محدود کہا گیا تو تمہارا یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوا۔ (کفر ۴) پھر تم نے خداوند لاشریک کا بوجھ مقرر کر دیا جو بوجھ سے پاک ہے۔

قرآنی استدلال (۲)

بیٹھنے اُٹھنے کا حل قرآن کریم سے

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ

اس ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے ہر وقت ہر زمان ہر مکان بغیر وقت بغیر زمان بغیر مکان قائم ہے اس کو اونگھ اور نیند آسکتی ہی نہیں۔

اللہ تعالےٰ کی ذات مع صفات قدیمہ قائم و دائم ہے متغیر ہونے کا کوئی شائبہ ہی نہیں کیونکہ جو متغیر ہے وہ حادث ہے اللہ تعالیٰ قدیم ہے اللہ تعالےٰ کی ذات و صفات کو حوادث سے متصف کرنا کفر ہے۔

طٰہٰ ۱۶/۶ } وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۔ اور کئی مونہہ حی و قیوم کے روبرو جھکے ہوں گے۔

اس آیتہ کریمہ میں بھی رب العزۃ کا ہر وقت حی اور ہر وقت و بلا وقت قائم و دائم ہونا ثابت ہوا۔

ال عمران ۳/۱ } اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝

marfat.com

(ا) اللہ تعالےٰ ایسا معبود ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہر وقت زندہ رہا زندہ ہے زندہ ہی رہیگا۔ ایسا وقت نہ تھا کہ وہ نہ تھا تھا بھی نہ تھا تو اللہ تعالےٰ کی ذات موجود تھی۔

(ب) بالذات قائم کہنے سے ذات سے کسی کی اس کو ٹیک و آسرا نہیں محتاج نہیں باقی جو شے ہے کسی آسرے سے مکان زمان وجہ سے قائم ہے لیکن معبود حقیقی صرف اللہ تعالےٰ ہی بالذات قائم ہے۔

اگر اللہ تعالےٰ کو معاذ اللہ عرش پر مقیم تسلیم کیا جائے تو اللہ تعالےٰ بھی محدود تسلیم کرنا پڑے گا۔

تو وہابی کے اس عقیدے سے خداوند کریم کا وحدہٗ لاشریک ہونا وہابی مذہب میں غلط ہو گیا کیونکہ مکانیت اور جہت میں دوسروں کے مساوی ٹھہرایا۔ لہٰذا از روئے اسلام وہابی عقیدہ اسلام کے مخالف ثابت ہوا تو وہابی مذہب کا وہاب والا کہلانا یا موحد کہلانا یہ اصلی گھی کہنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ مذکورہ آیت خداوندی کے رو سے تمہارا عقیدہ خداوند کریم کے قیوم بالذات ہونے کے خلاف ہے۔

قرآنی استدلال (۳)

عرش کو ملائکہ نے اُٹھایا ہوا ہے

المومن ۲۴/۱ { اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ○ وہ ملائکہ جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش معلیٰ کے چوفیرے ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

(ا) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کو ملائکہ نے اُٹھایا ہوا ہے اور تسبیح

marfat.com

خداوندی میں مشغول ہیں۔

۲۔ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کے چوپائے ہیں کہ پھرتے ہیں اور خداوند کریم کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے وہابیوں کے دو کفر ثابت ہوئے

بتاؤ وہابیو؟ بقول تمہارے اگر خداوند کریم عرش پر کرسی پر بیٹھا ہے تو عرش کو بفرمان خداوند ملائکہ نے اٹھا رکھا ہے تو خداوند کریم کا بوجھ بمع عرش کے ملائکہ نے اٹھایا ہوا ہے تو تمہارے عقیدے کے موافق خداوند کریم معاذ اللہ اتنا ہلکا ثابت ہوا کہ خداوند کریم کو اور بمع عرش معلیٰ کے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں تو تمہارا عقیدہ مذکورہ آیت کے رو سے بھی غلط ثابت ہوا دوسرا کفر یہ ثابت ہوا عرش کو فرشتے محیط ہیں تو تمہارے عقیدے کے موافق خداوند کریم کو بھی ملائکہ محیط ہوئے تو یہ تمہارا دوسرا کفر ہے تو اس ایک قانون خداوندی سے تمہارے عقیدے کا دہرا کفر ثابت ہوا۔

اور صدق اپنا عقیدہ کفریہ چھوڑ کر مسلمان بن جاؤ اور خداوند کریم کو لامکان تسلیم کر کے عقیدہ صحیح بنا لو!

بولو وہابیو!

آمین

(عرش پانی پر)

قرآنی استدلال ۴۔ ھود ۱۲/۱ } وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ اور عرش پانی پر تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ عرش پر تھا یا نہ؟ پانی سے اٹھا کر ساتویں آسمان کے

marfat.com

اوپر لے گیا جب پانی پر تھا تو یہ سمندر کا پانی غیر محدود تھا یا محدود اگر غیر محدود کہو تو یہ غلط ہے کیونکہ امریکہ کے راکٹ اس کے چوفیرے پھرتے ہیں اگر کہو پانی محدود تو عرش محدود عرش محدود تو اللہ تعالیٰ محدود ثابت ہوا یہ کفر ہے۔

قرآنی استدلال (۵)

اللہ تعالیٰ ہر شئی کا خالق ہے

(ا) المومن ۶۲/۴۰ } ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۔ یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا پروردگار ہے ہر شئی کو پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں کس طرح تم بہتان گھڑتے ہو۔

(ب) الانعام ۱۰۲/۶ } ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۔ یہ ہے تمہارا اللہ جو تمہارا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر شئی کے پیدا کرنے والا ہے تم اسی کی عبادۃ کرو۔

(ج) الزمر ۶۲/۳۹ } اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ اللہ تعالیٰ ہی ہر شئی کے پیدا کرنے والا ہے۔

(د) الحشر ۲۴/۵۹ } هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ وہ اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر عیب سے مبرا ہے۔

ان مذکورہ بالا آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی کا خالق ہے صرف وہ ایک اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے باقی سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں آسمان زمین پہاڑ عرش کرسی سمندر جن انسان انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ ملائکہ ہوا آگ جنت دوزخ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں صرف وہی ایک خالق ہے یہ ہمارا مسلمانوں کا ایمان ہے اس سے ایک ذرہ بھر ادھر ادھر نہیں ہو سکتے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی خالق ہے نہ ہوا

marfat.com

نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔ تو ان آیات مذکورہ بالا کی بنا پر جب ثابت ہو گیا کہ ہر شی کا خالق اللہ تعالےٰ ہی ہے تو عرش و کرسی کا خالق بھی وہی اللہ ہی ہے اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک بالذات قیوم ہے عرش و کرسی پر بیٹھنے اور برابر ہونے کا احتمال کرنا ہی اسلامی رو سے کفر ہے تم وہابیوں نے جو اللہ تعالےٰ کو عرش و کرسی پر بیٹھنا تسلیم کیا ہے یہ ان مذکورہ آیات کے برعکس ہے یہ قرآنی استدلال پانچواں ہے جس نے تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کر دیا کیونکہ وحدہ لاشریک کا اپنی مخلوق پر قرار پکڑنا محالات سے ہے فافہم

(قرآنی استدلال ۶)

(اللہ تعالےٰ ایسی کئی کرسیاں اور کئی عرش پیدا کر سکتا ہے)

ناطر ۲۲/۱ } یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ۔
پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر سکتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ موجودہ عرش جیسے کئی عرش پیدا کر سکتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ موجودہ عرش کو بڑھا گھٹا بھی سکتا ہے۔ اور موجودہ کرسی جیسی لاتعداد کرسیاں تیار کر سکتا ہے۔ اور یہ دونوں عرش اور کرسی محدود ہیں رب العزۃ غیر محدود ہے ان دونوں کی مکانیت موجود ہے خداوند کریم مکان کا محتاج نہیں۔ قرآن کریم سے اور عرض کر دیتا ہوں۔

(قرآنی استدلال ۷)
رعد ۱۳/۲ } وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ۔ ہر شی اللہ تعالےٰ کے نزدیک اندازے کے ساتھ ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے ہر شی کو اندازے کے مطابق پیدا فرمایا ہے جس کا انداز مقرر ہے اس کو خداوند کریم کے مساوی سمجھنا کفر ہے کیونکہ وہ غیر محدود ہے۔

marfat.com

بتاؤ وہابیو! اللہ تعالےٰ نے ہر شئی کو اندازے سے پیدا فرمایا تو عرش و کرسی کو بھی اندازے سے پیدا فرمایا تو تمہارے عقیدے کے موافق تو اللہ تعالےٰ نے عرش اور کرسی کو اپنی ذات کے اندازے سے پیدا فرمایا تاکہ بڑی چھوٹی نہ ہو جائے اور مکان مکین کے اندازے سے ہی تیار ہوتا ہے۔ تو ذات خداوندی کے لئے عرش و کرسی کی مکانیت مقرر کرنا اور خداوند ذات باری تعالےٰ کو مکین مقرر کرنا ہے تو تمہارا رب العزۃ کو عرش پر بیٹھا یا قرار پکڑا تسلیم کرنا مکانیت کو مستلزم ہوا۔ خداوند کریم کی مقدار مقرر ہو گئی اور ذات باری تعالےٰ کے لئے تمہارا مکان اور مقدار تسلیم کرنا اور ذات باری تعالےٰ کو مکین تسلیم کرنا کفر ثابت ہوا اب تم سوچو کہ تم وہابی خداوند کریم کی توحید کے قائل ہو اور عرش و کرسی کو خداوند کریم کے مساوی سمجھ کر مشرک ہو؟ یا ہم جو اللہ تعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک کو غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْن سمجھنے والے ہیں؟

وہابیو مسلمانوں کو مشرک کہنے والو؟ بتاؤ تم اس عقیدے کی بنا پر مشرک ہو یا مسلمان؟ جو خداوند کریم کے برابر کسی شئی کو نہیں سمجھتا عرش ہو یا کرسی آسمان ہو یا زمین نبی اللہ ہو یا ولی اللہ کوئی اللہ تعالےٰ کا برابر اور شریک نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا نہ ہو سکتا ہے نہ ہی ممکن ہے تو اس قرآنی آیات نے بھی تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کر دیا۔

قرآنی استدلال (۸)

(اللہ تعالےٰ تمام عالمین کا پروردگار ہے)

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سب تعریف تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے۔

۲۔ المومن ۶۵ } اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ سب تعریف تمام جہانوں کے پروردگار اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔

۳۔ المومن ۶۴ } فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ تمام جہانوں کا پروردگار اللہ تعالےٰ

marfat.com

بابرکت ہے۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ تمام جہانوں کا رب ہے جس میں عرش کرسی زمین آسمان پہاڑ سمندر ہر چیز شامل ہیں۔

تو عالمین کا پروردگار اپنی پروردہ چیز کا محتاج کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے قدیم ہونے کے منافی ہے۔

قرآنی استدلال (۹)

(اللہ تعالےٰ عرش عظیم کا بھی پروردگار خالق ہے)

التوبہ ۱۲۹ } اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

الزمر ۲۵ } سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ

آسمانوں اور زمین اور عرش کا پروردگار جو تم تعریف کرتے ہو پاک ہے

کیوں جی دلیر بتاؤ؟ اب تو قرآنی فیصلہ ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ عرش عظیم کا خالق اور پروردگار ہے۔

کیا رب العزۃ اپنی مخلوق کے مساوی یا محتاج ہو سکتا ہے؟

یہ تمہارے عقیدے کو غلط ثابت کرنے کا ناطواں قرآنی استدلال ہے۔

خداوند کریم سے ڈرو اور توحید خداوندی پر اپنا عقیدہ صحیح کر لو اور دشمن قرآن کریم نہ بنو خداوند کریم کو فوق، شرق، غرب، زمینوں آسمانوں میں موجود تسلیم کر لو عرش و کرسی پر بیٹھنے کا عقیدہ ترک کر کے صحیح العقیدہ مسلمان بن جاؤ اگر توحید خداوندی پر ہی تمہارا عقیدہ صحیح نہ ہوا تو یاد رکھو تمہاری کوئی نیکی نیکی نہ ہو گی۔ بلکہ تمہارے اعمال نامے میں بدی لکھی جائے گی۔

marfat.com

کیونکہ تم وہابیوں نے عرش پہ بٹھا کر خداوند کریم کے وحدہٗ لاشریک ہونے کا انکار کر دیا مرزائیوں نے خداوند کریم کی ختم کی ہوئی نبوۃ پہ ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی اور نبوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نکل گئے تم نے توحید خداوندی پر ڈاکہ ڈال کر اپنے موحد ہونے کا اعلان کر دیا اور تم وہابی خداوند کریم کی مخلوق سے مردود ہو گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی سے بھی تجاوز کر گئے ابلیس علیہ اللعنۃ بنی اللہ کے روبرو سر نہ جھکانے سے خداوندی مردود بن گیا لیکن تم وہابی فقیر خداوند کریم کو عرش و کرسی کا مکین سمجھ کر وحدانیت خداوندی کو داغدار بنانے کی کوشش کرتے ہو خداوند کریم کی طرف سے راندہ دربار خداوندی بن گئے۔ رب العزۃ نے وہابیوں کو اپنے سائلین کی صف سے ہی خارج کر دیا لہٰذا وہابی خیرات خداوندی سے محروم ہو گیا۔

(قرآنی استدلال ۱۰)

(رب کریم کو عرش و کرسی کے برابر سمجھنا کفر ہے)

اسلام میں اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک کو کوئی شے محیط نہیں ہو سکتی۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ملائکہ کو دیکھتے ہیں کہ عرش کے چوفیر کو گھیرے ہوئے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عرش معلیٰ کے چوفیر ملائکہ رب العزۃ کی تسبیح بیان کرتے ہیں یعنی عرش معلیٰ کو ملائکہ محیط ہیں اور عرش معلیٰ محاط ہے اور تم نے عرش پر خداوند کریم کو قرار پکڑا ہوا اور بیٹھا ہوا لکھا ہے خداوند کریم کا تمہارے نزدیک چار انگل کا تفاوت نہیں ہے تو جو ملائکہ عرش کو محیط ہیں تو وہ رب العزۃ کو بھی محیط ہوں گے کیونکہ رب العزۃ

marfat.com

تمہارے نزدیک عرش پر بیٹھا ہے تو تم نے قدیم بے انتہا رب العزۃ کو محاط بنا دیا اور مخلوق مخبتی کو محیط ثابت کر دیا اور یہ کفر ہے یہ قرآنی استدلال ہے جس نے وہابی عقیدے کو باطل بنا دیا۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا۔ فرمان خداوندی ہر باطل کو مٹا دیتا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۱

خداوند کریم ہر شئی کو محیط ہے

حم السجدہ ۲۵/۶ } اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ خبردار اللہ یقیناً ہر شئی کو محیط ہے یعنی گھیرنے والا ہے۔

النساء ۵/۱۸ } وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ اور اللہ تعالےٰ ہر شئی کو محیط ہے۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ ہر شئی کو محیط ہے اور اللہ تعالےٰ کو عرش و کرسی پر قرار پکڑا تسلیم کیا جائے اور برابر تسلیم کیا جائے جو تمہارا وہابیوں کا عقیدہ ہے۔ ان مذکورہ آیات قرآنیہ کی رو سے اللہ تعالےٰ عرش و کرسی کو محیط ثابت نہیں ہوتا تو وہابی عقیدہ کو اپنانے سے قرآن کریم کی ان مذکورہ آیات کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا از روئے ان آیات مذکورہ کے قانون سے تمہارے وہابیوں کا عقیدہ جھوٹا ثابت ہوا۔

اب قرآنی فیصلہ عرض کرتا ہوں کہ خداوند کریم صرف عرش پر ہی ہے یا زمین و آسمانوں میں بھی بالذات موجود ہے۔

قرآنی استدلال ۱۲

marfat.com

خداوندی موجودیت قرآن کریم سے

الحدید ۲۷/۱ } هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وہی اللہ اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا اللہ تعالےٰ کی موجودیت بلاکم وکیف اول و آخر بھی ظاہر و باطن بھی ہے۔ جو نہ تسلیم کرے وہ منکر قرآن کریم ہے۔

قرآنی استدلال ۱۲

(ب) الانعام ۷/۱ } وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اور وہی اللہ تعالےٰ آسمانوں میں بھی موجود ہے اور زمین میں بھی۔

یعنی اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے لیکن ہم اس کی ہیئت کذائیہ نہیں بتا سکتے۔ اور اس کی موجودیت ضرور ہے لیکن قیام جسمیت کو مستلزم ہے جسمیت مکان کی محتاج ہے اللہ تعالےٰ کی قدامت میں فرق آئے گا یعنی حادث ثابت ہوگا اور حدوث سے ذات خداوندی مبرا ہے۔ جب اللہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ صاف فرما دیا کہ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اب اللہ سے مراد ذات الٰہ ہی ہو سکتا ہے جس سے واضح طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں ذات الٰہ موجود ہے جس کی وضاحت لو موجود ہے۔

قرآنی استدلال ۱۳

(ج) زخرف ۲۵/۷ } وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۔ اور وہی اللہ جو آسمان میں اور زمین میں بھی موجود ہے اور وہی بڑا دانا اور بہت بڑا علم والا ہے۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ بذاتہٖ آسمانوں اور زمین میں موجود

marfat.com

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تعداد میں بھی شرکت کا اعلان فرمایا۔

قرآنی استدلال ۱۴

(۱۴) المجادلہ ۲۸/۲ { اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَمَا كَانُوْا

کیا آپ نے یا رسول اللہ دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو شے آسمانوں اور زمین میں ہے تین آدمیوں کی کوئی ایسی سرگوشی نہیں مگر چوتھا ان کا اللہ ہے اور نہ ہی کوئی پانچ آدمیوں کی سرگوشی ہے مگر اللہ ان کا چھٹا ہے اور نہ ہی کوئی تھوڑے یا اس سے زیادہ ہوں مگر وہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں یعنی فرشتے ہوں یا انسان یا جنات اللہ تعالیٰ ان کے پاس ہی ہوتا ہے۔

باوجودیکہ رب کریم انسان کے پاس موجود ہے لیکن اس نے انسان کے پاس قرار نہیں پکڑا جیسا ارشاد ہے۔

الزمر ۲۳/۱ { فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۔ ضرور اللہ تعالیٰ تم سے بے پروا ہے تمہارا محتاج نہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنی علمی طاقت کا اظہار بھی فرمایا کہ میرا علم ہر شے کو محیط ہے۔

خداوند تعالیٰ کا علمی احاطہ

الطلاق ۲۸/۱ { وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، بے شک اللہ تعالیٰ علمی لحاظ سے ہر شے کو محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ بمع صفات تدبیر ہر شے کو محیط ہے۔

marfat.com

قرآنی استدلال ۱۵

مسلمان کا خدا بالذات مسلمان کے پاس ہے

(ا) البقرہ ۲/۲۴ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ب) التوبہ ۱۰/۵ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ج) النحل ۱۴/۱۶ } اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں اور نیکی کرنے والوں کے پاس ہے۔

(د) التوبہ ۱۱/۱۶ } وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

(ر) العنکبوت ۲۱/۷ } وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور ضرور اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کے پاس ہے۔

(س) الانفال ۹/۲ } وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور ضرور اللہ تعالےٰ ایمان والوں کے پاس ہے۔

(ص) الانفال ۱۰/۶ } وَاصْبِرُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ اور تم صبر کرو بے شک اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے پاس ہے۔

(ط) المائدہ ۶/۲ } وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ ۝ اور اللہ تعالےٰ نے اعلان کیا ہے کہ یقیناً میں تمہارے پاس ہوں۔

(ع) محمد ۲۶/۴ } وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ ۝ اور اے مسلمانو! تم ہی

marfat.com

بلند رہو گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

(ر) النساء ۵/۱۶ { يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ۔

لوگوں سے وہ چھپاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے چھپا نہیں سکتے کیونکہ وہ ان کے پاس ہے جب وہ رات کو ناپسندیدہ باتیں کرتے ہیں۔

(ق) الحدید ۲۷/۱ { وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ جہاں بھی تم ہو اللہ تعالےٰ تمہارے پاس ہے۔

(ل) یونس ۱۱/۷ { وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۝ اور یارسول اللہ صلے اللہ علیک آپ جس حالت میں ہوں اور قرآن حکیم سے جو کچھ پڑھیں اور جب کسی کام کو شروع کرتے ہو تم جو بھی اعمال کرتے ہو ہم تم پر موجود ہوتے ہیں۔

(م) اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ جہاں تم منہ پھیرو وہیں اللہ تعالےٰ کی ذات موجود ہے۔

قرآن کریم کی شہادۃ کہ اللہ تعالےٰ بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

(ن) ق ۲۶/۲ { وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝

اور ضرور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو اس کے دل میں خیال آتا ہے ہم اس کو جانتے ہیں اور انسان کی گردن کی شہ رگ سے بھی ہم زیادہ قریب ہیں۔

marfat.com

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں لیکن وہابی کہتا ہے کہ عرش یا کرسی پر ہے اب خداوند کریم کو معتبر اور مقدم سمجھیں یا وہابی کو ہمارا مسلمانوں کا ایمان تو بہتی قرآن کریم ہے ہم چھوڑ نہیں سکتے۔

خداوند کریم ہمارے بہت قریب ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آتا،

(۷) واقعہ ۲۷/۳ { نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ (مرنے والے کے) ہم تم سے زیادہ قریب ہیں۔

اور لیکن تم دیکھ نہیں سکتے۔ کیوں بھی خداوند کے فرمان سے ثابت ہوا کہ جب تم مرنے لگتے ہو تو ہم تمہارے بہت قریب ہوتے ہیں تاکہ ملک الموت کی ڈیوٹی ملا خلل فرمادیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایمانداروں سے کہیں سخت برتاؤ نہ کرے اور کفار و منافقین کی روح نکالنے میں کہیں نرمی نہ برتے کیونکہ بندہ یہ نہ سمجھے کہ رب العزۃ تمام عمر تو میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب رہا لیکن موت کے وقت چھوڑ گیا تو رب العزۃ نے اس کا حل مذکورہ آیت میں فرمایا کہ موت کے وقت بھی میں تمہارے بہت قریب ہوتا ہوں تم دیکھ نہیں سکتے تو اس آیت کریمہ میں بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی ذاتی موجودیت زمین پر انسان کے بہت زیادہ قریب ہے۔

(۸) الانفال ۸/۲۴ { وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ - اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ بے شک اللہ تعالےٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ ہی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بندہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فرمانبرداری کرنے لگتا ہے تو اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور اس کی

marfat.com

ہمت کو اُبھارتا ہے کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرنا اور جب حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلنے لگتا ہے تو بھی اللہ تعالےٰ اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے کہ میں تمہیں نافرمانی سے روکتا ہوں پھر نہ کہنا کہ مجھے کسی نے روکا نہیں اب میں خداوند کریم تیرے دل میں ڈال رہا ہوں کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی تیرے لئے دنیا و عقبیٰ میں مضر ہوگی دیکھنا لیکن اللہ تعالےٰ زبردستی نہیں کرتا تو اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ نے بندے کو اپنے ذاتی قرب کی اطلاع دے دی اب تم وہابی انکار کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رب العزۃ تمہارے اور تمہارے دل کے درمیان حائل تو ہوتا ہے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے تم سے اعتراض کرتا ہے۔ تم وہابی چونکہ رب العزۃ کو نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ ہی تمہارا ایمان ہے کہ رب العزۃ ہمارے قریب ہے اس لئے تم خسارے میں ہی رہتے ہو اللہ تعالےٰ تمہیں ہدایت کی طاقت دے۔ تو آیت مذکورہ سے بھی اللہ تعالےٰ کا زمین پر بندے کے قریب ہونا ثابت ہو گیا۔

(نوٹ) ان مذکورہ سولہ آیات قرآنیہ کو پڑھ کر بھی تمہارا ایمان درست نہ ہو تو سمجھ تمہیں خدا سمجھے اب آگے انشاء اللہ العزیز غیر خداوند کریم کے زمین پر بھی موجود بالذات ہونے کے اور قرآنی دلائل پیش کرتا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۶

حضرت صالح علیہ السلام کا عقیدہ کہ اللہ تعالےٰ میرے قریب ہے

ھود ۱۲/۶۱ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ بے شک میرا رب قریب ہے اور میری دعا قبول کرنے والا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۷۔

marfat.com

قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ تعالےٰ موجود ہے

الشعراء ۲۶/۶۲ } قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے عرض کیا اے موسیٰ ہم پکڑے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرے پاس میرا پروردگار ہے مجھے جلد بچائے گا۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ خداوند کریم بالذات میرے قریب ہے۔

قرآنی استدلال ۱۸

الشعراء ۲۶/۱۵ } فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَا اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝

(اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرمایا) تم دونو ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمہارے پاس موجود ہیں سن رہے ہیں۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھی یہی حکم دیا کہ میں بالذات ہر وقت تمہارے پاس ہوں تمہاری بات ہی سنوں گا اور تمہاری مرضی ہی کروں گا۔ فرعون مردود کی کوئی کسی قسم کی بات سننے کو تیار نہیں اور نہ ہی میں اس کا ساتھ دوں گا فرمان خداوندی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ مومن کے ہر وقت ساتھ ہوتا ہے اسی کی مرضی پوری کرتا ہے منکر مردود کی نہ مرضی کرتا ہے نہ اس کی دعا سنتا ہے اب تم سوچو کہ تم کس پارٹی میں شامل ہو فرعونی پارٹی میں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پارٹی میں تم خداوند کریم کو اپنے قریب موجود بالذات بھی نہیں تسلیم کرتے اس لئے تم خداوند کریم سے

marfat.com

دعا بھی نہیں کرتے کیونکہ خداوند کریم تمہاری سنتا ہی نہیں اب بھی وقت ہے توبہ کرلو پھر وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ جو تمہاری یہاں نہیں سنتا آگے قبر و حشر میں تمہاری کیا سنے گا۔

قرآنی استدلال ۱۹

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پاس موجود ہے

التوبۃ ۱۰/۴۰ } اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے دوست کو فرماتے تھے تو غمناک نہ ہو بے شک اللہ تعالےٰ ہمارے پاس موجود ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی صاف واضح ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ ذات خداوندی ہمارے ساتھ ہے۔ اور رب العزۃ کو بھی یہی عقیدہ پسند ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے ورنہ اللہ تعالےٰ اس کا رد فرما دیتا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تو عرش یا کرسی پر بیٹھا ہوں تمہاری وہیں سے امداد کرتا رہوں گا۔ جب رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کو پسند فرمایا اور قرآن کریم میں نقل کر دیا تو ہمارا بھی یہی عقیدہ ہونا ضروری ہے ورنہ ہم منکر قرآن ثابت ہوں گے۔

قرآنی استدلال ۲۰

ملائکہ کے پاس بھی ذات خداوندی کی موجودگی

الانفال ۸/۱۲ } اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے رب نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے پاس موجود ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ کے پاس بھی موجود ہے خواہ عالم ملکوت

marfat.com

میں ہوں یا عالم دنیا میں۔

قرآنی استدلال ۲۱

سب سے اخیر اللہ تعالیٰ کی موجودگی زمین پر

الرحمٰن ۲۶/۲۷ } كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

زمین پر جو شے ہے فنا ہونے والی ہے اور آپ کے رب کی ذات صرف باقی رہ جائے گی۔ جو بزرگی والا عزت والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے بھی واضح ہوا کہ جب زمین پر کوئی شے باقی نہ رہ جائے گی تو اس وقت زمین پر صرف ذات خداوندی بلا کم وکیف موجود ہوگی۔

کیوں بنی وہابیو تمہیں قیامت بھی یاد نہیں جب صرف ذات خداوندی زمین پر موجود ہوگی اور کسی کا نام ونشان نہ ہوگا ایماندار خداوند کریم کی معیت والے آرام میں ہوں گے اور جن کے ساتھ معیت خداوندی نہ ہوگی جن کی نہ دنیا میں سنتا ہے نہ قبر میں تو ان کی حشر کے دن کیسے سنے گا عذاب الٰہی سے ڈرو اور رب العزۃ کو اپنے پاس سمجھو۔

قرآنی استدلال ۲۲

اللہ تعالیٰ کی ملاقات زمین پر اس کا منکر کافر ہے

الکہف ۱۶/۱۲ } قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم تمہیں زیادہ خسارے والے

marfat.com

عمل کی خبر نہ دیں جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں ہی ضائع ہو گئی اور ان کا یقین ہو چکا ہے کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی آیتوں اور رب کریم کی ملاقات کے منکرین ہیں۔ ایسے لوگوں کے تمام اعمال برباد ہو گئے اور قیامت کے دن ان کے لیے تول نہ قائم کیا جاویگا۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں زمین پر خداوند کریم کی ملاقات نہیں ہو سکتی خداوند تعالےٰ کی موجودگی زمین پر نہیں ہے ان کے تمام اعمال اسی عقیدہ کی بنا پر ضائع ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ یقین ہے کہ ہم عبادۃ اور اعمال صالح کرتے ہیں لیکن ان کے پتے ہریالی سے خالی ہیں کیونکہ خداوند کریم کے متعلق ہی ان کا عقیدہ صحیح نہیں۔

بتاؤ وہابیو؟ تم کہتے ہو کہ خدا عرش یا کرسی پر بیٹھا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص زمین پر میری ملاقات کو تسلیم نہیں کرتا وہ ایمان سے خالی ہے خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے اس کی کوئی نیکی نیکی ہی نہیں زمین پر رب العزۃ کی موجودگی تسلیم کی جائے تو ملاقات بھی ممکن ہے جو خداوند کریم کو زمین پر موجود ہی نہیں تسلیم کرتا وہ ملاقات خداوندی تک کیسے پہنچ سکتا ہے جو لقاء اللہ سے محروم ہے وہ تو توحید خداوندی کا منکر ہے۔

اللہ تعالےٰ کی ملاقات عرش و کرسی کے بغیر

قرآنی استدلال ۲۳

الکہف ۱۶/۱۲ { فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا ۝

جو شخص اپنے رب کریم سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو چاہیئے کہ وہ اعمال

marfat.com

صالحہ کرے اور اپنے رب کریم کی عبادۃ میں کسی کو شریک نہ بنائے (صرف اس ایک اللہ کی ہی عبادۃ کرے ،

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جو شخص زمین پر زندگی میں وحدہٗ لاشریک کی ملاقات کا قائل ہے اعمال بھی اسی کے صالح ہیں۔ ورنہ نہیں اور شرک سے بھی وہی بچ سکتا ہے جو رب العزۃ کو یہاں موجود بالذات یقین کرتا ہے ورنہ شرک سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی ذاتی موجودیت بلاکیف وکم زمین پر

قرآنی استدلال ۲۴

النمل ۱۹/۱ { اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کہا مجھے آگ معلوم ہوئی ہے میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی راستہ دریافت کر آؤں گا یا ایک انگارہ ہی لے آؤں گا تاکہ تم سینکو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس آئے آواز آئی کہ جو اس روشنی میں آگیا اور اس کا چوفیرا برکت ہو جائے گا عالمین کا پروردگار اللہ پاک ہے اے موسیٰ میں ہی غالب حکمت والا ہو اللہ ہوں ۔

بتاؤ وہابیو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چمک دیکھی اور اس کو آگ سمجھ کر تشریف لائے تو اس چمک سے آواز آئی کہ اے موسیٰ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ میں ہی اللہ غالب حکمت والا ہوں اب یہ بتاؤ کہ وہ طور پہاڑ پر چمکیلا نور جس سے اَنَا اللّٰه کی آواز آئی وہ

marfat.com

خداوندی نور تھا یا نہ ؟ اگر نہ تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اللہ تھے اللہ تعالیٰ اس کا رد کرتا کہ اے موسیٰ دھوکے میں نہ آنا یہ میرا جلوہ نہ تھا اگر رب کریم نے رد نہیں فرمایا بلکہ کلیم اللہ رب العزت سے گفتگو فرمانے بار بار تشریف لاتے رہے تو اس آیۃ کریمہ سے رب العزت کی موجودگی بالذات زمین پر بالکم وکیف ثابت ہوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ کا اعلان سن کر خداوند تعالیٰ کو وہاں موجود بالذات تسلیم کر لیا اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن کریم میں لکھوا دیا سب ایماندار اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن تمہیں انکار ہے اس سے ثابت ہوا کہ تم وہابی رب العزت" قرآن کریم" انبیاء علیہم السلام" اولیاء اللہ اور تمام مومنین کے مخالف عقیدہ رکھتے ہو تو تمہارا موحد کہلانا محض دھوکہ ثابت ہوا جس کے متعلق رب العزت نے فرمایا ہے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۔

قرآنی استدلال ۲۵

القصص ۲۰/۴ فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَھْلِہٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰجْذَوَۃٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مہر کی مقررہ مدت پوری کر دی اپنی بیوی کو لے چلے طور کی طرف سے آگ معلوم ہوئی اپنی بیوی کو کہا تم ٹھہرو مجھے آگ

marfat.com

معلوم ہوئی ہے شاید وہاں سے تمہارے لئے کوئی پتہ لاؤں یا آگ کا انگار تاکہ تم سینکو تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے پاس تشریف لائے وادی کے دائیں جانب سے مبارک بقعہ کے ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ عالمین کا پروردگار ہوں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العالمین کی ملاقات زمین کے ایک پہاڑ طور پر ہوئی۔

۲۔ پہاڑ طور کی دائیں جانب خداوندی نور کے تجلی کا ظہور ہوا۔

۳۔ جس مقام پر رب العزۃ سے تعلق لگ جائے اس مقام کو بابرکت اور شریف کہنا جائز کتاب اللہ سے ثابت ہوا۔

۴۔ اس تجلی سے رب العزۃ نے بالذات آواز دی کہ میں اللہ رب العالمین ہوں۔

کیوں ملا جی تم تو کہتے تھے خدا عرش یا کرسی پر بیٹھا اس وقت عرش معلیٰ سے پہاڑ طور پر اتر آیا تھا تو عرش و کرسی رب العزۃ سے خالی ہو گئی؟

ثابت ہوا کہ خداوند کریم لامکان و لازمان ہے لیکن بلا کم و کیف اس کی ذات کی موجودیت ہر مکان و زمان اور بلا مکان و زمان یقینی ہے مذکورہ بالا پچیس ۲۵ قرآنی آیات سے فقیر نے اللہ تعالیٰ کی موجودگی زمینوں آسمانوں میں ثابت کر دی اب تمہاری مرضی ایمان لاؤ یا نہ اب احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

ان مذکورہ آیتوں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ زمین پر آسمانوں میں فوق العرش موجود ہے اور جہاں چاہے اپنے نوری وجود کا ظہور فرما کر ملاقات کر سکتا ہے اور مخلوق زیادہ خداوندی سے مشرف ہو سکتے ہیں اور موحد کہلانے والو اب بتاؤ تمہارا قرآن کریم پر ایمان ہے یا

marfat.com

نہیں ؟ اگر قرآن کریم تمہارے مذہب میں سچی کتاب ہے تو قرآن کریم کی ان آیتوں سے کس کس کی تاویل کرو گے قرآن کریم خداوندی کلام کو صحیح سمجھو اور قرآن کریم پر یقین رکھتے ہوئے اپنے ایمان بمرجب قرآن کریم خداوند تعالےٰ کو زمینوں آسمانوں عرش کرسی تمام کائنات میں بالذات موجود سمجھو جس کی ذات عالمین کے بدلنے سے نہ بدل سکتی ہے نہ اس میں تغیر ہے۔

قرآنی استدلال ۲۶

ابروج ۲۰ { وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآءِ ہِمْ مُّحِیْطٌ } ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ ان کے چوفیرے سے گھیرے ہوئے ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ رب العزۃ کا ہر کافر کو گھیرا ڈالے ہوا ہے۔ جو خداوند کریم کی موجودگی کا منکر ہے۔ چونکہ وہ بھی خداوند کریم کے گھیرے میں ہی کسی دن گرفت میں آنے والا ہے دل کی تسلی کے لئے اس کی موجودگی کا انکار کرتا ہے۔ بالذات اللہ تعالےٰ کی موجودگی زمین پر بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ کی بالذات موجودگی زمین پر احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

رب العزۃ کی ذاتی موجودگی ایماندار کے سامنے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

۱ کنز العمال ۴/۱۰۶ { اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْہِہٖ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قِبَلَ وَجْہِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ

(خ ح م د ہ عن ابن عمر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کوئی ایماندار نماز میں داخل ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے منہ کی طرف ہوتا

marfat.com

ہے تو تم سے کوئی ایک قبلہ رخ نماز میں نہ تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم کی موجودگی زمین پر ہے اور نمازی کے قبلہ رخ ہونے کی وجہ کیف اللہ تعالےٰ کی موجودگی ہوتی ہے۔

(۲) کنز العمال ۴/۱۰۶ { اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَ اِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ (د ن عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک کوئی تمہارا جب اپنی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور صحیح بات ہے کہ نمازی اور قبلے کے درمیان رب العزۃ موجود ہے تمہارا کوئی بھی (خواہ بیمار ہو) قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا نمازی کے سامنے ذات خداوندی موجود ہے۔ اور یہ فرمان خداوندی اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کی صحیح ترجمانی ہے۔ اور سنیئے

(۳) کنز العمال ۴/۱۰۷ { اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْزُقَنَّ قِبَلَ وَجْہِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْہِہٖ اِذَا صَلّٰی (مالک ق ن عن ابن عمر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے منہ کی طرف نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالےٰ بندے کے منہ کی طرف موجود ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھے۔

۴۔ کنز العمال ۴/۱۰۷ { اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اَقْبَلَ اللّٰہُ تعالےٰ عَلَیْہِ

marfat.com

بِوَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ (حل عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کوئی بھی نماز کے لئے کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے چہرے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی قبلہ رخ اور دائیں طرف نہ تھوکے۔

۵۔ کنز العمال ۴/۱۰۷ } اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ يُقْبِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ وَجْهِهٖ وَلَا يَبْصُقَنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ لِيَبْصُقَ عَنْ يَسَارِهٖ — (خط عن حذيفة)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی نماز میں کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے روبرو ہوتا ہے تمہارا کوئی بھی (عمداً یا بلا عذر سے) اپنے چہرے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے کیونکہ نمازی کے دائیں طرف نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے بائیں طرف تھوکے۔

۶۔ کنز العمال ۴/۱۰۷ } اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَقْبِلُهٗ بِوَجْهِهٖ فَلَا يَتْفِلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ (عبد الرزاق عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی بھی نماز میں کھڑا ہو تو بے شک وہ اپنے رب کریم کو پکارتا ہے اور یقیناً اللہ تعالےٰ بالذات اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی (معذور ہو یا نہ) قبلے کی طرف اور دائیں طرف نہ تھوکے۔

marfat.com

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہ کا ترجمہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

اللہ تعالےٰ ہر وقت ہر مکان بلاکم وکیف بالذات موجود ہوتا ہے،

۷۔ کنز العمال ۴/۱۰۶ } اَیَسُرُّ اَحَدَکُمْ اَنْ یَبْصُقَ فِیْ وَجْهِهٖ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَاِنَّمَا یَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ وَالْمَلَکُ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَا یَتْفِلُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلَا فِیْ قِبْلَتِهٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَاِنْ عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ فَلْیَتْفِلْ هٰکَذَا یَعْنِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ

(وعن ابی سعید) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سے کسی ایک کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنے سامنے منہ کی طرف تھوکے جب بندہ قبلہ رخ ہوتا ہے تو اور کوئی بات نہیں اللہ عزوجل بالذات اس کے سامنے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف موجود ہوتے ہیں تو اپنے دائیں اور قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوکے اگر کوئی تکلیف ہو تو کپڑے میں تھوک کر مل لے۔

۸۔ ابن ماجہ ۵۶ } حدثنا محمد بن رمح المصری انبأ اللیث بن سعد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی قبلۃ المسجد وھو یصلی بین یدی الناس فحتھا ثم قال حین انصرف من الصلوٰۃ ان احدکم اذا کان فی الصلوٰۃ کان اللہ قبل وجھہ فلا یتنخمن احدکم قبل وجھہ فی الصلوٰۃ =

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

نے قبلے کی طرف کھنکار دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے کھڑے کر دیا نماز سے فراغت کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز میں ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص تم سے نماز میں قبلے کی طرف نہ تھوکے۔

۹۔ کنز العمال ۴/۱۰۸ } إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي صَلٰوتِهٖ أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَإِذَا الْتَفَتَ قَالَ ابْنُ آدَمَ إِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ إِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّيْ أَقْبِلْ إِلَيَّ فَإِذَا الْتَفَتَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَإِذَا الْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنْهُ (البزار عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے تو جب متوجہ ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے کس کی طرف تو توجہ فرمائے گا۔ جو تیرے نزدیک مجھ سے بہتر ہوگا ؟

جب اللہ تعالےٰ دوبارہ توجہ فرماتا ہے تو بندہ پھر وہی بات کہتا ہے جب تیسری بار توجہ فرماتا ہے تو بندے سے اعراض فرماتا ہے۔

۱۰۔ کنز العمال ۴/۱۰۷ } أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَإِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ يَطْوِيْ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ (م د حب ك عن جابر)

marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے بے شک تم سے کوئی شخص جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے چہرے کی طرف موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص سامنے اور دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے اس طرح پھر بعض کو بعض پر ملے۔

۱۲۔ کنز العمال ج ۱ ص ۱۰۰ { اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ فِیْ مَقَامٍ عَظِیْمٍ بَیْنَ یَدَیْ رَبٍّ عَظِیْمٍ یَسْأَلُہٗ اَمْرًا عَظِیْمًا اَلْفَوْزُ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃُ مِنَ النَّارِ وَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ یَقُوْمُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مُسْتَقْبِلَ رَبِّہٖ وَمَلَکُہٗ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَقَرِیْنُہٗ عَنْ یَسَارِہٖ فَلَا یَتْفُلَنَّ اَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ وَتَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی ثُمَّ لِیَعْرُکْ فَلْیَشْدُدْ دَعْرَکَہٗ فَاِنَّمَا یَعْرُکُ اُذُنَ الشَّیْطَانِ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ لَوْ اِنْکَشَفَتْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہُ الْحُجُبُ اَوْ یُؤْذَنُ فِی الْکَلَامِ لَشَکَا مَا یُلْقٰی مِنْ ذَالِکَ (طب عن ابی امامۃ)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ رب عظیم کے سامنے بہت بڑے مقام میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بہت بڑا کام چاہتا ہے جنت میں فوز و دوزخ سے نجات اور یقیناً جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کے روبرو کھڑا ہوتا ہے اور نیکی لکھنے والا فرشتہ اس کے دائیں

marfat.com

ہوتا ہے اور ابلیس اس کے بائیں ہوتا ہے تو تم سے کوئی بھی اپنے سامنے اور دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے پھر رگڑے اور سختی سے رگڑے کیونکہ وہ رگڑا شیطان کے کانوں کو لگتا ہے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے مبعوث فرمایا اگر میں تمہارے اور اس کے درمیان راز افشا کردوں یا پردہ اٹھادوں تو تم تعجب میں رہ جاؤ یا کلام کی اجازت دی جائے تو وہ اپنے کانوں کی شکایت کرے۔

۱۳۔ ابوداؤد ۱/۷۵
کنز العمال ۴/۱۰۶

حدثنا یحیٰی بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُحِبُّ الْعُرَاجِیْنَ وَلَا یَزَالُ فِیْ یَدِہٖ مِنْھَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأٰی نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ فَحَکَّھَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ اَیَسُرُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّبْصَقَ فِیْ وَجْھِہٖ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَاِنَّمَا یَسْتَقْبِلُ رَبَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَکُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ فَلَا یَتْفِلُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَلَا فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ فَاِنْ عَجِلَ بِہٖ اَمْرٌ فَلْیَفْعَلْ ھٰکَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذَالِکَ اَنْ یَّتْفِلَ فِیْ ثَوْبِہٖ ثُمَّ یَرُدُّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھڑی رکھنے والوں کو پسند فرماتے مسجد میں تشریف لانے کے وقت ہمیشہ آپ کے دست پاک میں چھڑی ہوتی ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلہ رخ تھوک دیکھی تو اس کو کھرچ دیا پھر غضب ناک صورت میں مسلمانوں پر

marfat.com

متوجہ ہوئے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سے کوئی شخص اپنے سامنے تھوکے بے شک جب تم سے کوئی شخص قبلے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا رب کریم عزوجل سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ دائیں طرف اپنے دائیں طرف یا قبلہ رخ نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اس طرح تھوکے ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر بعض کو بعض پر مل کر اسکی ہیئت کذائی بیان کی۔

۱۴۔ ابوداؤد ۱/۷۶ } حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی عمر وعن بکر بن سوادۃ الجذامی عن صالح بن خیوان عن ابی سھلۃ السائب بن خلاد قال احمد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذَالِکَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَھُمْ فَمَنَعُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ ذَالِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّکَ اٰذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اصحاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت بیان کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرائے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص

marfat.com

کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے متنبہ کر دیا پھر یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی آپ نے فرمایا بہت اچھا ہوا اور میرا یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جو شخص قبلے کا گستاخ ہے وہ اللہ تعالےٰ کا گستاخ ہے اور جو اللہ تعالےٰ کا گستاخ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کی سخت ناراضگی کا باعث ہے اور اہلحدیث کے مدعیو! یہ تمہارا ایمان ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن کریم پر ؟

او نام کے اہلحدیثو بتاؤ تمہارا ایمان ان چودہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صحیح ہے یا نہیں ؟ اور تمہارے مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ان احادیث میں فرمایا ہے کہ خداوند کریم نمازی کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے نمازی کو چاہیئے کہ قبلہ رخ نہ تھوکے تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اگر سچے اہلحدیث ہو تو تمہیں اپنے وہابی مولویوں کی تقلید میں احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت نہ ڈالنا چاہیئے اور یقین کرنا چاہیئے کہ رب العزۃ زمینوں آسمانوں میں موجود بالذات ہے۔ جس کی موجودیت کی ہم ہیئت کذائیہ نہیں بیان کر سکتے اور صرف عرش یا کرسی پر قرار پکڑنے کا عقیدہ شرکیہ سمجھو کیونکہ خداوند کریم نہ مخلوق سے کسی چیز کا محتاج ہے اور نہ ہی محدود ہے۔

ہم سنیوں نے تو بفرمان خداوندی رب العزۃ کو زمینوں آسمانوں عرش و کرسی بلکہ ہر مکان و زمان کی موجودیت خداوندی کو تسلیم کر لیا ہے اور یہ سب کچھ نہ تھا وہ تھا اور کچھ نہ رہیگا وہ ذوالجلال باقی رہیگا۔ اور یہی ہمارا مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وحدہٗ لاشریک بیٹھنے اٹھنے

marfat.com

چلنے پھرنے لیٹنے مکان و زمان سے مبرا ہے کیسے واضح الفاظ میں ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے اب بھی اگر تم نے اپنے عقیدوں کو صحیح نہ کیا تو یاد رکھو قرآنی آیتوں کے انکار کی پرسش علیحدہ ہوگی اور اس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے اعراض کرنے کی خداوندی پکڑ علیحدہ ہوگی کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والے پر خداوندی فتویٰ

النساء ۶۵ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم ہے آپ کے رب تعالےٰ کی جب تک آپ کو واحد فیصل نہ تسلیم کرلیں وہ بے ایمان ہی رہینگے۔

وہابیو! عرصے سے تمہارا عقیدہ باری تعالےٰ کے متعلق اچھا نہیں ہے اب بھی وقت ہے موت سے پہلے ہی اپنا عقیدہ درست کرلو ورنہ اس فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرکے دنیا سے بے ایمان ہی جاؤ گے تو کیا فائدہ کیونکہ اصل توحید ہے پھر رسالت پھر ولایت۔ بفرمان خداوندی توحید میں تم مشرک ثابت ہوئے پھر اسی عقیدے کو درست کرنے کے لئے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سمجھایا مذکورہ حدیثیں جو تمہارے سامنے ہیں تو تم نے ان کا بھی انکار کردیا تو تمہیں درجہ ولایت کیسے حاصل ہوسکتا ہے سوچو اور اپنے باطل ملاؤں کی اقتدا میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرو۔ تمام عمر ٹکریں مار مار کر تم بوڑھے ہوگئے تمہاری پیشانی پر داغ پڑ گئے بھوکے مر مر کر عمر گزر گئی بیت اللہ کا طواف بھی کرتے ہو تمہارے ملاں زکوٰۃ و عشر بھی تم سے بٹورتے ہیں لیکن تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا خداوند کریم کے ساتھ تمہارا تعلق لگتا ہی نہیں وجہ یہی ہے کہ شرک تمہارے اندر سے نہیں جاتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کی مخالفت تمہارے دل میں گھر کر چکی ہے جیسا کہ فقیر انشاء اللہ عنقریب عرض کرے گا اولیاء اللہ تمہیں دکھائی نہیں دیتے ہدایت کہاں سے حاصل ہو لہٰذا پہلے مسئلہ توحید میں درست ہو گے تو باقی انشاء اللہ جلد حل ہو جائیں گے۔

کیوں نجدی وہابیو! اقانیم ثلثہ کے قائل تو عیسائی تھے کہیں یار یہ مسئلہ کہ عرش کرسی اور خداوند کریم برابر ہیں۔ عیسائیوں سے تو نہیں لیا؟ تمہارا عقیدہ بھی وہی عیسائیوں والا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ وہ خداوند کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کو اقانیم ثلثہ مانتے ہیں اور تمہارے مذہب میں خداوند کریم عرش معلیٰ اور کرسی تینوں برابر برابر ہیں چار انگلی کا بھی فرق نہیں۔ رب العزۃ نے تشابہت قلوبھم میرے خیال میں تمہارے لئے ہی نازل فرمائی تم تو نجدی موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن اقانیم ثلثہ کو کہاں چھپاؤ گے معلوم ہوا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور یہ صرف مثال ہی نہیں حقیقت ہے جو وہابیوں کے عین منطبق ہے۔

بتلیئے جناب ہم نے کبھی انبیاء علیہم السلام کو خداوند کریم کے برابر کہا ہے یا کسی نے لکھا ہے ہمارے ہاں جس کی برابری مخلوق کے برابر ہے وہ خدا وحدہٗ لاشریک بننے کے قابل ہی نہیں ممکن ہی نہیں۔

ہمارا خداوند کریم وہ ہے جو ذات و صفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تو آپ کو تمام مخلوق میں بے مثال پیدا فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیاء اللہ تمام امتوں میں بے مثال جن سے کوئی بھی خداوند کریم کے برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ممکن ہے نہ ذات میں نہ ہی صفات میں کیونکہ ذات باری تعالےٰ وحدہٗ لاشریک قدیم ہے کسی کا محتاج نہیں باقی سب مخلوق ہیں جن کو خداوند کریم نے پیدا فرمایا۔

marfat.com

او وہابیو! اس مسئلہ تثلیث سے توبہ کرو ورنہ جیسا کہ عیسائیوں پر رب العزت نے فتویٰ صادر فرمایا تم پر بھی وہی عائد ہوتا ہے۔ سنو

تثلیثیوں پر خدائی فتویٰ

المائدہ ۶/۱۰ { لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

وہابی عقیدہ کہ خدا کرسی پر بیٹھا ہے از روئے قرآن کریم مشرکین کا عقیدہ ہے

قرآن شریف مترجم ترجمہ نواب وحید الزمان { وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کی تشریح لکھتے ہیں۔ "جب وہ کرسی پر بیٹھا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے"

وہابیوں کے بہت بڑے عالم جو ہندوستان میں وہابیت کے بانی ہیں انہوں نے یہ تشریح لکھی ہے کہ خداوند کرسی پر بیٹھا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اب فیصلہ خداوندی سنیئے:۔

قرآنی فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر سمجھنے والا آخرۃ کا منکر ہے

الانعام ۸/۱ { وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ۔ اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے رب کے ساتھ برابر

marfat.com

بناتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی چیز کو اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔ (مثلاً عرش اور بت کرسی وغیرہ کو) وہ آخرت کے منکر ہیں اگر ان کو آخرت یاد ہو تو یہ شرک نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھنے والا خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے

الانعام ۱/۷ } ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۔

پھر جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے رب کے ساتھ کسی شئی کو برابر بناتے ہیں

بتاؤ وہابیو! اب تو رب العزۃ نے ایسے لوگوں پر فتویٰ کفر جڑ دیا جو رب العزۃ کے اس کی مخلوق سے کسی شئی کو برابر سمجھیں تم نے عرش کو رب العزۃ کے برابر بنا دیا اب بتاؤ فیصد قرآنی کے مطابق تم کافر بنے یا نہ اب بھی اس عقیدے سے باز آجاؤ اور توبہ کرو۔

وہابیوں کی مثال یہودیوں کی ہے

الاعراف ۹/۲۰ } وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۔

اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک گروہ ایسا تھا کہ حق کی ہدایت دیتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو برابر بھی بناتے تھے۔

اب بتاؤ وہابیو! یہودیوں میں اور تم میں کیا فرق ہے جو یہودی حق کی ہدایت بھی دیتے تھے اور مخلوق سے کسی کو اللہ کے برابر بھی سمجھتے تھے وہی حال تمہارا ہے تشابہت قلوبھم

کوئی وہابی عرش کی آیات کے سوا قرآن مجید میں کسی دوسرے مقام پر استوی ماضی کا صیغہ یا اس باب کا کوئی دوسرا صیغہ دکھا دے جس کے معنی قرار پکڑنے کے ہوں دکھا دے تو انشاء اللہ

مبلغات یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

marfat.com

زنہی وہابیو! اپنے وہابی مذہب کے تعصب کو علیحدہ کر کے انصاف کی بات کرنا کر مطابق فرمان خداوندی نابینا بینا کے مساوی نہیں بے علم علم والے کے مساوی نہیں بہرہ سننے والے کے مساوی نہیں فاسق مومن کی برابری نہیں کر سکتا بخیل سخی کا مقابلہ نہیں کر سکتا ظلمت نور کے مساوی نہیں گرمی سائے کے مساوی نہیں مخلوق خالق کے مساوی ہو سکتی ہے منتہی بے انتہا کے مساوی ہو سکتی ہے اب تمہارا عقیدہ ہے کہ خدا کرسی کے مساوی ہے کیا تمہارا عقیدہ قرآنی ہو سکتا ہے؟ مخلوق کو خالق کے مساوی سمجھنا کفر ہے حادث کو قدیم کے مساوی سمجھنا شرک ہے۔ بہرا دوسروں کو بھی بہرا ہی سمجھتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ تمہارا بھی نابینا والا حساب ہے کہ نابینا ہر ایک کو ہی نابینا تصور کرتا ہے۔

کیا یہ تمہاری توحید ہے یا خزانہ کفر و شرک ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ایک حدیث عرش کے متعلق بھی ہے۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تمہارا مذہب ہی ایسی مصنوعی حدیثوں کی طرف راغب ہے قرآنی آیتوں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابلے اس مصنوعی حدیث کو اپنا معمول بنانے سے ہمیں تو شرم آتی ہے لیکن کیا کریں تمہارا مذہب تو ایسی حدیثوں سے مرکب ہے یہ میرے اختیار کی بات نہیں ہے بیٹے فقیر اس کا ضعف تمہارے سامنے پیش کرتا ہے۔

امام بیہقی نے اس کا رد لکھا ہے

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۲۹۷ | هٰذَا حَدِيْثٌ يَنْفَرِدُ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ وَصَاحِبَا الصَّحِيْحِ لَمْ يَحْتَجَّا بِهٖ اِنَّمَا اسْتَشْهَدَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحٰقَ فِيْ اَحَادِيْثَ مَعْدُوْدَةٍ

marfat.com

اظنهن خمسة قد روا هن غيره وذكر البخاري في مغهو اهل ذكرا من غير رواية وكان مالك بن انس لا يرضاه ويحي بن سعيد القطان لا يروي عنه ويحي بن معين يقول ليس هو بحجة واحمد بن حنبل يقول يكتب عنه هذه الاحاديث يعني المغازي ونحوها فاذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما هكذا يريد اقوى منه فاذا كان لا يحتج به في الحلال والحرام فاولى ان لا يحتج به في صفات الله سبحانه وتعالى۔

یہ حدیث صرف محمد بن اسحٰق سے مروی ہے اس پر بخاری مسلم نے اعتماد نہیں کیا مسلم بن حجاج نے اس کی صرف چار یا پانچ حدیثیں بیان کی ہیں جن کو اور لوں نے بھی بیان کیا ہے۔ بخاری نے بھی اس کا ذکر بغیر روایت کے صرف مغازیات میں بیان کیا ہے مالک بن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے محمد بن اسحاق کو پسند نہیں کیا یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ اس کی روایت حجت نہیں ہے احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث مغازیات میں معتبر ہے باقی نہیں جب حلال و حرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت کو ہم دوسروں کے مقابلے میں رد کر دیتے ہیں تو امام بیہقی فرماتے ہیں کہ جب حلال و حرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت معتبر نہیں تو اللہ تعالےٰ کے متعلق اس کی حدیث کیسے حجت ہو سکتی ہے لہٰذا محمد بن اسحاق کی یہ روایت غیر معتبر ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ تمہاری پیش کردہ خبر واحد ایات کے مقابلے میں محدثین کے اصول کے مطابق غیر معتبر ہے۔

marfat.com

محدثین کا عقیدہ

کتاب الاسماء والصفات البیہقی ۲۹۸ | تعالیٰ اللہ ان یکون مشبھا بشیٔ او مکیفا بصورۃٍ خلق او مدرکا بحس لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع العلیم۔

اللہ تعالیٰ کسی شیئ کے مشابہ نہیں یا خلق کی طرح کسی مکان پر نہیں یا چھونے سے معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی مثل کوئی شیئ نہیں وہ ہر شیئ کو جاننے والا ہے اور سننے والا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۔

وہابی توحید (۲)

فقہ محمدی کلاں ۱۰۹ | ف یعنی سالم قبروں میں نماز پڑھنا درست نہیں خواہ قبر نمازی کے آگے ہو یا پیچھے یا ان کے درمیان لیکن اگر پڑھ لے تو درست ہے۔

"محمد عمر" یہ ہے غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ۲ کہ اگر کوئی وہابی قبروں میں نماز پڑھ لے تو درست ہے۔

چنانچہ اسی فتویٰ کی بنا پر قبروں میں وہابیوں نے مسجدیں بنائیں اور نمازیں پڑھی جا رہی ہیں جیسا کہ حافظاں والی تحصیل شجاع آباد شہر گجرات گوجرانوالہ اور کراچی وغیرہم میں قبروں کو مٹا کر ان کے اوپر مسجدیں بنائی گئیں اور اب بھی ان میں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں وہاں وہابیوں کا شرک کا فتویٰ نہیں چلتا۔ کیونکہ وہ گھر کی بات ہے۔

کیوں بئی وہابیو! اگر قبر کو سجدہ حرام ہے اور کرنے والا مشرک ہے تو پہلے ان مذکورہ مساجد کو گرا دو اور قبریں بحال کرو۔ وَالَّا فَانْتُمْ مُشْرِکُوْنَ حَقًّا۔

marfat.com

اب قرآنی فیصلہ عرض کرتا ہوں۔

قرآنی فیصلہ

(۱) النجم ۲۷/۳ } فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا۔
اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ سجدہ اللہ تعالےٰ کو کرو اور کسی کے لئے سجدہ نہیں اب تم سوچو کہ قبروں کو سجدہ کرنے سے قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے یا نہیں ؟

(۲) الدہر ۲۹/۲ } وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ = اور رات کو بھی اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے ثابت کر دیا کہ اے انسان اگر تمہیں خفیہ اندھیرے میں مجھ سے محبت آئے تو اندھیرے میں ہی مجھے ہی سجدہ کرو کیونکہ

خداوندی سجدے کا فائدہ

(۳) العلق ۱۹/۳۳ } وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کر اور قریب ہو۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ سجدہ اللہ تعالےٰ کی محبوب ترین عبادت ہے۔ جب مومن اللہ تعالےٰ کے قرب کا ارادہ رکھے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مجھے سجدہ کرے تاکہ تو میرے قریب ہو جائے پہلے رات کو سجدے کا ارشاد فرمایا پھر سجدے سے قرب خداوندی کا حکم فرمایا تاکہ یک جہتی میں بندے کو سجدہ کرکے میرے قریب ہو جائے۔

marfat.com

رب العزت نے ہمیں مخلوق کو سجدہ کرنے سے منع فرما دیا

(۴) حم السجدہ ۲۴/۵ } لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۔

اے مسلمانو سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو صرف اسی اللہ کو ہی سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے صاف صاف حکم جاری فرمایا کہ اگر تم خالص اللہ تعالےٰ کی ہی عبادت کرتے ہو تو سجدہ بھی اسی کو ہی کرو اور اس کی مخلوق سورج و چاند وغیرھما کو نہ کرو کیونکہ وہ مخلوق ہیں مخلوق کے لئے سجدہ نہیں صرف خالق کے لئے ہی سجدہ ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ سجدہ رب العزۃ کی محبوب ترین عبادت ہے اور عبادۃ صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہی ہے جیسا کہ فرمایا۔

(۵) النساء ۵/۶ } وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا۔

اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کی عبادت کرنا شرک ہے اور سابقہ آیات سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے تو غیر اللہ کو سجدہ کرنا اس کی عبادت ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے والے کے لئے عتاب الٰہی ہے۔

(۶) المائدہ ۶/۱۰ } اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

بے شک جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ شریک بناتا ہے ضرور اللہ تعالےٰ نے اس پر جنت حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا

marfat.com

کوئی مددگار نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ قبر کو سجدہ کرنے والے پر جنت حرام ہے اور قبر کو سجدہ کرنے والا ظالم ہے۔ لہٰذا وہابی مذہب پر جنت حرام ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ قبر پر مساجد بنانا مشرکین کا شیوہ تھا

البدایہ والنہایۃ ۱/۱۰۶ بخاری شریف ۱/۱۶۹

وَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم اَنَّهٗ لَمَّا ذَكَرَتْ عِنْدَهٗ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ تِلْكَ الْكَنِيْسَةَ الَّتِيْ رَاَيَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرَ فِيْهَا قَالَ وَاُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری مسلم میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے حبشہ کی زمین کے کینسہ میں جو دیکھا اس کا ذکر کیا اس کو ماریہ کہا جاتا تھا تو اس میں جو تصویریں تھیں ان کی خوبصورتی کا ذکر کیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی رسم ہے کہ جب ان میں کوئی اچھا آدمی مر جائے تو اس کی قبر پر وہ مسجد بناتے ہیں پھر اس کی تصویر اس میں بناتے ہیں یہی لوگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہیں۔

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

مسلم شریف ۱/۳۱۲ وحدثنی علی بن حجر السعدی قال نا الولید بن مسلم عن ابن جابر عن بسر بن عبید اللہ عن واثلۃ عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف نماز پڑھو۔

کیوں جی اہلحدیث کہلانے کے مدعیو ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ قبر کی طرف نماز پڑھ لے تو جائز ہے ورنہ توبہ کرو اور اس اپنے مفتی کو مشرک کہدو۔

قبروں کو مساجد بنانا یہود و نصاریٰ کا شیوہ تھا

بخاری شریف ۱/۱۷۷ عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ لعن اللہ الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری میں وصال ہوا ہے آپ نے فرمایا ان یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالےٰ نے لعنت کی جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں پر مسجدیں بنائیں بتاؤ وہابیو! قبروں کو سجدہ کرنے کا فتویٰ تم دو اور مشرک ہمیں کہو حافظاں والا

marfat.com

تحصیل جلوح آباد گجرات" گوجرانوالہ کراچی کی قبروں پر تم نے مسجدیں تعمیر کیں اور نمازیں پڑھیں ہے ہر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے تم وہابی یہود و نصاریٰ کے مقلدین ثابت ہوئے یا نہ؟

(وہابی عقیدہ ۳)

وہابی توحید ۳

وہابی مذہب میں اللہ تعالےٰ کا ذکر بھی بدعت ہے

فتویٰ ستاریہ ۱/۲۶ } سوال (۷۹) اکثر عورتیں جمع ہو کر ایک حلقہ بناتی ہیں اور باآواز بلند اللہ اللہ کرتی ہیں یہ جائز ہے یا بدعت ہے؟ (سائل مذکور)

جواب (۷۹) ہیئت مذکورہ کے ساتھ اللہ اللہ کرنا بدعت ہے کیونکہ اس کا ثبوت زمانہ خیر القرون میں مفقود ہے۔

ذکر اللہ کے متعلق قرآنی فیصلہ

(۱) الاحزاب ۲۲/۵ } وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے ہم نے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

کیوں بی وہابیو! بتاؤ تمہارے اس فتویٰ سے تم کذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا اللہ تعالےٰ فرمائے کہ اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے اجر عظیم تیار کیا ہے اور تم بدعتی وہابی مذہب کذب قرآن مجید ثابت ہوا۔

marfat.com

۲- العنکبوت ۲۱/۵ } وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۔

اور اللہ تعالےٰ کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ تعالےٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۳- وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

ان آیات کریمہ سے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے کا حکم الٰہی ثابت ہوا۔ مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ ارشاد فرمائے کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر زیادہ کرو اور تمام مل کر کرو۔ اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا حکم خداوندی ہے اور تم نے ذکر اللہ کو بھی بدعت کر دیا کیا

ذکر اللہ کرنے والی عورتیں خالق حقیقی کو پسند ہیں،

التحریم ۲۸/۱۰ } مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا

مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبردار توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ دار عورتیں بیاہیاں اور کنواریاں ۔

کیوں بنی اللہ تعالےٰ عبادت کرنے والیوں کو پسند کرے اور وہ اپنی مذہب عبادت سے روکے تو مکذب قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ تم خود سوچ لو۔

مل کر اکٹھے ذکر اللہ کرنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے سنیئے،

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

۴- کے نَعْبُدَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا

ہم تم مل کر تیرا ذکر کریں گے بلاشک تو ہمیں دیکھے گا؟

marfat.com

حضرت داؤد علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

ص ۲۳/۱۷ { وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ۝

ہمارے بندے داؤد علیہ السلام بڑی طاقت کا ذکر فرمایئے بے شک وہ خداوند کریم کی طرف بڑے رجوع کرنے والے تھے بے شک ہم نے پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کر دیا داؤد علیہ السلام کے ساتھ عشاء اور اشراق کے وقت وہ مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے اور پرندے بھی اکٹھے ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ ذکر کرتے تمام ہی اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ مل کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ اور ثواب ہے اور جتنا زیادہ کرے تقرب الی اللہ ہے اور ذکر اللہ کو بدعت کہنے والا فرقہ مکذب قرآن کریم ہے دشمن حق تعالیٰ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے ذکر سے محروم کرتا ہے ایسی قوم کو قرب خداوندی کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

ذکر اللہ پر مختصر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کنز العمال ۱۱۴۴ { اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ . . . ذِكْرُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ = بے شک اللہ کے نزدیک تمام اعمال سے محبوب عمل ہر حالت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

مسلمانو سوچو یہ ہے وہابی مذہب جو ذکر اللہ کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور

marfat.com

فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں۔

ذکر اللہ سے روکنے والا خداوند کریم کے نزدیک شیطان ہے

المائدہ ۹۱ { اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ }

اور کوئی بات نہیں شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعے عداوۃ اور بغض ڈال دے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ ذکر اللہ اور نماز سے تمہیں روک دے کیا تم رکنے والے ہو؟۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں صاف فرما دیا کہ شیطان تمہیں شرابی اور جواری بنا کر تمہارے اندر عداوۃ اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس کا یہ بھی ارادہ ہے کہ تمہیں ذکر اللہ اور نماز سے بھی روکے پھر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دھمکی دی کہ کیا تم ابلیس کے کہے رُک جاؤ گے؟ یعنی بعض مسلمانوں نے شرابی اور جواری بن کر خلاف حکم خداوندی شیطان کی اقتدا میں مسلمانوں میں عداوۃ ڈال دی اور بعض نے ذکر اللہ سے منع کر کے اور بے نماز بنا کر دعائیں بند کر کے مسلمانوں میں عداوۃ اور بغض کا بیج بو کر تکفیر و شرک اور بدعت کے فتوے جڑ کر تفرقہ ڈال دیا اور اپنا نام اسلام میں موحد اہلحدیث" وہابی غیر مقلد اور محمدی کی نت نئی فرقہ بندی کر کے سیاسی الجھاؤ میں ڈال دیا مسلمانوں کو مشرک کافر اور بدعتی کہہ کر شیطانی مذہب کو رائج کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے خبردار کیا کہ مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ یہ تمہیں ذکر اللہ کو بدعت کہہ کر روکنے والے ہیں یہ شیطانی فرقہ ہے اور ڈانٹا کہ هَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ، کیوں مسلمانو تم ایسے شیطانوں

marfat.com

کے کہے ذکر اللہ سے رُک جاؤ گے؟ یاد رکھو مسلمانوں ان کے کہے ذکر اللہ سے نہ رکنا ورنہ شیطانی فرقہ میں شامل ہو جاؤ گے۔

ذکر اللہ کے تارک کو خداوند کریم ترک کر دیتا ہے

الحشر ۲۰/۳ } وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اے ایمان دارو تم لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا اور وہ اپنے نفسوں کو بھی بھلا بیٹھے یہی بدکار لوگ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ذکر اللہ کے تارکین کو اس آیۃ کریمہ میں بدکار تحریر فرمایا اب تم فرقہ وہابیہ سوچ لو کہ کس فرقے میں شامل ہو گئے اسی لئے خداوند کریم نے تمہیں ترک کر رکھا ہے کسی وقت تمہاری دعا قبول نہیں بلکہ وہابیوں کو دعا کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

القلم ۲۹/۱ } مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ نیکی کو روکنے والا یہ کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی کفار مکہ بھی نیکی سے منع کرتے تھے تم نے بھی انہی کا وطیرہ اختیار کیا ہے اب تم سوچو کہ از روئے قرآن شریف تم کس فرقے کے متعلق ثابت ہوئے تم نے تو یار ائمہ اسلام کی تقلید کے اعراض میں اسلامی عقائد سے بھی روگردانی کر لی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں عتاب ہوا تم کفار کی تقلید میں جا پھنسے اب بھی وقت ہے اس کفریہ عقیدہ کو ترک کر کے اولیاء اللہ کی اقتدا کر کے ذکر اللہ کے حامی بن جاؤ۔

قرآنی فیصلہ کہ جو فرقہ ذکر اللہ کا تارک ہو وہ شیطانی فرقہ ہے

المجادلۃ ۲۸/۳ } اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ

marfat.com

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

ان پر شیطان کا غلبہ ہے شیطان نے ان کو ذکر اللہ چھڑوا دیا ہے۔ یہی ذکر اللہ کو چھوڑنے والا شیطانی فرقہ ہے مسلمانو! خبردار یقیناً یہ شیطانی فرقہ برباد ہونے والے ہیں۔

"محمد عمر" اس آیت خداوندی کے آئینے میں اپنے عقیدے اور اعمال کو دیکھو کہ فرقہ وہابیہ خداوند کریم کے نزدیک شیطانی فرقہ ہے یا نہیں یہ کلام میرا نہیں اے وہابی مولویوں کی اقتدا کرنے والو تم خود فیصلہ کر لو کہ نہیں شیطانی فرقہ پسند ہے یا اللہ اللہ کرنے والا رحمانی فرقہ ؟

اس آیتہ کریمہ سے بھی رب العزۃ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مسلمانو جو تمہیں ذکر اللہ سے روکنے والے ہیں ان پر شیطانی غلبہ ہے اور یہی شیطانی فرقہ ذکر اللہ سے روکنے والا فرقہ دنیا۔ قبر اور عقبیٰ میں ذلیل کرے گا۔

کیوں بھی وہابیو جاؤ ؟ رب العزت نے تو تمہیں ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی کو بدعت بنانے کی بنا پر شیطانی فرقہ ثابت کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو تسلی دی کہ اس ذکر اللہ اور نوافل سے منع کرنے والی جماعت شیطانی کو ہمیشہ دنیا عالم برزخ اور آخرت میں ذلیل ہی رکھوں گا گو یہ اپنی پارٹی کو خوش کرنے کے لئے عقل تسلیاں دیتے رہیں کہ ہم مرحلہ میں ہمیں اسلامی غلبہ حاصل ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کا پول قرآن کریم میں بیان فرما دیا اور لکھ دیا کہ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اور ان کو یقین ہے کہ یہ اچھا کام کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ شیطانی فرقہ ہے ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی سے مسلمانوں کو ہٹانے والا فرقہ ہے وہابیو رب العزۃ نے بھی تمہیں یہ شیطانی فرقے کا خطاب دیا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ

marfat.com

علیہ وسلم نے بھی اپنی رحمت سے محروم رکھ کر قرن شیطان کا خطاب چنا ہے اور تمہیں بھی البیسی اتفاقات پسند ہیں مساجد میں بھی تم اپنی ٹانگوں میں شیطان کو جگہ دے کر نماز پڑھنا پسند کرتے ہو اور ابلیس تمہیں نوافل سنن ذکر اللہ اور درود شریف سے محروم رکھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک بھی وہابی منہ سے نہیں نکلنے دیتا نجاست غلیظ کو استعمال کے لئے اس نے تمہیں خاص بنا دیا ہے۔ حرام خوراک کو تمہارے لئے حلال بنا دیا ہے اور حلال خوراک کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اپنے نطفے کی لونڈی "سائس" بہو غیر محرم حور تمہارے لئے حلال بنا کر اس نے فرقہ وہابیہ کی شکل کشی کر دی ہے ابھی تمہیں ہوش نہیں آئی کہ ابلیس صرف ظاہر صورت کا بچہ دے کر تمہیں برباد کر رہا ہے اب بھی ہوش کرو اللہ تعالےٰ کی توحید کے صحیح قائل بن جاؤ اور قرآن کریم کے حکم کے موافق حزب شیطان کو ترک کر کے حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ اور ذکر اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ سلام پڑھنا نوافل اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی اتباع کر کے دنیا میں اپنی لو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ سے لگا کر اپنا شعار اسلامی بنا لو ان دیگر قبیل ملاؤں کو ترک کر دو جن کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ نے ترک کر دیا ہے۔

ذکر اللہ کو ترک کرنے والا عند اللہ منافق ہے

التوبہ ۱۱ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔
جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اللہ تعالےٰ نے ان کو چھوڑ دیا بے شک منافقین بدکار ہیں۔

marfat.com

ذکر اللہ ہر حالت میں سوائے نجاست کے فرض ہے اور ذکر اللہ کا تارک اللہ تعالےٰ کے نزدیک مردود ہے اور ایسے شخص پر اللہ تعالےٰ نے منافق اور بدکار ہونے کا فتویٰ لگایا اب تم سوچو کہ تم وہابی ذکر اللہ کو بدعت کہہ کر کون ثابت ہوئے ؟

وہابیوں کو رب العزۃ سے ایسا عناد ہے اور وہابی مذہب رب مذہب کا ایسا گستاخ ہے کہ پاخانہ کے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتا ہے اور پاک مقام پاک کپڑے پاک بدن والے کے ذکر کرنے کو بدعت کہتا ہے۔ خداوند کریم ایسے فرقے کو ہدایت دے۔

وہابی اسٹیشن پر ابلیس کی ملاقات

وہابی ابلیس سے لطف اندوز ہو کر خداوند کریم کا شکر گزار ہے

احسن التفاسیر یعنی تفسیر منادی ۸۳ } پاخانہ میں داخل ہونے وقت بسم اللہ کہنی چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ وہابی مذہب گستاخی میں اتنا ترقی کر گیا ہے کہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر خداوند کریم کا بھی گستاخ ہے۔

"مسلمان" مولوی صاحب یہ غیر مقلدین فرقہ وہابیہ پاخانے میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کیوں پڑھتے ہیں۔

"محمد عمر" : اصل وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو نجدی کی شکل میں متشکل ہونا پسند ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی شیطانی کے سینگ ہونے کی حقیقت بیان فرمائی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ارشاد فرمایا کہ پاخانے میں داخل ہوتے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَائِثِ پڑھا کرو۔

marfat.com

جب انسان پاخانہ میں داخل ہوتا ہے تو ابلیس اس کو چھیڑتا ہے چونکہ یہ فرقہ وہابیہ بھی اسی کی جنس ہے اس لئے اگر یہ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہ دے تو ابلیس قریب نہ بھٹکے لیکن یہ فرقہ وہابیہ اس امر کو گوارہ نہیں کر سکتے اس لئے ابلیس کو بجائے دور کرنے کے یہ ابلیس کا استقبال کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھتے ہیں یعنی ابلیس جب چھیڑتا ہے تو یہ اس کے لطف کی خوشی میں بسم اللہ پڑھتے ہیں سبحان اللہ کیا کسی نے سچ کہا ہے کہ ہر جنس با ہم جنس پرواز

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

۲۶۔ بخاری شریف ۱/۲۶
ابوداؤد شریف ۱/۲
ترمذی شریف ۱/۵
دارمی شریف ۹۱

حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب قال سمعت انسا یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللّٰھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی ٹٹی میں داخل ہوتے فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ مجھے شیاطین مردوں اور شیطانیات سے بچائے۔

۲۷۔ مشکوٰۃ شریف ۴۳
ابوداؤد شریف ۱/۳

عن میلبن حاتم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث

marfat.com

ابو داؤد و ابن ماجہ کے راوی زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیاطین حاضر ہوتے ہیں جب تم سے کوئی ایک بیت الخلاء جائے تو کہے کہ اے اللہ مجھے خبیث شیاطین اور شیطانیات سے بچالے۔

یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اب مذکورہ بالا وہابی مذہب کو ایک پلے میں لکھو اور پھر دیکھو کہ کونسا سچا ہے۔

وہابی توحید ۴

(وہابی عقیدہ ۴)

غیر مقلدین وہابیوں کی کلام اللہ کی تحریف کرکے دشمنی کرنا،

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وہابی نے قرآنی تحریف کی اور صراحۃً تغیر و تبدل سے قرآنی عبارات کے خلاف معانی کئے اور مولوی عبداللہ صاحب امرتسری نے بذریعہ الہام قرآنی تحریف کی دل لگا کر سنیئے۔

(۱) السبا ۲۲/۱۰ { ولقد اتینا داؤد منا فضلا یا جبال اوبی معه والطیر والنا الحدید ان اعمل سبغٰت وقدر فی السرد واعملوا صالحا انی بما تعملون بصیر ولسلیمن الریح غدوها شهر ورواحها شهر واسلنا له عین القطر ومن الجن من یعمل بین یدیه باذن ربه ومن یزغ منهم عن امرنا نذقه من عذاب السعیر ○

اور یقیناً ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بڑائی دی اے پہاڑ اور پرند داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تم بھی میری بار بار تسبیح بیان کرو اور لوہے کو بھی ہم نے اس کے

marfat.com

لئے لوہے کو نرم کردیا یہ کہ آپ زرہیں تیار کریں اور لوہے کی کڑیوں میں اندازہ برابر رکھیں اور اعمال صالح کریں جو تم اعمال کرتے ہو میں دیکھ رہا ہوں۔

غیر مقلدین وہابیوں کی قرآنی تحریف

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تفسیر قرآنی

تفسیر ثنائی ۶۸ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ (آدَمَ) وَخَلَقَ مِنْھَا (مِنْ ھٰذِہٖ) زَوْجَھَا

محمد عمر: قرآنی اصول وہابی کی زبانی۔

سوانح عمری مولوی عبدالمجید صاحب ۳۴

فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ میں مابہ الامتیاز یہ امر ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ ظاہر نصوص پر اور اس دلالت اور اشارت پر کہ ظاہر نص کے حکم میں ہے عمل کرتے ہیں۔

محمد عمر اسی قانون کے مطابق اب ظاہری آیت کا ترجمہ پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا (آدم علیہ السلام سے)، اور اسی نفس (یعنی پسلی) سے اس کی بیوی کو پیدا فرمایا۔ (تحریف ثناء اللہ) اس کے نفس سے نہیں بلکہ اس کی جنس سے۔

تفسیر ثنائی ۶۶

اَلَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ عَھِدَ (اَرْسَلَ) اِلَیْنَا (کُلَّمَا) اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ (اَیْ مُسَمًّا بِقُرْبَانٍ) تَاْکُلُہُ النَّارُ (اَیْ تُحْرِقُہُ الْکَامِنُ بِالنَّارِ

marfat.com

اَلْمَذْکُوْرِ۔

محمد عمر" ترجمہ۔ آیت خداوندی یہ ہے (اللہ تعالےٰ فرماتا ہے) کفار نے کہا بے شک اللہ تعالےٰ نے ہمارے ساتھ عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں حتیٰ کہ ہمارے روبرو قربانی کرکے لاوے اس کو آگ کھا جائے۔

اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ کفار نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کا عہد ہے کہ قربانی کو آگ خود بخود کھا جائے لیکن مولوی ثناء اللہ وہابی صاحب فرماتے ہیں کہ آگ مذکور کے ذریعے کاہن جلائیں ملاں جی کاہن کا وسیلہ کہاں سے نکال لیا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے براہ راست آگ کھائے لیکن وہابی صاحب فرماتے ہیں غلط ہے بواسطہ آگ کاہن جلائیں تو یہ تحریف قرآنی وہابی صاحب کی نرالی ہے۔

۳۔ تفسیر ثنائی ۲۸۰ } وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ (اَیْ عَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ الْحَدِيْدِ بِالْاٰلَةِ وَالسَّرْدِ)

محمد عمر: آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے (کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا) کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔"

مولوی ثناء اللہ وہابی اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہے کا پیشہ بکھایا سریے اور کڑیوں کے ساتھ۔

خدائی فیصلہ

سبا ۲۲ } وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ: اور یقیناً ہم نے اپنی طرف سے داؤد علیہ السلام کو بڑائی دی اے

marfat.com

پہاڑ داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو اور پرندو
تم بھی اور داؤد علیہ السلام کے لئے ہم نے لوہا نرم کر دیا۔

کہ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی طاقت اور حضرت داؤد علیہ السلام
کی طاقت کا مظاہرہ فرمایا یعنی خداوند قدیر نے فرمایا کہ میں خالق ایسا کاریگر ہوں کہ میں نے
اپنے بندے داؤد علیہ السلام کے لئے سخت سے سخت دھانت لوہے کو نرم کر دیا جو کسی
انسان کے لئے نرم نہیں ہو سکتا سخت سے سخت دھانت لوہا نرم کرتا ہو تو اس کو تیز
گرم دہکتی ہوئی آگ ہی نرم کر سکتی ہے لیکن میں نے اپنے نبی داؤد علیہ السلام کو یہ قوت بخشی کہ
ان کے پاس لوہا خود بخود نرم ہو جاتا تھا کیا یہ قدرت خداوندی نہیں ؟ لیکن وہابی صاحب
مولوی ثناء اللہ صاحب قرآنی تحریف کر کے فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ لوہار کی کیلئے آگ اور اوزاروں سے لوہا نرم کرتے

مولوی ثناء اللہ صراحۃ قرآنی اور قدرت و منشاء خداوندی کے خلاف اپنی طرف سے
بچہ لگاتے ہیں کہ قدرت خداوندی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر یہ طاقت نہ رکھی
تھی کہ ان کے پاس سخت سے سخت دھانت لوہا نرم ہو جاتا تھا بلکہ ہتھیاروں سے نرم
کرتے تھے۔

۴۔ تفسیر ثنائی ۵۲ { كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ (رأى الخرقة)، وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (شيئا مأكولا) }

محمل عمر" : (ترجمہ آیت خداوندی) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب حضرت زکریا علیہ
السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لائے تو مریم علیہا السلام کے
پاس کھانے کی چیزیں موجود تھیں۔

marfat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

حضرت زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف نہیں لائے بلکہ چبارے میں تشریف لائے۔

بولو وہابیو! آمین یعنی ہم وہابی مذہب والے مولوی قرآن مجید کے معنی بے ایمانی سے غلط کرتے ہیں۔ یہ ہمارا مذہبی شعار ہے۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہے قرآن پر ایمان لے آؤ چاہے اپنے وہابی مولوی پر۔

(۵) تفسیر ثنائی ۴۴ | فَصُرْهُنَّ (اَمِلْهُنَّ اِلَیْکَ) اِجْعَلْهَا مَائِلَةً اِلَیْکَ بِحَیْثُ اِذَا دَعَوْتَهَا تَمِیْلُ اِلَیْکَ۔

ارشاد خداوندی

محمد عمر: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام) ان چار جانوروں کو باریک کرکے اپنے میں ملا دو پھر چار ملے ہوئے قیمے کے چار حصے کرکے چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دو جب تم ان کو بلاؤ گے تو وہ چاروں قیمے کے حصے میری قدرت سے زندہ ہوکر تیری آواز پر تمہاری طرف دوڑتے ہوئے پہنچ گے تمہیں اطمینان قلبی ہو جائیگا کہ واقعی میرا رب ایسا خالق ہے کہ مردے کو قیمہ کرکے ملا کر بھی علیحدہ علیحدہ قیمہ رکھا جائے تو وہ ان کو زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا قدرت خداوندی کا مظاہرہ صحیح ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرمان کیف تحی الموتی کا جواب شافی ہوا۔

تحریف مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ وہابی فرماتے ہیں کہ کہیں یہ مطلب نہیں بلکہ فَصُرْهُنَّ کا معنی یہ ہیں کہ

marfat.com

اپنی طرف مائل کرے تم سے ان جانوروں کو اُنس ہو جائے گا تو جب بلاؤ گے بلا کسی تاہ وہ تمہاری طرف خود بخود دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

او وہابیو! اہلحدیث بننے کے دعویدارو! تمہیں اس خاص بچے کی قسم ذرا انصاف سے مولوی ثناء اللہ کی اقتدا میں آمین کہنا کہ آیا منشاء ابراہیمی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی مولوی ثناء اللہ صاحب کے معنی بموجب پیدا ہوتا ہے یا خلاف اور فَصُرْهُنَّ کے معنی اَمِنْهُنَّ کرکے ابراہیم علیہ السلام کے سوال کا خداوندی جواب شافی وکافی بنتا ہے؟ یا معاذ اللہ خداوند کریم کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے نبی کو ٹال تو سکتا نہیں ٹالنا کمزوری کی علامت ہے اور کام کرکے دکھانا طاقت پر دال ہے اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی اقتدا میں آمین کہو گے تو معاذ اللہ خداوند کریم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہوگا کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کا جواب بنتا ہی نہیں تو خداوند قادر کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے تو بجائے اس کے کہ قرآن پڑھ کر تمہارا ایمان مضبوط ہوتم کفر کو پہنچ گئے تو یہ ہے تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر جس نے تمہیں کفر تک پہنچا دیا اور اگر اس آیۃ کریمہ کا صریح ترجمہ کرو جیسا کہ سابقین مفسرین کرتے چلے آئے ہیں کہ اے ابراہیم چار جانور پکڑ کر قیمہ کرکے فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ آپس میں ملا دو تو تم نے تو سوال کیا ہے کہ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی میں تمہیں اس کے متعلق اپنی ایسی طاقت دکھاتا ہوں کہ چار مردہ جانوروں کا ذرے کے ساتھ ذرہ بھی ایک جنس کا نہ ہو کوئی ٹکڑا کسی جانور کا ہو کوئی کسی کا تم چاروں مُردوں کے اجزا کو مرکب کرکے رکھو گے اور میں علیحدہ علیحدہ کرکے بغیر کسی وقت صرف ہونے کے چاروں کو زندہ اور تمہارے آواز پر لبیک کہتے ہوئے زندہ بنا کر دکھا دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

marfat.com

نے یہ قدرت خداوندی کا نجوبہ دیکھ کر اقرار فرمالیا۔

مولوی ثناء اللہ کے مطلب سے

ایک خرابی یہ لازم آئے گی کہ اللہ تعالےٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوال کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کے پورا کرنے سے عاجز ہو گیا دوسری خرابی یہ لازم آئی کہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا فرمان خداوندی کا مطلب ہی صحیح نہیں بنتا جو قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا اس ایک آیت میں دو خرابیاں پیدا کر دیں

لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ پھر اس کی شرح اپنی تصنیف ترک اسلام میں فرما دی۔

فصرھن کے ماتحت لکھا ہے

ترکِ اسلام مصنفہ مولوی ثناء اللہ ۱۱۵ } پس اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ ان جانوروں کو اپنے ساتھ ہلا لینی خوگیر مانوس کر۔

کہ دو وہابیو کفر تا

۶۔ تفسیر ثنائی ۱۷۲ } جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا (اَیْ اَسْقَطْنَا سَقْفَ بُیُوْتِهِمْ عَلَیْهِمْ)

"محمد عمر":۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں قوم لوط علیہ السلام کو بواسطہ ملائکہ جو عذاب نازل فرمایا۔ اس کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے لوطیوں کے لئے زمین کا تختہ ہی الٹ دیا تو یہ اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت کا مظاہرہ فرمایا کہ میری یہ زبردست طاقت ہے کہ میں نے لوطیوں کے جرم عظیم کی سزا ان کو ایسے دی کہ ان کے لئے زمین کا تختہ ہی الٹ

marfat.com

دیا اور وہ زیر زمین ہو گئے ان کا نام و نشان ہی مٹا دیا بلکہ اس پلید زمین کو اُلٹ کر نیچے کر دیا اور نیچے کی نئی زمین کے اوپر کر دی ایسے مجرموں کے لئے میری یہ سزا میری ہی طاقت ہے اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب کی قرآنی تحریف

یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے صرف لوطیوں کے مکانوں کی چھتیں ہی گرا دیں۔

بولو وہابیو کون دھرم ہے ؟

تم تو یار ہندو کی مٹھائی کا لطف اُٹھانے والے ہو خدا دھرم سے کہنا کہ تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مطلب سے عذاب و طاقت خداوندی کا پورا مظاہرہ ہوتا ہے جو کہتے ہیں ان کے مکانوں کی صرف چھتیں ہی گری تھیں ایسے تو کئی لوطی چھتوں کے نیچے سے زندہ بھی نکل آئے ہوں گے جیسا کہ آج کل بھی مشاہدہ ہے کہ کسی مکان کی چھت گرے تو کوئی اس سے زخمی ہو کر زندہ بھی نکل آتا ہے۔ حالانکہ یہ منشاء خداوندی کے صراحۃً خلاف ہے۔

وہابیو! یار یہ تو بتاؤ کہ لوطیوں سے تمہیں کیسی محبت ہے ؟ کہ خداوندی عذاب کو ان کے لئے قرآن کے معنی بدل کر ان کے لئے عذاب کو ہلکا ثابت کرتے ہو۔

(۷) تفسیر ثنائی ۲۹۴ { وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (اے اعرناہ مذبح الکبش مکان اسماعیل)

marfat.com

فرمانِ خداوندی

محمد عمر: "اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ذبح عظیم کا فدیہ تھا"

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح کر دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی پوری کوشش فرمائی لیکن ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک عظیم ذبیحہ فدیہ دے کر اپنے دوست حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا۔ اس آیۃ مذکورہ کے پہلے ارشاد خداوندی ہے فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کے لئے گردن جھکائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ذبح ہونے کے لئے گردن ڈال دی

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم بس بس قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا تو نے خواب کو سچا کر دیا تو اس عبارت خداوندی سے صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلا دی تو ارشاد خداوندی ہوا یا ابراہیم اے ابراہیم رک جاؤ رک جاؤ تمہارا امتحان تھا اس میں تم کامیاب ہو گئے اب میں ان کی جگہ ایک اعلیٰ اور پاک دنبہ دیتا ہوں جس کے متعلق فرمایا وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ عظیم فدیہ پیش کر دیا کہ اس کو ذبح کر لو اور اسماعیل علیہ السلام کو اب چھوڑ دیجئے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کا صاف صاف انکار کر دیا اور کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا نہیں اور نہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھی بلکہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا حکم دے دیا حالانکہ قرآن کریم میں وَفَدَيْنٰهُ مذکور ہے کہ ہم نے اس کو اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا فدیہ دیا یعنی رب العزۃ نے حضرت ابراہیم

marfat.com

علیہ السلام کو جو آسمانی دنبہ بھیجا اس کا بھی انکار کر دیا تو یہ فدینہ آیت قرآنی کا صاف انکار ہے۔

آیت وفدیناہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا قرآنی تحریف کرنا

(۱) ارشاد خداوندی وَفَدَيْنَاهُ
ہم نے ذبح عظیم کا فدیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنتی دنبہ عطا فرما دیا۔

مولوی ثناء اللہ فرماتے ہیں (اے اَمَرْنَاهُ) یعنی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے فدیہ نہیں بھیجا بلکہ صرف ذبیحہ کا حکم دے دیا۔

(۲) ارشاد خداوندی فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چھری چلانے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھکے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے پر لٹایا۔

(ا) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لٹانے کا انکار۔
(ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلانے کا انکار۔
(ج) اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھری چلانے روکنے کا انکار۔

۸۔ تفسیر ثنائی ۱۷۷ } وَشَهِدَ شَاهِدٌ (صَبِيٌّ لِلْحَدِيْثِ) مِنْ اَهْلِهَا (اے اَظْهَرَ رَاْيَهٗ هٰكَذَا) ۔ اور ایک گود کے بچے نے شہادت دی (لڑکے نے بات کی) زلیخا کے اہل سے تھی (یعنی اپنی رائے کا اظہار کیا)۔

marfat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب

"محمل عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب نے آیت مذکورہ کی تفسیر بیان فرمائی ہے (کہ زلیخا کے خاندان سے ایک لڑکے نے اپنی رائے کا اظہار کیا) مولوی ثناء اللہ کی اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ لڑکا بڑا تھا صرف نابالغ تھا اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تفسیر سے جو اجماع امت نے ترجمہ کیا ہے اس کا رد ہو گیا۔ اور اس میں وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ بچہ گود میں تھا جو بولا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ ظاہر فرمایا کہ ان کی شہادت کے لئے گود کا بچہ بول اٹھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں شہادت دی اور یہ پختہ شہادت تھی جس پر رب العزۃ نے قرآن بیان فرمایا اور اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ رائے کا اظہار کیا تو اس میں تقویت نہیں کیونکہ جو رائے پیش کر سکتا ہے وہ کسی کے سکھانے سے غلط بیانی بھی کر سکتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تطہیر میں فرق آتا ہے اور گود کے بچے کے شہادۃ دینے میں جھوٹ کا احتمال ہی نہیں رہتا تو یہ مولوی ثناء اللہ کی قرآن کریم کے خلاف بناوٹ ہے اور مولوی ثناء اللہ کا حضرت یوسف علیہ السلام کو دماغدار بنانا مقصود ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۹۔ تفسیر ثنائی ۳۰۲ { وَيَحِلُّ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ (حَمَلَةُ الثَّمَانِيَةِ كِنَايَةٌ عَنْ عَظَمَةِ كِبْرِيَاءِ لَهُ سُبْحَانَهُ) } اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کے عرش کو قیامت کے دن

marfat.com

آٹھ فرشتے اپنے اُوپر اُٹھائیں گے۔ (آٹھ ملائکہ کے اُٹھانے کا مطلب اللہ سبحانہٗ کی کبریائی کی عظمت مراد ہے)

"محمل عمی" یعنی عرش کو آٹھ فرشتوں کا اُٹھانا رب تعالےٰ کا ارشاد ہے جس کے مطلب کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں ایسا نہیں ہے کہ ہر طبقے کا انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب غلط ہے بلکہ اس کا مطلب صرف کبریائی عظمت ہے اور کچھ نہیں اب تو کہدو وہابیو ولا الضالین کیونکہ جو شخص رب العالمین کے صریح آیت کا منکر ہے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کی اقتدا جہنم میں لے جائیگی اب تم سوچو کہ جس مذہب کے مقتداؤں کا یہ حال ہو کہ قرآن مجید کی صریح آیت کا انکار کیا جاتا ہے۔ اس مذہب پر عمل کرنے سے راستہ جہنم کی طرف لے جائے گا یا جنت کی طرف ؟

فوقم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کا رد کر دیا۔

ثمانیۃ کی تعداد مولوی ثناء اللہ کے عقیدے کو غلط ثابت کرتی ہے اور اس سے وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہو گئی۔

(۱۰) تفسیر ثنائی ۱۰۸ { مَا فَرَّطْنَا (تَرَکْنَا) فِی الْکِتٰبِ (اَیْ عِلْمِ الْبَارِیْ)

"محمل عمی" مولوی ثناء اللہ صاحب اس آیت میں بھی آیت قرآنی کی صریح تحریف کر رہے ہیں۔

فرمان خداوندی

کہ میں نے کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) تحریراً کوئی شئی نہیں چھوڑی۔ یعنی ذرہ ذرہ لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ

marfat.com

اِمَامٍ مُّبِیْنٍ کُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۔ اور فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ثابت کیا اللہ تعالےٰ فرماتے کہ میں نے لوح محفوظ میں ہر ذرّے ذرّے کو لکھ رکھا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ کی تفسیر میں

مولوی ثناء اللہ وہابی اس آیت کا مطلب اُلٹ بیان کرتے ہیں کہ ذرہ ذرہ کتاب لوح محفوظ میں اللہ تعالےٰ نے نہیں لکھا بلکہ صرف علم خداوندی میں ہے۔

کیوں بھئی وہابیو فرماؤ فرقہ وہابیہ محرف قرآن ہیں یا نہیں ؟ یہ تو صاف صاف آیات صریحہ ہیں جن کی ہیرا پھیری کی جا رہی ہے ۔ پھر بھی تمہارے موحد ہونے میں کوئی فرق لازم نہیں آتا یہ تمہارے گھر کا مسئلہ ہے بھئی

۱۱۔ تفسیر ثنائی ۲۱۰ { لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ (اَیْ مَعْلُوْمَاتِہٖ وَمُقَدَّرَاتِہٖ) اللہ تعالےٰ کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

فرمان خداوندی

محمد عمرؐ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کو جو معلوم ہے اور جس پر اس کو قدرت ہے اس کو کوئی بدل نہیں سکتا ۔

اس آیۃ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے کلمات کے مطلب خداوندی کو ہی سرے سے بدل دیا کہ کلمات سے مراد اس کے معنون مراد لئے حالانکہ یہ صراحۃً قرآن مجید کے کلمات کے خلاف

marfat.com

وہابی داڑھی والا پیدا ہوگا۔ جو دنیا میں فساد برپا کر دے گا اور داڑھی والوں کی اکثریت اور لمبائی میں یہی فرقہ زیادہ ہے۔ جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب وہابیوں کے آقا نے بیان فرمایا بولو وہابیو

آمین

یہ ہے تمہارا مولویوں کا آقا جس نے قرآن کے معانی بدل دیے اپنی مرضی کے معانی بنالئے واقعی اگر یہی مراد تھا تو اللہ تعالےٰ نے انسانا ذالحیۃ کیوں نہ فرما دیا۔

۱۳۔ تفسیر ثنائی ۲۷۱ { ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْہِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُہٗ اَلْفَ سَنَۃٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ (بَلْ مِائَۃُ اَلْفٍ اِلٰی مَالَا نِہَایَۃَ لَہٗ)

فرمانِ خداوندی

"محمد عمر" اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں ہزار سال کا اندازہ دنیاوی مقرر فرمایا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

نے خداوند کریم کے اس اندازے کا انکار کرکے سو ہزار سال یعنی لاکھ برس ترجمہ کیا ہے بلکہ کان مقدارہ کی حد اِلٰی مَالَا نِہَایَۃَ لَہٗ سے توڑ دی۔

خداوند تعالےٰ کی مقررہ حد کو توڑنے والا منکر قرآن کریم اور پکا وہابی ہے مسلمان سے یہ تحریف قرآنی نہیں ہو سکتی۔ میرے خیال میں تو ایسی تحریف تو آریہ اور عیسائی بھی نہ کر سکے ہوں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۴۔ ترک اسلام بصفحہ ثناء اللہ ۱۱۰ { سنیئے! اصل مضمون قرآن شریف میں صرف اتنا ہے کہ

marfat.com

کافروں نے حضرت ابراہیمؑ سے سوال وجواب میں مغلوب ہو کر ایک تجویز نکالی کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے کیونکہ ہمارے معبودوں (بتوں) کو تنداکرتا ہے اس پر خدا نے فرمایا کہ ہم نے آگ سے کہدیا کہ اے آگ، تو ابراہیمؑ کے حق میں سلامتی والی سرد ہو جا۔

"محمل علمی" اس عبارت میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے آگ سلگانے کا ہی سرے سے انکار کر دیا قلنا یا نار قرآن پاک کے الفاظ ہیں اگر سلگی ہی نہیں تو آگ کا مصداق کیسے بنیگی بلکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے لکڑیوں کو کہ دیا کہ تم سلگنا نہیں۔

تیسری خرابی یہ بنتی ہے کہ آگ کو ہی نہ جلنے دیا یہ اتنا کمال نہیں جتنا کمال سلگی ہوئی آگ کے انگارے ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بیٹھے ہوں اور آگ اپنا اثر ٹھنڈا کر دے اور ٹھنڈی ہو جانے کا کمال ہے۔ تو اس کریمہ میں بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی واضح ہے اور انکار قدرت خداوندی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۵۔ ترک اسلام ۱۱۱/۱۱۲ } قرآن شریف میں بھنی ہوئی مچھلی کا کہیں ذکر نہیں ہاں اس مقام پر، یہ سوال ہے کہ مچھلی کے کودنے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس مقام کو کیونکر پہچانا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے بتلا دیا تھا کہ یہ مچھلی دریا میں کود جائے گی وہاں ہی تیرا مطلوب ہوگا اس لئے حضرت موصوف کو بتلایا گیا کہ اس مچھلی کا خیال رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

"محمل علمی" دیکھا ہو تم نے تو یار ہر دشمن قرآن کو تحریف میں پچھاڑ دیا ہے۔

اتنا غذاءنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان نوکر کو فرمایا کہ صبح کا ناشتہ

marfat.com

لاؤ اب مولوی ثناء اللہ اور ان کے فرقہ وہابیہ سے کوئی عقلمند دریافت کرے کہ مولوی صاحب ناشتہ بھنے ہوئے گوشت کا ہوتا ہے یا کچے کا پھر نوکر نے کہا فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ کہ میں مچھلی کو بھول آیا ہوں نوکر کی زبانی مچھلی کا ثبوت ملا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی مچھلی کا گوشت ثابت ہوا۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب کا انکار کرنا کہ مچھلی کا کہیں ذکر نہیں تو یہ قرآن کریم پر بہتان عظیم ہے اور تحریف قرآنی ہے اب وہابیو تم سوچو کہ کتاب اللہ کا محرف فرقہ کون ہوا اور تم کون ہو۔

۱۶۔ ترک اسلام ۱۱۹ } بیشک حکم ہوا تھا کہ ہر ایک قسم سے دو دو جانور سوار کرے مگر کل دنیا کے نہیں بلکہ جتنے جاندار حضرت نوح کے ارد گرد تھے یا یوں کہیئے کہ جتنے جانداران کو کھیتی باڑی اور دیگر ضروریات زندگی میں کار آمد تھے تاکہ امور معاش نہ رکیں چیونٹیوں اور بھڑوں سے انہیں کیا مطلب۔

فرمانِ خداوندی

"محمد عمر": وَقُلْنَا احْمِلْ مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہم نے نوح علیہ السلام کو کہا کہ تمام اقسام کے ہر جوڑے کو کشتی میں سوار کرو۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

نے قرآن کریم کی صاف عبارت کا انکار کرتے ہوئے وہابیت کا ثبوت دیا کہ تمام دنیا کے جانور نہیں بلکہ جتنے جانور حضرت نوح علیہ السلام کے ارد گرد تھے یا ضروریاتِ زندگی کے جانور مراد ہو سکتے ہیں کل نہیں تو یہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا صاف صاف انکار

marfat.com

قرآنی ہے اور اپنی مرضی کی تحریف قرآنی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۱۷۔ ترک اسلام ۱۳۰ } بچہ کی پیدائش کے متعلق اطباء کی یہ تحقیق ہے کہ ماں کی منی منعقدہ اور باپ کی منی عاقدہ ہے یعنی عورت کی منی مثل آٹے کے سمجھو اور مرد کی مثل پانی کے آٹا پانی سے انعقاد پاتا ہے۔ پس عورت کی منی کو اگر قوۃ عاقدہ مناسب پہنچ جائے تو انعقاد ممکن ہے پھر کیوں ممکن نہیں کہ صدیقہ مریم کے رحم میں کسی خاص اثر سے قوۃ عاقدہ پہنچ کر موجب انعقاد ہو گئی ہو اس تقریر کی توضیح آج کل ہم مشاہدہ سے پاتے ہیں کہ مرغی کے انڈوں کو بغیر مرغی کے بھی اگر مناسب طریق سے انداز کے ساتھ سیک پہنچایا جاتا ہے تو بچے پیدا ہو جاتے ہیں مرغی کے سینے کی حاجت ہی نہیں رہتی ٹھیک اسی طرح یا کسی خاص صورت سے صدیقہ مریم کو مرد کی منی سے انعقاد کی حاجت نہ رہی یا صرف اسی کی منی میں دونوں قوتیں ہوں یا اس کے رحم میں کوئی خاص تاثیر ہو جس سے اس کی منی کو انعقاد ہو گیا ہو تو کیا خرابی؟

"محمد عمر" = اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کر کے اپنے کمال قدرت کا نمونہ پیش کیا کہ اے لوگو یہ نہ سمجھو کہ دونوں کی منی مل جانے سے ہی انسان پیدا ہو جاتا ہے مرد کی منی غالب ہو تو لڑکا اور اگر عورت کی منی غالب ہو تو عورت یہ بھی قدرت اور اجازت سے نطفتین کے ملنے سے بچی بچہ پیدا ہوتے ہیں میں چاہوں تو نطفتین کو ٹھہرنے دوں یا نہ جو چیز تیار ہوتی ہے۔ اجازت خداوندی سے پیدا ہوتی ہے اگر اس کا ارادہ نہ ہو تو لوتھڑا ہی ضائع کر دے تو اس

marfat.com

اختیار خداوندی کا ذکر فرماتے ہیں رب العزت اپنے کمال پیدائش کا اظہار فرمایا کہ میں اگر چاہوں تو بغیر باپ کے قطرے کے ہی انسان کو پیدا کر دوں تو بجائے اپنے خداوند کریم وحدہٗ لاشریک کے کمال قدرت بیان کرنے کے سائنس کو مقدم سمجھا اب فیصلہ تم پر ہے کہ او موحدو یہ تمہاری توحید ہے کہ توحید خداوندی کے کمالات کو ثابت کرنے کی بجائے سائنس کو اپنا رہے ہو اگر تمہارا خداوند تعالےٰ سے تعلق خاص ہوتا تو تم سائنس کا رد کرتے اور کمالات خداوندی کو دلائل ثابت کرتے یہ ہے تمہاری توحید کا نمونہ کہ تم منکر واحدانیت خداوندی ہو اور کمالات خداوندی کے مکذب ہو اس تکذیب قرآنی میں تم آریہ عیسائی بھنگی دھریہ سے بھی سبقت لے گئے ہو۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۱۸۔ ترک اسلام ۱۳۰} فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ

جس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان جب روحانیات میں تجسس احوال کے لئے جاتے ہیں تو ستاروں کی تاثیران کو وہاں پہنچنے سے مانع ہوتی ہے نہ یہ کہ ستارے ٹوٹ کر ان سے جا لگتے ہیں اس کی مثال ایسی سمجھو کہ تیز جلتی آگ کی طرف کوئی شخص زور سے جانا چاہے اور آگ کا سینک اور شعلہ اس کو رسائی سے مانع ہو۔

"محمد عمر" سبحان اللہ وہابیو رب العزۃ نے سچ فرمایا ہے کہ لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کو پاک لوگ چھو سکتے ہیں پلید انسان کتاب خداوندی کو چھو نہیں سکتا اب تم کیا کہو گے "بجو" کھانے والے کتے اور خنزیر وغیرھا کا معرق پانی پینے والے اور نجس پانی ٹٹی اور پیشاب کا نجس پانی سے وضو اور غسل کرنے والے منی سے لبریز پاک خوراک سے اجتناب کرنے والے

marfat.com

بھلا تم قرآن کریم کو کیسے بچا سکتے ہو مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرمان خداوندی کو جھٹلانا اس آیۃ میں بھی واضح ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَجَعَلْنَا هَا رُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ ہم نے ستاروں کو شیاطین کی ملو کے لئے مقرر کر دیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے (نہ یہ کہ ستارے توڑ کر اسے مارے جاتے ہیں) قرآن کو جھٹلا کر سائنس کو ثابت کرنے کی کوشش کی ذکر سائنس کی تائید سے قرآنی صداقت بیان کی تو اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ فرقہ وہابیہ قرآن کریم کا صراحۃً مکذب ہے کذب قرآن فرقہ موحد کہلائے تو ایسے فرقے کو موحد کہلانے سے شرم کرنی چاہیئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۹۔ ترک اسلام ۷۷} ایک جنتی کو متعدد حوریں ملنے کا ثبوت کسی آیت یا حدیث صحیح سے دینگے تو ہم بھی جواب کے ذمہ دار ہونگے۔

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ نے قرآنی تکذیب کی ہے۔

اور وہابیہ وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ سے تعدد ازواج اور حوریں سے حوروں کا ثبوت قرآن سے ثابت ہوا اور تم دن دہاڑے قرآن کریم کو بدل کر آریوں کو خوش کرتے ہو یاد رکھو میدان حشر میں تم آریوں کی جماعت سے ہی اٹھائے جاؤ گے مسلمانوں کی جماعت سے تمہارا حشر نہ ہوگا۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۲۰۔ ترک اسلام ۹۸} ہوائی جہازوں نے کیا کیا کام کئے ہیں اور ہوا کے چلتے چلتے

marfat.com

ہیں۔ بس یہی ہوائی جہاز تھا جو سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتا تھا۔

"محمد عمر" ہوائی جہاز مولوی ثناء اللہ کی خود ساختہ تحریف قرآن کریم کے صاف الفاظ ہیں۔ وَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ اس آیۃ کریمہ نے مولوی ثناء اللہ کو مکذب قرآن کریم ثابت کر دیا اللہ تعالےٰ فرماتے کہ ہوا کو ہم نے سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا بغیر کسی آلے کے ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اٹھاتی تھی ہوا کا حکم ہونا اور سلیمان علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کرنا اس میں سلیمان علیہ السلام کا شان و کمال ہے۔ جس کا مکذب مولوی ثناء اللہ وہابی ہے جس نے تحریف قرآنی سے کام لیا ہے ہوا جہاز کو تابع کر سکتی ہے لیکن ہوائی جہاز ہوا کو تابع نہیں کر سکتا رب العزۃ نے ہوا کو ہی سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا جس کا وہابی منکر ہے۔

اور ترک اسلام ۱۰۱} پس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ جو لوگ کعبہ کو گرانے کی نیت سے آئے تھے عربوں کی ایک پھرتیلی اور تیز رو فوج جو گروہ کثیر تھی آپہنچی جنہوں نے ان کو گوپیوں کے ذریعے سے پتھر مار مار کر تباہ کر دیا۔

فیصلہ خداوندی

"محمد عمر" سورۂ الم ترکیف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ اور اللہ تعالےٰ اصحب فیل پہ ابابیل پرندے بھیجے (مولوی ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں)

عربوں کی ایک تیز رو اور پھرتیلی فوج آپہنچی وہابیو! بتاؤ کیا یہ تکذیب قرآنی نہیں خداوند کریم فرمائے طَيْرًا أَبَابِيلَ وہابی کہے نہیں عربوں کی پھرتیلی فوج تو اس

marfat.com

آیۃ خداوندی کی رو سے غیر مقلد وہابی مکذب قرآن ثابت ہوا۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ نے پرندوں کو انسان کہہ کر قرآنی تحریف کی۔

۲۲۔ ترک اسلام ۱۰۲} (اونٹنی) کا پتھر سے نکلنا قرآن میں مذکور نہیں۔

تواتر سے یہ ذکر چلا آرہا ہے جس کو متقدمین و متاخرین نے بیان کیا اور آج تک کسی نے انکار نہیں کیا سوائے مولوی ثناء اللہ کے دیکھئے۔

البدایۃ والنہایہ ۱/۱۳۲} فَقَالُوْا لَهٗ اِنْ اَنْتَ اَخْرَجْتَ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ وَاَشَارُوْا اِلٰى صَخْرَةٍ هُنَالِكَ نَاقَةً بِصِفَتِهَا كَيْتَ وَكَيْتَ ایک متعین پتھر سے انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کو کہا کہ ایسی ایسی اونٹنی نکال دو تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ) ہم ان کے لئے اونٹنی ان کی آزمائش کے لئے بھیجنے والے ہیں بتلیئے یہ قرآن کریم کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔

۲۳۔ ترک اسلام ۱۰۳} قرآن شریف کے معنی تو صاف ہیں کہ جب تک بنی اسرائیل میدان میں رہے جانوروں کے شکار سے خدا نے ان کی پرورش کی۔ یہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کی اصل صراحۃ کا انکار کیا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۲۴۔ ترک اسلام ۱۰۴} بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے قانون قدرت کے ماتحت مردہ زندہ ہوا گائے کے ذبح سے آپ گھبرائیے نہیں اس لئے ذبح کرائی تھی کہ بنی اسرائیل اس کی پرستش اور عبادت میں پھنسے ہوئے تھے۔

"محمل عمر"۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون میں بھی اصل واقعہ اور قرآن کریم

marfat.com

کی تکذیب کی ہے۔

قرآنی فیصلہ

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى کیوں جی وہابیو بتاؤ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہی معجزہ ہوتا تو گائے ذبح کرانے کی رب العزۃ کو کیا ضرورت تھی مذبوحہ گائے کا گوشت مردے کو مارنے کا کیا مطلب لوگے؟

اس آیۃ میں رب العزۃ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طاقت بیان فرمائی اسی لئے ان کے ہاتھ سے ذبح کرائی اور اپنی قدرت کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ ہم چاہیں تو مردہ گوشت کو مردے سے ماریں تو مردہ زندہ ہو جاتا ہے لیکن نبی اللہ کے دست مبارک سے یہ معاملہ کرایا تاکہ خداوندی قدرت اور نبی اللہ کی طاقت کا مظاہرہ ہو جس کا مولوی ثناء اللہ نے انکار کر دیا اور مولوی ثناء اللہ کا مقصود بھی یہی ہے جو اس نے اپنی تحریر سے پورا کر دیا اور گائے بھی ولی اللہ کی تھی فافہم۔

۲۵۔ ترک اسلام ۱۰۶ سنئے قرآن شریف میں صرف اتنا مضمون ہے کہ سامری نے دل بہلانے کو ایک تماشا کیا چاندی سونے کا زیور گلا کر ایک بچھڑا بنایا جو آواز دیتا تھا چنانچہ ارشاد ہے لہ خوار کس طرح سے آواز آتی تھی؟ جیسے آج کل مصنوعی چڑیوں کو دبانے سے آتی ہے اسی قسم کے سوراخ رکھے تھے؟ کہ ان میں ہوا بھرنے سے آواز آتی تھی۔

"محمد عمر" قرآن پاک میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور سے واپسی پر جب سونے چاندی کے بچھڑے سے صحیح بچھڑوں والا آواز سنا تو فرمایا فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ اے سامری تمہارا کیا حال ہے قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ

marfat.com

یَنْظُرُوْا بِہٖ مجھے نظر آیا جو ان لوگوں کو نظر نہیں آیا دوسرے مقام پر فرمایا فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ میں نے رسول کے قدموں کی مٹی ایک مٹھی لی فَقَذَفْتُهَا اس کو میں نے جمادات کے اس بچھڑے کے منہ میں ڈال دیا تو وہ بچھڑے کی آواز دینے لگ گیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام کے قدموں کے تلووں کی مٹی کی برکت تھی جس نے جمادات کے بچھڑے کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی مولوی ثناء اللہ وہابی نے قرآنی انکار کرتے ہوئے رسول علیہ السلام کے قدموں کی مٹی کی برکت اور اس کے اصل آواز کا انکار کر کے کہ دیا کہ مصنوعی چڑیا کی طرح دبانے سے بولتا تھا یہ تکذیب قرآنی ہے۔ اب جس کا دل چاہے مولوی ثناء اللہ کی اقتدا کر کے قرآن کا انکار کرے اور چاہے قرآن کریم کا اقرار کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کو منکر قرآن کہہ کر نبی اللہ کے قدموں کی مٹی کے اثر پر ایمان لائے کہ واقعی بفرمان خداوندی نبی اللہ کے قدموں کی مٹی کی ایسی برکت ہو سکتی ہے۔

۲۶۔ ترک اسلام ۱۰۸ } اس آیت میں حضرت ابراہیم کے ایک خواب کا قصہ مذکور ہے۔ کہ انہوں نے خواب میں بیٹے کو ذبح کرتے دیکھا کہ اس کام پر آمادگی ظاہر کی تو خدا نے ان کو اس کام سے روک دیا اور فرمایا قربانی کرنی ہو تو دنبہ کر دو۔ "محمل علمی" مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی نے اس عبارت میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے قرآن کریم کی صراحۃً تکذیب کی ہے۔

خدائی فیصلہ

الصفت ۲۳/۳ } فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ

marfat.com

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام جھک گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو پہلو کے بل لٹایا ذبح کرنے کے لئے، ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت مذکورہ میں ثابت کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھک گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹا دیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا تو اسماعیل کو چھوڑ دے یہ ہے قرآن کتاب اللہ فرمان خداوندی

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف قرآنی

لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے کو ذبح کرنے کا خواب دیکھ کر صرف آمادگی ظاہر کی تو خدا نے اس کو روک دیا تو مولوی ثناء اللہ کا قرآن کریم سے صاف انکار ظاہر ہے اللہ تعالیٰ فرماوے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زمین پر لٹا دیا لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کہتے ہیں نہیں صرف آمادگی ظاہر کی تو یہ مولوی ثناء اللہ وہابی کا قرآنی انکار ہے تو مولوی ثناء اللہ وہابی نے قرآن تحریف کر کے قرآن کریم کا انکار کیا ہے تو مثال مشہور ہے (گرو جھانڈے پٹنے چیلے جان خرچ) ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ قرآن کا منکر و محرف ہے۔

marfat.com

وہابی مذہب کا ملائکہ اور قرآن سے انحراف

۲۷۔ فتوی ثنائیہ ۱/۲۱۷ } س: ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے یا دو آدمی یا دو بادشاہ زیادہ صحیح قول کونسا ہے،

ج: میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے تفسیر فتح البیان کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ محرم ۳۹ھ

فرمان خداوندی

اس آیۃ کریمہ میں وحدہٗ لاشریک نے قرآن کریم میں مَلَکَیْنِ کا لفظ ارشاد فرمایا کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے تھے۔ ملک کی فتح ہے جس کے معنی قرآن کریم میں فرشتے کے ہیں۔ رب کریم نے ہاروت اور ماروت دونوں کو فرشتے فرمایا اور وہابی الاپتا ہے کہ فرشتے نہیں بلکہ آدمی تھے اب فیصلہ تم پر ہے۔

وہابی مذہب

"میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے"

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی اس تحریر سے دو مطلب ثابت ہوئے۔

(۱) وہابی مذہب خدا کے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کے فرشتے ہونے کے منکرین ہیں۔

(۲) وہابی اس مسئلہ میں مکذب قرآن مجید ہے۔

marfat.com

وہابیوں کی قرآنی تحریف کے چند نمونے فقیر نے تمہارے سامنے پیش کئے ہیں۔ ایسی تحریف میرے خیال میں کسی آریہ اور عیسائی نے بھی نہیں کی جو وہابی نے کر کے دکھادی اب تم فیصلہ کرلو وہابی یہودیوں کی ہم مثل ہے یا اسلامی حمایت میں یہ فرقہ کام کرتا ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی تحریف قرآنی پر وہابی داد

الاعتصام ۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ
مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

علوم دین کے گلزار تھے ثناء اللہ
ادب کے تلزم ذخار تھے ثناء اللہ
انہوں نے سنت و توحید کو فروغ دیا
دمن کے ذہن ضیاء بار تھے ثناء اللہ
کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے پنہاں تھا
مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

یہ چند اشعار وہابیوں نے ان کے مرنے کے بعد ان کی تعریف میں پڑھے جن سے وہابی مذہب میں ان کی مقبولیت کا علم عوام مسلمانوں کو ہو گیا ہے اور وہابی مذہب کی توحید کا بھی علم ہو گیا کہ غیر مقلدین وہابیوں کو خداوند کریم اور قرآن کریم سے کتنی محبت ہے اور کیسا عمل ہے اور قرآن کریم کو کیسا جانتے ہیں صحیح یا غلط اقرار یا انکار اور اپنے وہابی اکابرین کا حکم حکم قرآنی سے کم سمجھتے ہیں یا زیادہ قرآن کریم کو مقدم سمجھتے ہیں یا اپنے ملاؤں کو؟

marfat.com

قرآنی فیصلہ

کتاب اللہ کو بدلنا یہودیوں کی سنت ہے

(۱) المائدہ ۶/۳ { فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ۔

یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا کیونکہ وہ خداوندی آیتوں کو اپنے مقام سے بدلتے تھے اور جو ان کو نصیحت دی گئی اس سے کچھ انہوں نے بھلا دیا۔

اس آیۃ کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ یہودیوں نے خداوندی وعدے پر صحیح ایمان لانے کی عہد شکنی کی اور جو ان کو نصیحت دی جاتی تھی ان سے بعض کو وہ چھوڑ دیتے اور آیت خداوندی کو بدل کر بیان کرتے بعینہٖ یہی فرقہ وہابیہ کا وطیرہ ہے جیسا کہ مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف شدہ چند عبارات قرآنیہ تمہارے سامنے پیش کی گئیں اور مولوی ثناء اللہ کوئی معمولی وہابی نہیں ہے بلکہ وہابی مذہب کا سرغنہ ہے۔ جنہوں نے قرآنی آیات کی تحریف کی ہے۔

(۲) النساء ۵/۷ { مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ

بعض یہود کلمات اللہ کو بدل دیتے تھے۔

(۳) المائدہ ۶/۶ { وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ

اور بعض یہودیوں سے جھوٹ کے سننے والے ہیں اور دوسری قوم کو سننے والے ہیں،

marfat.com

دوسری قوم کی باتیں جو آپ کے پاس نہیں آتے اور آپ کی باتوں کو اُلٹ پلٹ بیان کر دیتے ہیں۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُلٹ پلٹ کرنا یہود کا شیوہ تھا اب تم بھی قرآن پاک اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اُلٹ پلٹ بیان کرتے ہو اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

مولوی عبدالقادر روپڑی نے عُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کے معنی کو ہر کے مناظرہ میں تبدیل کئے جس کو انتظامی کے صدر مدرس شاہد ہیں انہوں نے میدان مناظرہ میں کہدیا کہ حافظ عبدالقادر صاحب نے قرآن کریم کے معنی تبدیل کئے ہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک کلام اللہ کو بدلنا کفار کا شیوہ ہے

۴۔ الفتح ۲۶/۲ } يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ۔ کفار کا ارادہ ہے کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی فیصلہ کرو کہ رب کریم فرماوے کہ کفار کلام اللہ کے بدلنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن بدل نہیں سکتے کیونکہ فرمان الٰہی ہے۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور اس کے نگہبان بھی ہم ہی ہیں لہٰذا کفار کو جرأت نہ پڑی کہ وہ قرآن کریم کو بدلیں کوشش مزید کی مگر انہوں نے بھی اپنی پوری طاقت سے بدلنے کی کوشش کی اب تم سوچو تم کون ہو۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریر لکھی گئی اس کا رد شروع ہو گیا۔ مولوی ثناء اللہ کا رد کر کے اپنے وعدے کو میرا رب کریم پورا کر رہا ہے۔ مسلمانو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ وہابی

marfat.com

فرقہ ناجائز ہو جائیں گے ہرگز نہیں یہ لوگ اپنے مولویوں کے جال میں پھنس چکے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

(۵) البقرہ ۱/۹ } اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۔

کیا پھر تم طمع کرتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے نزدیک ایمان دار بن جائیں گے حالانکہ ان سے ایک فرقہ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سنتے تھے پھر سمجھنے کے بعد اس کو بدل دیتے تھے اور وہ اپنے تبدیل کرنے کو جانتے تھے (کہ ہم کلام اللہ کو تبدیل کر رہے ہیں)

کیوں بھئی مسلمانو کیا فرقہ وہابیہ اور یہودیوں میں بموجب اس آیت کریمہ کے کچھ فرق ہے؟ یہودیوں نے جس بے دردی سے کتاب اللہ کو بدلا اسی بے دردی سے وہابیوں نے قرآن کریم بدلنے کی کوشش کی اور کر رہے ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ یہ فرقہ کس زمرے میں داخل ہے۔

(وہابی عقیدہ ۵)

وہابی توحید ۵

وہابی فرقہ قرآن مجید کا بے ادب ہے

فتوی ستاریہ ۱/۵ } سوال (۴)، قرآن مجید اور کتب احادیث کا ادب شرع محمدی نے سوائے عمل کے کہاں تک بتایا ہے اور فی زمانہ جو قرآن

marfat.com

شریف وکتب حدیث کا ادب کیا جاتا ہے مثلاً پشت ان کی جانب نہیں کی جاتی اور ان سے اوپر نہیں بیٹھا جاتا یہ کہاں تک صحیح و قابل عمل ہے ؟

جواب (۴) قرآن مجید وکتب حدیث کا سب سے مقدم اور بڑھ کر ادب یہی ہے کہ جو کچھ ان میں اوامر و نواحی ہیں ان کی تعمیل کی جائے اور ان کو بسر وچشم بلا چون و چرا کے قبول وتسلیم کر لیا جائے اور سب سے بڑی اور مضر ترین بے ادبی یہی ہے کہ ان کے احکام کی قبولیت میں کسی غیر شیئی کو خارج سمجھا جائے وہ ادب کہ جو مطلوب مِنَ اللہ اور دو نوگروہ ثقلین یعنی انس اور جن جس کے مخاطب اللہ مکلف ہیں وہ تو یہی ہے رہا ظاہری ادب سو یہ تکلیف مالا یطاق بدلیل لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (الایۃ) ہے جو شخص کرے بہت اچھا نور علی نور ورنہ کوئی مواخذہ نہیں ہاں جو شخص بنظر حقارت ظاہری ادب نہ بجالائے تو بیشک وہ سخت مجرم اور عذاب الیم کا مستوجب و مستحق ہے۔

(نوٹ) مسلمانوں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں جا کر دیکھو چٹائیوں پر قرآن کریم رکھے ہیں۔

اور مذکورہ بالا وہابیوں کے تحریر سے بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص قرآن شریف کی طرف پشت کر کے بیٹھا ہو تو یقین کرو کہ گستاخ وہابی ہے اللہ تعالےٰ فرماوے وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ہم نے تمہاری طرف ظاہرہ نور بھیجا ہے بیان کرنے والا وہابی صاحب روشنی کی روبرو منہ کے سامنے ضرورت ہے یا پیٹھ کی طرف اسی لئے تم گمراہی سے نہیں نکل سکتے کیونکہ تم نور اللہ کو بجائے سامنے رکھنے کے پس پشت رکھتے ہو اور پر بیٹھتے ہو تو اللہ تعالےٰ تمہیں صراط مستقیم سے محروم رکھتا ہے آنکھیں رب العزت نے

marfat.com

چہرے کی طرف رکھی ہیں اور تمہارے پچھلی طرف وہ عضو لگا دیا جس کی آنکھیں نہیں گندگی نکلنے کا مرکز ہے تم نور اللہ کو بجائے آنکھوں کے سامنے رکھنے کے گندگی نکلنے کے روبرو رکھتے ہو۔ یہ ہے وہابی مذہب جو کتاب اللہ نور اللہ قرآن مجید کا بھی گستاخ ہے۔

اور وہابیہ نے اس امر کی اجازت بھی دے دی کہ قرآن کریم کے اوپر بیٹھا جائے یا پاؤں رکھ لے جائز ہے لیکن اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ تعالےٰ جس کا ایمان چھین لیتا ہے۔ اس کا عقل بھی مفقود ہو جاتا ہے وہ کسی حکم الٰہی کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ دوسرا جواب

وہابیو! سنو مظروف قابل احترام اور ذی شان ہو تو ظرف کا احترام بالتبع فرض ہوتا ہے جیسا کہ مسجد معبود نہیں ہے لیکن معبود کی عبادۃ کا ظرف ضرور ہے۔ تو اس کا احترام بھی ذکر اللہ کی وجہ سے فرض ہے مسجد میں جنبی، حائضہ عورت "نجس آدمی بمع جوتوں کے داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام عبادۃ خداوندی ہے۔ تو مظروف کی وجہ سے ظرف کا احترام لازمی ہوا ایسے ہی قرآن کریم بفرمان خداوندی وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا زمین ثابت ہے یہ اوراق جس میں سیاہی سے قرآن کریم لکھا ہوا ہے۔ یہ قرآن مجید کا ظرف مبین ہے جب قرآن کریم نور مبین ہے اس کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے تو ان اوراق بین الافتین جو مظروف قرآن مجید ہے کا احترام بطریق اولیٰ فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کے مظروف اوراق قرآن کو پلید آدمی ہاتھ نہیں لگا سکتا جب تک کہ پاک نہ ہو تو جن اوراق پر قرآن کریم لکھا گیا اس کو بھی قرآن مجید کہا جاتا ہے۔ جن کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے اور وہ قوم جو کتاب اللہ، نبی اللہ، اولیاء اللہ اور آیات اللہ یعنی مقامات متبرکہ کا گستاخ ہے۔ وہ قرب

marfat.com

خداوندی سے محروم ہے اور ایسی قوم فرقہ ناجیہ کہلانے کی حقدار نہیں۔

وہابیو! یارتم تو عبادۃ خداوندی کو بدعت سمجھتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہیں خداوند کریم سے ہی حقیقۃً عناد ہے کیونکہ تم قرآن کریم کے بھی گستاخ ہو۔

کتاب اللہ کو پشت کرنی یہودیوں کی سنت ہے

(۱) البقرہ ۱/۱۲ } وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور جب آئے ان کے پاس اللہ تعالےٰ کی طرف سے تصدیق کرنے والے جو ان کے پاس تھی تو اہل کتاب سے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو پشت کی جانب ڈالا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پیٹھ پیچھے رکھنا یہودیوں کا فعل ہے اب وہابیو! تم سوچو کہ قرآن کریم کو پیٹھ پیچھے رکھ کر تم کس فرقے میں داخل ہوئے اور اوپر بیٹھ کر تو پکے جہنمی ہو گئے۔

(۲) ال عمران ۴/۱۹ } فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ یہودیوں نے کتاب اللہ کو اپنی پشتوں کے پیچھے ڈال دیا۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا یہودیوں کی سنت ہے مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ واقعی وہابیت یہودیت سے ماخوذ ہے۔ اور ویسے ہی گستاخ ہیں۔

marfat.com

قدموں کے نیچے رکھنے کا قرآنی فیصلہ

حم السجدہ ۲۴/۴ } وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝

اور کفار کہیں گے اے ہمارے پروردگار جن اور انسان سے جس نے ہمیں گمراہ کیا انہیں ہمیں تو دکھا دے ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیل ہو جائیں۔

(۱) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو گمراہ کرنے والے ہوں ان کو قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ جس کو ذلیل کرنا مقصود ہوتا ہے اسے قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

وہابیو! اب تم سوچو کہ تم قرآن کریم کتاب اللہ کو چٹائیوں پر جہاں تمہارے پاؤں کے تلوے لگتے ہیں وہیں تم قرآن کریم رکھتے ہو اب بتاؤ؟ یا تو قرآن نے شیطانی فرقہ قرار دیا ہے تو زمین پر قدموں کے تلوؤں کے برابر رکھتے ہو یا قرآن کریم کو تم ذلیل کرنا چاہتے ہو۔ کہ اس کتاب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان کیوں لکھا ہے۔ یا انہیں یقین ہے کہ قیامت کے دن یہ وہابیوں کے خلاف شہادت دینے والا ہے۔

marfat.com

وہابی عقیدہ ۶

وہابی توحید ۶

غیر مقلد وہابی قرآنی عزت سے محروم ہے

فتوی ستاریہ ۱/۱۸۲ } سوال (۲۵۰) لوگ جو قرآن تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کو بوسہ دیتے ہیں درست ہے یا نہیں نیز جلسوں میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں درست ہے یا نہیں۔

جواب (۲۵۰) ہر دو فعل ثابت نہیں خلاف سنت و تعامل صحابہ نہیں۔

وہابی کے اس عقیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی کے نزدیک حجر اسود جتنا وقار بھی قرآن کریم کا نہیں۔

"محمل عمر" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابو داؤد ۲ } قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کی عزت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ قرآن کریم کائنات میں ہمارا سردار ہے لہٰذا ہمیں قرآن کریم کی تعظیم کے لئے اُٹھنا ہمارا ایمانی فرض ہے۔

وہابی مذہب بے ادبی کرنے کو جائز سمجھتا ہے پاؤں کے نیچے پس پشت رکھتا ہے اور قرآن کریم کے ادب و احترام کو خلاف سنت سمجھتا ہے وہابی صاحب بیٹے کو بوسہ دیتے وقت کبھی تحقیق کی ہے کہ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ حکم خداوندی ہے اس کو بوسہ دینے کے لئے تیار نہیں کبھی اپنی بیوی کو بوسہ دیتے وقت سوچا ہے کہ تیرے اطوار خلاف سنت ہیں میں بوسہ دینے کے لئے تیار نہیں بوسہ محبت کا تقاضا ہے محبت خداوندی

marfat.com

ہیں اگر اس کی کتاب سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بوسہ دے دیا تو خلاف سنت کیسے ہو سکتا ہے ایسے ہی اگر قرآن کریم کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے تو کونسا شرک لازم آئے گا ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے۔

وہابی عقیدہ ۷

وہابی توحید (۷)

وہابی فرقے کا قرآن مجید سے انحراف

فتوی ثنائیہ ۲۱۲ } س: قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اولیاء اللہ و شہداء مردے نہیں ہیں اور شاید ایک آیت بھی اس مضمون کی ہے کہ اولیاء اللہ اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل ہو جاتے ہیں مرتے نہیں اس سے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اور سنتے بھی ہیں اس کا جواب قرآن و حدیث سے دیں۔

(ج) مردے کے معنی ہیں جس کی روح جسم سے الگ ہو جائے شہید پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اس لئے اس کے مردہ ہونے میں کیا شک ہے اگر اس کی روح جدا نہ ہو تو شہادۃ کیسی ہو! مگر زندگی کا اصل مقصد وہ پا گئے اس لئے منع کیا گیا کہ ان کو مردے نہ کہو یا مت سمجھو یہ نہیں کہ وہ دراصل مردے نہیں۔ اگر دراصل وہ مردے نہیں ہیں تو قبر میں کیوں رکھے گئے اور ان کی بیویوں کی ان کی عدت کیوں گزاری گئی بعد عدۃ نکاح ثانی کیوں کیے۔

(۲۳ جمادی الثانی ۳۹ھ)

marfat.com

حکم خداوندی کہ شہدا علیہم السلام کو مردہ نہ کہو

(۱) البقرہ ۲/۱۹ } وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے راہ میں قتل کیا گیا تم اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم بے وقوف ہو۔

فرمان خداوندی کہ شہدا علیہم السلام کو مردہ خیال کرنے سے بھی ایمان ضائع ہو جاتا ہے

(۲) ال عمران ۳/۱۶۹ } وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

اور جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ ہونے کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ زندہ ہیں اور ان کو ان کے رب کریم کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جو ان کو دیا وہ بہت خوش ہیں اور جو ان سے ابھی ملے نہیں ان کے پیچھے ہیں ان سے مبارک طلب کرتے ہیں ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

بتاؤ وہابیو؟ تم نے یہ عبارت لکھ کر یا جو تم ایسے الفاظ تقریروں میں کہتے ہو۔ مذکورہ دونو آیات قرآنیہ کی رو سے تم اسلام میں داخل رہے یا خارج؟ فیصلہ تم پر ڈالتا ہوں۔

marfat.com

وہابی عقیدہ (۸)

وہابی توحید ۸

وہابی مذہب خداوند کریم اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے

(۱) وہابی کوئی نماز پڑھے فریضہ سنن نوافل خداوند کریم سے دعا مانگنے کا مستحق نہیں رحمت خداوندی سے محروم ہے اور نہ ہی دربار خداوندی میں اسکی شنوائی ہے

(۲) وہابی مرجائے تو اس کے ورثا اور اکابرین اس کے لئے دعا مغفرت بھی نہیں کرتے کیونکہ ان کو یقین ہے کہ اس کی ذات شرعی نہیں تمام عمر بدن منی سے پلید رہا پلید پانی سے وضو کرتا رہا اس کی تمام عمر مطلقہ ثلثہ پر رجوع کرکے زنا کرتا رہا باپ بیٹا اکٹھے زنا کرتے رہے نوافل اور سنن سے محروم رہا۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی تمام عمر اس نے گستاخی کی لہٰذا اس کے لئے دعا خیر کرنا گناہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ رب العزۃ ہماری بات تسلیم بھی نہیں کریگا کیونکہ ہم بھی یہی جنس ہیں

(۳) وہابی نماز کے بعد ذکر اللہ درود شریف سے محروم ہے بلکہ ذکر اللہ درود شریف پڑھنے والے کو بدعتی کہہ کر پکارتا ہے۔ نماز کے بعد ذکر اللہ اور درود شریف پڑھنا بدعت ہے لیکن پیشاب اور جماع کے وقت مباح سمجھتا ہے۔

وہابی عقیدہ (۹)

وہابی توحید (۹)

وہابی مذہب میں پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ جائز ہے

marfat.com

فقہ محمدیہ کلاں $\frac{۱}{۱۲-۱۳}$ } پیشاب اور جماع کے وقت ذکر کرنا مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں اگر کوئی ایسی حالت میں اللہ کا ذکر کرے تو گنہگار نہیں ہوتا۔

محمد عمر: مسلمانو! خدارا انصاف کرو کہ وہابی موحد ہے؟ یا نہیں خداوند کریم سے دشمنی رکھتا ہے یا نہیں؟ اس سے کچھ تعلق رکھتا ہے یا اس سے بیزار ہے معاذ اللہ خداوند کریم اس کے ذکر کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے یا نگاہ محبت سے؟

شب برأت کو نوافل وہابی کے نزدیک بدعت اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا شرک عورت کے ساتھ ننگے جماع کرتے وقت لاالہ الااللہ کا ذکر کرنا کوئی گناہ نہیں سبحان اللہ وہابی نے ذکر اللہ کا وقت چن کر پسند کیا

اے گستاخو! تم اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہو مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت کیونکہ مقام پاک ہے اور عورت سے جماع کرتے وقت ذکر اللہ کرتے ہو اس سے زیادہ گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ ہے تمہاری توحید۔

مسلمانو! سن لو وہابی مذہب میں اولیاء اللہ کے متبرک حجروں میں ذکر اللہ کرنا شرک مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت اور پیشاب خانوں میں پیشاب کرتے وقت وہابی کا ذکر اللہ کرنا بدعت و شرک گناہ سے خالی ہے یہ ہے وہابی توحید جس کو وہابی معاذ اللہ پیشاب خانوں میں واضح کرتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ افعال قبیح ہے اور اسلام کی توہین ہے۔

لہٰذا خداوند کریم کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو وہابیوں سے سلام و کلام حرام سمجھنا چاہیئے کیونکہ گستاخ خداوند کریم ہیں۔

---

marfat.com

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کی حالت میں ذکر سے ممانعت کردی

ابوداؤد شریف ۱/۴ } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی مہاجرین سے حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا فارغ ہوکر وضو کرکے پھر آپ نے عذر پیش کیا کہ میں پیشاب کر رہا تھا فَقَالَ اِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی اِلَّا عَلٰی طُھْرٍ اَوْ قَالَ عَلٰی طَھَارَۃٍ ۔

تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بُرا مانا یا کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر بغیر طہارۃ کے کروں۔

اے اہلحدیث کہلانے والو پیشاب کرتے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتے ہو سبحان اللہ یہ ہے وہابی توحید اور تمہارا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنا۔

وہابی عقیدہ (۱۰)

وہابی توحید (۱۰)

غیر مقلد وہابی بیت اللہ کا بھی گستاخ ہے

فتوی ستاریہ ۱/۱۵۲ } سوال (۲۲۱) کیا قبلہ رخ پاؤں کرکے سونا جائز ہے (رسائل حکیم محمد عاشق از ابوہر)

جواب (۲۲۱) لیٹنے والے کی نیت اگر توہین کعبہ نہ ہو تو درست ہے۔

"محمد عمر" وہابی سمجھتا بھی ہے کہ قبلہ رُخ پاؤں کرنا گستاخی ہے لیکن پھر فتوی دیتا ہے

marfat.com

کہ اگر تو ہیں کعبہ نیت نہ ہو تو درست ہے جب سر سے کعبے کی طرف پاؤں کرنا توہین ہے تو نیت کا کیا سوال کسی کو گالی بکی جائے اور پھر کہے کہ میری نیت نہ تھی تو جس کو گالی کہی جائے وہ دو لپھڑ منہ پر رسید کرے گا اور پھر کہدے گا اوہو مولوی صاحب میری نیت نہ تھی ویسے ہی تمہارے گالی نکالنے سے مجھے جوش آگیا یہ وہابی صاحب کی سادگی کی دلیل ہے جرم کرکے کہتا ہے نیت نہ تھی سبحان اللہ۔

قرآنی فیصلہ

(۱) ال عمران ۴/۱ } اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ۔

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا جو مکے میں ہے بابرکت مقام ہے اور عالمین کے لئے ہدایت ہے۔

(۲) البقرہ ۲/۱۸ } وَ لِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ۔

اور ہر ایک کے لئے وجہ ہے وہ اسی کی طرف پھرنے والا تو تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔

(۳) البقرہ ۲/۱۷ } فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ ۔

پھر اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیریئے اور جہاں بھی تم ہو وہ اپنے موہوں کو مسجد حرام کی طرف پھیرو۔

کیوں بھئی وہابیو؟ بتاؤ اللہ تعالےٰ فرمائے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کرو اور تم وہابی

marfat.com

اپنے پاؤں بیت اللہ کی طرف کرو۔ تم وہابی فرقہ مکذب، منکر و گستاخ قرآن ثابت ہوئے یا نہ ؟ اب وہابی اور مسلمان کا فرق یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹا ہو یقین کرو کہ وہ وہابی ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے قبلے کی طرف پاؤں کر کے بیت اللہ کی گستاخی کرتا ہے۔ مکذب قرآن کریم ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فَوَلُّوا وُجُوْهَكُمْ فرماتا ہے کہ قبلے کی طرف اپنے منہ کرو اور وہابی پاؤں کرتا ہے مسلمانو! وہابی مذہب کا ایک یہ بھی نشان یاد رکھنا۔

(۴) البقرہ ۱/۱۵ } وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۝

اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن کی جگہ بنائی۔ ثواب کی جگہ کا احترام ضروری ہے جیسا کہ جوتے پہن کر مساجد میں نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ جائے ثواب ہے تو جائے احترام بھی ہے ایسے ہی بیت اللہ جائے ثواب ہے اس طرف حکم خداوندی مونہہ کرنے کا ہے۔

البقرہ ۲/۱۷ } سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا۔ تو جو مسلمان بیت اللہ کی طرف مونہہ کرے گا اس کو ثواب ہو گا کیونکہ بفرمان خداوندی مثابۃ للناس ہے اور پاؤں کرنے والا گستاخ اور گنہگار ہے

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ صفا اور مروۃ شعائر اللہ ہیں جہاں ولیہ کے قدم ٹک جائیں وہ شعائر اللہ بن جائیں تو جس کا انبیاء علیہم السلام نے طواف کیا ہو بھلا وہ شعائر اللہ کیوں نہیں بن سکتے اور میری سمجھ میں بات آگئی حقیقت یہ ہے کہ یہ قبلہ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے اس لئے وہابی پاؤں کرتا ہے۔

marfat.com

البقرہ ۲/۱۴۴ } فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ہم ضرور اس قبلے کی طرف آپ کا رخ پھیر دیں گے۔ جس طرف کو رسول اللہ صلے اللہ علیک آپ نے پسند فرمایا۔

چونکہ یہ بیت اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے اور جس سے آپ کو محبت ہے وہابی اس کو شرک سمجھتا ہے واقعہ فیر عرض کرتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں بات آئی کہ یا اللہ یہود و نصاریٰ کو ہم سے ہر کام میں تو نے الگ کر دیا ہے۔ قبلہ بھی اگر بدل دے تو ٹھیک ہے اللہ تعالےٰ نے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کا حکم دے کر مسجد حرام کی طرف رخ کر دیا تو وہابی نے شرک توڑنے کے لئے بیت اللہ کی طرف پاؤں کرنے کو جائز قرار دے دیا۔ آپ کا بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کو کفار نے بُرا منایا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو جواب دیا۔

البقرہ ۲/۱۴۵ } وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ اگر آپ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو تمام دلائل پیش کریں یہ آپ کے قبلے کی طرف رخ نہ کریں گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس بیت اللہ کی طرف رخ کیا کفار نے اس طرف رخ نہیں کیا لیکن ان کی رنجیدگی کو پورا کرنے کے لئے وہابیوں نے پاؤں کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ وہابیو تم سوچو کہ تم کس زمرے میں ہو۔

مسلمانو! اب تم سوچو جو وحدہٗ لاشریک کو مخلوق کا محتاج مانیں غیر محدود کو محدود کہیں قدیم کو حادث کہیں جب ذات خداوندی کے ہی منکر ہیں اپنی مرضی کا خدا انہوں نے تسلیم کر لیا ہے تو بیت اللہ کی وہ کیسے تعظیم کر سکتے ہیں جو فرقہ خداوند کریم کا منکر پاک مقام پر ذکر اللہ کرنے کو بدعت کہیں اور پیشاب کرتے ہوئے خدا کا ذکر کریں۔

marfat.com

بیت اللہ کی گستاخی کریں وہ قوم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور اولیاء اللہ کا کیا قدر کر سکتے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیت اللہ کا نشان

جامع صغیر ۲/۱۷۶ } اَلنَّظْرُ اِلَی الْکَعْبَۃِ عِبَادَۃٌ (ابو شیخ عن عائشہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبے کو دیکھنا عبادۃ اللہ ہے۔

اب وہابیو تم بتاؤ نظر چہرے پر ہے تو کعبے کی طرف چہرہ کیا آنکھیں کہیں تو عبادۃ اللہ لکھی گئی اور اگر پاؤں کئے تو کھاتے میں کعبے کا گستاخ و بے ادب لکھا گیا تو گناہ لازمی ہے وہابی فرقہ خداوند تعالےٰ "قرآن کریم" "بیت اللہ" انبیاء علیہم السلام خصوصاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" اولیاء اللہ اور اسلامی متبرکہ مقامات کا پورا اور صحیح گستاخ و بے ادب ہے اور سب کا بے ادب کبھی بخشش کا اُمیدوار نہیں ہو سکتا۔ ایک کے گستاخ کی نجات نہیں جو سب کا گستاخ ہو اس کا کیا ٹھکانا۔

حرمت اللہ بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر مومن مسلمان پر فرض ہے

الحج ۲۲/۲۹ } وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ۔

اور چاہیئے کہ لوگ بیت اللہ (قدیم گھر) کا طواف کریں اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے عزت والے مقامات کی تعظیم کریں گے تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان کیلئے

marfat.com

خیر ہو گی۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں بیت اللہ کو حرمت اللہ کا خطاب دے کر عزت بخشی ہے انسان کو ان کی تعظیم کرنا شرک یا منع نہیں ہے بلکہ حکم الٰہی پر عمل کرنا ہے اور جو ان کی تعظیم نہ کرے وہ دشمن خداوند اور منکر قرآن ہے اور بیت اللہ یعنی مسلمانوں کا کعبہ جو تمام دنیا سے پہلا مقام برکت ہے۔ جیسا ارشاد خداوندی ہے

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے تیار کیا ہے وہ ہے جو مکے میں ہے بڑا بابرکت ہے اور عالمین کے لئے ہدایت کا مقام ہے۔

بتاؤ وہابیو! تمام عالمین میں سب سے پہلا مقام بیت اللہ ہے جس کی عزت و برکت قرآن کریم سے ثابت ہوئی تو تمام عالمین سے پہلا بابرکت اور عزت والا مقام اللہ تعالےٰ نے اسی کعبہ کو تیار فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے حرمت اللہ کی عزت کرنا ہر ایماندار پر فرض کر دیا تو بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر ایماندار پر خداوند کریم نے فرض فرما دیا اب تم کہتے ہو اور تم نے کعبے کی طرف پاؤں کرنا جائز کہ دیا۔

اب بتاؤ کہ تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا نہ؟ حرمت اللہ کے گستاخ ثابت ہوئے یا نہ؟ اللہ تعالےٰ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ فرمائے تم اسے پاؤں دکھاتے ہو خوب ھدیٰ للعالمین کا قدر کیا۔ یہ ہے فرقہ وہابیہ

اے قرآن مجید کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر گستاخی کرنے والو بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے سب سے اوّل خداوند کریم کے حرمت اللہ کی گستاخی کر کے حدود خداوندی کو توڑنے والو تمہارے نزدیک دنیا میں سوائے تمہارے نجد کے جس پر تم

marfat.com

سلام پڑھتے ہو سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَعَلٰی مَنْ حَلَّ بالنجد کے کوئی عزت والا مقام نہیں اور سوائے نجدی سلطان کے تمہارے نزدیک کوئی نبی اللہ ہادی اللہ صاحب عزت نہیں ثابت ہوا کہ اللہ کے حرمت اللہ" اللہ تعالےٰ کے دین اسلام" اللہ تعالےٰ کے قرآن کریم" اللہ تعالےٰ کے خاص نبی اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے اولیاء اللہ اور ایماندار امت محمدیہ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی تم اس زمرے میں شامل ہو۔

شعائر اللہ کی تعظیم

الحج ۱۷/۴ } وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝
اور جو شخص اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا بیشک یہ پاک دلوں کی دلیل ہے۔

جب اوپر ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ حرمت اللہ کی حدود کو توڑنے والا گستاخ ہے تو اس آیۃ مذکورہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ شعائر اللہ یعنی بیت اللہ" حجر اسود" صفا مروہ" گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" جبل احد" مساجد اللہ خصوصاً مسجد حرام اور مسجد نبوی وغیرہم کی تعظیم کرنے والا پاکیزہ دل رکھتا ہے اور جو ان کی تعظیم سے محروم ہے اس کا باطن عند اللہ یعنی بقانون قرآن کریم پلید ہے ظاہراً منی سے پلید پلید پانی پلید کپڑے باطناً حرمت اللہ کتاب اللہ کی گستاخی سے پلید اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی خوراک بھی ان کی جنس ہی بنائی گوہ" کچھوا" بچھو" خنزیر اور منی کیونکہ باطن پلید کو خوراک بھی پلید ہی زیبا ہے یہ میرے رب العزۃ کی تقسیم ہے اس لئے

marfat.com

تم نے خداوند کریم کا انکار کر دیا۔

نہ بنی وہابیو عبد الوہاب لگتی بات کرنا کہ قبلے کی طرف پاؤں کرنا تعظیم ہے یا گستاخی اور بیت اللہ کا گستاخ عند اللہ گنہگار ہوگا یا مثاب؟ قرآن کریم کے تم گستاخ بیت اللہ کے بھی گستاخ خداوند کریم نے بھی تمہیں اس کے بدلے میں مقام دیا تو نجد خوراک و لباس عطا فرمایا تو دنیا سے نرالا۔ اب تم سوچو کہ تمہارا خداوند کریم سے کیسا تعلق ہے۔

مسجد حرام کے گستاخ کو سزائے خداوندی

الحج ۱۷/۲۲ } اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاکِفُ فِیْہِ وَالْبَادِ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے راستے سے پھر گئے اور مسجد حرام سے منہ پھیر لیا جس کو ہم نے مقامیوں اور مسافروں کے لئے یکساں بنائی ہے۔ جو شخص اس میں ظلم سے کجروی کا ارادہ رکھتا ہے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

(۱) اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مسجد حرام اور فی سبیل اللہ یعنی صراط مستقیم کو یکساں درجہ عطا فرمایا۔

(۲) مسجد حرام اور صراط مستقیم سے اعراض کرنے والے پر کفر کا فتویٰ عائد فرمایا۔

(۳) مسجد حرام میں داخل ہونے والے مسافر و مقیم عزت و عبادۃ کرنے والے کو یکساں

marfat.com

ثواب ملتا ہے اور روگردانی کرنے والوں کو یکساں عذاب الیم کی سزا ملتی ہے۔

(۴) مسجد حرام کی گستاخی کرنے والا قدمی ہو یا لسانی عند اللہ کافر ہے۔ عذاب الیم کا مستحق ہے۔

اور وہابیو مسجد حرام کی طرف پاؤں کر کے گستاخی کرنے والو قرآن کریم کے قانون سے تو اس عقیدہ وہابیہ پر عمل کر کے نجات کی کوئی صورت نہیں بنتی کیونکہ وہابی عمل جہنم کی طرف لے جا رہا ہے اب تم فیصلہ کر لو کہ وہابی مذہب از روئے قرآن کریم عذاب الیم کی طرف لے جانے والا تمہیں پسند ہے یا نبی کریم اور اولیاء اللہ کا طریقہ جو شعائر اللہ کے احترام کا سبق دیتا ہے یہ درست ہے ؟

قرآن کریم نے چونکہ فرقہ وہابیہ کے ہر عقیدے کا رد کیا ہے اسی لئے وہابی مولویوں نے قرآن کریم کو بھی پس پشت ڈالنے کا فتویٰ دے دیا اور پاؤں کے نیچے رکھ دیا یہ ہے فرقہ جو موحد ہونے کا مدعی ہے۔

اب مسلمانو! فیصلہ تم پر ہے۔ اصحب فیل نے بھی بیت اللہ سے دشمنی کی تو اس کا جو حشر ہوا وہ قرآن کریم میں مذکور ہے اب جو اس فرقہ کا حال ہوتا ہے وہ فقیر اخیر میں عرض کرے گا۔

احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیت اللہ کا احترام

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی قبلے رخ تھوک ڈالنے کی ممانعت

(۱) بخاری شریف ۱/۵۸ } حدثنا قتیبۃ قال نا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی اللہ علیہ

marfat.com

وسلم رَأٰی نُخَامَۃً فِی الْقِبْلَۃِ فَشَقَّ ذَالِکَ عَلَیْہِ حَتّٰی رُءِیَ فِی وَجْھِہٖ فَقَامَ فَحَکَّہٗ بِیَدِہٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی صَلَاتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ اَوْ اِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِہٖ فَبَصَقَ فِیْہِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ یُفْعَلُ ھٰکَذَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوک دیکھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ بہت شاق گزری حتیٰ کہ آپ کا رنگِ انور سرخ ہو گیا کھڑے ہو کر آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو صاف کیا پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی مسلمان جب نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور یقیناً بندے اور قبلے کے درمیان اللہ تعالےٰ موجود ہوتا ہے تمہارا کوئی آدمی قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے پھر آپنے اپنی چادر کا ایک پلّہ لیا اس میں تھوکا ایک دوسرے کو مل دیا فرمایا ایسے کرلے۔

کیوں جی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو قبلہ رخ تھوکنے سے ناراض ہو جائیں اور تم اس طرف پاؤں کرو اب تم سوچو کہ کس طرف تھوکا جاتا ہے اور پاؤں کس کو دکھایا جاتا ہے۔

marfat.com

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ مسلمان اپنے دونوں فرجین قبلے کیطرف نہیں کر سکتا

بخاری شریف ۱/۵۷ } حدثنا علی بن عبد اللہ قال ناسفین قال نا الزھری عن عطأ بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا الخ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی ایک ٹٹی جائے تو وہ نہ قبلے کو منہ کرے اور نہ ہی قبلے کی طرف پیٹھ پھیرے۔

کیوں جی! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی تم نے بیت اللہ کی تعظیم سن لی اور یہ بھی سن لیا کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو اپنے بیت اللہ کی گستاخی سے منع فرمایا اور تعظیم کا حکم جاری فرمایا۔

او اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے تمہارا اعلان اور یہ ہے تمہارا عمل ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور۔

قبلے کی طرف کا احترام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابو داؤد ۱/۷۵
کنز العمال ۴/۱۰۶ } حدثنا یحیٰی بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث عن محمد بن جحلان عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ وَلَا يَزَالُ فِيْ يَدِهٖ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبْصُقَ فِيْ وَجْهِهٖ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَتْفِلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَاِنْ عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ فَلْيَفْعَلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذَالِكَ اَنْ يَتْفِلَ فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ يَرُدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ =

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بل دار چھڑی کو پسند فرماتے اور ہمیشہ اپنے دست پاک میں مٹھی دار چھڑی رکھتے مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلے کی طرف کھنکار دیکھا تو اس کو کھرچ دیا پھر غضب ناک حالت میں لوگوں کے سامنے تشریف لائے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سے کوئی قبلے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف اپنے دائیں طرف اور قبلہ رُخ نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو ایسے تھوکے اور ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر مل دیا۔ فرمایا ایسے کرلے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ جس حرکت میں سخت اور گستاخی بیت اللہ ثابت ہو وہ حرکت رُخ قبلہ میں کرنا ایمان سے خارج ہونا ہے اس کی طرف تھوکنا گستاخی لہٰذا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمادی اور غضبناک

marfat.com

بھی ہے تاکہ میری امت کو ثابت ہو جائے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا بہت بڑا احترام ہے اور بیت اللہ کی معمولی گستاخی کو بھی آپ پسند نہیں فرماتے اب تم خود سوچو کہ تمہارے روبرو کوئی شخص تمہاری طرف پاؤں کر کے بیٹھ جائے یا لیٹ جائے تو تم اس کو برا مناؤ گے یا نہیں؟ جب تمہیں یہ فعل ناگوار گزرتا ہے تو رب العزۃ کو یہ فعل کیسے گوارہ ہو سکتا ہے اور پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ تمہارا فعل تکلیف دہ ہے۔

اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے تمہارا کیا ٹھکانہ

بیت اللہ کی گستاخی کرنے والا اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چاہتا ہے،

ابوداؤد ۱/۶۷ } حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی عمر وعن بکر بن سوادۃ الجذامی عن صالح بن خیوان عن ابی سھلۃ السائب بن خلاد قال احمد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذَالِکَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَھُمْ فَمَنَعُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ ذَالِکَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نعم وحسبت انہ قال اِنَّکَ اٰذَیْتَ اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

marfat.com

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی تو قبلے کی طرف تھوک دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد اس کی اقتدا میں کوئی نماز نہ پڑھے لوگوں نے اسے روک دیا اور اُسے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیری اقتدا سے ہمیں منع فرما دیا ہے یہ واقعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا گیا کہ ہم نے اس امام کو امامت سے روک دیا ہے فرمایا بہت اچھا راوی نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔

وہابیو جو شخص شعائر اللہ ولی اللہ کے قدموں کی جگہ کی تعظیم نہ کرے وہ منکر و مکذب قرآن ہے پھر جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کو پس پشت ڈالے۔ اللہ تعالےٰ جس طرف منہ کرنے کا حکم جاری فرمائے اس طرف وہ پاؤں کرے تو ایسا شخص گستاخ بیت اللہ منکر و مکذب قرآن کیوں نہ ثابت ہوگا۔ اور اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ بیت اللہ کے گستاخ کی امامت حرام ہے لہٰذا وہابیوں کی اقتدا میں نماز حرام ثابت ہوئی

"وہابی" مولوی صاحب بخاری شریف میں لکھا ہے کہ قبلہ رخ پاؤں کرنے جائز ہیں۔

"محمد عمر" وہابی صاحب فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم نے سنا نہیں مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

marfat.com

بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا مقام جہنم ہی ہے اور کچھ نہیں اب تمہارے سامنے وہ الفاظ جس سے تم نے غلط بیانی کی ہے وہ الفاظ لکھتا ہوں۔

بخاری شریف ۱/۱۱۴ } ابو حمید سعدی سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز زیادہ یاد ہے نماز کا بیان کرتے ہوئے ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِہِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی۔

ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پورا عمل بیان فرمایا اور کر کے دکھایا جب سجدہ کیا تو نہ بازو بچھائے اور نہ ہی پہلو سے لگائے اور اپنے دونو پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور جب دونو رکعتوں میں بیٹھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں کھڑا رکھا۔

وہابی صاحب تمہارے استدلال کے قربان جائیے حتی سے گدھ لکھتے ہو حوز سے حمار قرآن مجید کے بھی معرف مشہور ہو لیکن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بدلنے کے تم امام ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کی ہیئت کذائیہ ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتائی کہ اپنے دونو پاؤں سجدے کی حالت میں ایسے سیدھے رکھے کہ ان کی انگلیوں کا رخ عین سمت قبلہ تھا اور جب التحیات بیٹھا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں پر بیٹھ کر دکھایا کہدو وہابیو آ منہ

marfat.com

سر سجدے میں وہ بھی قبلہ رخ اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ عین قبلے رخ اور پاؤں کے تلوؤں کا رخ پچھلی طرف تاکہ ثابت ہو جائے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں تیرے قبلہ کی طرف سر سے پاؤں تک جھکا ہوا ہوں لیکن میں پاؤں کے تلوے پیٹھ کی طرف رکھ رہا ہوں تاکہ تیرے گستاخوں میں نہ لکھا جاؤں۔ اور دائیں پاؤں کو التحیات میں کھڑا رکھا اور بائیں پر بیٹھے یہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم دونو پاؤں التحیات میں بائیں طرف نکالتے ہو لو لو وہابیو

آمنّا

یہ تھی تمہارے استدلال والی حدیث جس سے قبلے رخ تلویں کرنا ثابت نہ ہوا اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمہارا بہتان ثابت ہو گیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حدیث شریف کو لگاڑتے ہو یا عمل کرتے ہو۔

دُنیائے وہابیت کو فقیر انعامی چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی وہابی بخاری شریف کی ایک حدیث یا کسی کتب احادیث سے ایک حدیث دکھا دے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قبلے کیطرف پاؤں کے تلوے کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود تمام عمر میں ایک دفعہ بھی بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹے یا بیٹھے ہوں تو ایسے شخص کو

مبلغات یک صد روپیہ نقد انعام

دیا جائے گا ورنہ خدا کا خوف کرو رب کریم جدھر فَثَمَّ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ فرما رہا ہے ادھر منہ ہی کرو پاؤں نہ کرو پاؤں اور منہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عام رواج کی طرف دیکھو تو بھی ادب کے خلاف ہے بے ادبی کر لی تو کر دیا کہ نیت بے ادبی کی نہیں مجلس میں بیٹھے ہوں تو کسی بزرگ یا مولوی یا باپ کی طرف پاؤں کر کے بیٹھیں یا لیٹیں

marfat.com

تو تم خود سوچو کہ کتنی ناراضگی کرے گا گستاخ کہے گا بیت اللہ تو دور معلوم ہوتا ہے لیکن جب بیت اللہ کی طرف ایماندار متوجہ ہوتا ہے تو رب العزت متوجہ اور سامنے ہوتا ہے۔ تو تم نے بیت اللہ کی طرف پاؤں نہیں کئے بلکہ ذات خداوندی جو اقرب ہے اس کی طرف پاؤں کئے تو تم خداوندی گستاخوں میں لکھے گئے بجائے اس کے کہ تم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا کا باعث بنو تم ان کے غضب کا باعث بن گئے تو تمہارا وہابیوں کا فرقہ مغضوب علیہم میں کم نہ رہا اب تم سوچو کہ تم نے صراط مستقیم کی طرف پاؤں کر کے گستاخی کی اور کیلئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ بن کر جہنم قبول کر لیا اب تم سوچو کہ تم کیسے رہے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابی توحید کے یہ دس اصول فقیر نے تمہارے سامنے رکھ دیئے ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی فرقہ اپنے دعوے کے موافق صحیح اور سچے موحد ہیں یا نہیں اور وہابی فرقہ موحد کہلانے کا حقدار ہے یا نہیں؟ یہ عشرہ کاملہ وہابی کے وہ عقائد و اعمال ہیں جو ان کی اصل کتابوں سے لکھے گئے ہیں جن سے وہابی ایک کا بھی انکار نہیں کر سکتا گر وہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ یہ ہے فرقہ وہابیہ کی توحید کا نمونہ اب آگے فقیر ان کے اہلحدیث کہلانے کا پول بھی واضح کرتا ہے کہ فرقہ وہابیہ کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنا تعلق ہے۔

marfat.com

صلی اللہ
علیہ وسلم

غیر مقلدین وہابیوں کا

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق

marfat.com

وہابیوں کا عقیدہ (۱۱)

وہابیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوۃ (۱)

وہابی مذہب میں ذکر اللہ اور درود شریف کا متبرک وقت،

فتوی ثنائیہ ۱/۳۵۶ / ۳۵۷ } س: عورتیں حیض اور نفاس کے دنوں میں ذکر اذکار تسبیح یا درود شریف پڑھ سکتی ہیں یا نہیں۔

ج: حائضہ عورت پر روزہ کی قضا لازم ہے نماز معاف ہے اور درود وغیرہ سے منع کی کوئی قوی دلیل نہیں ذکر اور درود پڑھ سکتی ہے ۲۸ ذی الحجہ ۳۱ھ

محمد عمر: مسلمانو بتاؤ جس ذکر کو اللہ تعالےٰ پاک اور اس کے فرشتے پاک پڑھیں اور تم پلید پڑھو۔

کیا تم پلید مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو تو تمہارا عمل سنت اللہ ہے یا سنت ملائکہ ہے یا سنت وہابیہ ہے؟

وہابی فرقہ عملاً و قولاً گستاخی میں مشہور ہے جیسا کہ مسلمان کو اس تحریر سے ثابت ہو گیا۔

تمہارے وہابی مذہب میں شب برات با برکت رات اور برکت وقت میں پاک آدمی ہو یا عورت ذکر اللہ اور درود شریف نہیں پڑھ سکتی لیکن بصورت حیض پڑھ لے تو مضائقہ نہیں۔ اب تم فیصلہ کر لو کہ تمہارا مذہب وہابی خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا وقار سمجھتا ہے اور نجاست کو کتنا؟ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سابقین سے اللہ تعالےٰ اس کے بعد اس کے فرشتے اب تم فیصلہ کر لو کہ معاذ اللہ وہ پلید

marfat.com

وجود سے پڑھتے ہیں یا پاک وہ تو ہر نجاست سے پاک ہیں جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف پڑھنا پاکیزہ وجودوں کا فعل ہے پلید اس کر نہیں پڑھ سکتا تمہارے وہابی مذہب کی کتب سے صاف واضح ہو گیا ہے کہ وہابی فرقہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین اور گستاخ ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ظاہراً صالحیت کی تصویر بنا رکھی ہے اور اعلان توحید و سنت محض دھوکہ بازی ہے۔ ابلیس وجوداً "حقیقۃً" ظاہراً و باطناً بالذات پلید ہے اس لئے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہی نہیں۔ اب تم سوچو کہ تم فرقہ وہابیہ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ اور مومنین کے دھڑے میں شامل ہو یا ابلیسی زمرے میں؟۔

وہابی عقیدہ (۱۲)

عداوۃ (۲)

وہابیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ کا وظیفہ لا الہ الا اللہ میں شامل نہیں

فتوی نذیریہ ۱/۴۴۹ } سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ وظیفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب: وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے واللہ تعالےٰ اعلم حررہ: السید ابوالحسن عفی عنہ (سید نذیر حسین)

ھوالموفق بیشک ذکر اور وظیفہ کے لئے صرف لا الہ الا اللہ ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا انضمام کسی روایت سے ثابت نہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل الذکر لا الہ الا اللہ افضل الدعاء الحمد للہ الحمد للہ

marfat.com

رواہ الترمذی وابن ماجہ یعنی افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔

"محمد عمر:"۔ اس عبارۃ مذکورہ سے نام کے اہلحدیث کہلانے والوں کا پول کھل گیا کہ ان کا دعویٰ سچا ہے یا جھوٹا جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو وظیفہ نہ سمجھے اس جیسا بدقسمت کون ہو سکتا ہے قرآن کریم پڑھ کر دیکھو۔

محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا وظیفہ اللہ تعالےٰ خود پڑھتا ہے

الاحزاب ۲۲/ { اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔

بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہی رہتے ہیں

بتاؤ وہابیو! کیا یہ وظیفہ ہے یا نہیں؟ وظیفہ وہی ہے جو متواتر پڑھا جائے اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ ہر وقت پڑھتا رہتا ہے کیا تمہیں خداوند کریم سے بھی عناد ہے کہ جس کے ذکر کو وہ اپنا وظیفہ بنائے تم اس سے باز رہتے ہو۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے تمام مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا

الاحزاب ۲۲/ { یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اے ایمان والو تم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

پر درود شریف پڑھو اور سلام بھی پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

کیوں جی! اب تو اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں کو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وظیفے پڑھنے کا حکم جاری فرما دیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی شرط لگا کر بتا دیا کہ ہر شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھتا ہے وہ اٰمَنُوْا میں شامل نہ ہو۔

چونکہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کو پڑھنا پسند نہیں کرتے اللہ تعالےٰ نے تمہیں ایمانداروں کی جماعت سے ہی خارج کر رکھا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۳)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۳)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنا وہابی مذہب میں حرام ہے

فتوی شنادیہ ۱/۹۹ } سوال (۸۷) فی زمانہ جو ایک رواج عام مسلمانوں میں ترقی کر رہا ہے۔ باقاعدہ مجلس میں مغزلیات آپ کی ولادت میں باآواز بلند پڑھی جاتی ہیں بعد ازاں شیرینی بھی تقسیم کی جاتی ہے آیا اس کا شریعت محمدیہ میں ہمیں پتہ چلتا ہے یا نہیں؟ اور لوگ اس کو کار خیر سمجھ کر رونق دیتے ہیں یہ فعل سنت ہے یا بدعت ہے؟ (مسائل عبدالحکیم از بجنور)

جواب (۸۷) شریعت محمدیہ میں فی زمانہ بہیئت کذائیہ جو مجالس میلاد منعقد کی جاتی ہیں ان کا ثبوت شریعت محمدیہ میں قطعاً مفقود اور لاپتہ ہے بلکہ ایسی مجلسیں شریعت محمدیہ میں مرسوم بمجالس شرکیہ و بدعیہ ہیں اور ایسی مجلسوں میں اشعار و

marfat.com

غزلیات وغیرہ پڑھنا اور سننا دونو حرام ہیں۔

"محمل عمر" وہابیو! بتاؤ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر دشمنان رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو اور اپنی تعریف اشعار میں نہ سنتے تھے؟

اہلحدیث کا نام رکھا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والو فقیر بخاری شریف سے عرض کرتا ہے۔

(۱) بخاری شریف ۱/۴۵۶ { حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفیان ثنا الزھری عن سعید ابن المسیب قال مَرَّ عُمَرُ فِی الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ یُنْشِدُ فَقَالَ کُنْتُ اُنْشِدُ فِیْہِ وَ فِیْہِ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنْکَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ اَنْشُدُکَ بِاللّٰہِ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد سے گزرے اور حضرت حسانؓ اشعار پڑھ رہے تھے۔ حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا اور اس میں تم سے بہتر موجود ہوتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ تمہیں خدا کی قسم صحیح صحیح بتاؤ کہ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اے حسان تو میری طرف سے جواب دے اور دعا بھی

marfat.com

فرمائی کہ اے اللہ جبرئیل علیہ السلام سے اس کی مدد فرما ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں بالکل سچ ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں مسجد میں اشعار پڑھے جاتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھتے رہے۔ مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں اشعار پڑھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہوئے۔

وہابی فرقہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعریفی اشعار پڑھنے کو حرام کہتا ہے اپنے وہابیوں کے اکابرین اور وہابی علماء کے اشعار پڑھنا فخر اور وہابی اسلام سمجھتا ہے ثابت ہوا کہ یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافی اشعار پڑھ کر رحمت کے فرشتے کا خواہشمند نہیں بلکہ وہابی جہنمی ملائکہ والشر رحمت غرقابی کی معیت کو پسند کرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رحمت والے فرشتوں سے متنفر ہے اسی لئے آپ کے وظیفہ سے گریز کرتا ہے۔

اور اپنے مولویوں کی تعریف کے اشعار اپنے ہر رسالوں میں شائع کرتے ہیں۔ مختصراً سنئے مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کے شان میں لکھا گیا ہے۔ (مسلک اہلحدیث کا ترجمان داعی)

الاعتصام

جمعۃ المبارک ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء
مولوی ثناء اللہ امرتسری۔

marfat.com

پروفیسر خالد یزدانی ایم اے

علم دین کے گلزار تھے نثار اللہ
ادب کے قلزم ذخار تھے نثار اللہ

کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے نہاں تھا
مثال دیدۂ بینا رہے نثار اللہ

ہر ایک معرکہ میں جبل استقامت تھے
وطن کے غازی جرار تھے نثار اللہ

وہابیو! اب بتاؤ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھنے وہابی مذہب میں حرام اور شمولیت مجلس حرام لیکن منحرف قرآن مبدل دین حقہ کے سرغنہ کے شان میں اشعار بنانا لکھنا پڑھنا اور مجالس میں سنانا ثواب تو یہ وہابی مذہب کو ہی زیبا ہے۔

(۲) البدایۃ والنہایۃ ۲/۲۵۸ } قَالَ خُزَیم بن اوس هَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ مُنْصَرِفًا مِنْ تَبُوكَ فَاَسْلَمْتُ فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بن عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ اَنْ اَمْتَدِحَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُلْ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ فَاَنْشَاَ يَقُوْلُ ۔

marfat.com

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صُلْبٍ إِلَى رَحِمٍ إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ
حَتَّى احْتَوَى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدَفَ عُلْيَا تَحْتَهَا النُّطَقُ
وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْـ أَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْأُفُقُ
فَنَحْنُ فِي ذَالِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّـ ـوْرِ وَسُبْلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

خزیم بن اوس رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرۃ کی اور غزوۂ تبوک سے واپسی پر میں خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلام قبول کیا عباس بن عبد المطلب سے میں نے سنا فرماتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کی تعریف کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ تیرا منہ کبھی بند نہ کرے گا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشعار پڑھنے شروع کر دیے۔

یہ نعت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پڑھی پھر آپ نے دعا بھی فرمائی۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی نعت پڑھنی سنت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نعت خواں سے خوش ہوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا اہلحدیث نام کہلانا محض بناوٹ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے ورنہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہی تمہارا عمل اور عقیدہ صحیح ہو جانا چاہیئے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی میں تم وہابی فرقہ ہندو سکھ عیسائی اور

marfat.com

یہودی سے سنت لے گئے ہو اور جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی امتی مسلمان تعریف کرے تم اس کو حرام کہتے ہو حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان بیان کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور تمام سلف صالحین کا معمول ہے البتہ ابلیس اس عمل سے محروم ہے اب تم سوچو کہ تم کس زمرے میں شامل ہو؟

(۳) الخصائص الکبریٰ ۱/۱۹۰ } کاخرج البیھقی عن عائشۃ قالت لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جعل النساء والصبیان یقلن = حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے عورتوں اور بچوں نے یہ نعت خوانی کی۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

اے فرقہ وہابیہ اگر تم واقعی سچے اہلحدیث ہو تو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کو سنت سمجھو اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کے اشعار پڑھ کر سنت پر عمل کرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کرنے والوں کو برا نہ سمجھو اور نہ ہی برا کہو اگر اس کے منہ سے کوئی غلط لفظ نکلے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخی ہو تو اسے محبت کے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرو وہابی فرقہ کی تقلید ترک کرو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا عمل اول بناؤ۔

marfat.com

وہابیوں کا عقیدہ (۱۴)

وہابی عداوت (۴)

وہابی مذہب میں مجلس میلاد شریف کا انعقاد شرک ہے،

فتوی ستاریہ ۱/۶۴ سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از کتاب وسنت جائز ہے یا نہیں اور اس قسم کے فعل کی کوئی دلیل قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر از منہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مل سکتی ہے یا نہیں اگر قرون ثلثہ میں میلاد مروجہ کا وجود نہ مل سکے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کتنے دنوں بعد یہ فعل دنیائے اسلام میں رائج ومروج ہوا ہے؟

(المستفتی مولوی محمد عبدالمعبود صاحب از دیناج پور)

جواب (۱) ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از روئے کتاب وسنت قطعاً حرام اور بدعت بلکہ داخل فی الشرک ہے کیونکہ اس کا ثبوت نہ تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ کسی صحابی سے نہ کسی تابعی سے غرض قرون ثلثہ میں اس کا وجود بالکل مفقود ہے نہ از منہ ائمہ اربعہ میں اس کا پتہ لگتا ہے بلکہ ساتویں صدی میں یہ بدعت بجانب خود ایجاد کی گئی ہے۔

محمد عمر:۔ کیوں جی وہابیو قرآن مجید کتاب خداوندی کا نام کیوں نہیں لیا تمہاری زبانی ثابت ہوا کہ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر انفرادی یا اجتماعی طور پر کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے سنت اللہ ہے اور جو مسلمان کہلا کر سنت اللہ کا منکر

marfat.com

ہے اور بدعت کا فتوی دیتا ہے وہ موحد کہلانے کا حقدار نہیں۔ ملاحظہ ہو فقیر کی کتاب مقیاس میلاد شریف جو قرآن شریف احادیث صحیحہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمولات سے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان کرنا مستحسن ثابت کیا ہے۔ وہابیوں کا میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن منانے کی اس لئے مخالفت ہے کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادۃ کے دن سے ابلیس کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل شیاطین کی ترسیل آسمانوں کی طرف جاری تھی۔ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ۱۲ ربیع الاول شریف میں ہوئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے شیاطین کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَاعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

اور ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا اور ستاروں کو شیاطین کے لئے مار مقرر کر دی اور ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہے۔

ستاروں کو یہ حکم خداوندی کہ شیاطین آسمانوں کی طرف بڑھیں تو تم ان پر ٹوٹ پڑو اور بھگا دو اس حکم خداوندی کا اجرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ کے دن سے شروع ہوا تو یہ فرقہ وہابیہ ہر ۱۲ ربیع الاول شریف کو سوگ مناتے ہیں کہ ہمارے بڑے کو اس دن سے کیوں روکا گیا اور پھر جیسا کہ ستارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سایہ

marfat.com

آسمانوں کے لئے زینت کا سامان بھی ہیں اور شیاطین کو مارنے کا فائدہ بھی دیتے ہیں ایسے ہی ہم بھی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد شریف کے دن بجلی کے بلبوں اور ٹیوبوں سے جلسوں کو سجاتے ہیں تو وہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یوم ولادۃ کی خوشی میں زیبائش کا ثواب بھی پاتے ہیں اور قرن شیطان یعنی فرقہ وہابیہ کو مار کا فائدہ بھی دیتے ہیں تو حقیقۃً فرقہ وہابیہ کو مجالس میلاد شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انعقاد سے شرک اسی سے پٹتا ہے کہ ہمارے اکابرین کو آسمان کی طرف بڑھنے سے روکنے کا دن ہے۔ تو یہ ان کے فطری انس کے تعلق کا سبب ہے جس مجبوری کی بنا پر یہ بیچارے شرک کہتے ہیں ورنہ شرک تو وہ ہوتا ہے کہ جو کام خداوند کریم کے لئے کرنا تھا۔ وہ مخلوق کے لئے کیا جائے تو ذات خداوندی کی طرف میلاد شریف کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو انتظام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے نہیں کیونکہ ولادۃ محال ہے۔ یوم ولادۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے موافق عمل کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہیگا۔ وہابی عقیدہ (۱۶)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۵)

فتاویٰ ستاریہ ۳/۷ } اور درود جو آج کل مخترعین نے اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ مثل درود تاج اور درود لکھی وغیرہ یہ سب خلاف شرع اور حدیث کی رو سے بدعت ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

"محمد عمر" وہابی مذہب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر احترام و ادب کے ساتھ

marfat.com

درود شریف پڑھنے بدعت ہیں لیکن نجدی پر سلام پڑھنا یہ سنت وہابیہ ہے بدعت نہیں

تحفہ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی ص۱ | سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَ مَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ سلام ہو نجد پر اور نجد کے رہنے والوں پر۔

کیوں فرقہ وہابیہ مہربانی کرکے ذرا یہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کسی حدیث سے دکھا دو یا فقیر اس کے خلاف دکھاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم فرقہ وہابیہ نجدیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالف پارٹی ہو آپ کی مخالفت میں تمہیں کوئی چیز پسند نہیں۔

او اہلحدیث کہلانے کے مدعیو تم وہابیوں نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نجدیوں کو مقدم سمجھا ہے اور نجد کو گنبد خضرا سے زیادہ شان والا سمجھا ہے۔ اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نجد اور نجدیوں کے سلاطین کا ذکر وہابی کا عین ایمان ہے فدا یہ تو فرمایئے کہ نجدی پر سلام سنت واجب اور فرض ہے؟ یا یہ تمہاری ایجاد وہابیہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہزاروں طرق سے مذکور ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب بھی سوال کیا گیا تو آپ نے علیحدہ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف جس زبان میں جس طریقے سے پڑھا جائے صحیح ہے بشرطیکہ گستاخانہ الفاظ نہ ہوں مودبانہ الفاظ میں ہم ہر طرح درود شریف پڑھ سکتے ہیں کیونکہ حکم خداوندی صَلُّوْا عَلَیْہِ عام ہے اگر اس کی زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب مقیاس میلاد کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ ایمان دل کی تسلی ہو جائے گی۔ فقط

marfat.com

وہابی عقیدہ (۱۷)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۶)

وہابی مذہب میں گنبد خضرا اور اولیاء اللہ کی زیارت گاہیں شرک و الحاد کا سبب ہیں،

(۱) فتح المجید عبدالرحمٰن بن حسن وہابی ۲۰۸

فَاِنَّ هٰذِهِ الْقِبَابَ وَالْمَشَاهِدَ الَّتِیْ صَارَتْ اَعْظَمَ ذَرِیْعَةٍ اِلَی الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرَ وَسِیْلَةٍ اِلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْیَانِهٖ غَالِبٌ۔

پھر یقیناً یہ تمام قبے اور زیارت گاہیں جو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں اور اسلام کے مٹانے اور اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی بہت بڑا وسیلہ ہیں

"محمد عمر":- وہابیو! اب تم ہی بتاؤ اگر تمہارے مذہب میں کوئی ایک سمجھدار انسان ہے کہ ہمارے مزارات اولیاء اللہ پر خصوصاً گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا ہزاروں کی تعداد میں قرآن شریف نہیں پڑھتے؟ اور پڑھ پڑھ کر صاحب قبر کو ثواب پہنچایا جاتا ہے کیا گنبد خضرا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف میں ہر وقت صلوۃ وسلام اور قرآن شریف نہیں پڑھا جاتا؟ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ کا درود شریف گنبد خضرا پر نازل ہوتا ہے۔ یا گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس ہو جاتا ہے۔

کیا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں ہزاروں اقطاب، ابدال، اوتاد اور اولیاء اللہ حضری نہیں دیتے؟ جس سے تم محروم ہو اور اللہ تعالےٰ تمہیں محرومیت

marfat.com

کی توفیق ہی نہیں دیتا بلکہ تمہارے دلوں میں ابلیس ڈالتا ہے کہ تم وہاں جانا حرام سمجھو اور اللہ تعالےٰ ابھی تم سے مصطفےٰ صلے علیہ وسلم کے عناد کی وجہ سے ناراض ہے۔ وہ بھی تمہیں ادھر جانے کی توفیق نہیں دیتا۔ تمہاری کوٹھیاں بہترین سے بہترین تمہارا فتویٰ ان پر نہیں چلتا تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا سے حسد ہے تمہاری مسجدیں لاکھوں روپے سے بنتی ہیں کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟ کیوں نہیں تم کھجور کے چھپر میں سنت کے مطابق نماز ادا کرتے اور ان لاکھوں روپے کی لاگت والی مساجد میں نمازیں پڑھنا حرام کہدیتے اور گرانے کا فتویٰ دیتے اگر تمہاری غیر شرعی مساجد میں تمہاری نمازیں ہو سکتی ہیں تو ہمارا اللہ تعالےٰ ملائکہ کا درود شریف گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس نہیں لوٹ سکتا۔

"وہابی": مولوی صاحب وہاں قبروں کو سجدے نہیں ہوتے؟

"محمد عمر": وہابی صاحب انصاف تو تمہارے پاس ہے ہی نہیں تم بتاؤ کہ ہمارے مذہب میں ایک فتویٰ دکھاؤ کہ کسی عالم یا بزرگ نے لکھا ہو کہ قبر کو سجدہ کرنا جائز ہے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ۔

دوسرا جواب" ہماری مسجدوں میں محراب کے آگے کوئی قبر دکھاؤ۔

تیسرا جواب: تمہاری مسجدوں سے ہمارے مقامات مقدسہ پاک ہیں کیونکہ وہاں پانی بھی پاک ملتا ہے تمہارے ہاں پلید ہمارے مقامات مقدسہ میں منی سے لبریز کپڑوں والا نہیں جا سکتا تمہاری مسجدوں میں منی کے لبریز کپڑے لے کر جاتے ہیں۔ اور جائز چوتھا جواب: بعض کے جرم کرنے سے تمام کو منع نہیں کیا جاتا جیسا کہ تمہاری مساجد سے کئی تمہارے وہابی جوتے کپڑے اور کئی دوسری اشیاء چوری کر کے لے جاتے ہیں کیا

marfat.com

تم نے کبھی فتوی دیا کہ مسجدوں میں داخلہ بند ہے کیونکہ جوتے چوری ہوتے ہیں۔ استنجا خانوں میں ملتی کر جاتے ہیں مسجدوں کے حجروں میں جو کچھ تمہارے ملاں کرتے ہیں جن کا تحریری ثبوت فقیر کے پاس موجود ہے تم نے کبھی مسجدوں میں جانا ترک کیا ایسے ملاؤں کو کبھی تم نے اقتدا ترک کی۔

اب بھی کہدو وہابیو! آمنہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ستر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وہابیوں نے شہید کر دیا بعد از وصال وہاں جانے کو شرک کہتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مٹی برابر سمجھتے ہیں۔ عبادت سے قاصر ہیں مسجدوں کو چڑیا گھر بنایا ہوا ہے پھر بھی مدعی ہیں کہ صرف ہم اسلام میں موحد ہیں باقی سب مشرک ہیں۔

فقیر دنیا وہابیت کو چیلنج کرتا ہے کہ ایک آیت یا ایک حدیث محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میری قبر کو بھی زمین کے برابر کر دینا یا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرہ شریف کو گرا دیا ہو کہ کل کو جو گرائے گا وہ موحد کہلائے گا ہم ہی کیوں نہ موحد کہلائیں یا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی شرک کا فتوی جڑ دو کسی امام یا صحاح کے محدثین نے گنبد خضرا کے گرانے کا فتوی دیا ہو یا گروایا ہو تم مسلمانوں کی بنی جائز سمجھتے ہو جیسا کہ گزر چکا ہے ہم قبر کو سجدہ

او وہابیو! دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حشر میں تمہارا کیا حال ہوگا اور قبر میں حشرات الارض تم سے کیوں نہ بدلے لیتے ہونگے اور لیں گے اسی لیے تم بجو کو وہابی تحفہ سمجھ کر کھاتے ہو کیونکہ بجو تم سے ضرور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بدلے لیتا

marfat.com

ہو گا۔

تمہارا یہ فتویٰ تمہاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوۃ کی بین دلیل ہے اس سے زیادہ کیا عداوۃ ہو سکتی ہے کہ کفار مکہ نے آپ کے مکان میلاد کو نہ گرانے کا فتویٰ دیا نہ گرایا نہ ہی مشورہ کیا تم ان سے بھی سے گئے گزرے جنہوں نے خداوند کریم کے دارالحکومت عالمین اور مرکزی دارالایمان کو شرک و الحاد کا مرکز کہا اور اس کا گرانا فرض سمجھا یار تمہیں اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے جب تمہارے نزدیک گنبد خضرا شرک و الحاد کا وسیلہ ہے تو تم سیدھے عرش پر پہنچنے کی کوشش کرو اور مندروں اور گرجوں میں پناہ لے لو۔ کیونکہ تم شرک میں پھنستے ہو مسلمان اپنے نبی علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں تو جانے دو۔

وہابی عقیدہ (۱۸)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۷)

وہابیہ کو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد ہے

(۱) تطہیر الاعتقاد محمد بن اسمٰعیل امینی ۲۶

(فَاِنْ قُلْتَ، هٰذَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ عُمِرَتْ عَلَيْهِ قُبَّةٌ عَظِيْمَةٌ اُنْفِقَتْ فِيْهَا الْاَمْوَالُ (قُلْتُ) هٰذَا جَهْلٌ عَظِيْمٌ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ

اگر تو سوال کرے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جو ایک بہت بڑا قبہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر بہت مال خرچ کیا گیا ہے یہ شرعاً

marfat.com

کیسا ہے،

میں (محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی وہابی، جواب دیتا ہوں کہ یہ حقیقۃً بہت بڑی جہالت ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا وہابیوں کے مذہب میں بت ہے

(۳) تحفہ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی ۵۹ } آج کل صالحین کی قبور پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں۔

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف بھی بت ہے

(۴) کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب ۱۰ } نَعُدُّ مَا تُقَرَّبَ بِهٖ اِلَى اللّٰهِ مِنْ نَّارٍ اَوْ كَوْكَبٍ اَوْ قَبْرِ صَالِحٍ اَوْ غَيْرِ صَالِحٍ وَغَيْرِ ذَالِكَ فَهُوَ صَنَمٌ۔ ہر وہ چیز جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو آگ ہو یا ستارہ یا کسی بزرگ کی قبر ہو (نبی ہو ولی)، یا بزرگ نہ بھی ہو اور اس کے علاوہ تو وہ بت ہے۔

پھر وہابی کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بت کا فتویٰ لگا کر بھی جی نہیں بھرا آخر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے گنبد خضرا اور دیگر گنبدوں کو گرانے کا فتویٰ دے دیا۔

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کو گرانا واجب ہے

(۵) عرف الجادی ۶۰ } واز بنا بر قبر نبی آمدہ پس بر ہر چہ مرفوع یا مشرف بودن قبر نفتہ راست آید از منکرات شریعت باشد و انکار بران

marfat.com

وبرابر ساختنش بخاک واجبست برمسلمین بدون فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر او

قبر پہ دیوار بنانا منع ہے تو جو قبر اونچی یا بلند ہو منکرات شریعت سے ہے اس کا انکار کرنا اور زمین کے ساتھ برابر کرنا مسلمانوں پہ واجب ہے پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی۔

محمد عمر: وہابیو! بتاؤ کیا تم نے اپنے آباو اجداد کی قبروں کو بھی گرا کر زمین کے برابر کیا ہے تمہارے بڑوں کی قبریں سلامت رہیں۔ اور ہماری اور ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبروں کو گرا کر زمین کے برابر کرتے ہو۔ فقیر اب قبوں کا ثبوت حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہے سنیئے۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں کی رہائش گاہ پر گنبد تعمیر کرنا قرآن کریم میں

الکہف ۱۵/۳ } فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا۔

انہوں نے کہا کہ اصحاب کہف کی رہائش گاہ پر عمارت تعمیر کردو۔

اصحاب کہف جو سابقہ امتوں کے اولیاء اللہ سے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو پہاڑ کی غار میں وفات دی ہے ایک دفعہ وہ بیدار ہوئے اور ان کا ایک ولی اللہ کھانا لینے کے لئے شہر میں گیا تو مسلمان لوگ محب اولیاء اللہ تھے وہ ان کی زیارۃ کو ان کے پیچھے ہو لئے تو اللہ تعالےٰ نے پھر ان کو غار میں پردہ پوش کر دیا تو ان مسلمانوں کی بات کو اللہ تعالےٰ نے نقل فرمایا انہوں نے کہا کہ ان کی غار پہ جہاں یہ پردہ پوش ہیں ان کے اوپر گنبد تعمیر کردو چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس گنبد بنانے کا ذکر ان کی عقیدت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ انہوں نے اصحب کہف کی غار کے اوپر گنبد تعمیر کر دیا۔

marfat.com

اگر اللہ کے بندوں کی رہائش گاہ پر تعمیر بقول تمہارے سب سے بڑا شرک کے اسباب سے تھا تو اللہ تعالےٰ نے ان کا کیوں نہ رد فرمایا کہ انہوں نے اصحب کہف کی غار پر عمارت بنا کر شرک کا بڑا سبب تیار کر دیا اللہ تعالےٰ نے ان کا رد نہ کیا بلکہ ان کی ہمت کو سراہا جس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی آرامگاہ پر عمارت بنانا یہ شرک یا گناہ نہیں بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوا لہٰذا فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا اصحب کہف کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے اس بعد کی تعمیر کو سراہا برا نہیں کہا ایسے ہی گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوا جو از روئے قرآن کریم صحیح ہے اور قابل تعظیم ہے اللہ تعالےٰ نے اصحب کہف کی غار پر بعد کی تعمیر کو گرانے کا ارشاد نہیں فرمایا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کی تعمیر گنبد خضرا کی تعمیر صحیح ہے اور اس کو گرانے کا فتویٰ دینے والا دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے مکذب قرآن کریم ہے بعض نے کہا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور پر مساجد بنانے سے منع فرمادیا تعمیر سے منع نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمارت میں دفن کیا۔

تفسیر نسفی ۳/۶ { فَقَالُوا حِيْنَ تَوَفَّى اللّٰهُ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ (ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا) اَىْ عَلٰى بَابِ كَهْفِهِمْ لِئَلَّا يَتَطَرَّقَ اِلَيْهِمُ النَّاسُ ضَنًّا بِسِتْرِ بَيْتِهِمْ وَ مُحَافَظَةً عَلَيْهِمَا كَمَا حُفِظَتْ تُرْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِالْخَطِيْرَةِ۔

علامہ نسفی نے کہا ہے کہ جب اصحب کہف کو اللہ تعالےٰ نے وفات دی تو

marfat.com

لوگوں نے کہا ان پر یعنی ان کے دروازے کے باہر ان کی غار پر عمارت بنائی جائے تاکہ لوگ بدعقیدگی سے ان کی قبروں پر پاؤں نہ رکھیں اور اس عمارت سے ان کی آرامگاہ کی حفاظت ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی حفاظت گنبد مبارک سے کی گئی ہے۔

حدیث شریف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قبے کا موجود ہونا

(۱) مسلم شریف ۱۰/۱۱۷ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا مالک وھو ابن معول عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰی قُبَّةِ آدَمَ فَقَالَ اَلَا لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ =

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگا کر ہمیں خطاب فرمایا پھر فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان آدمی کے کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔

"محمل عمر" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام کا قبہ موجود تھا جس کو آپ نے گروایا نہیں بلکہ اس سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی نفس داخل نہ ہوگا اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگائی تم مسلمان ہوئے یا نہ؟ اور تم بتاؤ کہ نبی اللہ کا قبہ

marfat.com

اسلامی مرکز ثابت ہوا یا نہ ؟ انبیاء علیہم السلام کے قبے تو اسلامی شعار ہیں تم نے یا ہندوؤں کے مندروں کے قبے دیکھے ہوں گے وہ واقعی کفر کے اسباب ہیں انبیاء علیہم السلام کی قبریں اور قبے تو طوفان نوح علیہ السلام میں بھی نہیں گرے اللہ تعالےٰ ان کی حفاظت فرمائی جو آج تک چلے آرہے ہیں۔

کیونکہ نوح علیہ السلام نے دربار خداوندی میں دعا کی تھی کہ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ اے اللہ تمام روئے زمین پر کفار کا ایک مکان بھی نہ رہنے دے۔ اللہ تعالےٰ نے یقیناً ہندوؤں کا ایک مندر نہ چھوڑا اس آیۃ کریمہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اے اللہ مسلمانوں کے مکانات اور قبور بھی گرادے انبیاء علیہم السلام اور مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالےٰ کے عذاب نے چھیڑا ہی نہیں لیکن تم کانگرسی ملاں وہی بدلہ لیتے ہو کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے بددعا کر کے ہمارے کانگریسیوں کا ایک مکان ایک گھر کوئی مندر نہ چھوڑا تو اس کا بدلہ ہم لیں گے اعلان کر دیا۔

کہ وہابیو! اب تم بھی نبی اللہ یا ولی اللہ کا ایک قبہ نہ رہنے دو گرا کر زمین کے برابر کر دو یہ مسلمانوں نے بت تیار کر رکھے ہیں شرک کا مرکز بنے ہوئے ہیں مسلمانو! اب تم ہی بتاؤ کہ اولیاء اللہ کے قبوں کو جہاں وزارت قرآن پڑھا جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا جو رب العزۃ ملائکہ اور ایمانداروں کے صلوۃ وسلام کا مہبط بنا ہوا ہے۔ کانگرسی ملاں کو بت نظر آتا ہے کیونکہ منکر خداوند کریم اور منکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ ہے مسلمانوں کو بدظن کر کے رحمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رکھتا ہے لہٰذا وہابی دشمن اسلام ثابت ہوا۔

مفسر نے قرآن کریم سے ثابت کر دیا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی

marfat.com

لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یا اللہ کفار کا ایک مکان بھی زمین پر نہ رہنے دے صرف لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ دَيَّارًا سے تعمیم نہیں فرمائی کہ زمین پر کسی کا مکان بھی نہ رہنے دے ہم مسلمان پھر بنالیں گے۔ ایسے ہی نوح علیہ السلام کی اس دعا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کافروں کی قبروں کو بھی روئے زمین پر نہ رہنے دے کیونکہ اس سے بھی شرک و الحاد کا خطرہ ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے صاف واضح ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرماتے ہوئے کفار کا ایک مکان ایک قبر نہیں چھوڑی لیکن انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالیٰ نے برقرار رکھا جو اس آیۃ سے واضح ہے ورنہ نوح علیہ السلام کی دعا کا الٹ ہو جائیگا تو نوح علیہ السلام کے اس دعا اور عمل کا بدلہ اب وہابی لیتا ہے کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کے ایک مکان کو باقی نہیں رہنے دیا سب کی صفائی نہیں کرائی اب ہم اپنے وہابیوں کو فتوے دیتے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ایک مکان باقی نہ رکھا جائے۔ وہابیوں پر سب کو گرا کر زمین کے برابر کرنا واجب ہے لیکن ہندوؤں کے مندروں کے گنبدوں پر یہ فتوی عائد نہیں کیا عیسائیوں کے گرجوں پر یہ فتوی نہیں جڑا سکھوں کے گوردواروں پر یہ فتوی نہیں دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ فرقہ صرف حزب اللہ کا ہی دشمن ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا بدلہ اب لینا چاہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کا خصوصیت سے نام لے کر صفایا کرادیا تو ہم حزب اللہ کا خصوصی نام لے کر ان کے گھروں کی صفائی کردیں گے لہٰذا مسلمانو وہابیوں کے ان عقائد و اعمال کو دیکھ کر بچ جاؤ۔ اور اپنے اکابرین کی عزت و ناموس اور ان کے

marfat.com

متبرکہ مقامات کو برقرار رکھو تو کفر و شرک و الحاد سے بچو گے ورنہ نہیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان کی ہیئت کذائیہ قبہ تھا

(۲) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۶۷ { وَكَانَ عُبَادُ بْنُ بِشْرٍ عَلٰى حَرَسِ قُبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَعَ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ يَحْرُسُوْنَهٗ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

عباد بن بشر انصار کے ساتھ ہر رات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے قبے کی حفاظت کرتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا تھا اس کی ہیئت کذائیہ قبے کی شکل تھی تو جس شکل پر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھر تیار فرمایا اسی شکل پر اوپر قبے تعمیر کئے گئے تو یہ قبے کی تعمیر سنت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگوں میں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد مدینہ طیبہ میں اس کی نگہبانی کرتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ کا حجرہ جو بشکل قبہ تھا اسی میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے آرام فرماتے تھے اور بعد از وصال بھی اسی قبے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو دفن کیا اور اسی قبے میں اب بھی آپ تشریف فرما ہیں۔ اور غزوات میں بھی جو آپ کے لئے ٹھہرنے کی جگہ بنائی جاتی وہ بھی بشکل قبہ ہی ہوتی تھی۔

اب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر کی رہائش گاہ بعد از وصال آپ کی قیامت تک

marfat.com

کی آرامگاہ متبرک مقام کو جو وہابی فرقہ بت اور شرک و الحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلامی بنیاد کو خراب کرنے والا مقام کہتا ہے دنیا میں وہ ابلیس سے بھی زیادہ نبوۃ کا دشمن ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں عیسائی اور ہندو سے بھی سبقت لے گیا ہے افسوس صد افسوس ایسی قوم پر جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا بڑا عقیدہ رکھے تو اس کو مسلمان کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہیئے چہ جائیکہ مرجد اور اہلحدیث کہلا کر مسلمانوں کو ایمان سے پھسلائے۔

(۳) ابن خلدون ۲/۶۳ { فَرُفِعَ فِرَاشُهُ الَّذِیْ قُبِضَ عَلَیْهِ حُفِرَ لَهُ تَحْتَهُ =

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ کا وصال ہوا اٹھایا گیا اور وہیں اس کے نیچے قبر شریف کھودی گئی۔

ابن خلدون کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرے مبارک میں جو مسقف تھا دفن کیا گیا جس ہیئۃ کذائیہ سے ثابت ہوا کہ قبر کے چاروں طرف دیوار ہو اوپر چھت ہو یا گنبد یہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سنت ہے بدعت نہیں ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑی جرأت ہوئی کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ مکان کے اندر تیار کر دی ان کو اتنا ڈر بھی نہ آیا کہ محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والے ایسے پیدا ہوں گے جو ہم پر بھی فتویٰ شرک لگائیں گے اور اس بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک و کفر و الحاد کا بہت بڑا وسیلہ کہیں گے میرے خیال میں وہابیوں کو ہندو مت کے بنارسی قبے توحید کا مرکز نظر آتے

marfat.com

ہوں گے۔اسی لئے مدینہ طیبہ کا نوری قبہ شرک کا بڑا ذریعہ نظر آتا ہے سبحان اللہ رے وہابی تیری توحیدی نظر خداوند کریم مسلمانوں کو تیرے اس علم اور توحید سے محفوظ رکھے۔

آمین ثم آمین

قبر مسقف مکان میں سنت ہے

(۴) مجمع الزوائد ۹/۳۳ فَاسْتَقَامَ رَأْيُهُمْ عَلَى اَنْ يَّدْفِنَ فِيْ بَيْتِهٖ تَحْتَ فِرَاشِهٖ حَيْثُ قُبِضَ رُوْحُهٗ۔

تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے کا اتفاق ہو گیا کہ آپ کے بستر کے نیچے آپ کے مکان میں جہاں آپ کا وصال ہوا ہے دفن کیا جائے۔

محمد عمر: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف آپ کے مکان شریف میں جو بشکل قبہ یعنی گنبد تھا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائی اگر قبر کے چوفیر اور اوپر چھت یا گنبد شرک ہوتا یا معاذ اللہ حرام ہوتا تو خلفاء راشدین محققین جن کی اتباع کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین

ابن ماجہ ۵ وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِيْ اِخْتِلَافًا شَدِيْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَالْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

marfat.com

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم سخت اختلاف دیکھو گے تو اس وقت تمہارے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت تم پر لازمی ہے اس پر ثابت قدمی سے مضبوط رہنا اور نئے نئے کاموں سے اجتناب کرنا کیونکہ وہ گمراہی ہے۔

نام کے اہلحدیث کہلانے والو اپنے فرقے کا نام تو تم نے محدثین والا مقرر کرلیا لیکن سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفاء راشدین کو شرک والحاد کا سبب کہتے ہو۔ میرے خیال میں تو تمہیں گوبند سنگھ اور نانک صاحبان کی سنت پر ہی بھروسہ ہے۔

جب فرقہ وہابیہ نے گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک والحاد کا سبب کہدیا تو وہابیہ کے عقیدے کے موافق یقیناً خلفاء راشدین محدثین نے اسلام میں سب سے اول شرک کی بنیاد قائم کی اسلام میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کو مشرکین کہنے والے کبھی کسی صورت سے اسلام میں داخل نہیں ہوسکتے ہیں۔ کلا وحاشا! جو خلفاء راشدین کو موجد شرک سمجھیں ان کو اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں لہٰذا مسقف مکان یا گنبد میں قبر کا ہونا یہ سنت ہے اس کو شرک والحاد کا سبب کہنے والا فرقہ خود اسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اسلام سے بے بہرہ کرنا چاہتے ہیں۔ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین محدثین خیر القرون سے قرن اولیٰ کے باشندے ہیں اولین مومنین صراط مستقیم پر اولین چلنے والے جن میں شرک کی ہوا کا ایک معمولی جھونکا بھی محسوس کرنا کفر ہے۔ ان کے نزدیک قبر پر مسقف مکان شرک نہیں اور فرقہ وہابیہ موجودہ گنبد خضرا کو جو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے رہائشی قبر پر واقع ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود تعمیر کیا تھا وہ تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانے والا فتوے دینے والا وہابی ہے برباد شدہ قوم نوح علیہ السلام کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔

(نوٹ) اہلحدیث کہلانے والو بتی یہ مسئلہ ذرا بتاؤ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیعۃ الرضوان کے درخت کو شرک کے ڈر سے اکھڑوا دیا جس سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے تمام اصحاب کو یقین تھا کہ اس میں اسلام کے خلاف کسی قسم کی حرکت نہ ہوگی بلکہ برکت رہے گی جیسا کہ وہ بابرکت سمجھتے رہے لیکن وہابی بمع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تمام امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہوئے بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی شرک و کفر میں ملوث کرتا ہے اعاذنا اللہ منکم بتاؤ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درخت کو اکھڑوا دیا بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہ گروایا بلکہ گنبد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو گرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ بنائی جاتی بینوا وتوجروا ؟ ورنہ اُدْخُلُوْا مَادًا۔

نوٹ ۲ = نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قبر مکان کے اندر ہو تو مکان گرا دیا کرو یا مکان کے اندر نہ بنانے کا حکم دیا ہو۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة۔

غیرت اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ

marfat.com

عنہا کے مکان میں ثابت کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مکان شریف میں آپ کی قبر مبارک

(۵) الطبقات الکبریٰ ۲/۳۰۷ } قَالَ مُسْلِمٌ وَقَدْ اُثْبِتَ لِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ اَنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْتُ عَائِشَۃَ وَاِنَّ بَابَہٗ وَبَابَ حُجْرَتِہٖ تُجَاہُ الشَّامِ وَاِنَّ الْبَیْتَ کَمَا ھُوَ سَقْفُہٗ عَلٰی حَالِہٖ وَاِنَّ فِی الْبَیْتِ جُرَّۃً وَخَلْقَ رِحَالِہٖ =

حضرت مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مدینہ طیبہ میں وہ مکان جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ والا مکان ہے اس مکان کا دروازہ شام کی طرف تھا اور مکان کی چھت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی اپنی حالت پر ہی تھی اور مکان میں چھید اور پرانے کجاوے کی لکڑیاں لگی تھیں۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ قبر شریف تیار کی جس سے قبور پر چھت کا ہونا سنت ثابت ہوا۔

(۶) گنبد خضرا میں زائد زمین بعد میں شامل کی گئی کی چھٹی دلیل وہابی صاحب تم تو

marfat.com

یار نام کے اہلحدیث ہو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تم بے بہرہ ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مختصر عرض کرتا ہوں۔

ترمذی شریف ۱/۱۲۶ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی قبر میں یفسح لہٗ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین ثم ینور لہٗ۔

ایماندار کی قبر شریف کو ستر ستر ہاتھ مربع فراخ کیا جاتا ہے پھر اس کو منور کیا جاتا ہے۔

چلو زیادہ نہ سہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر سے کم از کم ستر ستر ہاتھ چوفیرا تو قبر شریف ہی ہے۔ اب تمہارا کہنا کہ گنبد خضرا میں زائد جگہ شامل کی گئی ہے۔ یہ ایماندار کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے اور تمہارا کہنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے خبری کی دلیل ہے۔

قبر پر بنا کرنا سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

(۶) المستدرک ۳/۵۴۴ اخبرنی ابو یحیٰی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبید بن یزید المقری الامام بمکۃ حرسہا اللہ تعالےٰ ثنا محمد بن علی بن زید الصائغ ثنا سعید بن منصور ثنا ھشیم ثنا ابو حمزہ ثنا عمر ان بن عطاء قال شھدت وفاۃ ابن عباس بالطائف فولیہ محمد بن الحنفیۃ وکبر علیہ اربعا وادخلہ القبر من قبل رجلیہ وخرب علیہ

marfat.com

لِبِنَاءَ شَلَّا شًا وَالَّذِیْ حَفِظْنَا عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ اَرْبَعِ مِائَةِ حَدِیْثٍ۔

عمران بن عطا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی وفات کے وقت طائف میں حاضر ہوا اس کا ولی محمد بن حنفیہ تھا اس کے جنازے میں اس نے چار تکبیریں پڑھ کر جنازہ پڑھایا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا اور اس کی قبر پہ تین دن سائبان تانا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہم چار سو حدیثوں کے لگ بھگ روایت کرتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر پہ اگر سایہ رکھا جائے بنایا جائے تو سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعت و شرک و الحاد کا سبب کہنے والا دشمن اسلام ہے۔

"وہابی" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کو فرمایا کہ اونچی قبروں کو برابر کردو۔ گنبد خضرا گرانا تو واقعی کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں لیکن اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنا تو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ سنو

المعجم الصغیر للطبرانی ۲۹ } ثنا احمد بن بشر الترمذی ابو حفص ثنا احمد بن محمد بن عمار الرازی ثنا اسحق بن سلیمان الرازی ثنا المفضل بن صدقة ابو حماد الحنفی عن ابی الهیاج الاسدی قَالَ بَعَثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا اَبْعَثُكَ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا كَسَرْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ لَمْ

marfat.com

یَسْوَدُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اِلَّا الْمُفَضَّلَ وَلَا عَنْہُ اِلَّا اِسْحٰقُ السَّاذِیُّ تَفَرَّدَ بِہٖ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی تصویر کو توڑنے کے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر اونچی نہ رہے اس کو برابر کر دے ۔

جواب (۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ ابو اسحٰق سے سوائے مفضل کے کسی نے روایت نہیں کی لہٰذا خبر احاد ثابت ہوئی جو کسی محدث کے نزدیک معتبر نہیں ۔

جواب (۲) سَوَّیْتُہٗ کے معنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوہان کی شکل سے ہٹا کر چورس کرنے کے لئے ہیں ۔

جواب (۳) تسویہ کے معنی درست کرنے کے ہیں گرانے کے نہیں ۔

تسویہ کے معنی قرآن کریم میں تیار کرنے کے ہیں

(ا) البقرہ ۱/۳ } ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىہُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۔

رب کریم آسمان کی طرف متوجہ ہوا پھر ان کو سات آسمان تیار کئے ۔

(ب) الحجر ۱۵/۲۹ } فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ ۔

تو جب میں آدم علیہ السلام کو تیار کر لوں گا اور اس میں اپنی روح سے پھونک دوں گا پھر تم اس کے لئے سجدے گر جانا ۔

(ج) ص ۳۸/۷۲ } فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ

marfat.com

مُجْدِیْنَ = ترجمہ سابقہ ہو چکا وہی ہے۔

اس آیت کریمہ میں بھی سَوّٰی کے معنی تیار کرنے کے ہیں۔

ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبر مُسَنَّم ہو اس کو تیار کر دے کیونکہ مسنم مسلمان کی قبر کا نشان ہے اور جو مُسَنَّم نہ ہو اس کا ذکر ہی نہیں فرمایا کیونکہ وہ غیر مسلم کی ہو گی۔

نوٹ: مسلمانوں کی قبروں کے مٹانے اور گرانے کا حکم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں فرمایا ہی نہیں اگر کوئی وہابی دکھا دے تو فقیر اس کو پانچ روپے نقد انعام دے گا۔

اب فقیر اونچی قبر کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ثابت کرتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی ہے

قبر زمین سے بلند اونچی بنانا سنت ہے

(۱) بخاری شریف ۱/۱۸۶ } حدثنا محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابو بکر بن عیاش عن سفیان التمار انہ حدثتہ انہ رأی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّماً =

سفیان التمار سے روایت ہے کہ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اس نے زمین سے اونچی کوہان کی طرح [illegible]۔

marfat.com

محمل علمی:۔ او نام کے اہلحدیث کہلانے والو! فقیر نے بخاری شریف کی حدیث سے ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کوہان کی طرح زمین سے اونچی تھی اب تم ایک حدیث دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف زمین کے برابر دیکھی گئی۔

ورنہ خداوند کریم سے ڈرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کو مشرک نہ کہو اور بدعتی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بت کہنے والو تمہیں تو چاہیئے کہ تم گورو بند سنگھ کا کلمہ پڑھو تو مسلمانوں کے ساتھ تمہارا جھگڑا ہی ختم ہو جائے کیونکہ اسلام میں قبریں کوہان کی طرح اونچی بنانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور تمہارے نزدیک وہ بت ہے۔

مسنماً کا ترجمہ محدثین کی زبانی

زرقانی ۸/۲۹۴ } مُسَنَّمًا اَیْ مُرْتَفِعًا مسنم کے معنی اونچی بلند۔

وہابیوں کے امام محدث کی زبانی

نیل الاوطار ۴/۸۹ } مُسَنَّمًا اے مُرْتَفِعًا
شوکانی } مسنم کے معنی اونچی بلندی والی

او نام کے اہلحدیث کہلانے والو! بتاؤ بخاری شریف کی حدیث کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف مُسَنَّمٌ ہے اور مُسَنَّمٌ کے معنی تمہارے وہابیوں کے امام محدث نے بلند کئے ہیں اب بھی قبروں سے نیچا کرنے پر تمہارا ایمان

marfat.com

درست نہ ہو تو پھر تم اہلحدیث کہلانے کے حقدار نہیں فرقہ پرست ہو۔ اور تمہارے جن مذکورہ وہابیوں نے مزارات زمین کے برابر گرانے کا فتویٰ دیا ہے وہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ ہیں اب تم سوچو کہ تم وہابیوں کا یہ عقیدہ بنا کر تم کون ہو؟

اور تمہارا فرقہ وہابیہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے یا نہیں؟

(۲) بیہقی شریف ۴/۳ } اخبرنا ابوعمر والادیب انبا ابو بکر الاسماعیلی ثنا محمد بن عمر ان المقابری ثنا احمد بن یونس ثنا ابوبکر بن عیاش ثنا سفیان التمار قَالَ رَأَیْتُ قَبْرَ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا

امام بیہقی سفیان التمار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۳) بیہقی شریف ۳/۴ } واخبرنا ابوعمر وانبا ابوبکر ثنا الحسن ثنا حبان عن ابن المبارک انبا ابوبکر بن عیاش عن سفیان التمار اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ رَأَی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم مُسَنَّمًا۔

سفیان التمار کی روایت ہے اس نے حدیث بیان کی کہ اس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۴) بیہقی شریف ۴/۴ } وَصَفَتْ رُؤْیَۃُ سُفْیَانَ التمار قبرالنبی صلی

marfat.com

اللہ علیہ وسلم مستانکانتہ غیر عما کان علیہ فی القدیم فقد سقط جدارہ فی زمن ولید بن عبد الملک وقیل فی زمن عمر بن عبد العزیز ثم اصلح ۔

بعض نے کہا ہے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں اور بعض نے کہا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں آپ کے مکان شریف کی دیوار گر گئی تھی پھر اس کو درست کیا گیا۔

سلف صالحین آپ کے گنبد کو گرنے سے بچائیں اس کی تعمیر کریں لیکن فرقہ وہابیہ ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد کے گرانے کا فتویٰ دیں اعاذنا اللہ من ھذا المذھب ۔

(۵) ابوداؤد ۲/۱۰۳ } حدثنا احمد بن صالح ابن ابی فدیک اخبرنی عمر وبن عثمان بن ہانی عن القاسم قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امہ اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ رضی اللہ عنہما فکشفت لی عن ثلثۃ قبور لا مشرفۃ ولا لاطئۃ مبطوحۃ ببطحاء العرصۃ الحمراء قال ابو علی یقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدم و ابو بکر عند راسہ وعمر عند رجلیہ راسہ عند رجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

عثمن بن ہانی قاسم سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ امی جی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کی قبر شریف اور صاحبین کی مبارک قبریں کھول کر مجھے زیارۃ تو کرائیے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے تینوں قبروں سے اچھاڑ اٹھایا تو وہ تینوں ہی سرخ زمین پر نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی زمین سے برابر تھیں ابو علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کچھ آگے تھی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ آپ کے سر مبارک کے قریب تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے قریب اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سر کے قریب تھی۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صاحبین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبور پر اصحاب معطےٰ صلے اللہ علیہم اجمعین نے کپڑے کے اچھاڑ چڑھائے۔

(۲) ثابت ہوا کہ تینوں قبریں نہ زیادہ اونچی اور نہ ہی زمین کے برابر بلکہ اوسط درجے کی تھیں۔

(۶) طبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۳۰۶ } اخبرنا سجید بن محمد الوراق الثقفی عن سفیان بن دینار قال رأیت قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأبی بکر وعمر مسلمۃ۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی قبروں کو بلند کوہان کی طرح دیکھیں۔

marfat.com

(۷) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۳۰۶ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبد العزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان لبنۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبرا۔

جعفر بن محمد اپنے باپ محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ایک بالشت بلند کی گئی۔

(۱) اس حدیث شریف سے قبر کی بلندی ثابت ہوئی۔

(۲) بلندی کی مقدار ایک بالشت سنت ثابت ہوئی۔

(۸) الطبقات الکبریٰ ۲/۲۰۷ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی ھشام بن سعد عن عمرو بن عثمان قال سمعت القاسم بن محمد یقول اطلعت وانا صغیر علی القبور فرأیت علیھا حصباء حمراء۔

عمر بن عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا فرماتے تھے کہ مجھے بچپن سے ہی قبروں کا علم ہے میں نے ان پر سرخ رنگ کی کنکریاں بھی دیکھیں۔

(۹) زرقانی ۲۹۴ } عن سفیان التمار قال الحافظ ھو ابن دینار) (انہ حدثہ انہ رأی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما) الی مسر لفعانا زاد ابو نعیم فی المستخرج و قبر ابی بکر و عمر کذالک) مسنما کل منھما واستدل علی ان المستحب تسنیم القبور وھو قول ابی حنیفۃ ومالک

marfat.com

وَاَحْمَدَ وَالْمُزَنِیِّ وَکَثِیْرٌ مِّنَ الشَّافِعِیَّۃِ وَادَّعَی الْقَاضِیْ حُسَیْنٌ اِتِّفَاقَ الْاَصْحَابِ عَلَیْہِ۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی دیکھی ابو نعیم نے مستخرج میں زیادہ لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی قبریں بھی میں نے ایسی اونچی کوہان کی طرح دیکھیں اور اس سے قبروں کو کوہان کی طرح اونچی کرنا صحیح ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اور مزنی کا یہی عقیدہ ہے شوافع کی اکثریت کا یہی عقیدہ ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام اصحاب کا اسی پر اتفاق ہے۔

ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین اور تبع تابعین کا یہی عقیدہ اور عمل رہا ہے کہ قبر اونٹ کے کوہان کی طرح سنت طریقہ ہے۔

متقدمین اسلامی تاریخوں کی کتب سے

(۱۰) اسد الغابۃ ۱/۳۴ وَقَالَ ابو بکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَا قَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا دُفِنَ حَیْثُ یُقْبَضُ فَرُفِعَ فِرَاشُہٗ وَحُفِرَ تَحْتَہٗ وَبَنٰی اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ قَبْرِہٖ تِسْعَ لَبِنَاتٍ وَجُعِلَ قَبْرُہٗ مُسَطَّحًا وَرُشَّ عَلَیْہِ الْمَاءُ۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک اٹھایا گیا اور وہیں قبر شریف کھودی گئی اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کی قبر شریف میں نو اینٹیں لگائیں اور آپ کی قبر شریف کوہٹی چرس بنائی گئی اور اس پر پانی چھڑکا گیا۔

(۱۱) تاریخ اسلام ۱/۳۲۸ } قَالَ عمرو بن عثمان بن هانی عن القاسم قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكْشِفُ لِیْ عَنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ فَكَشَفَتْ لِیْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَامُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ اخرجه ابو داؤد هكذا وقَالَ ابوبكر بن عباس عن سفیان التمار انه رَاَی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا اخرجه البخاری ۔

قاسم سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو عرض کیا کہ حضور مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبر شریف اور ان کے صاحبین کی قبروں سے اچھاڑ ہٹا کر زیارت کرائیے تو انہوں نے تینوں قبروں سے کپڑا ہٹا دیا نہ بہت اونچی تھیں اور نہ زمین کے برابر تھیں سرخ زمین پر اور سفیان بن دینار نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۱۲) سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن ہشام ۴/۳۴۴ } حِیْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حُفْرَتِهٖ وَبُنِیَ عَلَیْهِ۔

marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب لحد میں رکھا گیا اور اس پر بنا کی گئی۔

(۱۳) تاریخ طبری ۲/۴۵۲ { حِيْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي حُفْرَتِهٖ وَبُنِيَ عَلَيْهِ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں رکھے گئے اور اس پر بنا کی گئی۔

وہابی محدث کی زبانی

(۱۴) نیل الاوطار ۴/۸۹ شوکانی { وَقَدْ اِخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْاَفْضَلِ مِنَ التَّسْنِيْمِ وَالتَّسْطِيْحِ بَعْدَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰى جَوَازِ الْكُلِّ فَذَهَبَ الشَّافِعِيُّ وَبَعْضُ اَصْحَابِهٖ وَالْهَادِيُّ وَالْقَاسِمُ وَالْمُؤَيَّدُ بِاللهِ اِلٰى اَنَّ التَّسْطِيْحَ اَفْضَلُ وَاسْتَدَلُّوْا بِرِوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُذْكُوْرِ وَمَا وَافَقَهَا قَالُوْا قَوْلُ سُفْيَانَ التَّمَّارِ لَا حُجَّةَ فِيْهِ كَمَا قَالَ الْبَيْهَقِيُّ لِاحْتِمَالِ اَنَّ قَبْرَهٗ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَكُنْ فِي الْاَوَّلِ مُسَنَّمًا بَلْ كَانَ فِي اَوَّلِ الْاَوَّلِ مُسَطَّحًا ثُمَّ لَمَّا بَنٰى جُدُرَ الْقَبْرِ فِيْ اِمَارَةِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مِنْ قِبَلِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ صَيَّرُوْهَا مُسَنَّمَةً وَبِهٰذَا يَجْمَعُ بَيْنَ الرِّوَايَاتِ وَيَرْجِعُ التَّسْطِيْحُ مَا سَبَقَ فِيْ اَمْرِهٖ صلى الله عليه وسلم عَلَيًّا اَنْ لَا يَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّاهُ وَذَهَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُزَنِيُّ وَكَثِيْرٌ مِنَ الشَّافِعِيَّةِ وَادَّعَى الْقَاضِيْ حُسَيْنٌ اَنَّهُ اَصَحُّ الشَّافِعِيِّ

marfat.com

عَلَيْهِ وَنَقَلَهُ الْقَاضِيْ عِيَاضٌ عَنْ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّ التَّسْنِيْمَ اَفْضَلُ وَتَمَسَّكُوْا بِقَوْلِ السَّمَّارِ وَالْاَرْجَحُ اَنَّ الْاَفْضَلَ التَّسْطِيْحُ لِمَا سَلَفَ

علامہ شوکانی وہابیوں کے اکابرین سے ہیں جن کا ارشاد ہے

افضلیت میں محدثین کا اختلاف ہے کہ قبر کو کوہان کی طرح بلند کیا جائے یا چپٹی چورس بنائی جائے تمام کا اتفاق ہے کہ امام شافعی اور بعض ان کے مقلدین، ہادی اور قاسم اور مؤید باللہ اس طرف گئے ہیں کہ قبر چورس اور چپٹی افضل ہے اور انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر اور جو اس کے موافق ہے دلیل پیش کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سفیان التمار کی حدیث اس کے متعلق حجت نہیں۔ جیسا کہ امام بیہقی نے کہا ہے ممکن ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پہلے چورس چپٹی ہو کوہان کی طرح گول نہ ہو پھر جب عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں ولید بن عبد الملک کے زمانے سے پہلے جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی دیواریں درست کی گئیں اس وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بلند کیا گیا اسی کے ساتھ تمام روایتوں کو جمع کیا جائے اور قبر کو چپٹا چورس کیا گیا عنقریب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آئے گا کہ آپ نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ کوئی قبر اونچی نہ چھوڑے مگر اس کو برابر کر دے اور ابو حنیفہ اور مالک احمد مزنی اور اکثریت شوافع کا اتفاق ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام شافعیوں کا اتفاق اسی پر ہے اور قاضی عیاض نے اکثر محدثین سے نقل کیا ہے کہ کوہان کی طرح بلند قبر افضل

marfat.com

ہے اور انہوں نے سفیان التمار کے قول سے استدلال لیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ افضل چورس چپٹی قبر ہونی چاہیئے جیسا کہ گزر چکا ہے

"محمد عمر": مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کوہان کی طرح اونچی تیار کی تھی جس میں اجتہاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اجتہادی غلطی ہوئی ہے کہ اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ترک کر کے اپنے اجتہاد کو مقدم سمجھا ہے اور قبر کو چپٹی چورس بنانے کا اجتہاد غلط دلیل بنائی ہے لہٰذا فقیر کے نزدیک اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تابعین تبع تابعین کا عقیدہ کوہان کی طرح اونچی قبر تیار کرنے کا اور دیکھنے کا مشاہدہ صحیح ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

(۱۵) نیل الاوطار ۴/۸۹ شوکانی } (قَوْلُهٗ مُسَنَّمًا) اَیْ مُرْتَفِعًا قَالَ فِی الْقَامُوْسِ التَّسْنِیْمُ ضِدُّ التَّسْطِیْحِ وَقَالَ صَاحِبُ الْمُنْجِدِ بَسَطَهٗ (قَوْلُهٗ وَلَا لَاطِئَةً) اَیْ وَلَا لَازِقَةً بِالْاَرْضِ =

تبدأ مسنمًا کے معنی بلند کے ہیں قاموس میں تسنیم کو تسطیح کی ضد کہا ہے تسنیم اونچی تسطیح چپٹی لاطئۃ زمین کے ساتھ ملی ہوئی نہیں

نیل الاوطار ۴/۹۰ } وَتَحْرِیْمُ رَفْعِ الْقُبُوْرِ ظَنِّیٌّ۔

قبر کے اونچے کرنے کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب اب تو تمہارے بڑے نے اقرار کر لیا کہ ہمارا وہابی مذہب جو قبر کے اونچے کرنے کو حرام کہتا ہے یہ محض گمان ہے یقینی سے نہیں کہہ سکتے۔ وہابی کبیر کی زبانی ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ محض وہابیوں کی بناوٹ

marfat.com

ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے عناد ہے۔

(۱۶) مجمع بحار الانوار ۱۴۵ { رَأَیٰ قَبْرَہٗ مُسَنَّمًا لَتَسْنِیْمُ الْقَبْرِ جَعْلُہٗ کَھَیْئَۃِ السَّنَامِ وَھُوَ خِلَافُ تَسْطِیْحِہٖ مُرْ لِفَعْلَۃٌ وَاسْتَدَلَّ بِہٖ عَلٰی اِسْتِحْبَابِہٖ وَاُجِیْبَ بِاَنَّہٗ سَطَحَ قَبْرَ اِبْرَاھِیْمَ وَفَعَلَ حُجَّۃٌ لَا فَعَلَ غَیْرُہٗ وَلَا یَصِیْرُ کَوْنُ فِعْلِ الرَّوَافِضِ لِاَنَّ السُّنَّۃَ لَا یُتْرَکُ بِمُوَافَقَۃِ الْمُبْتَدِعِ وَالْمُرَادُ بِحَدِیْثِ الْاَمْرِ بِتَسْوِیَۃِ الْقَبْرِ الْمُشْرِفِ فِیْ تَسْطِیْحِہٖ لَا تَسْوِیَتُہٗ بِالْاَرْضِ جَمِیْعًا بَیْنَ الْاَخْبَارِ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو سفیان نے اونچی بلند دیکھی قبر کی تسنیم کے معنی ہیں کوہان کی مثل اور وہ چپٹی ہونے کے خلاف ہے یعنی اونچی دیکھی اور قبر کے اونچے کرنے کو اسی حدیث سے انہوں نے استدلال بنایا ہے اور شوافع نے جواب دیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کی قبر شریف کو چپٹی یعنی چورس تیار کیا اور ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور روافض کا فعل ہمارے لئے مخالف نہیں کیونکہ بدعتیوں کی موافقت کی وجہ سے سنت ترک نہیں کی جاتی اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی قبر کو برابر کرنے کا حکم دیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ قبر زمین کے برابر کر دی جائے بلکہ تمام شوافع محدثین کا اتفاقی مسلک ہے کہ قبر کو برابر کرنے کا مطلب قبر کو چورس کرنے کا ہے یعنی قبر کو گولائی سے ہٹا کر چورس کر دیا جائے۔

marfat.com

"محمد عمر": کیوں بھئی وہابیوں بتاؤ تمہیں تمہارے نجدی قرن کی قسم ہے کہ تم نے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبر زمین کے برابر کرنے کے لئے کئے ہیں۔ کیا محدثین نے بھی یہ معنی کئے ہیں۔ بلکہ بعض محدثین کہ رہے ہیں۔ کہ قبر کو چپٹا کیا جائے۔ اور پھر شوافع جو قبر کے چپٹا کرنے کے قائل ہیں۔ یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ روافض کی سنت ہے فافہم۔

"وہابی" مولوی صاحب قبر کو ہان کی طرح اونچی کرنی تو سنت ثابت ہو گئی لیکن سب سے بری بات یہ ہے کہ تم ان کی طرف سفر کر کے خروج کر کے پہنچتے ہو۔ یہ شریعت محمدیہ میں شرک ہے تو اس لحاظ سے وہ گنبد اور قبریں شرک کا سبب ثابت ہوئیں۔ دیکھئے ہمارے علماء نے اس کا خوب رد لکھا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۹)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۸

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابی مذہب میں منع ہے

(۱) فتوی ثنائیہ ۱/۷۸ } س (۶) کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک پر زیارت کے لئے حاضر ہونا حرام ہے (الفقیہ مذکور)

ج (۶) حرام کا فتویٰ تو ہم نے دیا نہیں البتہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اسی ضمن میں دوسرا کام بھی ہو جائے تو جائز ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِد

marfat.com

یعنی مسجد کعبہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مکان کی بحیثیت مکان زیارت کو مت جاؤ یہ حدیث ہمارے عقیدہ کی دلیل ہے۔

(الجواب) روضہ مبارک قبر شریف کا نام ہے کیا قبر شریف کی زیارت ممکن ہے؟ ذرا حاجی جماعت علی شاہ صاحب سے پوچھ کر بتایئے۔

(۲) مسئلہ زیارۃ قبر نبوی مصنفہ حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (۱۸) طالب علم اور دیگر ضروریات کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں صرف کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی بھی داخل ہے ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی یہاں سے مسجد نبوی کی نیت پہ سفر کرے اور وہاں پہنچکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی بھی زیارت کرے تو اس کا کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

(۳) مسئلہ سماع موتی حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی ۹۱ وہاں سفر کرنا زیارت کے لئے جائز نہیں بلکہ مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ جب مسجد نبوی میں نماز سے فارغ ہو جائے تو قبر کی بھی زیارت کرے۔

(۴) فتح المجید شرح کتاب التوحید شیخ عبدالرحمن بن حسن ۲۱۵ وَفِي الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَنْعِ شَدِّ الرِّحَالِ اِلٰى قَبْرِهٖ صلى الله عليه وسلم وَاِلٰى غَيْرِهٖ مِنَ الْقُبُوْرِ وَالْمَشَاهِدِ لِاَنَّ ذٰلِكَ مِنِ اتِّخَاذِهَا اَعْيَادًا بَلْ مِنْ اَعْظَمِ اَسْبَابِ الْاَشْرَاكِ بِاَصْحَابِهَا وَهٰذِهٖ هِيَ الْمَسْاَلَةُ الَّتِي اَفْتٰى فِيْهَا شَيْخُ الْاِسْلَامِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَغْنٰى مَنْ سَافَرَ لِتَجْرِيْدِ زِيَارَةِ قُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

اور حدیث میں دلیل ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسری قبروں اور ٹیلوں کی طرف سفر کر کے جانے کی ممانعت ہے۔ کیونکہ یہ قبروں کو عیدیں بنا لینے ہیں بلکہ

marfat.com

یہ شرکوں کے اسباب سے بہت بڑا سبب ہے اور اس مسئلہ پر ابن تیمیہ نے فتویٰ دیا ہے یعنی جس شخص نے محض انبیاء علیہم السلام کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کیا وہ شرک ہے۔

(۵) تقویۃ الایمان ۱۲ } ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کر کے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادۃ کہتے ہیں۔

(۶) فقہ محمدیہ کلاں ۱۰۵ } ان تینوں مسجدوں کے سوا اور کسی جگہ اور مکان متبرک کی طرف سفر کرنا درست نہیں برابر ہے کہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی لیکن اگر تقرب الی اللہ مقصود نہ ہو بلکہ کوئی اور حاجت ہو مانند تجارت اور سیکھنے علم وغیرہ کے تو اس کے لئے ہر جگہ اور ہر مکان کی طرف سفر کرنا درست ہے بالاجماع

فائدہ عظیمہ:۔ ان تمام وہابی کتب کے حوالہ جات سے خصوصاً اس آخری حوالہ سے مسلمانوں پر یقین ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کے سلف و خلف کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے جانا شرک و گناہ ہے اور اس مسئلہ میں فقیر کے ساتھ موجودہ وہابیوں کے اکابرین کے مناظرے بھی ہوئے ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو سچ بولو تمہیں تمہارے سچ کی قسم جس پر سلام پڑھتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ سے تمہارے نزدیک بیت زیادہ فضیلت رکھتا ہے یعنی بیت کی طرف سفر کرنا

marfat.com

مبارک اور نجدیوں پر سلام پڑھنا جائز مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ ریاض الجنت حقیقی کی طرف سفر کرنا گناہ اور نجد کی طرف سفر کرنا ثواب اب تو فیصلہ کرو کہ تم اہل نجد ہو یا اہلحدیث موحد ہو یا مشرک دشمن رسالت ہو یا محب نجد؟ اور یہ بھی سوچ لو کہ قیامت کے دن نجدیوں کی مجلس میں اٹھائے جاؤ گے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے؟

مسلمانو جس قوم کے نزدیک تجارت کے لئے سفر کرنا بیوی یا بہو کو گھر لانے کے لئے سفر کرنا اور ہر قسم کے دنیاوی امورات کے لئے سفر کرنا جائز ہو اور آپ نے آقائے کائنات کی طرف سفر کرنا جہاں سے حصول ایمان و بخشش کی توقع ہے وہاں کا سفر کرنا وہابی فرقہ کے نزدیک شرک ہو جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ریاض الجنۃ فرمایا ہو اس کو شرک کا مرکز کہنا اور جس علاقے کے پہاڑوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اَلاُحُدُ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ ہم مسلمان مدینہ طیبہ کے علاقے کے درختوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے محبت کریں بابرکت سمجھیں جس زمین کو آپ نے فرمایا ہو کہ مٹی کھانی حرام ہے لیکن میرے مدینے کی مٹی کھانی جائز ہے اپنے منہ سے موت مانگنی حرام ہے۔ لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے مدینے کی زمین کے لئے موت مانگنی باعث ثواب و برکت و رحمت و بخشش ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دیدار حالیہ کی مجاور تھیں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے چادریاں لے کر زیارۃ کرتے جو حلال اس سب امورات دینیہ اسلامیہ اسباب بخشش و نجات کو شرک فی العبادۃ کہے وہ اولیاء الشیطین کے زمرے کا فرد خاص ہے۔ اسلام سے اس کو کوئی تعلق نہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کا کائنات میں اس جیسا کوئی دشمن نہیں قیامت

marfat.com

کے دن باقی دنیا داروں میں اس کا حشر ہو گا فَمَالَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ کا مدار ہو گا۔ زمرہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد المشرق والمغرب سے بھی بعید ہو گا۔

فیضراب قرآن کریم سے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محض آپ کی نیت سے حاضر ہونے کا فیصلہ قرآن کریم سے دکھاتا ہے۔

دربار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نیت سے حاضری دینا قرآن مجید سے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے کی پہلی آیت قرآنی

اپنا گھر چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرنیوالا خداوند کریم کا ملاقی ہے

(۱) النساء ۵/۱۴ { وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

اور جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے ہجرۃ کرنے والا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر اس کو موت آگئی تو اس کا ثواب اللہ تعالےٰ پر لازم ہو گیا اور اللہ تعالےٰ بڑا بخشش کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

"محمد عمر": جب آیت وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۔

نازل ہوئی تو جندع بن ضمرۃ نے اپنے لڑکوں کو کہا کہ مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔

marfat.com

تفسیر خازن ۱/۴۸۶
تفسیر معالم التنزیل ۱/۴۸۶

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي قَبْلَ هٰذَا سَمِعَهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَرِيضٌ يُقَالُ لَهُ جُنْدَعُ بْنُ ضَمْرَةَ فَقَالَ مَا لِلّٰهِ مَا عَنَا بِمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنِّي لَأَجِدُ حِيلَةً وَلِي مِنَ الْمَالِ مَا يُبَلِّغُنِي إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَبْعَدُ مِنْهَا وَاللّٰهِ لَا أَبِيتُ اللَّيْلَةَ بِمَكَّةَ اخْرُجُوا بِي فَخَرَجُوا بِهِ يَحْمِلُونَهُ عَلَى سَرِيرٍ حَتَّى أَتَوْا بِهِ التَّنْعِيمَ فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَصَفَقَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذِهِ لَكَ وَهٰذِهِ لِرَسُولِكَ أُبَايِعُكَ عَلَى مَا بَايَعَكَ رَسُولُكَ ثُمَّ مَاتَ فَبَلَغَ خَبَرُهُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالُوا لَوْ وَافَى الْمَدِينَةَ لَكَانَ أَتَمَّ وَأَوْفَى أَجْرًا وَضَحِكَ الْمُشْرِكُونَ وَقَالُوا مَا أَدْرَكَ مَا طَلَبَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ) يَعْنِي قَبْلَ بُلُوغِهِ إِلَى مُهَاجَرِهِ (فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ) يَعْنِي فَقَدْ وَجَبَ أَجْرُ هِجْرَتِهِ عَلَى اللّٰهِ إِيجَابَهُ عَلَى نَفْسِهِ بِحُكْمِ الْوَعْدِ وَالتَّفَضُّلِ وَالْكَرَمِ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جب وہ آیت نازل ہوئی جو اس سے پہلے ہے بنی لیث سے ایک بڑے مریض بوڑھے نے مذکورہ آیت کو سنا اس کو جندع بن ضمرۃ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں اس شخص سے نہیں جس کو اللہ تعالےٰ نے مستثنیٰ کیا ہے میں ضرور کوئی حیلہ

marfat.com

تلاش کروں گا میرے پاس اتنا مال موجود ہے جو مدینہ طیبہ تک مجھے پہنچا دے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ دور جا سکتا ہوں خدا کی قسم میں کے میں ایک رات بھی نہیں رہوں گا مجھے نکال لو لوگ اس کی چارپائی اٹھا کر لے نکلے حتیٰ کہ وہ تنعیم کے پاس پہنچے اس کو موت نے آگھیرا تو بوڑھے نے اپنی دائیں ہتھیلی بائیں پر رکھی پھر کہا اے اللہ یہ تیرے لئے ہے اور دوسرا ہاتھ یہ تیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے میں تیری بیعت کرتا ہوں اس بات پر جس بات پر تیرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی پھر وہ مر گیا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ مدینے میں اس کو دفن کرتے تو اس کو ثواب پورا مل جاتا اور مشرکوں نے مذاق اڑایا کہ بوڑھے کی خواہش پوری نہ ہو سکی تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ) جو شخص اپنے گھر سے نکلا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی طرف ہجرت کر کے پھر اس کو (راستے میں ہی) موت آگئی تو اللہ تعالےٰ پر اس کا ثواب لازمی ہو گیا۔

"محمل عمی":۔ اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا کہ جندہ بن ضمرہ کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے گھر سے نکلنا اور سفر کرنا اس کی نجات اور بخشش کا سبب بنا ہے چنانچہ بفرمان خداوندی وہ بخشا گیا تو اس فرمان خداوندی سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا بخشش و نجات ہے اور جو اس

marfat.com

شرک والحاد کہے وہ منکر قرآن حکیم ہے۔

درمنثور ج ۲ ص ۲۰۷ { (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ) الآیۃ اخرج ابو یعلی وابن ابی حاتم والطبرانی بسند رجالہ ثقات عن ابن عباس قال خرج ضمرۃ بن جندب من بیتہ مہاجرا فقال لاہلہ احملونی فاخرجونی من ارض المشرکین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمات فی الطریق قبل ان یصل الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فنزل الوصی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ الآیۃ (ومن یخرج من بیتہ)۔

پوری آیت کو بروایت ابو یعلی ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ثقات راویوں کی سند سے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ضمرۃ بن جندب اپنے گھر سے ہجرت کر کے نکلا اور اس نے اپنے گھر والوں کو کہا کہ مجھے مشرکوں کی زمین سے نکال کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو تو اس آیۃ کی وحی نازل ہوئی۔

محمد اعظمی: اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالے نے مکہ معظمہ کو بوڑھے ضمرہ کا گھر قرار دیا کیونکہ وہاں دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آباد تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الی اللہ ورسولہ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالے کی طرف جاتا ہے اور جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے کو روکتا ہے وہ خداوند کریم سے روکتا ہے۔

مسلمانو! قرآن وحدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مصطفےٰ صلے اللہ کی نیت سے سفر

marfat.com

کرنا ثواب اور بخشش کا باعث اور عند اللہ اجر عظیم کا وعدہ خداوندی ہونا اور جو فرقہ یا شخص اس کے خلاف ہو وہ قرآن مجید اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے ایسے شخص کو "خداوند کریم" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے جانے والوں کو مشرک کہے وہ جھوٹا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کی دوسری آیت قرآنی

(۲) المائدہ ۱۰۴/۷ { وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۔

اور جب کفار و منافقین کو کہا جاتا ہے کہ تم قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے آبا کا طریقہ درست ہے کیا ان کے آبا بے علم و گمراہ تھے (تو وہ بھی گمراہ ہی رہیں گے)

"محمد عمر": اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں جو لوگ قرآنی فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے سے گریز کرتے ہیں اور کہتے ہیں چونکہ ہمارے بڑے رسول اللہ کی طرف جانے کو شرک کہتے تھے لہٰذا ہم بھی جانے کو جائز نہیں سمجھتے اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں جواب دیا کہ جن کا یہ عقیدہ ہے وہ بے علم اور گمراہ اور ان کے باپ دادا بھی گمراہ اور بے علم کیونکہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کو شرک کہے جو ایمان کا مرکز ہے اس جیسا گمراہ اور جاہل دنیا میں اور

marfat.com

کوئی نہیں ایسے ہی جو قرآن کریم کو پس پشت ڈالے دنیا میں اس جیسا بھی گمراہ تساوے بے علم کوئی نہیں تو بزمان خداوندی جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہے اس جیسا جاہل اور گمراہ دنیا میں اور کوئی نہیں یہ ہے فتویٰ خداوندی۔

تیسری آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کا حکم خداوندی اور ہر قسم کے گناہ کی بخشش کا وسیلہ ہے

(۳) النساء ۵ { وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر لیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آئیں پھر اللہ تعالےٰ سے معافی مانگیں اور ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی معافی مانگیں تو اللہ تعالےٰ کو بڑا توبہ کرنے والا پائینگے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ظالم کسی ظلم سے متہم ہو حتیٰ کہ سب سے بڑا ظلم شرک ہے شرک" زانی" چور وغیرہم بخشش کی نیت سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جائیں اور وہاں پہنچ کر اللہ تعالےٰ سے معافی مانگیں توبہ کریں پھر بھی رب کریم نے اکتفا نہیں فرمایا فرمایا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کے لئے معافی مانگیں کہ یا اللہ یہ میرے پاس آ پہنچا ہے اس کو معاف فرما دے تو اللہ تعالےٰ فوراً توبہ منظور کر لیتا ہے اور وہابی فرقہ اسی لئے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے منع کرتے ہیں شرک کہتے ہیں۔ تاکہ کوئی گنہگار نہ وہاں جائے اور نہ ہی اس کے

marfat.com

گناہ بخشے جائیں تو وہ بھٹکتا ہوا ہمارے جال میں ہی پھنسے گا۔ لیکن ایماندار گنہگار حکم خداوندی کو چھوڑ کر دربار رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو ترک کر کے وہابیوں کی کب سنتا ہے۔ مسلمانوں یہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اس آیۃ قرآنیہ کے رد سے مکذب قرآن کریم اور منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سب سے بڑا مجرم ثابت ہوا کیونکہ جرائم کی بخشش بموجب آیت مذکورہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے بغیر دنیا میں محال ہے۔

جس فرقہ کی دنیا میں بخشش کی کوئی صورت نہیں اور نہ وہ خداوند کریم کی مجوزہ صورت کو قبول کرتا ہے بلکہ شرک کہتا ہے اس کی قبر و حشر میں کوئی اور صورت نجات کیسے ہو سکتی ہے۔

مسلمانو یاد رکھو اگر دنیا و عقبیٰ میں نجات چاہتے ہو تو اس مذکورہ فرمان خداوندی کے رو سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں جانے کو نجات سمجھو آپ کے بالتبع مسجد اور مدینہ طیبہ کی زیارت سمجھو اصل تمام دنیا میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مدینہ طیبہ بنا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسجد نبوی کو شرف حاصل ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل لیکن وہابی فرقہ چونکہ دنیا میں الٹا ہے اس کی عقل بھی الٹی کہ اصل کو بالتبع سمجھ بیٹھا ہے اور تابع کو اصل کہتا ہے پھر کہتا ہے مسجد یا مدینہ طیبہ کی نیت کر کے سفر کرے اور بالتبع دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت کرے سبحان اللہ کیوں جی وہابیو خداوند کریم سے اگر تمہیں کچھ ذرا سا بھی تعلق ہے تو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض فرمائی ہے یا مسجد نبوی اور مدینہ طیبہ کی؟ ماننا پڑے گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر مومن پر ہر وقت ہر لمحہ ہر جگہ ہر زماں فرض ہے۔ تو مذکورہ آیت کریمہ میں بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے کا ہی ارشاد خداوندی ہے۔

marfat.com

اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

فرمان خداوندی ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول علیہ السلام کو مگر اللہ تعالےٰ کے حکم سے آقا بنایا جاتا ہے اور ہم مسلمان مومنین کو اللہ تعالےٰ نے بھی یہ حکم جاری فرمایا۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اے ایمان والو! تم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ پہلے جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا آقا سمجھے اور خود غلامی کرے تو واقعی ایسا شخص اللہ تعالےٰ کا غلام ہے اور پھر فرمایا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا یعنی جو شخص بجائے غلامی کے نافرمانی کرے گا۔ یقیناً وہ ابدی دوزخی ہے۔ اب تم سوچو کہ غلام اپنے آقا کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ اگر میں نے اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کیا تو مشرک بن جاؤں گا۔ تو اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آقائے کل کائنات نے ایسے لوگوں کو جھڑک کر نکال دیا ہے تو ان سے ناراضگی کی وجہ سے نہیں جاتے۔

(۲) یا امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہی نہیں ہوئے۔

(۳) یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ذاتی رنجش ہے۔

(۴) یا کسی ایسی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد ہے۔

(۵) یا اپنے اعمال کی بنا پر رنجش سے بے امید ہو چکے ہیں۔ ورنہ جس کی اطاعت سے بخشش

marfat.com

ہو اور بنات ملے اسی کی طرف سفر کرنے کو کوئی مشرک کہے تو سوائے ان پانچ صورتوں کے اس کی کوئی اور صورت نہیں۔

چوتھی آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کا منکر خداوند کریم کے نزدیک منافق ہے۔

(۴) النساء ۵/۶۱ { وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ دیکھیں گے آپ منافقوں کو کہ وہ پوری طرح آپ سے اعراض کرتے ہیں۔

"محمل عمی": اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں منافقوں کی یہ صفت بھی بیان فرمائی کہ زبانی اقرار کرنے والے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں حج زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں لیکن باطن سے کھوٹے ہیں مسلمان نہیں کیونکہ جب ان کو دعوت دی جائے کہ قرآن کریم کے حکم کو تسلیم کرلو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ خواہ تمہیں مشرق و جنوب و شمال سے کیوں نہ آنا پڑے تو یہ لوگ صاف انکار کر دیتے ہیں بلکہ منع کا فتویٰ دیتے ہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ سفر کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتے ہیں مشرک کہتے ہیں وہ خداوند کریم کے نزدیک منافق ہیں جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے اسکا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو منافق سمجھے مسلمان نہ سمجھے ان کو جو ایماندار سمجھے ان کی زبان پر اعتبار کرے وہ قرآن کریم کا منکر ہے خداوند کریم سے اس کا کوئی تعلق

marfat.com

نہیں فافہم۔

فرمان خداوندی کہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر اطاعت کے زبانی اقرار کرنا بے ایمانی کی علامت ہے

(۵) النور ۱۸/۶ { وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَا أُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝

اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایمان رکھتے ہیں اور ہم مطیع بھی ہیں پھر ان سے ایک فرقہ بعد اس کے منہ پھیر لیتے ہیں یہ ایمان دار نہیں اور جب ان کو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی جاتی ہے تاکہ ان کے آپ حکم بنیں بعض ان سے منہ پھیر جاتے ہیں۔

محمد عمر:۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں غیر مقلدین وہابیوں کا پورا نقشہ کھینچ دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بعض لوگ

(۱) اقرار کرتے ہیں کہ ہم موحد ہیں خداوند تعالےٰ کو ماننے والے ہیں۔

(۲) اور اپنا ایمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظاہر کرتے ہیں بظاہر اہلحدیث کہلاتے ہیں۔

marfat.com

(۳) اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے قائل ہیں اور کسی امام اسلف صالحین اور اولیاء اللہ کے ہم مقلد نہیں ہیں۔

(۴) جب قرآن کریم یا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرو تو صاف روگردانی کرتے ہیں۔

(۵) اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں پر فتوی ثبت فرمایا ہے کہ وَمَا اُولٰئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ کہ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔

(۶) پھر رب العزۃ نے ان کا ایک اور کفر ثابت فرمایا کہ جب ان کو کہا جائے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ اور آپ کو ہی واحد حاکم تسلیم کرلو تو بھی منہ پھیر لیتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کا پول کھول دیا اور ان کا پورا نقشہ کھینچ دیا کہ ان لوگوں کا موحد کہلانا جھوٹ اہلحدیث کہلانا جھوٹ بغیر قرآن وحدیث کے اور کسی کی تقلید نہ کرنا جھوٹ کیونکہ جس کا کلمہ پڑھتے ہیں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جانے کو ہی برا سمجھتے ہیں اور منع کرتے ہیں بلکہ سفر کرکے جانے کو شرک کہتے ہیں۔ بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کا بہت بڑا ذریعہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ فرقہ بے ایمان ہے ایمان سے دور ہیں اب مسلمان ان لوگوں کے ایمان کا کیسے اعتبار کریں اور ان کو مسلمان کیسے سمجھیں۔ رب العزت نے اس فرقے کا پورا نقشہ کھینچ کر جڑ کاٹ دی ہے اب کوئی عقل وعلم سے بے بہرہ ہی ان کے جال میں پھنس سکتا ہے ذی شعور اہل علم اس فرقہ سے ضرور پہلو تہی کرتا ہے۔

marfat.com

چھٹی آیت قرآنی کہ مومنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے

(۶) التوبۃ ۱۱/۱۵ { وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

مدینے اور چوفیرے (تمام زمین) والوں کے لئے یہ لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے بیٹھیں اور نہ وہ مرغوب سمجھیں اپنے نفسوں کو اس کے نفس سے کیونکہ مدینے شریف اور چوفیرے والے جو آتے ہیں) ان کو جو پیاس تکلیف اور بھوک اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہنچتی ہے اور جس راستے وہ چلتے ہیں جس سے منکرین جلتے ہیں اور دشمن سے جو ان کو مال غنیمت ملتا ہے ان کے لئے ہر ایک کا عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

محمد عمر: (۱) اس آیۃ کریمہ میں مدینے شریف والوں کو شہری فرمایا ہے باقی سب کو گنوار فرمایا ثابت ہوا کہ مدینے شریف والے شہری ہیں ان کے سامنے باقی سب گنوار ہیں۔

(۲) وَمَنْ حَوْلَهُمْ سے مراد تمام روئے زمین والے مراد ہیں جیسا کہ لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا میں تمام روئے زمین والے مراد ہیں یعنی

marfat.com

(۳) مدینہ طیبہ والوں کو بھی اور تمام روئے زمین والوں کو حکم خداوندی جاری ہوا کہ کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے پیچھے نہ رہ جائے۔

(۴) اور مدینہ طیبہ اور تمام روئے زمین والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اپنی ذات کو بہتر نہ سمجھیں اس لئے کہ

(۵) دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں جو ان کو تکلیف بھوک اور پیاس پہنچے گی وہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں شمار ہوگی جیسا کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ میں اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی اطاعت سمجھی جاتی ہے مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والا اللہ تعالےٰ کی طرف آتا ہے ایسے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کے راستے میں چلنے والا اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف چل رہا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ پر عمل کر رہا ہے۔

(۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے کی طرف عقیدتمند چلنے والا چلتا ہے منکرین وہابیین کو بغض وکینے سے جلا رہا ہے تو اس کو ایک ایک قدم چلنے کی نیکی کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور اس دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر جو اس کو مال غنیمت بھی مل جائے (نجدی وغیرہ کا) تو ان سب کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملتا ہے۔ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچنے والے اور کسی دشمن وہابی کے روکنے سے نہ رکنے والے کے ثواب کو اللہ تعالےٰ کبھی ضائع نہیں کر سکتا یہ ہے ہمارے

marfat.com

محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔

(ھ) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کا سفر خدا اللہ تعالےٰ کے لئے ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے چند احکامات کا فیصلہ ہو گیا

(ا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف صاحب توفیق کو سفر کر کے جانا حکم خداوندی ہے

(ب) دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹنے والا اور ہٹانے والا منکر و مکذب قرآن کریم ہے۔

(ج) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے راستے میں جو تکلیف ہو گی اُس کا اس کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملے گا بلکہ ایک ایک قدم کا درجہ رب العزت کی طرف سے حاصل ہو گا یہ ثواب ضائع نہ ہونے کا وعدہ رب العزۃ نے پہلے ہی کر دیا ہے۔

(د) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات میں یا کسی صفت میں کم سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے جیسا کہ وہابی غیر مقلد اور وہابی دیوبندی سمجھتا ہے۔

(ر) اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں یہ بھی واضح فرما دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو جو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو دیکھ کر جس کا جلنے والا حسد و بغض کی آگ میں جلتا ہے وہ کافر ہے یہاں دنیا میں بھی جلتا ہے قبر و حشر میں جہنم کی آگ میں جلے گا۔

(س) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے جانا عمل صالح ہے مصطفےٰ

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کے مسافر کے ان اعمال صالحہ کا ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور ملے گا گا۔ نہیں منع نہیں شرک نہیں اس عمل صالحہ کو شرک کہنے والا منع کرنے والا منکر و کذب قرآن کریم ہے۔

(ص) دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے مسافر کو اگر کسی کافر و منکر کا مال مل جائے تو وہ مال غنیمت ہے اس کے لئے حلال ہے کیونکہ عمل صالح کے ماتحت حاصل ہوا ہے جائز ہے۔

اس آیۃ میں رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے سفر کر کے جانے والے کو تسلی دی اور اس کا اجر تحریری لکھ دیا تاکہ باطل کے روکنے سے آپ کا کوئی مومن رک نہ جائے۔

اور وہابیو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو مشرک کہنے والو رب العزت تو فرمایا لَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کو اپنے نفسوں سے کم و بھجو اور تم صنم اکبر کہو کیا تمہارا فرقات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا ہے یا منکر رسالت ہے؟ یہ فیصلہ تم پہ ڈالتا ہوں اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

ساتویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کا سفر خرچ باعث اجر عظیم اور قرب خداوندی ہے

(۷) التوبہ ۱۱/۱۲ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ

marfat.com

الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

اور بعض دیہاتیوں سے ایسا شخص بھی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور جو خرچ کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی قربت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذریعہ سمجھتا ہے یاد رکھو اس کا خرچ کرنا ان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں ان کو داخل کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

تحلیل عمل (۱) اس آیۃ کریمہ سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے جو خرچ کیا جائے یہ ایماندار کی علامت ہے اور اس خرچ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی دعا کے لئے جو خرچ کیا جائے ایسا شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا مستحق ہے۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(۴) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کے رو سے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے خرچ کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ضرور قرب ہوتا ہے شرک نہیں گناہ نہیں۔

---

marfat.com

آٹھویں آیت قرآنی کہ مسلمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی نہ کریں

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنے کی ایمانداروں کو خدائی ممانعت

(۸) الاعراف ۹/۳ { یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۔

اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض نہ کرو حالانکہ تم سنتے ہو۔

محمد ع ۲ ۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعراض کرنے سے ایمانداروں کو ممانعت کر دی ہے اور جو وہاں جانے سے روکے وہ کذب قرآن کریم ہے۔

(۱) ثابت ہوا کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرے سفر کر کے جانے سے منع کرے وہ اللہ تعالےٰ سے بھی روگردان ہے۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ سے حکم جاری فرمایا کہ تم اے مسلمانو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی نہیں کر سکتے ورنہ تم صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ میں شامل ہو۔

(۳) وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ یہاں تک تاکید کر دی کہ ہم کسی جگہ بھی ہوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت نہیں کر سکتے آپ خواہ زمین کے اوپر ہوں گنبد اخضرا میں ہوں وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ پر عمل کرنا خداوندی غرض ہے۔

marfat.com

نویں آیت قرآنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے پہنچنے سے منع کرکے ابلیس اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے،

(۹) الاعراف ۲ } قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

ابلیس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد کے صراط مستقیم پر ان کی راہزنی کروں گا پھر ان کو آگے سے روکوں گا ان کے پیچھے، دائیں اور بائیں سے روکوں گا ان کی اکثریت کو تو شکر کرنے والے نہ پائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذلیل راندے ہوئے آسمانوں سے نکل جا جس شخص نے ان سے تیری تابعداری کی تم تمام سے جہنم کو ضرور پُر کروں گا۔

تحمل عمر شیطان نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی خدا کے فرمان کے موافق عزت دی اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ اور کفر کا فتویٰ لگا کر جنت سے نکلنے کا حکم صادر فرما دیا پھر ابلیس نے قیامت تک عمر بڑھانے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے وہ قبول فرمالی تو اس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہی اور کفر کا فتویٰ تو دے دیا ہے لیکن مجھے قسم ہے کہ میں ان کو گمراہ کرنے کے لئے تیرے صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور چاروں طرف سے گھیرے میں لے لوں گا اور آدم علیہ السلام کی زیادہ

marfat.com

اولاد تیری شکر گزاری کی طرف نہ جا سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا کیا بگاڑ لوگے جو تیری اتباع کرے گا یعنی جیسا کہ تو نبی اللہ کی طرف گیا ہی نہیں تجھے اور تیرے پیروکاروں کو جہنم میں بھر دوں گا۔ اب قرآن کریم سے بیان کرتا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا یہی صراط مستقیم ہے۔

دسویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا صراط مستقیم پر چلنا ہے

(۱۰) الانعام ۸/۱۹ { وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ۔

اور بے شک یہ میرا راستہ صراط مستقیم ہے اس کی اتباع کرو باقی راستوں کے پیچھے نہ لگو تمہیں وہ صراط مستقیم سے دور کر دیں گے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ صراط مستقیم ہے

یوسف ۱۳/۱۲ { قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے تابعدار بصیرت پر ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ لوگوں کو فرما دیں کہ یہ میرا راستہ ہی صراط مستقیم راستہ ہے اور یہی راستہ خداوند کریم تک پہنچاتا ہے اور جو میرے متبعین ہیں وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں میں اور میرے متبعین نے بصیرت سے اس راستے کو قبول کیا ہے۔

جو راستہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ صراط مستقیم ہے اور شیطان نے وعدہ کیا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ کہ یا اللہ میں آدم علیہ السلام

marfat.com

کی اولاد کے راستے کو روک کر بیٹھوں گا۔ جو صراط مستقیم کی طرف آئے گا اس کو روک دوں گا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اور دوسرے قرآن کریم صراط مستقیم ہے تو جو شخص سفر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روکتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہ قرآن شیطان کا تعویذ رکھنے والا کہہ سکتا ہے دوسرے کا کام نہیں۔

مسلمانو! یاد رکھو صراط مستقیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا راستہ ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہے وہ ابلیس کی ڈیوٹی لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ادا کر رہا ہے جس کے متعلق رب العزت نے فرمایا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ کہ اے ابلیس تم سے اور تیرے پیروکاروں سے جہنم کو میں بھر پور کروں گا۔ لہٰذا مسلمانو! فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر کے روکنے والے کی پیروی نہ کرنا تاکہ ان کی اقتدا میں تم بھی وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ والے مقام میں نہ پہنچ جانا۔

گیارھویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوری پسند کرنے والا قیامت کے دن پچھتائے گا:

(۱۱) الفرقان ۱۵/۱۲ { وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝

قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دانتوں سے کاٹے گا کہے گا کاش

marfat.com

میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ قبول کرتا اے میری ہلاکت
کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا یقیناً اس نے مجھے ذکر سے گمراہ
کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے

محمد عمر: وہابیو! اب بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کرو تاکہ تمہیں قیامت کے دن ہاتھ نہ کاٹنے پڑیں جو لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے کو ترک کریں گے قیامت کے دن وہ اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کر کہیں گے کہ ہائے ہماری ہلاکت ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کر لیتے تو آج ذلیل نہ ہوتے پھر افسوس سے کہیں گے کہ ہم نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اس نے ہمیں ذکر سے گمراہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ایک قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَسُوْلًا بھی قرآن پاک میں مذکور ہے تو قیامت کے دن ہاتھ کاٹ کاٹ کر افسوس کرنے والا کہے گا کہ میں نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اللہ تعالےٰ نے ہماری طرف ذِکْرًا رَسُوْلًا بھیجا مجھے اس دوست نے جانے سے روک دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کر کے جانا شرک ہے میں شرک سے ڈر کے مارے نہ گیا مجھے کیا خبر تھی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچنا ہی صراط مستقیم پر جانا ہے اگر دنیا میں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا جاتا تو کبھی گمراہ نہ ہوتا تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ در بار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہیں وہ صراط مستقیم سے محروم ہیں۔ جو صراط مستقیم سے محروم وہ گمراہ ہے۔ اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنے ہاتھ کاٹیں گے لیکن ان کو اس وقت یہ افسوس فائدہ نہ دے گا جس نے توبہ کرنی ہو آج دنیا میں کر لے۔

marfat.com

وہابیو! بقانون خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤ اور خواب بھی گمراہی سے بچ جاؤ گے ورنہ تمہاری دنیا بھی برباد اور عقبیٰ بھی خراب ہو جائے گی۔

غیر مقلدین وہابیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کے اسباب

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ وہابیوں کے اعمال و اشکال کی پوری وضاحت فرما دی ہے۔ یہ آپ کے علم غیب کی بڑی بھاری دلیل ہے۔ وہابی نے آپ کے علم غیب کا ہی انکار کر دیا اور اسی بنا پر کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا پول مسلمانوں کو پہلے ہی کیوں بیان فرما دیا آپ کی طرف جانے سے ہی مسلمانوں کو شرک کہہ کر روکتے ہیں تاکہ ہمارے کہنے سے جو ہمارے جال میں پھنسا ہوا ہے وہ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جا کر کہیں توبہ نہ کر بیٹھے تو ہمارے فرقے میں کمی ہو جائے گی۔

(۲) یا یہ سبب ہے کہ عقیدۃً نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لئے اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اور اس دلی عناد کی وجہ سے مسلمان خلامی کرنے والوں کو اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو روکتے ہیں کہ مبادا ان لوگوں کو وہاں جا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنس ہو جائے گا تو یہ لوگ اطاعت میں مخلص بن کر ہم سے بیعت لے جائیں گے اور پھر وہاں پہنچ گئے تو بفرمان خداوندی وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا گناہوں سے پاک ہو جائیں گے کیوں نہ ہو ان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

marfat.com

دربار عالیہ سے ہی روکا جائے تو یہ لوگ گناہوں میں ترقی کرتے کرتے اسلام سے خالی ہو کر ہماری پارٹی کو مضبوط بنائیں گے بظاہر کلمہ گو نظر آئیں گے لیکن اندر سے باغی اسلام سے دور رہ کر دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنے میں ہمارے امدادی بنیں گے۔

(۳) یا یہ وجہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ رجس اور خبیث خوراک کے عادی ہیں اور ظاہری نجاست کو بھی پسند کرتے ہیں اس لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود ان لوگوں کو قریب نہیں بھٹکنے دیتے تو یہ بیچارے مجبوراً شرک کے فتوی دے کر اپنی شرمساری ٹالتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ الشعراء ۱۹/۱۱ } فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔

(۴) یہ لوگ نجدی کے راتب خوار ہیں اور نجدی کو چونکہ نسبتی عداوت ہے۔ اس لئے اگر یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے عنادی عقائد نہ رکھیں اور مسلمانوں کو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ روکیں تو ان کا راتب بند ہوتا ہے۔ اس لئے انہوں نے فتوی صادر کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا گناہ ہے شرک ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے پکارنے تام لینے یاد آوری کو شرک کہدیا اور سفر کر کے وہاں جانے سے بھی روک دیا۔ درود شریف پڑھیں تو وہ بھی ان کے مذہب میں بدعت، مسلمانو! اب تم سوچو کہ وہابیوں کو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے یا محبت؟ محبت ہو تو اطاعت ہو سکتی ہے دشمنی سے اطاعت ممکن ہی نہیں محبت اور تعریف لازم و ملزوم کا تعلق رکھتے ہیں عناد اور عیب جوئی لازم و ملزوم

marfat.com

ہیں قرآنی فیصلہ بھی تم نے سن لیا اور ان کا عقیدہ بھی سن لیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم کون ہو؟ اور تم نے کس طرف جانا ہے اور کونسا راستہ صراط مستقیم کہلا سکتا ہے اور تم کس مسلک پر چل کر صراط مستقیم پر گامزن ہو سکتے ہو؟

سانپ کس طرح ظاہراً خوشنما ہے لیکن اس کو قریب جانے سے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے وہابی کا کٹا ہوا جہنم کے در سے رک سکتا ہی نہیں وہابی ظاہراً کیسا صوفی اور متقی نظر آتا ہے لیکن اس کے قریب جانے سے نہ کسی کا اتقا باقی رہتا ہے نہ ایمان وَقَانَا اللّٰہُ مِنْھُمْ وَمِنْ کُلِّ غِنْھِمْ ایسے مذاہب صرف ایمان سے محرومی کے ذرائع ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب فرض ہے

فیصلہ خداوندی

خداوند کریم کے نزدیک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن انسان ہو یا جن شیطان ہے

۱۔ الانعام ۸/۱۴ } وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۝

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی اللہ کے دشمن کو انسان ہو جن شیطان قرار دے دیا ہے جن کا بعض ایک دوسرے کو بناوٹی مسائل بتاتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے دشمن کو انسان ہو یا جن شیطان ہونے کا فتویٰ جڑ دیا ہے اب تم وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر بات میں عناد رکھتے ہو اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے والے انسانوں کو بھی اللہ تعالےٰ نے شیطان

marfat.com

دربار عالیہ سے ہی روکا جائے تو یہ لوگ گناہوں میں ترقی کرتے کرتے اسلام سے خالی ہو کر ہماری پارٹی کو مضبوط بنائیں گے بظاہر کلمہ گو نظر آئیں گے لیکن اندر سے بالی اسلام سے دور رہ کر دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنے میں ہمارے امدادی بنیں گے۔

(۳) یا یہ وجہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ رجس اور خبیث خوراک کے عادی ہیں اور ظاہری نجاست کو بھی پسند کرتے ہیں اس لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود ان لوگوں کو قریب نہیں بھٹکنے دیتے تو یہ بیچارے مجبوراً شرک کے فتوی دے کر اپنی شرمساری ٹالتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے (الشعراء ۱۹/۱۱) فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ کہ اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔

(۴) یہ لوگ نجدی کے راتب خوار ہیں اور نجدی کو چونکہ نسبتی عداوت ہے۔ اس لئے اگر یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے عنادی عقائد نہ رکھیں اور مسلمانوں کو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ روکیں تو ان کا راتب بند ہوتا ہے۔ اس لئے انہوں نے فتوی صادر کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا گناہ ہے شرک ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے پکارنے تم لینے یاد آوری کو شرک کہدیا اور سفر کر کے وہاں جانے سے بھی روک دیا۔ درود شریف پڑھیں تو وہ بھی ان کے مذہب میں بدعت، مسلمانو! اب تم سوچو کہ وہابیوں کو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے یا محبت؟ محبت ہو تو اطاعت ہو سکتی ہے دشمنی سے اطاعت ممکن ہی نہیں محبت اور تعریف لازم و ملزوم کا تعلق رکھتے ہیں عناد اور عیب جوئی لازم و ملزوم

marfat.com

مِنْهَا الْاَذَلَّ معززین مدینہ (کفار) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے والے پہنچنے والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ کفار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے اور خود معزز بنتے اور تم ان سے بھی ترقی کر گئے کہ جو مسلمان دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والے ہیں ان کو مشرک سمجھتے ہو اور اپنے عقائد رکھنے والوں کو موحد سمجھتے ہو۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن وہابیوں کا حال قیامت میں

۲۔ الفرقان ۱۹/۳ { اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

وہ لوگ منہ کے بل جہنم میں اکٹھے کئے جائینگے انہی لوگوں کا مکان بھی برا اور راستے سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

چونکہ تم لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت زبانی زیادہ کرتے تھے اس لئے اللہ تعالےٰ تمہیں منہ کے بل اوندھے چلا کر جہنم کی طرف بھیجے گا اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ جانا کیونکہ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا ان کی جائے رہائش مجلس بری ہے اور بری مجلس سے پرہیز لازمی ہے اور ان کے ظاہری حلیوں کو دیکھ کر بھی نہ دھوکہ کھانا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس سے بھی مسلمان کو بچایا ہے وَلَا تُطِعْ اَجْسَامَهُمْ کیونکہ اضل سبیلا ہیں یہ تو بفرمان خداوندی صراط مستقیم سے بہت دور بھٹکے پھر رہے ہیں مسلمانو فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ یاد رکھو اے وہابیو! دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

marfat.com

فرمایا ہے اب تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھ کر تم کون ہو؟ نجدی کو اپنی مخالفت کی بنا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرن شیطان فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی بنا پر شیطان فرمادیا کند ہجنس باہجنس پرواز شیطان اور قرن شیطن کا جوڑ خوب ہو گیا۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن خداوند کریم کا مجرم ہے

۲۔ الفرقان ۱۹/۳۱ { وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝

اور ہم نے اسی طرح مجرموں کو ہر نبی اللہ کا دشمن قرار دے دیا اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد دینے والا کافی ہے

یعنی جب اللہ تعالےٰ نبی اللہ کے دشمنوں کو ہدایت نہیں دیتا اور مدد نہیں فرماتا تو وہ ہدایت سے محروم ہیں کیونکہ وہ نبی علیہ السلام کی عداوت سے باز نہیں آتے خداوند کریم کے نزدیک وہ مجرمین ہیں مجرمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدایت و مدد خداوندی سے بھی محروم ہیں۔ دربار خداوندی میں اپنی حاجتوں کا سوال بھی نہیں کر سکتے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کے جرم میں خداوند تعالےٰ سے ہدایت کا سوال بھی نہیں کر سکتے نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم کے مصداق ہیں۔

کفار بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے تھے اور وہاں سے نکالنے کی کوشش کرتے جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ

marfat.com

فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے رات کو مسجد حرام سے سیر کرانے کے لئے مسجد اقصیٰ کی طرف کا سفر شروع کرایا راستے میں لِکُوْبَۃُ بْنُ آیَا بِنَا کے فیصلے کے موافق پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف کی زیارت کرائی جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کی زیارۃ کے لئے

نسائی شریف ۱/۲۴۲/۲۴۳

اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمۃ عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اُتِیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مجھے ایک سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر لایا گیا اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

محمد عمر: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲ سندوں سے اس حدیث شریف کو مرفوع ثابت کیا ہے۔ بتاؤ وہابیو! اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے اہل قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف کی طرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفر کرا کر سیر کرائی اللہ تعالےٰ پر کیا فتویٰ لگاؤ گے۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو صاحب قبر کے لئے سفر کر کے تشریف لے جا رہے تھے کیا فتویٰ جڑو گے یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ قبروں کی طرف سفر کر کے جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

حالیہ میں حاضری دینے والوں کو مشرک اور بدعتی نہ کہو ابن تیمیہ سے آج تک تمام مسلمانوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے شرک کے فتوی لگا لگا کر روک رہے ہے سوائے تمہارے چند وہابیوں کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں کوئی فرق نہیں آیا اگر ایک وہابی بن کر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو بجائے ایک کے حاضری دینے والے میلیوں پیدا فرما دیتا ہے بھی دیتا ہے۔

فقیر اب قرآن کریم سے ثابت کرتا ہے۔ کہ دور دور سے اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور مقامات مقدسہ اور قبروں کی طرف سفر کر کے جانا سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اصل قبور کے لئے سفر کر کے جانا قرآن مجید میں سُنت اللہ ہے

۱۱۔ بنی اسرائیل ۱۵/۱ { سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

وہ اللہ تعالےٰ پاک ہے۔ جس نے اپنے نوری بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات کے وقت سیر کرائی وہی پاک ذات ہے۔ جس نے مسجد اقصیٰ کے چوفیرے کو بابرکت بنا دیا تاکہ ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے متبرک آدمی اور مقامات کی زیارت کرائیں بے شک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سننے والے بہت بڑے جاننے والے ہیں۔

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کی ابتدا

marfat.com

کہ معراج کی رات میرے لئے براق لایا گیا آگے فرمایا فَرَكِبْتُهُ میں نے اس پر سواری کی آگے فرمایا حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ براق پر سواری کر کے میں بیت المقدس پہنچا۔ کیوں جی وہابیو اب بتاؤ اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارت کے لئے براق پر سواری کر کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا لمبا سفر طے کرانا یعنی تیز سے تیز سواری پر رب العزۃ نے سفر طے کرا کر اپنے مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی اور پھر اہل قبور انبیاء علیہم کی زیارۃ کرائی پہلے مقامات مقدسہ کی زیارت کا ذکر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں سنیئے۔

معراج شریف کے سفر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی گئی

نسائی شریف ۱/۷۸ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سَيْنَا حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ قَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام۔

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اترئیے نماز پڑھیئے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نوافل پڑھے پھر فرمایا کہ جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے آپ جانتے ہیں یہ کونسا مقام ہے یہ طور سینا ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی (پھر آپ براق پر سوار ہوئے اور چلے) پھر فرمایا اترئیے نماز پڑھیئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اتر کر نوافل ادا کئے) فرمایا فَصَلَّيْتُ پھر میں نے نماز پڑھی تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا حضور آپ کو

marfat.com

ہے اور سنت اللہ ہے۔ شرک کہنے والا منکر قرآن کریم ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو وہاں بھی اہل قبور ہی تھے انبیاء علیہم السلام اہل قبور وہاں جمع تھے من المسجد الحرام کے فرمان سے مسجد حرام سے سفر کرکے الی المسجد الاقصیٰ منتہی سفر مسجد اقصیٰ فرمایا جہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کا اجتماع تھا اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ جبرئیل علیہ السلام و دیگر ملائکہ اتنی مسافت طے کرا کر اہل قبور کی زیارۃ کے لئے لے گیا تاکہ اہل قبور کی طرف دُور دُور سے سفر کرکے جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ ثابت ہو جائے خداوند تعالےٰ نے فرمایا اُسریٰ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ سفر طے کرایا تاکہ اہل قبور کی طرف سفر کرکے جانا سُنت اللہ بھی ثابت ہو جائے۔

بولو وہابیو تم کہتے ہو کہ ایک نبی اللہ کی طرف دور دور سے سفر کرکے جانا شرک ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارا خوب شرک توڑا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کی طرف براق پر اتنی دور سے سفر کرکے سیر کرائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ حزب اللہ اہل قبور کی طرف سفر کرنا خدائی، نبوی اور ملکی سفر پاک ہے ہاں البتہ ابلیس کی وہاں تک نہ رسائی ہے اور نہ ہی ممکن ہے اس لحاظ سے تمہیں دکھ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتا ہوں۔

مسلم شریف ۱/۹۱ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اُتیتُ بالبُراق انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com

رب العزت نے سفر بعید طے کرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام اہل قبور کی زیارت کرائی۔

مسلم شریف ۹۶ } مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کی جماعت کی زیارت کرائی گئی آگے فرمایا فَأَمَمْتُهُمْ میں نے ان کو جماعت کرائی۔

تو ان احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے تیز سے تیز اور بہترین سواری براق پر سوار کرا کے تمام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارۃ کرائی پھر اللہ تعالےٰ کا فرمان لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے بڑے بڑے نشانات دیکھے اور اس سفر میں وہ مقامات مقدسہ اور انبیاء علیہم السلام تھے۔

او وہابیو! قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ دور دور سے سفر کر کے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی قبور اور مقامات مقدسہ کی زیارۃ کو جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم وہابی بھی مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا کی سنت سے اعراض کر کے اسلام، قرآن اور حدیث سے دور افتادہ اکابرین کو ترک کر کے قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق اپنا عقیدہ درست کر لو اور گنبد خضرا اور اہل اللہ کے مقامات مقدسہ کا سفر کر کے پہنچو تا ان کی نگاہ سے تمہارا ایمان درست ہو جائے اور فرمان خداوندی أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ صحیح سمجھ کر اپنے اکابرین سے

marfat.com

معلوم ہے کہ یہ کونسا مقام ہے جہاں آپ نے نماز پڑھی یہ بیت لحم ہے۔
یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی۔

۱۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مقامات مقدسہ جن میں مولد النبی علیہ السلام بھی شامل ہے ان کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کرکے جانا سنت ہے

۲۔ مقامات مقدسہ میں نوافل پڑھنے عبادت خداوندی کرنی ثواب ہے اور سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہی مقامات مقدسہ کا ذکر فرماتے ہوئے رب العزت نے لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی فرمایا کہ یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج شریف کی رات اپنے رب کی بڑی بڑی آیتیں نشانیاں مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

دور دور سے سفر کرکے مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کو شرک کہنا یہ قرآن کریم اور سنت و عمل مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اور یہ وہابیوں کا فتویٰ شرک رب العزت اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر عائد ہوا۔ حالانکہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دور سے سواری پر سفر طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی جو سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ بھی ثابت ہوئی اور مانعین محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر حرام اور شرک کہتے ہیں۔

مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارۃ کرائی جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ملیئے۔

marfat.com

کی طرف دیکھئے اور تاکہ ہم تمہیں نشان بنادیں اس آیۃ مبارکہ میں بھی رب العزت نے عزیر علیہ السلام کے وجود کو آیت کا لفظ استعمال کیا۔

جب ثابت ہوا کہ انبیاء علیہ السلام کا وجود ایات اللہ ہیں خواہ زمین کے اوپر ہوں جیسا کہ حیات دنیوی میں یا آسمانوں پر ہوں یا عالم دنیا و برزخ میں ہوں تمام عالمین میں انبیاء علیہم السلام کا وجود مبارک آیات اللہ ہیں جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے مسجد حرام سے سفر عظیم طے کرکے مسجد اقصیٰ پہنچے تو اللہ تعالے نے فرمایا لِنُرِيَهٗ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ ہم آپ کو آیات اللہ کی زیارت کرائیں اور آیت اللہ وہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبر تھے جن میں زندہ بھی تھے اور اہل قبور بھی تو سب کو آیت اللہ فرمایا تو زندہ اور اہل قبور انبیاء علیہم السلام جو ہمیشگی زندگی قبول کرچکے ہیں ان آیات اللہ کی سفر کرکے زیارۃ کرنا سنت مقرر ہوگیا اور اولیاء اللہ کو بھی آیات اللہ میں رب العزت نے شامل فرمایا ہے۔

اصحٰب کہف اولیاء اللہ بھی عجیب آیت اللہ ہیں

الکہف ۱۵/۱ } اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝ بے شک غار اور تختی والے ہماری عجیب آیتوں سے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالے نے اصحٰب کہف کو اپنے آیات عجیبہ سے فرمایا۔ آگے چل کر اصحاب کہف کے متعلق فرمایا ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ یہ اصحاب کہف اللہ تعالے کے نشانوں سے نشانات ہیں۔

الانبیاء ۱۷/۹۱ } وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہم نے مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے عالمین کے لئے آیت اللہ بنایا۔

marfat.com

نفرت کرو۔

آیات کے لغوی معنی نشانات کے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام بھی چونکہ قدرت خداوندی کے کارخانے کے خواص سے ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام پر آیت کا لفظ استعمال فرمایا یعنی انبیاء علیہم بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت کے خاص نشانات ہیں جس شخص نے رب العزت کا پتہ دریافت کرنا ہو تو اللہ تعالےٰ اپنا نشان انبیاء علیہم السلام کا فرماتا ہے اسی لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کی تشریح صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے فرمائی اور منعم مِنَ اللّٰهِ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا کی طرف اشارہ فرما دیا جس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام مخلوق میں منعم من اللہ اور مقدم انبیاء علیہم السلام کا وجود مبارک ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنا نشان ظاہر کیا اور فرمایا۔

انبیاء علیہم السلام کا وجود ایت اللہ ہے

مریم ۱۹/۲۱ } وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا تاکہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے لئے اپنی نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنا دیں۔

تو اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود کو اپنی قدرت کا نشان بتایا اور آیات اللہ میں شامل فرمایا۔

حضرت عزیز علیہ السلام کو اپنا نشان فرمایا

البقرہ ۲/۲۵۹ } وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً اے عزیز علیہ السلام اپنے گدھے

marfat.com

سے زیادہ فوقیت رکھتا ہے وہ بھی بطریق اولیٰ آیات بینات میں شامل ہے جو ان کی زیارت سے روکے اس جیسا ظالم اور منکر قرآن دنیا میں کوئی نہیں تو فرمان خداوندی لِنُرِيَهٗ مِنْ آيَاتِنَا انبیاء علیہم السلام کے مقامات مقدسہ اولیاء اللہ کے مقامات مقدسہ مثلاً مقام حضرت مریم علیہ السلام وغیرہا کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے مسافت بعید طے کرا کر زیارۃ کرائی تاکہ ان تمام مقامات انبیاء علیہم السلام اور مقامات اولیاء اللہ کی سفر کر کے زیارہ کرنا آیات اللہ کی زیارت بن جائے اور جو ان سے روکے شرک وکفر کے فتوے لگائے گا وہ منکر قرآن ہے۔

آیات الٰہیہ کے منکرین کو گرفت الٰہی

آل عمران ۳/۴ } وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

جو اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کا انکار کرے گا تو بے شک اللہ تعالےٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

ان آیات اللہ کی زیارت کے منکرین سے اللہ تعالےٰ جلد حساب لے گا جو آخر کتاب میں عرض کروں گا۔

"وہابی" مولوی صاحب تم نے تو اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور ان کے مقامات متبرکہ کو آیات اللہ یعنی خداوند تعالےٰ کی قدرت کے نشانات ثابت کر دیے ہم نے تو آج تک قرآنی جملوں کو ہی آیات سنا تھا۔

"محمد عمر" آیات کو اللہ تعالےٰ نے نو چیزوں پر استعمال فرمایا ہے۔

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے وجود کو آیت اللہ فرمایا جیسا کہ قرآن کریم سے پہلے ذکر ہو چکا۔

marfat.com

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے حضرت مریم علیہا السلام جو ولیہ تھی اور حضرت عیسیٰ علیہا السلام کو آیات اللہ میں شمار فرمایا اور حضرت مریم علیہ السلام کے جنے کے مقام کی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیارۃ کرائی اور آپ نے وہاں دو نفل بھی ادا فرمائے۔

تو معراج شریف کی رات میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا لِنُرِيَهٗ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ ہم آپ کو اپنے آیات اللہ کی زیارۃ کرائیں آیات اللہ عام ہے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامات مقدسہ کی زیارہ کو اور انبیاء علیہم السلام اور بعض کی قبر کی بھی زیارۃ کرائے اور آیات قرآنیہ میں اولیاء اللہ بھی آیات اللہ فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں شامل ہیں ان کی زیارت کے لئے سفر کر کے جانا بھی سنت ثابت ہو جائے اور جو اولیاء اللہ کا مقام ہوتا ہے وہ بھی آیت اللہ کہلاتا ہے جیسا کہ فرمایا

انبیاء علیہم السلام کا مقام بھی آیت اللہ ہے

ال عمران ۴ } فِيْهِ آيَاتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ بیت اللہ میں آیات بینٰت ہیں جن میں ایک آیت بینۃ مقام ابراہیم علیہ السلام ہے یعنی وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت قیام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جائے قیام والے پتھر کو رب کریم نے آیات بینٰت میں شامل فرمایا جو گنبد خضرا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ ہے جہاں آپ کی بیٹھک ہے جو گنبد خضرا میں شامل ہے آپ کے بیعت کرنے کا مقام ہے وہ بھی گنبد خضرا میں شامل ہے ان مقامات مقدسہ پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پھرتے رہے جن مقامات کی رب العزت نے قسم کھائی طٰہٰ حضور آپ کے قدموں کے غبار یا مقام کی قسم وہ مقام ابراہیم علیہ السلام

marfat.com

کا سرکاری دفتر ہے جس میں ملائکہ ملازم ہیں اور دفتر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منشی ہیں قاصد ہیں۔

اور آسمانوں پر بیت معمور، جنت، لوح، قلم وغیرہم آیات اللہ ہیں۔

آیت کے معنی قرآنی کلمات کے مجموعے کو آیت کہا جاتا ہے

(۱) تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ۔ یہ اللہ تعالےٰ کی آیتیں ہیں۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ان کو صحیح آپ پر پڑھتے ہیں۔ یہ بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے صرف کلمات خداوندی یعنی کلمات قرآنیہ کا نام آیت مقرر فرمایا یہ قرآن کریم بھی قدرۃ خداوندی کے نشانات سے ایک نشانی ہے کیونکہ باعلان خداوندی اس کی مثل بھی سوائے خداوند تعالےٰ کے کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

آیت صرف نشانی کے معنی ہیں

۲۔ البقرۃ ۲/۲۴۸ } وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖ ان کے نبی (داؤد علیہ السلام) نے ان کو کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے آیت کے معنی صرف نشانی کے مراد لئے ہیں۔

الذاریات ۲۶/۱ } وَفِي الْاَرْضِ اٰيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

الجاثیہ ۲۵/۱ } اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ بے شک

Imamat.com

۲۔ اولیاء اللہ کے وجود بھی آیات اللہ ہیں یہ بھی قرآن کریم سے بیان کیا جا چکا ہے۔
۳۔ انبیاء علیہم السلام کے مقامات بھی آیت اللہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہوا مقام ابراہیم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ولادۃ طور سیناء جس پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے۔
۴۔ قرآنی جملوں کو بھی آیات کہا گیا جیسا کہ آگے عرض کرتا ہوں۔
۵۔ محض نشان کے معنی میں آیت استعمال ہوا یہ بھی ذکر کرتا ہوں۔
۶۔ قدرت خداوندی پر بھی اللہ تعالیٰ نے لفظ آیت استعمال فرمایا۔
۷۔ جن پر عذاب الٰہی نازل ہوا ہو وہ بھی آیات میں شامل ہیں۔
۸۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے جو صادر ہو وہ آیت اللہ میں شامل ہے۔
۹۔ قیامت پر بھی آیت استعمال کیا گیا۔

زمینوں آسمانوں کے خصوصی مقامات کو آیات کہا گیا

یوسف ۱۲/۱۰۵ } وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ اور آسمانوں اور زمین میں کئی نشانیاں ہیں جن پر سے وہ گزرتے ہیں اور وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

محمد عمر اللہ تعالیٰ نے اس جملہ قرآنیہ میں ثابت کر دیا کہ آسمانوں کے نیچے اور زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے کئی متبرک مقامات ہیں جن آیات اللہ سے گنبد خضرا بھی روئے زمین کے اعلیٰ آیت بینات سے آیت بینہ ہے جس مقام کا زمین و آسمانوں میں کوئی آیت اللہ میں اس کے مقابلے کی آیت بینہ نہیں گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔

اور نوح علیہ السلام کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلایا ان تمام کو ہم نے غرق کر دیا اور لوگوں کے لئے ان غرق شدہ کو اپنی قدرت کی نشانی بنا دی اور ظالموں کے لئے ہم نے تکلیف دینے والا عذاب تیار کیا ہے۔

"محمل عمر": اس جملہ قرآنیہ میں رب العزت نے معذب من اللہ کو اپنی قدرت کی نشانی فرمایا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالےٰ مکذبین رسل کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جو دوسروں کے لئے عبرت ثابت ہوتی ہے یہاں لِلنَّاسِ اٰيَةً فرمایا یعنی لوگوں کے لئے وہ معذب من اللہ خدائی قدرت کا نشان بن گئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قوم لوط کے مقام سے گزرے تو رو کر اور دوڑ کر تشریف لے گئے تاکہ ثابت ہو جائے کہ خداوند تعالےٰ کے عذاب شدہ مقام سے ڈر کر گزرے اور عقیدہ یہ رکھے کہ یا اللہ مجھے نبی اللہ کے مکذبین میں شامل نہ فرمانا۔

تو قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں وحدہٗ لاشریک نے معذب من اللہ کو اپنا نشان بیان فرما کر لفظ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً فرما دیا کہ آیت اللہ سے یہ عذاب شدہ لوگ بھی ایک آیت ہیں یعنی قدرت خداوندی کا نشان ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے معجزات بھی آیات اللہ ہیں

(۵) بنی اسرائیل ۱۵/۱۲ } وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ =
اور یقیناً ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح معجزات دیے۔

marfat.com

آسمانوں اور زمین میں ایمان داروں کے لئے نشانیاں ہیں۔

البقرۃ ۳/۴ } قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۔

زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے لئے کوئی نشان فرما دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیرا نشان یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن کلام نہ کرے گا سوائے اشارے کے۔

آیت کے معنی قدرۃ خداوندی

۳۔ بنی اسرائیل ۱۵/۲ } وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ رات اور دن کو ہم نے قدرت کی دو نشانیاں بنائی ہیں۔

"محمد عمر": اس جملہ قرآنیہ میں اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کو اپنی قدرۃ کی نشانیاں بیان فرمایا تو یہ دن اور رات بھی آیات اللہ ہیں جو شخص یہ کہے کہ یہ قدرۃ خداوندی سے نہیں کوئی ان کو تبدیل نہیں کرتا بلکہ خود بخود یہ نظام بدل رہا ہے وہ قدرۃ خداوندی کا منکر ہے۔

رب العزت نے اس آیۃ کریمہ میں اپنی قدرۃ کی دو نشانیاں رات اور دن اپنی مخلوق کو بتائیں تاکہ میری اس قدرۃ کو دیکھ کر میری مخلوق میری توحید کی قائل ہو جائے اور ان کو یقین ہو جائے کہ یہ سوائے خالق کائنات کے اور کوئی نہیں کر سکتا:

معذب من اللہ پر بھی آیت کا لفظ استعمال ہوا

(۴) الفرقان ۱۵/۴ } وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ

marfat.com

سے نشان لایا ہوں (اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے معجزات کو آیت فرمایا۔

(۷) الاعراف ۸/۱۰ } هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً۔

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالےٰ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔

صالح علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے جو معجزہ عطا فرمایا اور ان کی دعا سے پتھر سے اونٹنی کو پیدا فرما دیا اور اپنی قدرت کا اور حضرت صالح علیہ السلام کی صداقت نبوۃ کا نشان مقرر کر دیا۔

یہ تو فقیر نے جملہ معترضہ کے طور پر بیان کر دیا ہے آمدم بر سر مطلب کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت کا معراج کی رات دور سے مسافت طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرانا جن میں قبور و اہل قبور شامل ہیں سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ثابت ہوا زیارۃ قبور و اہل قبور کے لئے دور سے سفر کر کے جانے کو شرک کہنے والا قرآن مجید کا مکذب ہے اور قبور و اہل قبور و دیگر مقامات مقدسہ آیت اللہ و شعائر اللہ کی طرف دور دور سے سفر کر کے جانے والا اسلامی فریضہ ادا کر رہا ہے اور مثاب من اللہ ہے۔ عالمین میں اجر عظیم کا مستحق ہے۔ مقامات مقدسہ شعائر اللہ سے دور دور سے سفر کر کے برکت حاصل کرنا اسلامی شعائر ہے

اولیاء اللہ کے تلووں کا مقام شعائر اللہ میں داخل ہے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

marfat.com

(۲) طٰہٰ ۱۶/۱ { وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَىٰ =

اور اے موسیٰ علیہ السلام اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں دبا دے بغیر کسی بیماری کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ میری قدرت اور تمہاری نبوۃ کی دوسری نشانی ہے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

(۳) طٰہٰ ۱۶/۲ { اِذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي

اے موسیٰ تم اور تمہارا بھائی ہماری طرف سے معجزات لے جاؤ یہ میری نشانیاں ہیں اور میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔

(۴) طٰہٰ ۱۶/۱۲ { وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ۔

اور ہم نے فرعون کو اپنی قدرت کے تمام نشانات۔

(یعنی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرمائے سب دکھائے) فرعون نے جھٹلایا اور انکار کر دیا۔

(۵) شعراء ۱۹/۲ { فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ =

اے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) تم دونو میرے نشانات معجزے لے جاؤ ہم تمہارے پاس سننے والے ہیں۔

(۶) آل عمران ۳/۵ { وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کا رسول مقرر ہوا ہوں اور تمہارے رب کریم کی طرف

marfat.com

ہیں۔ دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان مقدس مقامات پر قربان ہونے والوں کو شعائر اللہ فرمادیا۔

(۲) الحج ۱۷/۵ } وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ۔

اور بدنے اونٹ ہم نے تمہارے لئے ان کو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں بنادی ہیں اور تمہارے لئے ان میں خیر ہے ان مقامات پر قربان ہونے والے جانور شعائر اللہ ہیں اور انہیں خیر ہے بھلا جو نبی اللہ کا وجود خداوند کریم کے نزدیک آیت اللہ ہے اور شعیرۃ اللہ ہے جو فرقہ ان کو گرانا واجب کہے اور گرائے اور عقیدہ رکھے بھلا اس کا تعلق اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہوسکتا ہے اور آیت اللہ اور شعائر اللہ کا دشمن اسلام میں کیسے داخل ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب وما علینا الا البلاغ۔

فیتراب احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دور دور سے سفر کرکے شعائر اللہ آیت اللہ قبور مومنین اہل قبور کے لئے جانا ثابت کرتا ہے۔

قبور کی زیارت کے لئے سفر کرکے جانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) مسلم شریف ۱/۳۱۴ } حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر ومحمد بن مثنیٰ واللفظ لابی بکر وابن نمیر قالوا نا محمد بن فضیل عن ابی سنان وھو ضرار بن مرۃ عن محارب بن دثار عن ابی بریدہ عن ابیہ قال قال رسول

marfat.com

فَلَآ جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۔

بے شک صفا اور مروۃ شعائر اللہ سے ہیں تو جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر صفا مروہ کا طواف کرنا گناہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں فریضہ حج ادا کرنے والے کو کہا کہ صفا اور مروہ دونوں پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں کیونکہ ان دونوں پہاڑیوں پر اللہ تعالیٰ کی ولیہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں کے نقوں کا مقام ہے۔ خداوند کریم کے نزدیک جب ولی اللہ کے نقوں کی جگہ شعائر اللہ ہیں تو جہاں انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کا وجود مبارک ہو وہ جگہ شعائر اللہ میں کیسے داخل نہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے مقامات اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ تو ان کی قبروں کے مقامات جہاں ان کے وجود مبارک ہیں وہ بھی شعائر اللہ ہیں۔

بتاؤ بھئی وہابیو تمہیں اس پنجے کی قسم انصاف سے کہنا کہ اگر صفا اور مروہ ولیہ کے چلنے کا مقام اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک وما حولہ آسمان تک شعائر میں داخل کیوں نہیں ؟ یا فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص دشمنی رکھتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کہ اولیاء اللہ شعائر اللہ کی تعظیم کرتے ہیں اور شعائر اللہ کی تعظیم کرنے والے اولیاء اللہ میں شامل ہیں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص شعائر اللہ کا گستاخ ہے ان کو گستاخ سمجھتا ہے ان کی جماعت میں کوئی ولی اللہ نہیں ہو سکتا اسی لئے فرقہ وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہی ہے اور نہ ہی ممکن ہے کیونکہ شعائر اللہ کے گستاخ ہیں دشمن

marfat.com

زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھیں بہاتا ہے اور آخرت یاد دلاتا ہے اور زیارۃ چھوڑنا نہیں۔

۱۔ اس حدیث میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارۃ کرنے کی ممانعت کو منسوخ فرما دیا۔

۲ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلے قبور کی زیارۃ کرنے کی ممانعت تھی بعد میں اجازت ہوئی۔

۳۔ قبروں کے پاس دلوں کو نرم کرنا خشوع وخضوع کرنا رونا آخرت کو یاد کرنا یہ لوازمات زیارت قبور سے ہے سنت ہے شرک و بدعت نہیں جیسا کہ وہابیہ نے کہا ہے۔

او نام کے اہلحدیث کہلانے والو! بتاؤ ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کہ میرے ایماندار امتی ایمانداروں کی قبروں کی زیارۃ کے لئے جائیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو کہ ایماندار ایماندار مسلمان کی قبر پہ جائے تو دل نرم ہوتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن مومن کی قبر پہ جائے اس کی آنکھیں روتی ہیں آخرت یاد آتی ہے۔

وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبروں پہ جانا شرک کہتے ہیں۔

وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کے پاس جائے تو مشرک ہو جاتا ہے

وہابی کا دل سخت ہوتا ہے گنہگار ہو کر آتا ہے۔

اب فیصلہ تم پہ ہے کہ تمہارا اہلحدیث کہلانا صحیح ہے یا غلط حدیث مصطفےٰ صلے اللہ

marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا الخ = ابی بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ سے میں نے تمہیں منع کیا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم زیارۃ کے لئے جایا کرو۔

۲۔ ابوداؤد ۲/۱۰۵ } حدثنا احمد بن یونس نا معروف بن واصل عن محارب بن دثار عن ابن بریدۃ عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا فِیْ زِیَارَتِهَا تَذْکِرَةٌ

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا اب تمہیں اجازت ہے قبور کی زیارۃ کیا کرو قبروں کی زیارۃ میں نصیحت ہے۔

۳۔ المستدرک ۱/۳۷۷ } حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ انباء عبدان الاھوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابراھیم بن طھمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهُ یَرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَیْنَ وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب

marfat.com

سے منع فرمایا پھر ان کی اجازت دے دی اور بہت زیادہ ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے روکتا تھا پھر میرے لئے اجازت ہو گئی اب تم قبروں کی زیارت کو جایا کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارت دل کو نرم کرتی ہے آنکھ کو رلاتی ہے آخرت یاد دلاتی ہے تم ضرور قبروں کی زیارت کرو۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے بحکم خداوندی منع فرمایا تھا اور بعد میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو اجازت دے دی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مسلمہ کو مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کا حکم جاری فرما دیا فرقہ وہابیہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صلحاء کی قبور پر سفر کر کے جانے کو منع کرتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہابی اس امر سے خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن ثابت ہوا۔

وہابیوں کی کتاب التوحید وغیرہ پڑھ کر ان احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقابلے میں رکھا جائے تو صاف صاف یقین ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانوں کو سامنے رکھ کر رد لکھا ہے۔ جو مسلمانوں کو ان احادیث مذکورہ بالا سے واضح ہے

(۶) بیہقی شریف ۴/۷۷ { (واخبرنا) ابوعبداللہ الحافظ ثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلیمان (قال و حدثنا) ابوالعباس انبأ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم قالا انباء عبداللہ بن وھب قال اخبرنی اسامۃ بن زید ان محمد بن یحیی بن حبان الانصاری اخبرہ ان واسع بن حبان حدثہ ان ابا سعید الخدری حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا

علیہ وسلم کے دشمن ہو یا عامل تم خود سوچو

۴۔ نسائی شریف ۱/۲۸۵ } اخبرنی محمد بن آدم عن ابن فضیل عن ابی سنان عن محارب بن دثار عن عبد اللہ بن بریدہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا الخ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذشتہ زمانے میں میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ قبور کے لئے جاؤ۔

(۵) بیہقی شریف ۴/۷۷ } اخبرنا ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد علوی بالکوفۃ انبأ ابو جعفر بن رحیم ثنا محمد بن الحسین بن ابی الحسین ثنا ابو حذیفۃ ثنا ابراہیم یعنی ابن طہمان ثنا عمر و بن عامر و عبد الوارث عن انس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لحوم الاضاحی والاوعیۃ وزیارۃ القبور ثم ذکر اذنہ فیہا بطولہ قال وکنت نہیتکم عن زیارۃ القبور ثم بدا لی فزوروہا فانہا ترق القلب وتدمع العین وتذکر الاخرۃ فزوروا =

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت اور سابقہ برتن اور قبروں کی زیارۃ

marfat.com

زیادہ کھا لو اور جو چاہو باقی رکھ لو میں نے تمہیں اس سے منع کیا تھا اس وقت خیر کم تھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو وسعت دی یعنی مسلمان غریب تھے اب مسلمان امیر ہو گئے ہیں خبردار برتن پلید نہیں ہوتا اور بے شک ہر نشے والی چیز حرام ہے۔

(۸) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو پہلے مسلمانوں کی قبروں کے احترام کا پورا پتہ نہ تھا۔ جب آپ نے ان کا احترام کچھ عرصے میں پورا سمجھا دیا تو قبور کی زیارۃ کا حکم دے دیا ایسے ہی پہلے مسلمان غربت کی وجہ سے قربانیاں کم دیتے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کے گوشت کا ذخیرہ ممنوع قرار دے دیا جب مسلمان متمول ہو گئے تو ذخیرے کی اجازت دے دی ایسے ہی مسلمانوں کو پہلے کھجوروں کے باسی اور صحیح منشی اور غیر منشی میں پوری تمیز نہ تھی کیونکہ عرب نشے کا عادی تھا نئے نئے مسلمان ہوئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے نبیذ کے برتن سے قطعاً ممانعت فرما دی جب عربوں کے دلوں کو نشہ آور چیزوں سے نفرت ہو گئی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیزوں کے برتنوں سے ممانعت فرما دی اور فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے لیکن جس کھجوروں کے عرق میں ابھی نشہ نہ ہو اس کے برتن کو استعمال کرنا جائز ہے۔

(۹) کنز العمال ۸/۹۸ { زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ (ابو ہریرہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ کرو وہ آخرت یاد دلاتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبور کی زیارۃ سے

marfat.com

فَاِنَّ فِیْهَا عِبْرَةً الخ :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔

(۷) بیہقی شریف ۴/۷۷
(۸) المستدرک ۱/۳۷۵

(واخبرنا) ابوعبداللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبأ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم انبانا ابن وھب اخبرنی ابن جریج عن ایوب بن ھانی عن مسروق ابن الاجدع عن عبد اللہ بن مسعود اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَاَکْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ نَبِیْذِ الْاَوْعِیَةِ اِلَّا فِیْ زُرُوْفِ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ وَکُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیِّ وَاَبْقُوْا مَا شِئْتُمْ فَاِنَّمَا نَهَیْتُکُمْ عَنْهُ اِذَا الْحَیُّ قَلِیْلٌ فَوَسَّعَهُ اللہُ عَلَی النَّاسِ اَلَا اَنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا وَاِنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ =

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے اور کھجوروں کے نچوڑنے والے برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ قبور کی زیارہ کرنا دنیا میں زھد سکھاتا ہے آخرت یاد دلاتا ہے اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے

marfat.com

تُذَكِّرُكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کیا کرو ان کی زیارۃ نیکی یاد دلاتی ہے۔

(۱۴) کنز العمال ۸/۹۸ { نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ لَكُمْ فِيْهَا عِبْرَةً (طب عن ام سلمۃ)

ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم جاری کرتا ہوں کہ ان کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ تمہارے لئے ان میں نصیحت ہے۔

(۱۳) المستدرک ۱/۳۷۵ { حدثنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن عمر البزاز ببغداد ثنا محمد بن شاذان الجوھری ثنا زکریا بن عدی ثنا سلام بن سلیم عن یحیی الجابر عن عمر وبن عامر عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر کر کے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے جانا

۱۴۔ المستدرک ۱/۳۷۵ { اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار ثنا ابو بکر

marfat.com

منع کرتا ہے وہ عصبیت سے نڈر ہے۔

(۱۰) کنز العمال ۸/۹۸ { زُوْرُوا الْقُبُوْرَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (طص عن زید بن ثابت)

زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں کی زیارۃ کرو اور منع نہیں کرنا۔

(۱۱) کنز العمال ۸/۹۸ { كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

(عن ابن مسعود) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ وہ دنیا میں زہد سکھاتی ہیں اور آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۲) کنز العمال ۸/۹۸ { كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تَرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (ك عن ابن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کرو کیونکہ وہ دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں کو رُلاتا ہے اور آخرۃ یاد دلاتا ہے اور منع نہیں کرتا۔

(۱۳) کنز العمال ۸/۹۸ { اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

marfat.com

آمِنَةُ وَلَهُ سِتَّ سِنِيْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةِ كَانَتْ قَدْ مَتْ بِهِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى اِخْوَالِهٖ مِنْ بَنِيْ نَجَّارٍ تَزُوْرُهُمْ اِيَّاهُمْ فَمَاتَتْ وَهِيَ رَاجِعَةٌ ۔

محمد بن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس کی تھی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال ابواء مقام میں ہوا جو مکے اور مدینے کے درمیان ہے آپ کی والدہ ماجدہ بنی نجار کے اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے آئیں تو واپسی پر ان کا وصال مکے اور مدینے کے درمیان ابواء مقام میں ہوگیا اور وہیں دفن کی گئیں۔

(۱) ابن ہشام ۱/۱۶۹ } قَالَ ابن اسحٰق حدثنی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اَنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمِنَةُ تُوُفِّيَتْ وَرَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ كَانَتْ قَدْ قَدِمَتْ بِهٖ عَلٰى اَخْوَالِهٖ مِنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ تُزُوْرُهُمْ اِيَّاهُمْ فَمَاتَتْ وَهِيَ رَاجِعَةٌ بِهٖ اِلَى الْمَكَّةِ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا انتقال مکے اور مدینے کے درمیان ابواء میں ہوا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے تشریف لائیں جو بنی نجار قبیلے سے تھے مکے کی

marfat.com

بن ابی الدنیا ثنا احمد بن عمران الاخنسی ثنا یحیی بن یمان عن سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال زار النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر امہ فی الف مقنع فلم یر باکیا اکثر من یومئذ - ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ کر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کی اور بڑا روئے ہم نے اس دن جیسا کبھی روتے نہیں دیکھا۔

(۱۵) ترمذی شریف ۱/۱۲۵ } حدثنا محمد بن بشار محمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا نا ابو عاصم النبیل نا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ فزوروھا فانہا تذکر الاخرۃ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ضرور میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا تو یقیناً محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کی اجازت مل گئی ہے تم اب قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۶) تاریخ کامل لابن اثیر ۱/۱۶۵ } قال ابن اسحق وتوفیت امہ

marfat.com

طرف زیارۃ کے لئے سفر کرکے جانا شرک ہے تو تمہارے فرقے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہوئے بھی شرم نہ کی اور جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ لگانے سے نہیں ڈرتا اُمت محمدیہ اس کے لئے کیا شئی ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کے بزرگ محدث کا فیصلہ

۱۹) نیل الاوطار ۴/۱۱۷ شوکانی } عن بریدۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ (رواہ الترمذی وصححہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے اجازت دی گئی ہے لہٰذا اب تم بھی قبروں کی زیارۃ کو چلے جایا کرو کیونکہ وہ قبریں آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(یہ ترمذی شریف کی روایت ہے)

کیوں بئی وہابیو! اب تو تمہارے بڑے محدث نے حدیث کی دلیل پیش کرکے اقرار کر لیا لیکن تم ٹیڑھے کے ٹیڑھے ہی تمہارے نہ اپنے بڑے پر یقین نہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی تمہارا خداوند کریم کے قرآن پر ایمان ہے سنیئے تمہارے شوکانی آگے لکھتے ہیں۔

۲۰) نیل للاوطار ۴/۱۱۷ } وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ فِيْهَا مَشْرُوْعِيَّةُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَنُسِخَ النَّهْيُ عَنِ الزِّيَارَةِ۔ اور ان

طرف لوٹتے ہوئے ابواء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

(۱۸) استیعاب لابن عبدالبر ۱/۱۳ { فَاَخْرَجَتْهُ آمِنَةُ اِلٰی اَخْوَالِ اَبِیْهِ بَنِی النَّجَّارِ تَزُوْرُهُمْ بِهٖ بَعْدَ سَبْعِ سِنِیْنَ مِنْ عَامِ الْفِیْلِ وَتُوُفِّیَتْ اُمُّهٗ آمِنَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِشَهْرٍ بِالْاَبْوَاءِ وَمَعَهَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدِمَتْ بِهٖ اُمُّ اَیْمَنَ مَكَّةَ بَعْدَ مَوْتِ اُمِّهٖ بِخَمْسَةِ اَیَّامٍ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بنی نجار کے اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اس وقت چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال عام فیل کے ایک مہینہ بعد ابواء مقام میں ہوا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے ام ایمن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد پانچ دن میں مکے لے آئیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ابواء مقام جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی قبر شریف کی زیارت گاہ ہے مکے شریف سے پانچ منزلیں ہے اور مدینہ طیبہ سے چھ منزلیں ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مکے شریف میں تھے تو پانچ منزلیں مسافت طے کر کے اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت گاہ پر پہنچتے اور جب مدینہ طیبہ پہنچتے تو چھ منزلیں مسافت طے کر کے تشریف لاتے۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم صرف اپنی والدہ ماجدہ کی زیارت گاہ پر زیارت کی نیت سے سفر کر کے تشریف لے جاتے رہے اب تم نے فتویٰ لگا دیا کہ قبروں کی

marfat.com

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والوں کا حال بیان فرمایا کہ ایسے لوگوں کے مونہہ دوزخ میں اوندھے کئے جائیں گے اور وہ لوگ دوزخ میں پکاریں گے کہ ہمارے مولویوں نے یا اللہ ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بلند رکھا اور ہم تیرے حکم قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ سے گمراہ رہے۔ تو اس دن کا پچھتانا کام نہ دے گا۔

مسلمانو! آج ہی دشمنانِ رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کو گناہ کا کفارہ سمجھو اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے تو وہاں پہنچنے کی ضرور کوشش کرو اور اسلامی فریضہ سمجھو اور وہاں پہنچکر اپنے گناہوں سے توبہ کرو تاکہ گناہوں کی معافی مل جائے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَيُزَكِّيْهِمْ فرمانِ خداوندی کے موافق تمہیں پاک کردیں۔

غیر مقلدین وہابی کو چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ابتدائی اور حقیقی عناد ہے اس لئے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا بھی گوارہ نہیں کرتے یہ اصول ہے کہ جس سے ناراضگی ہو جب کوئی موقعہ شادی یا غمی کے اجتماع کا ہو تو وہ اپنے خاص رشتہ داروں کو واضح کردیتا ہے کہ فلاں شخص سے میری عداوت ہے اگر اس نے اس کو دعوت دی یا تم اس کے پاس گئے تو میں نہیں آؤں گا میری تمہاری بس۔

ایسے وہابی کہتا ہے کہ اگر کوئی وہابی رسول علیہ السلام کی طرف سفر کرکے گیا تو ہماری جماعت سے خارج ہے۔ دوسری بات ہے کہ اچھے کی صحبت صالح بنا دیتی ہے اور برے کی صحبت بد بنا دیتی ہے اگر کوئی شخص برے کی صحبت میں بیٹھے" جائے اور تعلق رکھے تو اس کے وہابی اس کو منع کرتے ہیں کہ کیوں اپنی زندگی برباد کرتے ہو اس کے۔

marfat.com

تمام احادیث میں قبروں کی زیارۃ کے لئے جانا شرعی ثابت ہوا اور نہ زیارۃ کرنے کی حدیثیں منسوخ ہو گئیں۔

کیوں ہی وہابیو اب بتاؤ تمہارا علامہ اور امام الطائفہ الوہابیہ اس فتوے کی رو سے ایماندار رہا یا نہ تمہارے نزدیک تو علامہ شوکانی بھی مشرک ہی ثابت ہوا۔ لیکن امام الطائفۃ الوہابیہ کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ قبور کی زیارۃ کے لئے جانا مسنون ہے۔

ہمارا کام کہدینا ہے یارو۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

اب تمہارے بڑے نے تو تسلیم کر لیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے قبروں کی زیارۃ کو سفر کر کے جانا ثواب سمجھتے ہو تو فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو ورنہ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا کے مستوجب ہو۔

دشمنان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال میدان حشر میں

الاحزاب ۲۲/۸ { يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

قیامت کے دن کفار و منافقین کے منہ دوزخ میں الٹے کئے جائینگے تو وہ چلائیں گے۔ افسوس ہم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے (تو آج ناجی ہوتے) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے امیروں اور بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں صراط مستقیم سے گمراہ کر دیا۔

marfat.com

کتا ہے اور رحمانی وقت میں رحمانی عبادت سے محروم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مسلمان کا پلہ ابلیس سے چھڑا کر رحمان سے تعلق لگا دیتے ہیں اس لئے یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں جانے سے ہی منع کرتا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ابلیس اللہ تعالےٰ کو اپنی کمزوری کا اظہار کر چکا ہے کہ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ یا اللہ میں ہر آدمی پر اپنی طاقت خرچ کر دوں گا لیکن تیرے خاص بندوں پر میرا کوئی چارہ گر نہ ہو گا خصوصاً دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تو ابلیس پہنچ ہی نہیں سکتا تو یہ نجدی وہابی اس لئے بھی دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے روکتا ہے اور خود بھی سفر کر کے نہیں جاتا کہ وہاں اس کا پیشوا ابلیس نہیں ہے کہ وہ نہیں جا سکتا تو میں بھی نہیں جا سکتا اور وہابیو بتاؤ ؟ ابلیس بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے محروم ہے اور تم بھی محروم تو تمہارا کس پارٹی سے تعلق ہوا تم خود سوچو کہ تم کون ہو۔ اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابی منع کرتا ہے۔ وہابیوں کی اصل عبارتیں پیش کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی تسلی ہو جائے اور ان کا حقیقی عناد واضح ہو جائے۔

او مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے چور فرقہ تم تو اپنے فرقے کا نام اہلحدیث رکھ کر مسلمانوں کو خوب دھوکہ دیتے ہو جو حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منسوخ ہو چکا ہو اس کی بھی چوری کرتے ہو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اُلٹا مطلب بیان کر کے اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو گمراہ کرتے ہو افتومنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا شان نزول اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت تمہارا نقشہ ہی کھینچ دیا ہے۔ فقیر نے اتنی حدیثیں پیش کیں اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔

marfat.com

پاس نہ جایا کرو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم جب یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے دربار میں حاضری دیں دور ہوں یا نزدیک شرق میں ہوں یا غرب میں جنوب میں ہوں یا شمال میں لیکن وہابی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہابی کا ارادہ ہے کہ کوئی پاک نہ ہو جائے یا دشمنی کی بنا پر نہیں جانے دیتا تیسری بات یہ ہے کہ جب کسی کا ارادہ نشے کے استعمال کا ہوتا ہے تو وہ بھنگی یا چرسی یا افیونی کی صحبت میں جانا شروع کر دیتا ہے تو وہ اس کو آہستہ آہستہ نشے کی چاٹ دیتا ہے پھر ذرا ذرا نشے کا استعمال کرا کر پورا نشئی بنا دیتا ہے۔ تو یہ وہابی یہ نجدی یہ غیر مقلد اپنی امت کو دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے منع کرتا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کہیں ہمارے فرقے کا آدمی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اور نور سے فیضیاب ہو گیا تو ہمارے کام کا نہ رہ جائیگا کیونکہ اس کے دل سے بغض وعناد جاتا رہے گا۔ تو وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی حقیقی ابتدائی عناد ہے اور اپنے فرقے سے بھی بغض ہے کہ یہ لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض نہ ہو جائیں ادھر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتا ہے اُدھر ابلیس کو دعوت دیتا ہے۔ بیت الخلاء جاتے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں نہ ہو جاؤں شیطان مجھ سے دور ہٹ جائے گا بلکہ بسم اللہ پڑھ کر ابلیس کا استقبال کرتا ہے۔ زوال اور غروب کے وقت سورج ابلیس کے سینگوں میں ہوتا ہے ان اوقات میں بھی یہ اس کا استقبال کرتا ہے تو یہ ابلیس کا پجاری ہے اس لئے شیطانی وقت میں شیطانی صحبت کو پسند

marfat.com

یہ حدیث بخاری شریف کی ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اب تمہارا دل چاہے ایمان لاؤ یا نہ عمل کر دیا ٹھکرا دو لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ دین میں زبردستی نہیں ہے گمراہی دور ہو چکی ہدایت ظاہر ہو گئی تمہارا کہنا کہ قبور پر جانا مرد عورتوں کو حرام و شرک فقیر نے احادیث صحیحہ سے عین ایمان اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ثابت کر دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قبرستان میں تشریف لے جانا

(۲) المستدرک ۱/۳۷۶ } حدثنا ابو بکر محمد بن اسحٰق الفقیہ انبأ ابو المثنی معاذ بن المثنّٰی ثنا محمد بن المنہال الضریر ثنا یزید بن زریع ثنا بسطام ابن مسلم عن ابی التیاح یزید بن حمید عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ اَنَّ عَائِشَةَ اَقْبَلَتْ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتِ قَالَتْ مِنْ قَبْرِ اَخِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لَهَا اَلَيْسَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ نَهٰى ثُمَّ اَمَرَ بِزِيَارَتِهَا ۔

عبداللہ بن ابی ملیکۃ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا قبرستان سے تشریف لائیں میں نے عرض کیا اے ام المومنین کہاں سے آپ تشریف لائی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جواب دیا کہ اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے میں نے عرض کیا کہ

marfat.com

"وہابی" مولوی صاحب قبروں کی طرف سفر کر کے جانا خصوصاً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا سنت ثابت ہو گیا لیکن عورتوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمہاری عورتیں بھی بزرگوں کی قبروں کی طرف جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ صاف حرام ہے۔

"محمد عمر" فقیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا حدیث شریف سے عرض کر دیتا ہوں۔

قبروں میں عورتوں کا جانا اور خشوع و خضوع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ روکنا

(۱) بخاری شریف ۱/۱۷۰ / ۱/۱۷۱ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا ثابت عن انس بن مالک قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ عند قبر وھی تبکی فقال اتقی اللہ واصبری۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ سے ڈر اور صبر کر۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ منع فرمانے کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرمایا اسی وقت آپ کے زمانے میں عمل شروع ہو گیا عورتیں اور مرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبروں پہ زیارۃ کے لئے جانا شروع کر دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ایک قبر کے پاس عورت کو روتے ہوئے دیکھا اور اس کو صبر کی تلقین کی۔

وہابی فرقے کا آج منع کرنا یہ حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بر ملا مخالفت ہے۔

marfat.com

حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے ہر جمعہ تشریف لے جاتیں پھر وہاں قبر کے پاس نماز پڑھتیں اور روتیں اس حدیث کے تمام رواۃ صحیح ہیں اور قبروں کی زیارۃ کے لئے لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے مجھے یقین ہو گیا اور تاکہ گنہگار کو اپنے گناہوں کا علم ہو جائے کہ قبروں پر جانا سنت ہے وصلے اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ صاحبزادی جن کا اپنا عمل ہے کیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہ کرتی تھیں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہر جمعے کو اپنے چچا حضرت حمزۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر شریف پر جو مدینہ طیبہ سے تین میل ہے مسافت طے کر کے تشریف لے جاتیں اور وہاں فرضی نمازیں اور نوافل قبر کے پاس ادا فرماتیں جس سے ثابت ہوا۔

(۱) کہ قبروں کے پاس نماز پڑھی جائے۔ ان کی طرف سجدہ نہ ہو تو ثواب ہے منع نہیں۔

(۲) عورتوں کا سفر کر کے قبور کی زیارۃ کے لئے جائز ہے۔ بشرطیکہ کوئی عارضہ نہ ہو عارضہ کے وقت تو حج سے بھی عورت پیچھے ہٹ سکتی ہے۔ لیٹ ہو سکتی ہے۔

(۳) قبور کے پاس رونا خشوع وخضوع جائز ثابت ہوا۔

"وہابی" مولوی صاحب یہ بات تو سمجھ میں آگئی کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور کی طرف سفر کر کے جانا صحیح ہے لیکن یہ فرمایئے کہ یہ موجودہ گنبد خضرا تو لوگوں کی مصنوعات ہے بعد میں تعمیر ہوئی ہے اس کا درجہ کیسے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو سکتا ہے؟

marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارۃ سے منع نہیں فرمایا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ ہاں پہلے منع فرمایا تھا پھر قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرما دیا تھا۔

"محمد عمر" یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا عمل جو امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے افقہ ہیں اور انہی کا ارشاد ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں اجازت دے دی قبور کی زیارۃ کے لئے عورتوں کو جانے کا حکم دے دیا میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری حکم پر عمل کیا ہے خلاف نہیں کیا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قبرستان تشریف لے جانا

(۳) المستدرک ۱/۳۷۷ } حدثنا ابو حمید احمد بن محمد بن حامد العدل بالطابران ثنا تمیم بن محمد ثنا ابو مصعب الزہری حدثنی محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک اخبرنی سلیمان بن داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَتُصَلِّيْ وَتَبْكِيْ عِنْدَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثُ رُوَاتُهٗ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَقَدْ اِسْتَقْصَيْتُ فِي الْبَحْثِ عَلٰى زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ نَحْرِيًّا لِلْمُشَارَكَةِ فِي التَّرْغِيْبِ وَلِيَعْلَمَ الشَّيْخُ بِذٰلِكَ اَنَّهَا سُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

marfat.com

دوڑنا یا بابرکت سمجھنا جائز نہیں کیونکہ بعد کی تعمیر ہے مگر سچ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کا ایمان چھین لیتا ہے اس کے عقل کو بھی چھین لیتا ہے۔ کیونکہ ارشاد ربی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَھَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ہدایت دیتا ہے۔

تیسرا جواب:۔ مسجد نبوی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ چھوٹی تھی بعد میں ترکوں نے زیادہ بڑھا دی جو اب تک اس کو باہر کی حد تک مسجد نبوی کا درجہ ہی حاصل رہا جو ثواب مسجد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حد کا تھا وہی درجہ جو زمین اس میں شامل کی گئی اس کا سمجھا جاتا رہا کسی بادشاہ نے اس ترکوں کی زیادہ کردہ حد کو گرایا نہیں نہ ہی کسی وہابی نے فتویٰ دیا کہ مسجد نبوی اصل وہی ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی حد ہے باقی نہیں بعد ازاں اب نجدی نے ترکوں کی حد سے بھی زیادہ مسجد نبوی کی توسیع کر دی جو مسجد نبوی میں ہی شمار ہوئی کسی وہابی نے فتویٰ شائع نہیں کیا کہ یہ زمین چونکہ بعد میں بڑھائی گئی ہے لہٰذا یہ مسجد نبوی میں شامل نہیں ہے بلکہ نجدی کی باہر والی دیواروں تک مسجد نبوی سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا گنبد خضرا کی حد تو وہاں تک ہی بڑھائی گئی ہے جہاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مہمانوں سے ملاقات کرتے تھے یا جس مقام پہ آپ اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیعت لیتے رہے ان متبرک مقامات کو شامل کر کے اوپر گنبد خضرا تعمیر کیا گیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کے گھر مبارک کی اصل عمارت کو ویسے ہی سلامت رکھا گیا جو گنبد خضرا کے اندر اب بھی موجود ہے اس کی وجہ سے جتنی حد گنبد خضرا میں بڑھائی گئی وہ بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس کے اندر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

چوتھا جواب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اللہ تعالیٰ اور اس کے

marfat.com

"محمد عمر" وہابی تمہیں اس خاص معطر پنجے کی قسم ذرا سے انصاف کی نظر سے دیکھنا عرض کرتا ہوں بیت اللہ شریف کی تعمیر پوری ابوجہل اسلام کے رول کافر نے کی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرانے کا حکم نہیں دیا کیونکہ مقام وہی متبرک تھا جو چیز وہاں لگ گئی گو کافر کے ہی ہاتھ سے لگ گئیں وہ بھی مقام کی وجہ سے بابرکت ہو گئیں جیسا رکن یمانی کو پہلے بھی بوسہ دینا برکت سمجھا جاتا تھا جب بیت اللہ شریف کی تعمیر ہوئی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین خیر القرون میں سب ابوجہل کی لگی ہوئی انہی پتھروں کو مس کرتے آئے اور متبرک سمجھتے رہے ہیں کسی نے اعتراض نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ پر اگر کوئی غیر مسلم بھی تعمیر کر دے تو اس مقام کی وجہ سے وہ بھی بابرکت بن جاتی ہے

کنز العمال ۶/۲۴۴ } اِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ يَحُطَّانِ الْخَطَايَا حَطًّا رواہ عن ابن عمر

بے شک حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے سے وہ دونوں گناہوں کو پوری طرح مٹا دیتے ہیں۔

بتایئے رکن یمانی جس کی تعمیر ابوجہل نے کی پتھر ابوجہل نے لگائے چھونے سے وہ گناہوں کو مٹاتا ہے ماھو جوابکم فھو جوابنا =

گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو مسلمانوں کی تعمیر ہے پاک ہاتھوں نے ہر پاک چیز سے تعمیر کیا ہے۔

دوسرا جواب وہابیو یہ تو بتاؤ کہ صفا مروہ اور اس کے مابین آجکل جو کچھ بھی تعمیر ہوا ہے وہ تمہارے سعودی نے تعمیر کیا ہے کیا کبھی تم نے فتویٰ دیا کہ اس میں

marfat.com

رواہ احمد وابو یعلی والبزار وفیہ علی بن زید وفیہ کلام وقد وثق۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرے منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

(۳) کنز العمال ۶/۲۴۹ { مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ (رق ت عن ابی ہریرۃ)

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

مجمع الزوائد ۴/۹ { وعن سهل بن سعد انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مِنْبَرِيْ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ مَا التُّرْعَةُ يَا اَبَا الْعَبَّاسِ قَالَ اَلْبَابُ رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجال احمد رجال الصحیح

سہل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا میں نے عرض کیا اے ابو العباس ترعہ کسے کہتے ہیں انہوں نے فرمایا دروازے کو۔

marfat.com

فرشتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہر وقت پڑھتے ہی رہتے ہیں جو گنبد خضرا پہ نازل ہوتا ہوا اندر دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوتا ہے یعنی گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہے جو درود شریف کی گزرگاہ بنے ہوئے چودہ سو برس گزر چکے ہیں کیا یہ گنبد خضرا منزل درود شریف نہیں جب ہے تو یقیناً بابرکت ہے اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم رکھتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کا شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر اور منبر تک کا مقام جنت ہے

(۱) مجمع الزوائد ۴/۸ } عن ابی ھریرۃ وابی سعید اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ قُلْتُ حَدِیْثُ ابی ھریرۃ فی الصحیح ورواھما احمد ورجالہ رجال الصحیح

ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۲) مجمع الزوائد ۴/۸ } وعن جابر بن عبد اللہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِیْ اِلٰی حُجْرَتِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ

marfat.com

وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالہٗ ثقات۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور یہی میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۷) مجمع الزوائد ۴/۹ { وعن الزبیر بن العوام قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین بیتی الی منبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میرے گھر سے میرے منبر تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا (یہی) منبر قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۸) کنز العمال ۶/۲۵۴ { ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی حوضی (حم ق ت عن ابی ہریرۃ)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(۹) کنز العمال ۶/۲۵۴ { ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ (حم ت ن عن عبداللہ بن زید المازنی)

marfat.com

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روضہ الجنہ کی روایت

(۴) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابی بکر الصدیق قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔ اور میرا یہی منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

روضہ الجنۃ کے متعلق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث

(۵) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن سعد بن ابی وقاص اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر ورجالہٗ ثقات۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے

روضہ الجنۃ کی روایت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

(۶) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابن عمر عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

marfat.com

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
...ور آپ کا منبر شریف اور اس کے درمیان کی تمام جگہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ
...سے جنت کے باغوں سے باغ ہے جس شخص کی جنت جانے کی خواہش ہو وہ مصطفےٰ صلے
...للہ علیہ وسلم کے گھر مبارک یا منبر شریف اور ما بینھما کی بایمان ویقین زیارۃ
...رے وہ یقیناً جنتی ہے کیونکہ یہ قطعہ مبارکہ اسی معہود جنت کا ایک حصہ ہے
...ں کے متعلق رب العزۃ نے ارشاد فرمایا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔
...دوسرا جواب: قبر شریف کو آنکھوں سے دیکھنا تو نور علی نور ہے لیکن جو شخص مصطفےٰ صلے
...علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں ایمان ویقین سے حاضر ہو جائے وہ بھی ایسے ہے جیسا کہ اس
...نے آنکھوں سے زیادہ کر لی جیسا نابینا اگر قبر شریف کے دربار میں حاضر ہی ہو جائے
...ں کو قبر شریف نظر آئے یا نہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آنکھوں والے نے آپ کی
...شریف کو آنکھوں سے دیکھا کیونکہ وہاں ایمان ویقین سے حاضری شرط ہے۔
جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارہ کرنے والے ایماندار اور عبداللہ بن
...مکتوم نابینے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابی ہونے میں دونو یکساں ہیں کبھی
...ں نے سوال نہیں کیا کہ عبداللہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل نہیں
...کہ نابینا تھا ایمان سے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور حاضری بینا اور
...نا کی یکساں تھی لہٰذا وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل تھا ایسے ہی گنبد خضرا
...ب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک ہے آپ کی موجودگی اور عالمین
...والتی مرکز وہی ہے لہٰذا گنبد خضرا کے زائر ایمان وایقان سے حاضری دینے والے

marfat.com

عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

(۱۰) کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَابَيْنَ مُصَلَّاىَ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ (ابو نعیم فی المعرفۃ عن سعد۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے محراب اور گھر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

(۱۱) کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَابَيْنَ مِنْبَرِىْ اِلٰى حُجْرَتِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ مِنْبَرِىْ عَلٰى تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ

(حم والشاشی عن جابر)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

(۱۲) بخاری شریف ۲/۱۰۹۰ { حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا عبد الرحمٰن بن مہدی قال حدثنا مالک عن خبیب بن عبد الرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِىْ عَلٰى حَوْضِىْ ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

marfat.com

کیونکہ آپ نے اس کی تخصیص نہیں فرمائی۔

"محمد عمر" افسوس ہے تم یار اہلحدیث کہلاتے ہو لیکن کسی حدیث سے مس ہی نہیں

جواب اوّل کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں بیان کی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاں وصال ہوا آپ کا بستر اٹھا کر وہیں آپ کو دفن کیا گیا تاکہ آپ کے مکان کی ملکیت میں فرق نہ آئے۔

جواب ۲: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کی وصال کے بعد بھی تشریح فرما دی کہ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ سے میرا وہی گھر مراد ہے کہ جس میں میری قبر ہوگی جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی صحیح احادیث میں مذکور ہے سُنیئے۔

مجمع الزوائد ۴/۸ } عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَیْهِ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ قُلْتُ حدیث ابی هریرة الصحیح ورواهما احمد ورجاله رجال الصحیح۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میری حوض پر ہوگا میں کہتا ہوں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث صحاح میں ہے اور ان کو احمد نے روایت اس کے رجال صحیح ہیں۔

marfat.com

کو خداوند کریم کی طرف سے ثواب و درجہ وہی ملے گا جو زائر قبر شریف کا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا بھی ویسے ہی حقدار ہوگا۔

تیسرا جواب نبی اللہ جس مقام پر تشریف فرما ہوا اس کا چوفیر بابرکت بن جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں رب العزۃ نے معراج کی رات میں بیت المقدس کے متعلق فرمایا الذی بارکنا حولہٗ آپ وہاں تشریف لے گئے تو ہم نے اس کے چوفیر کو بابرکت بنا دیا۔

چوتھا جواب بیت اللہ شریف کے متعلق رب العزۃ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

"وہابی" مولوی صاحب یہ روایتیں جو تم نے اپنے استدلال میں پیش کی ہیں۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لے کر آپ کے منبر تک دنیا میں یہ جنت کا ایک حصہ ہے جو اس کی طرف سفر کر کے جانے سے روکتا ہے وہ جنت سے روکتا ہے صحیح ہے لیکن حدیث شریف میں بَیْتِیْ کا لفظ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے گھر کے درمیان صاحب خانہ تب تک ہی کہلاتا ہے جب تک وہ زندہ ہے جب وہ چھوڑ جاتا ہے یعنی مر جاتا ہے تو وہ مر گیا اب دنیا کا گھر اس کی ملکیت سے نکل گیا تو ریاض الجنۃ بھی تب تک ہی رہا جب تک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رہے جب مر گئے تو اب مابین بیتی کا مصداق نہ رہیگا تو تمہارا یہ استدلال غلط ثابت ہوا کیونکہ روضۃ الجنۃ آپ کی زندگی تک ہی رہا اب نہیں۔

سوال ۲ یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مکانات تھے جیسا کہ قرآن کریم میں بیوت النبی سے واضح ہے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ آپ کا کونسا گھر یہاں مراد ہے

marfat.com

فرمان پر یقین ہے آپ نے فرما دیا اب تم نام کے اہلحدیث کہلانے والو بتاؤ تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف پر یقین ہے ؟ تم ایمان لائے ہو ؟ اگر تم سچے اہلحدیث ہو تو کہدو۔

آمنّا

اور اب بھی دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سفر کرکے جانے کو حکم خداوندی اور اتباع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یقین کرکے اعلان کردو کہ ثواب ہے باعث بخشش و رحمت خداوندی ہے ورنہ بحکم مذکورہ رب العزت جہنم کا ایندھن بن جاؤ گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف و الا گھر اور منبر روضۃ الجنۃ ہے

مجمع الزوائد ۴/۶ } عن علی بن ابی طالب و ابی ھریرۃ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَابَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ ۔

علی بن ابی طالب اور ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَابَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ (حم ع ض عن ابی سعید) (ھب والخطیب وابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ)

ابوسعید خدری اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ

marfat.com

بَابُ مَا یَحْصُلُ لِاُمَّتِہٖ صلے اللہ علیہ وسلم مِنِ اسْتِغْفَارِہٖ بَعْدَ وَفَاتِہٖ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے اپنے وصال کے بعد بخشش مانگنا۔

مجمع الزوائد ۹/۲۴ } عَنْ عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کنز العمال ۶/۱۰۲ } قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُحْدِثُوْنَ وَتُحْدَثُ لَکُمْ وَوَفَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ اَعْمَالُکُمْ فَمَا رَاَیْتُ مِنْ خَیْرٍ حَمِدْتُ اللّٰہَ عَلَیْہِ وَمَا رَاَیْتُ شَرًّا اَسْتَغْفَرْتُ اللّٰہَ لَکُمْ رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سیر کرنے والے ہیں جو میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے حدیث بیان کرتے ہو تم اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے تمہارے اعمال میرے روبرو پیش کئے جائینگے تمہارے اعمال میں اچھے دیکھوں گا۔ اس پر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گا اور جو برے دیکھوں گا تمہارے لئے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگوں گا

کیوں نبی وہابیو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے بعد از وصال بھی خداوند کریم سے معافی مانگنے کا اعلان فرما دیا ہمیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے

marfat.com

مَابَیْنَ بَیْتِیْ کی تخصیص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(جواب ۳)

مجمع الزوائد ۴/۹ { عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال منبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ ومابین المنبر وبیت عائشۃ روضۃ من ریاض الجنۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وھو حدیث حسن ان شاء اللہ۔

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا اور میرے منبر اور عائشہ کے گھر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

دار قطنی ۲/۲۷۹/۲۸۰ { حدثنا ابو عبید والقاضی ابو عبد اللہ وابن مخلد قالوا نا محمد بن الولید البشری نا وکیع نا خالد بن ابی خالد وابو عوانۃ عن الشعبی والاسود بن میمون عن ھارون ابی قزعۃ عن رجل من ال حاطب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زارنی بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی ومن مات بأحد الحرمین بعث من الامنین یوم القیامۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے وصال کے بعد میری زیارۃ کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی اور جو شخص دونوں حرمین سے یعنی مکہ اور مدینہ طیبہ میں مرا قیامت کے دن امن والوں سے اٹھایا جائے گا۔

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَابَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقَوَائِمُ مِنْبَرِيْ رَوَائِبُ فِي الْجَنَّةِ (ق عن سهل بن سعد)

میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں ۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُصَلِّ بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ (الديلمي عن عبيد الله بن بعيد)

حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ جنت کے باغوں سے کسی باغ میں نماز پڑھے تو وہ میری قبر اور منبر کے درمیان نماز پڑھ لے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ { مَابَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ مِنْبَرِيْ لَعَلٰى حَوْضِيْ (حل عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور بے شک میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

marfat.com

نا موسی بہ ھلال العبدی عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ =

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا

کہ اگر کسی مسلمان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ میری قبر کی زیارت کرے تو مجھ پہ اس کی شفاعت واجب ہو گئی یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا زائر گناہ کے سبب جہنم میں نہیں جا سکتا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی نیت کر کے سفر کرنا سنت ثابت ہوا۔ وہابیوں کا شرک کا فتویٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے باطل ثابت کر دیا۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی محض زیارۃ سے ہی آپ کے ایماندار اُمتی کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے آپ کا ایماندار اُمتی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا یقیناً مستحق بن جاتا ہے۔

کنز العمال ۹۹/۸ } مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (عد ھد عن ابی عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت سے زندگی کی زیارۃ کا ثواب ملتا ہے

دار قطنی ۲۷۸/۲ } حدثنا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نا ابو الربیع الزہرانی نا حفص بن ماقد عن لیث بن ابی سلیم عن مجاہد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارۃ کی اس کو ایسا ثواب ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں زیارۃ کی۔

کنز العمال ۸/۹۹ } مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ (طب ھق عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کی تو میرے وصال کے بعد میری قبر کی بھی زیارۃ کی ایسا ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بن جاتا ہے

دار قطنی ۲۸۰/۲ } حدثنا القاضی المحاملی نا عبید اللہ بن محمد الوراق

marfat.com

جیسا کہ قبل از وصال آنا تھا۔

"محمد عمر" علامہ شوکانی نے ثابت کر دیا کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور یہ تمام متکلمین محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے تو اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف سفر کر کے جانا ایسا ہے جیسا کہ وصال کے پہلے جانا تھا تو یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانے سے روکنے والا ایسا ہے۔ جیسا کہ ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیاوی میں آپ کی طرف جانے سے بند کرتا ہے اور جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے روکتا ہے وہ آپ کی اُمت سے خارج ہے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے دوزخ کا ایندھن ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا میری قبر کو عید نہ بنانا۔ جسکا مطلب یہ ہے جیسا کہ عید میں اجتماع جوق در جوق ہو جاتا ہے ایسے نہ کرنا جس کا صاف مطلب ہے کہ نبی علیہ السلام نے سفر کر کے نبی کی قبر کے واسطے جانے سے آپ نے منع فرما دیا۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تم نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اگر تمہارا ہی مطلب لیا جائے تو نماز جنازے کے لئے بھی بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں جو میت کو دفن کرنے کے لئے قبرستان میں بھی جاتے ہیں تو تمہارے اس مطلب سے تو دفن کرنے اور نماز جنازہ کے لئے بھی اجتماعات گناہ ثابت ہوگا لہٰذا تمہارا یہ مطلب غلط ثابت ہوا عید کے لفظ سے کئی مطالب حل ہو گئے۔

(۱) نئے نئے کپڑے فاخرانہ پہن کر نکلا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ ہم رمضان شریف کے روزے رکھ کر بخشے جا چکے ہیں اب ہم شیطان کو جلانے کے لئے پاک ہو کر نکلتے ہیں۔

marfat.com

فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

"وہابی" مولوی صاحب سچ بتانا تم بھی مدینہ طیبہ محض محمد علیہ السلام کی خاطر گئے کیا تم نے حضور کی قبر دیکھی ؟

"محمد عمر" لیکن جس مکان میں تشریف فرما ہو اس مکان کی زیارۃ قبر کی زیارۃ سمجھی جاتی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تمہارے شوکانی صاحب جو وہابیہ کے مسلمہ محدث ہیں انہوں نے تمہارے منہ پر طمانچہ رسید کیا سنو

وہابیوں کے بڑے علامہ شوکانی کی زبانی لارشد الرحال کا حل

نیل الاوطار ۵/۱۰۱ } قَالَ الْمُتَكَلِّمُوْنَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنَّ نَبِيَّنَا صلے اللہ عَلَيْهِ وسلم حَيٌّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ حَيٰوةً اِنْشَاءِيَّةً وَيُؤَيِّدُ ذٰلِكَ مَا ثَبَتَ اَنَّ الشُّهَدَاءَ اَحْيَاءٌ يُرْزَقُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ وَالنَّبِيُّ صلے اللہ عَلَيْهِ وسلم مِنْهُمْ وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهٗ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَ الْمَجِيْئُ اِلَيْهِ بَعْدَ الْمَوْتِ كَالْمَجِيْئِ اِلَيْهِ قَبْلَهٗ۔

ہمارے ساتھی تمام متکلمین محققین نے کہا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وصال کے بعد بھی زندہ ہیں۔ فقط اور اس کی تائید کی جاتی ہے جو ثابت ہے کہ شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی زندوں سے ہیں اور جب ثابت ہو گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ کی طرف آنا ایسا ہے

marfat.com

کھانے کے مزے اڑائے جائیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو کھانا کھانے کا مقام تعیش نہ بنانا کیونکہ میری قبر کے پاس آکر تو تمہیں اپنے گناہ سامنے رکھنے چاہئیں تاکہ میں تمہارے گناہوں کی سفارش کرا کر بخشش کراؤں میرے پاس آؤ تو گناہ سے پاک ہو کر جاؤ گناہوں کو واپس نہ لے جاؤ اور اگر تم میری قبر کے پاس آکر بھی پیٹ بھرنے میں لگے رہے تو گناہوں کے پاک ہونے سے محروم رہ جاؤ گے ایسے ہی عید الاضحیٰ کے دن بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تم خود بھی کھاؤ یتامیٰ اور مساکین کو بھی کھلاؤ چونکہ یوم عید کھانے کے تعیش کا دن ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی عمر میں اپنے گھروں اور شہروں میں بہت عید کے دن منا چکے ہو خدا کی مزے کھا چکے ہو میری قبر کو عید نہ بنانا بلکہ اپنی تمام عمر کے گناہوں کی بخشش کا فکر کرنا تاکہ تمہاری زندگی صحیح ہو جائے۔

قرآن کریم سے یوم عید کھانے کا دن ہوتا ہے

المائدہ ۱۵ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا اتار ہمارے اوّلین و آخرین کے لئے عید ہو گی اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو گی تو ہمیں رزق دے تو رزق دینے والوں کا بہترین رزاق ہے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عید کھانا کھانے کے دن کو کہا گیا تو نبی کریم صلے اللہ

marfat.com

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا فاخرانہ کپڑے پہن کر اور یہ نیت لے کر نہ آنا کہ ہم بخشے جا چکے ہیں یہ غلط ہے بلکہ جس لباس میں مجرم ہو ویسے ہی آؤ اور بفرمان خداوندی وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ یہ نیت لے کر میری قبر پر آؤ کہ میں از حد گنہگار ہوں اپنے نفس پر میں نے بہت ظلم کیا ہے اب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام عمر کے گناہ کا اقرار کرتے ہوئے حاضر ہو رہا ہوں اور گناہوں کی معافی کا طلبگار ہوں اور امید لے کر حاضر ہوا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی میرے گناہوں کی سفارش دربار خداوندی میں فرمادیں تاکہ میری تمام عمر کے گناہوں کی بخشش ہو جائے تو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری عید کی حاضری کے برعکس ہو گی کیونکہ عید میں بخشیدہ ہو کر جاتا ہے۔ اور دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں عمر کے گناہ لے کر پیش ہوتا ہے اور بخشش حاصل کرنے کے لئے جانا قرآنی حکم کے عین موافق ہوتا ہے اسی لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کہ میری قبر کو عید نہ بناؤ یعنی بفرمان خداوندی سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بخشش حاصل کرنے کیلئے آنا۔

عید کا قرآنی فیصلہ

۱۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تم رمضان شریف سے فارغ ہو گئے تم نے بحکم خداوندی فاقے پورے کر کے گناہ بخشوا لئے اب عید کا دن آگیا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ سیر ہو کر کھاؤ اور پیو جو تم نے خالی دن گزارے ہیں تو عید کا دن خوب کھانے کا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو عام قبرستان میں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے چہ جائیکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس

marfat.com

لَهَا بِالْحُضُوْرِ لَدَيْهَا بِالْمَرَاسِيْمِ وَالْأَعْرَاسِ وَنَحْوِهَا وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَلَيْسُوْا فِي الْحَقِيْقَةِ عَلٰى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى الذَّنْبِ الْأَكْبَرِ الَّذِيْ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ لِغَيْرِهٖ أَبَدًا وَهُوَ الشِّرْكُ الْأَعْظَمُ الَّذِيْ هُوَ الشِّرْكُ الْجَلِيُّ وَالْكُفْرُ الْوَاضِحُ۔

اس زمانے میں اکثریت مسلمانوں کی علما صوفیائے کرام" متولیان اور مقامی اہل قبور کے ساتھ اور اہل قبور کی تعظیم میں غلو کرنا اور ان کے لئے خضوع کرنا اور ان کے روبرو دوزانو بیٹھنا اور ان پر قبے تعمیر کرنا اور ان پر قیمتی قیمتی کپڑے ڈالنا۔ ۴ محمد عمر" مسلمانو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عداوۃ وہابی زبان اور تحریر سے سن لی۔

۱) اس تحریر میں محمد بن عبدالوہاب نجدی دنیائے وہابیت کے سرغنہ نے لکھا ہے کہ اہل قبور کو صدقہ اور ذکر خیر پڑھ کر ثواب پہنچانا جو عرس کی رسم ہے یہ گناہ کبیرہ ہے یعنی جتنا زنا کا گناہ ہے اتنا گناہ ہے بلکہ شرک اور کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

۲) یہ بھی لکھا ہے کہ قبور کی تعظیم شرک ہے حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور کی تعظیم عملاً فرمائی قبر کے ساتھ ٹیک لگانے قبر کے اوپر پاؤں رکھنے قبر کے اوپر دیوار رکھنے سے منع فرمایا۔ لیکن وہابی مذہب کا سرغنہ کہتا ہے کہ قبر کی تعظیم کرنا شرک ہے۔

۳) قبر کے پاس خشوع سے بیٹھنا وہابی شرک کہتا ہے بیچارہ کشف قبور سے ناواقف ہے اسی لئے اہل قبور کے تعلق سے بھی بے خبر ہے خشوع کر کے قبر کے پاس بیٹھنا صاحب قبر سے تعلق کے متعلق ہے قبر کا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ وہابی کی جہالت ہے مسلمانوں کی قبور کی تعظیم حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

۴ اور ان کی بزرگی کے نشے دیکھ کر اور ان کی کرامات اور کرشمے سن کر اور ان کو بعض گناہ کبیرہ کے اور کچھ نہیں بلکہ ایسے لوگوں کی کوئی

marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو خدا کی عبادت کا مقام نہ بنانا بلکہ بفرمان خداوندی اپنے گناہوں کی بخشش اور اپنے گناہوں کے لئے میری سفارش کا مرکز بنانا یہ ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا مطلب جو قرآنی استدلال سے فقیر نے بیان کر دیا تم نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اور فرقہ وہابیہ تم قرآن و حدیث سے اپنا بیان کردہ مطلب ثابت کرو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ عید سفر کا دن ہے تو ہم سمجھ لیں گے کہ واقعی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا منع ہے بلکہ عید کے دن تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر سے منع فرمایا ہے تو معلوم ہوا لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا جو تم نے مطلب تفسیر بالرائے سے بیان کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا منع ہے محض جھوٹ اور افترا ہے اور فقیر نے جو عید منانے کا مطلب قرآن کریم سے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے جس کا رد کرنا سوائے مکذب قرآن و حدیث کے کوئی کر سکتا ہی نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۸

وہابی مذہب میں اہل قبور کی تعظیم شرک جلی اور کفر واضح ہے

کتاب التوحید ۲۲ مَا وَقَعَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَالْعُصُوْرِ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِالْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَالْمُوَالِیْ وَالْاَهَالِیْ مَعَ اَرْبَابِ الْقُبُوْرِ وَغُلُوِّهِمْ فِیْ تَعْظِیْمِهَا وَالْخُضُوْعِ لَهَا وَالْعُكُوْفِ [illegible] عَلَیْهَا وَاَلْبَاسِهَا بِالثِّیَابِ الْفَاخِرَةِ وَصَرْفِ جُلِّ الْاِكْرَامِ

جائیں گے تو ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں آپ میدان حشر میں نکلیں گے

(ا) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی تعظیم کرنا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کی سنت ہے اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے۔

(ب) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کرنا نوریوں کی سنت ہے ناری تعظیم سے محروم ہے۔

قبور کی تعظیم اور خشوع و خضوع سے قبور کے پاس بیٹھنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

(۲) المستدرک ۴/۵۱۵ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن محمد بن حاتم الدوری ثنا ابو عامر عبد الملک بن عمرو العقدی ثنا کثیر بن زید عن داود بن ابی صالح قال اقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجھہ علی القبر فاخذ برقبتہ وقال اتدری ما تصنع قال نعم فاقبل علیہ فاذا ھو ابو ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم آت الحجر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تبکوا علی الدین اذا ولیہ اھلہ ولکن ابکوا علیہ اذا ولیہ غیر اھلہ ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم

نوری ملائکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی اپنے پروں سے چوری کرتے ہیں

۱۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۱۷ } قال اسماعیل القاضی حدثنا معاذ بن اسد حدثنا عبد اللہ بن المبارک اخبرنا ابن لہیعۃ حدثنی خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن بنیۃ ابن وہب اَنَّ کَعْبًا دَخَلَ عَلٰی عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا فَذَکَرُوْا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ کَعْبٌ مَا مِنْ فَجْرٍ یَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ حَتّٰی یَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ یَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِہِمْ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّیْلِ وَسَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّہَارِ حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْہُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ یَزِفُّوْنَہٗ۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہوا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ ہر فجر کو ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا طواف کرتے ہیں اپنے پروں سے قبر شریف کو چوری کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں ایسے ہی ستر ہزار فرشتے رات کو اترتے ہیں اور ستر ہزار دن کو حتیٰ کہ قیامت کے دن جب آپ قبر شریف سے اٹھائے

marfat.com

مسلمانوں کی قبر کے پاس خشوع وخضوع اور زاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۳) کنز العمال ۸/۹۸ } کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِلَّا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تَرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (دلک عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہلے قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا مگر اب زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبور کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے۔ آنکھیں بہاتا ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا ایماندار کی قبر پر جب مسلمان جاتا ہے تو قبر کی زیارت مسلمان کے دلوں کو نرم کرتی ہے مومن مومن کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ تو ایماندار کی آنکھیں روتی ہیں اور قبر کی زیارۃ سے آخرۃ یاد آجاتی ہے۔

اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہوا مومن کی قبر کے پاس جا کر جس شخص کو رقت طاری نہ ہو رونا نہ آئے صاحب قبر کی محبت میں قبر کے پاس بیٹھکر آخرۃ یاد نہیں آئی موت سے خائف نہیں ہوا قبر کی زیارۃ کر کے مومنین کی قبور کی زیارۃ سے اولیاء اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبور کی زیارۃ کا شوق نہیں بڑھا بلکہ زیارۃ قبور مسلمین کو گناہ و شرک کہے تو ایسا شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں بلکہ خارج از اسلام ہے۔

marfat.com

داؤد بن صالح نے کہا کہ ایک دن مروان آیا تو ایک آدمی نے اپنا منہ قبر پر رکھا ہوا تھا مروان نے اس کو گردن سے پکڑا اور کہا کہ تجھے معلوم ہے تو کیا کر رہا ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں جب وہ اس آدمی کے قریب ہوا تو وہ ابو ایوب انصاری تھا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے دین پر نہ رونا جب اس کا والی دیندار ہو لیکن دین پر اس وقت رونا جب اس کا والی بے دین ہو۔

"محمد عمر" (ا) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کی محبت سے قبر پر منہ رکھ دیا جائے بوسہ لیا جائے تو جائز ہے ایمان و محبت کی علامت ہے۔

(ب) قبر شریف اور اس کے ملحقات کے پاس آنا صاحب قبر کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے

(ج) قبر کے ساتھ یا چوفیرا یا اوپر جو شے لگ جائے مثلاً پتھر یا مٹی یا لوہا یا تانبا وغیرہم ان میں صاحب قبر کی برکت و رحمت یقیناً ہوتی ہے۔

ان احادیث مذکورہ بالا سے یقیناً یہ ثابت ہو گیا کہ قبر کے پاس خشوع خضوع رونا اور قبر کی تعظیم کرنا عین ایمان ہے قبر کے پاس جا کر جس کو یہ چیزیں حاصل نہ ہوں وہ صاحب قبر سے غیر متعلق ہے۔ قبر و حشر اس کو یاد نہیں متکبر ہے ایمان سے خالی ہے کیونکہ قبر کے پاس جانا مقصد وہ پتھر نہیں ہوتے حقیقۃً صاحب قبر کی تعظیم ہوتی ہے کیونکہ اللہ والے قبروں میں قیامت تک صحیح و سلامت رہتے ہیں اور رہیں گے۔

---

marfat.com

عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھا۔

"محمد عمر" اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھتے اور روتے اب تمہارے وہابیوں کے پیشوا کا فتویٰ ہے کہ گناہ کبیرہ شرک اور کفر ہے تو وہابیوں کے امام نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیا اب تم سوچو کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق چلنا اسلام ہے یا وہابیوں کا پیشوا اچھا ہے؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ کا قبرستان میں رونا

حلیۃ لابی نعیم ۱/۶۱ } حدثنا فاروق الخطابی ثنا ابو مسلم الکشی ثنا علی بن عبد اللہ المدینی ثنا ھشام بن یوسف ثنا عبد اللہ بن بجیر عن ھانیٔ مولی عثمان قَالَ کَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَکٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَہٗ ۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام ھانی نے کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ جب کسی قبر پر ٹھہرتے اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی۔

اور وہابیو قبروں پر رونا خلفا اربعہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سنت ہے اب تم سوچو کہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی سنت پر عمل

marfat.com

(۴) المستدرک ۱/۳۷۷ بیہقی شریف ۴/۷۷ حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ انبأ عبدان الاھوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابراہیم بن طھمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا فانہ یرق القلب وتدمع العین وتذکر الاخرۃ ولا تقولوا ھجرا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا مگر اب حکم کرتا ہوں کہ تم ان کی زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھ کو بہاتا ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کی قبر شریف کے پاس خشوع و خضوع سے رونا

(۵) حلیۃ لابی نعیم الاصبھانی ۱/۵ حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا نافع بن یزید حدثنی عیاش بن عیاش عن عیلی بن عبد الرحمٰن عن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال وجد عمر بن الخطاب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قاعدا عند قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ

marfat.com

مولوی رسول اللہ کا کلمہ ترک کر دو اور سوچو کہ تمہارے مولوی محمد بن عبدالوہاب نجدی کا قبور کے متعلق فیصلہ اور عقیدہ صحیح ہے یا فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ یار وہابیو! تمہارے ملاں تو تمہیں تقریروں رسالوں اخباروں میں لکھتے ہیں۔

پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعویٰ تمہارا محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے اور فراڈ ہے۔ حقیقۃً تم محمد بن عبدالوہاب نجدی کے کلمہ گو ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تمہیں کوئی تعلق نہیں۔

محدثین کا قبور کی تعظیم کرنا

۷۔ ابن خلکان ۲/۳۰۹ } وَكَانَ جَدِّي إِذَا وَصَلَ إِلَى مَشْهَدِ الْأُسْتَاذِ لَا يَدْخُلُهُ احْتِرَامًا بَلْ كَانَ يُقَبِّلُ عَتَبَةَ الْمَشْهَدِ وَهِيَ مُرْتَفِعَةٌ بِدَرَجَاتٍ وَيَقِفُ سَاعَةً عَلَى هَيْئَةِ التَّعْظِيمِ وَالتَّوْقِيرِ ثُمَّ يُعَبِّرُ عَنْهُ كَالْمُوَدِّعِ لِعَظِيمِ الْهَيْبَةِ وَإِذَا وَصَلَ إِلَى مَشْهَدِ أَبِي عُمَرَ إِنَّهُ كَانَ أَشَدَّ تَعْظِيمًا لَهُ وَإِجْلَالًا وَكَانَ يَقِفُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَجْمَعِينَ ۔

عمر بن الصفار جب استاد ابو اسحٰق رحمۃ اللہ کی قبر شریف کے پاس پہنچتے تو احتراماً ان کے احاطے میں داخل نہ ہوتے بلکہ چوکھنڈی کے تھڑے کو بوسہ دیتے اور چوکھنڈی کا تھڑا کئی سیڑھیاں اونچا تھا اور تعظیم و توقیر کی ہیئت کذائیہ

marfat.com

پیرا ہو یا نہ ؟

قبر کا بوسہ حدیث شریف سے

(۶) مجمع الزوائد ۴/۲ } عن ابی داود بن ابی صالح قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَی الْقَبْرِ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَالَ نَعَمْ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ اَتِ الْحَجَرَ وَهُوَ بِتَمَامِهٖ فِیْ کِتَابِ الْخِلَافَةِ۔ رواہ احمد و داود بن ابی صالح قال الذهبی لم یرو عنه غیر الولید بن کثیر وروی عنه کثیر بن زید کما فی المسند ولم یضعفه احدٌ ۔

ایک دفعہ مروان آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے قبر پہ منہ رکھا ہوا ہے اس نے کہا کہ جانتے ہو یہ کیا کر رہا ہے مروان اس کے پاس آگیا تو وہ ابوایوب انصاری تھا اس نے کہا ہاں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ممانعت نہیں دیکھی۔

"محمد عمر" حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحابی تھے جن کے متعلق یہ گمان ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ خلاف سنت کرینگے اور نہ ہی کسی اصحابی نے ان کو قبر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ چہرہ رکھنے سے منع کیا مروان نے اعتراض کیا تو وہ ناراض ہوئے کہ میں حق پہ ہوں۔ اب تم سوچو کہ تم ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ کے دھڑے کے ہو یا مروان کے ؟

او نام کے اہلحدیثو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھو اور لا الہ الا اللہ

marfat.com

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَبْرِیْ مِنْ بَوْلِہٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَۃٍ فَکَسَرَھَا کَسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍ مِنْھُمَا کَسْرَۃً فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا اَوْ اِلٰی اَنْ یَّیْبَسَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے یا مدینے کے ایک چوکھنڈی کے پاس سے گزرے اپنے دو انسانوں کا آواز سنا جو اپنی قبروں میں عذاب میں گرفتار تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں پھر فرمایا ہاں ایک آدمی پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل باز تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ٹہنی منگائی اس کے دو ٹکڑے کرکے دونوں قبروں پر رکھ دیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا آپ نے کیوں کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کو عذاب نہ ہوگا۔

۱۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبر پر درخت کی سبز شاخ رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۲۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ سبز تازی چیز قبر کے اوپر رکھنے سے قبر والے کو فائدہ پہنچتا ہے اور رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

marfat.com

سے کچھ دیر ٹھہرتے پھر اُن پر بہت بڑی ہیبت سے متاثر ہوتے معلوم کیا جاتا اور جب ابو عوانہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت گاہ کے پاس پہنچتے تو حد سے زیادہ زیارت گاہ کی تعظیم و توقیر اور بزرگی سمجھتے اور تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے زیادہ ابو عوانہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مزار پہ قیام فرماتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کی اور قبر شریف کے پاس خشوع و خضوع سے بیٹھے اور روتے بھی رہے اور محدثین کا بھی یہی عمل ثابت ہوا اب تم سوچو! کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور محدثین تمہارے نزدیک کافر و مشرک ٹھہرے پھر تمہارے نزدیک تو ابلیس، نمرود، فرعون اور گوبند سنگھ وغیرہم ہی کورے مسلمان بنے یہ اسلام وہابی فرقے کو ہی مبارک رہے ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور محدثین کا عقیدہ اور اعمال اور اسلام منظور و مستحسن ہے۔

قبر پر سبز چیز رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

نسائی شریف ۱/۲۹۱
بخاری شریف ۱/۱۸۲

اخبرنا محمد بن قدامة حدثنا جریر عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قال مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِحَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا

اِلٰی جَلْدِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کے کوئلوں پر تمہارا بیٹھنا اور کپڑے جل جائیں بدن جل جائے تو قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے ۔

۱۲۔ ابوداؤد ۲/۱۰۴ } حدثنا ابراھیم بن موسیٰ الرازی انا عیسیٰ نا
مسلم شریف ۱/۳۱۲ } عبدالرحمٰن یعنی ابن یزید بن جابر عَنْ بُسْرِ بن عبید اللہ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور قبروں کی طرف نماز پڑھو ۔

۱۳۔ نسائی ۱/۲۸۷ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک عن وکیع عن سفیان عن سھیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ حَتّٰی تُحْرِقَ ثِیَابُہٗ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی بھی قبر پر بیٹھے تو اس سے بہتر ہے کہ آگ کے انگاروں پر بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے وغیرہ جل جائیں ۔

۱۴۔ نسائی شریف ۱/۲۸۷ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم عن شعیب حدثنا اللیث حدثنا خالد عن ابن ابی

marfat.com

نوٹ: اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ قبر پر کھجور کی سبز ٹہنی یا خوشبودار پھول رکھنے سے فائدہ پہنچتا ہے تو ضروری ہے کہ قبر والے کو فائدہ پہنچنے سے وہ دعا بھی ضرور دیتا ہے جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر والے کو تکلیف نہ دو وہ تمہیں تکلیف دے گا۔ جب قبر والا تکلیف دینے سے تکلیف دیتا ہے تو فائدہ پہنچنے سے دعا بھی ضرور دیتا ہے۔

مسلمین مومنین کی قبروں کی بے حرمتی کا گناہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۹۔ کنز العمال ۵/۸۷ { اِیَّاکُمْ وَالْبَوْلَ عَلَی الْمَقَابِرِ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ (الدیلمی عن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر پیشاب کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ قبروں پر پیشاب کرنے سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کنز العمال ۸/۹۸ { لَاَنْ اَطَاَ عَلٰی جَمْرَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَطَاَ عَلٰی قَبْرِ (خط عن ابی ہریرۃ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی دہکتے کوئلوں کی آگ پر بیٹھنا بہتر ہے قبر پر بیٹھنے سے۔

۱۱۔ ابوداؤد ۲/۱۰۴ مسلم شریف ۱/۳۱۲ { حدثنا مسدد نا خالد نا سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ حتی تخلص

marfat.com

قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ خیر کثیر سے گزر چکے ہیں اور آپ نے اپنی توجہ بائیں پھر ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قبروں کے درمیان اپنے جوتوں سمیت پھر رہا ہے آپ نے فرمایا کہ او جوتوں والے ان کو اتار دے۔

۱۶۔ ابوداؤد ۲/۱۰۴ } حدثنا سهل بن بكار نا الاسود بن شيبان عن خالد بن سمير السدوسي عن بشير بن نهيك عن بشير مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما اسمك فقال زحم، قال بل انت بشير قال بينما انا اماشي رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بقبور المشركين فقال لقد سبق هؤلاء خيرا كثيرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمين فقال لقد ادرك هؤلاء خيرا كثيرا ثم انت من رسول الله صلى الله عليه وسلم نظرة فاذا رجل يمشي في القبور عليه نعلان فقال يا صاحب السبتيتين ويحك ابن سبتيتيك فنظر الرجل فلما عرف رسول الله صلى الله عليه وسلم خلعهما فرمى بهما۔

زحم بن معبد سے روایت ہے کہ وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام کیا ہے تو اس نے عرض کیا کہ زحم آپ نے فرمایا بلکہ تو بشیر ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی قبروں سے گزرے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کہ یہ لوگ کثیر سے گزر چکے ہیں پھر مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے خیر کثیر کو حاصل کیا ہے پھر فرمایا کہ ہوئی تو ایک آدمی جوتوں سمیت قبرستان میں جا رہا ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جوتوں والے تجھ پر افسوس

ھلال عن ابی بکر بن حزم عن النضر بن عبد اللہ السلمی عن عمر بن حزم عَنْ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو۔

نوٹ:۔ ان مذکورہ آٹھ کتب احادیث کی صحیح حدیثوں سے مسلمانوں کی قبروں کی تعظیم ثابت ہوئی۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ مومنین کی قبروں کی بے حرمتی سے بدنی اور ایمانی نقصان ہوتا ہے۔

قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے کی ممانعت

۱۵۔ نسائی شریف ۱/۲۸۷ } اخبرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک حدثنا وکیع عن الاسود بن شیبان وکان ثقة عن خالد بن سمیر عن بشیر بن نہیک ان بشیر بن الخصاصیة قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرَّ عَلٰی قُبُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ ھٰؤُلَاءِ شَرًّا کَثِیْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰی قُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ ھٰؤُلَاءِ خَیْرًا کَثِیْرًا فَاَنَتْ مِنْہُ الْتِفَاتَةً فَرَاٰی رَجُلًا یَمْشِیْ بَیْنَ الْقُبُوْرِ فِیْ نَعْلَیْہِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیْنِ اَلْقِھِمَا۔

بشیر کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ شر کثیر سے گزر چکے ہیں پھر آپ مشرکین کی

marfat.com

بدلہ نہیں چاہتا مجھے اللہ تعالےٰ نے کوئی کمی نہیں رہنے دی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے قبرستان سے گذرے آپ نے فرمایا انہوں نے اللہ تعالےٰ سے ہر خیر کثیر پالی ہے پھر مشرکوں کے قبرستان سے گذرے آپ نے فرمایا یہ لوگ خیر کثیر سے تجاوز کر چکے ہیں۔ ابن خصاصہ نے کہا کہ اچانک میری نگاہ ایسے شخص پر پڑی جو مع جوتوں کے قبرستان سے گذر رہا تھا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جوتوں والے ان کو اتار دے۔

ابن ماجہ صحاح کی ایک مسلمہ کتاب حدیث ہے جس نے قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب باندھ کر اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر قبرستان میں چلنے والے کو ڈانٹا اور قبرستان میں جوتے اتار کر قبرستان کے احترام سے ننگے پاؤں چلنے کا ارشاد فرمایا اب قبر کا احترام کرنا سب امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تو سنت ثابت ہوا اور قبروں کی بے حرمتی کرنے والا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ثابت ہوا۔

فقیر اب اولیاء اللہ کے عرس کا دن منانا اور تقرر عرس احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہے۔

اہل قبور صالحین کا عرس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ترمذی شریف ۱/۱۲۶ } حدثنا ابو سلمة یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عبدالرحمٰن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

marfat.com

ہے اپنے جوتے اتار دے تو اس آدمی نے دیکھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو اس شخص نے جوتے اتار کر پھینک دئے اور قبرستان میں ننگے پاؤں چلا ،

باب ماجاء فی خلع النعلین فی المقابر

قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب ہے

۱۷۔ ابن ماجہ ۱۱۳ حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا الاسود بن شیبان عن خالد بن سمیر عن بشیر بن نہیک عن بشر بن الخصاصیۃ قال بینا انا امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابن الخصاصیۃ ما تنقم علی اللہ اصحبت تمشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ما القم علی اللہ شیئا کل خیر قد اتانیہ اللہ فمر علی مقابر المسلمین فقال ادرک ھؤلاء خیرا کثیرا ومر علی مقابر المشرکین فقال سبق ھؤلاء خیرا کثیرا قال فالتفت فرای رجلا یمشی بین المقابر فی نعلیہ فقال یا صاحب السبتین القیھما ۔

بشر بن خصاصیۃ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن الخصاصیۃ اللہ تعالے سے کیا بدلہ چاہتا ہے تو صبح صبح ہی اللہ تعالے کے رسول کے ساتھ جا رہا ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالے سے کچھ

marfat.com

الصُّوْدُسِ اُس نئی شادی شدہ دُلہن کی طرح سوجا کر جس کو اس کے گھر سے زیادہ محبوب کے سوا کوئی بیدار نہیں کر سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنے اس بستر سے اُٹھائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث صحاح سے واضح ہوا کہ جو شخص وصال کے بعد قبر میں رکھا جاتا ہے۔ تو منکر نکیر اس سے حساب لیتے ہیں جب مومن حساب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ سے مشرف ہو کر پہچان لیتا ہے اور ان کے روبرو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا اقرار کر لیتا ہے تو منکر اور نکیر دو نو فرشتے اس کو لُمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ کا تمغہ دیتے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطالب،

(۱) صالحین کے وصال کا دن قبر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ سے مشرف ہونے کا دن ہوتا ہے۔

(۲) صاحب قبر کے لئے دنیاوی تمام زندگی کامیابی کا دن ہوتا ہے۔

(۳) صاحب قبر مومن کو حساب لینے والے خداوندی ملائکہ کی طرف سے عروس کا سرٹیفکیٹ ملتا ہے۔

(۴) خداوندی ملائکہ صاحب قبر کو تھپکی سے سلاتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ تم مر جاؤ جس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ صالحین اہل قبور اپنی قبروں میں زندہ آرام فرما ہوتے ہیں مردہ نہیں ہوتے جیسا کہ منکرین کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ نے بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تائید فرمائی ہے اصحب کہف اولیاء اللہ کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ اصحب کہف آپ جاگتے خیال

إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ نَكِيْرٌ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ ۔

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اس کے پاس سیاہ رنگ والے اور بھدی آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہے وہ دونو صاحب قبر سے سوال کرتے ہیں کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق دنیا میں تو کیا کہتا تھا وہ جو دنیا میں کہتا تھا جواب دے گا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں تو منکر اور نکیر دونو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر در ستر ہاتھ چوڑے فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو اندر سے تمام منور کر دیا جاتا ہے پھر اس کو کہا جاتا ہے کہ تو سو جا تو قبر والا کہتا ہے کہ میں گھر والوں کو جا کر یہ خبر بتا دوں تو دونو فرشتے منکر اور نکیر اس کو کہتے ہیں نَمْ كَنَوْمَةِ

marfat.com

زیادہ عطا فرمائیں گے تو صالحین مسلمین مومنین کے اس مقررہ یوم عرس کو مناتے ہوئے اہل اسلام ذکر اللہ اور نوافل میں مشغول ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جس سے یوم عرس منانے والے کو یہ امید ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی کامیابی عطا فرمائے اور قبر میں زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرما کر پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور توحید و رسالت کے اقرار میں مدد فرمائے تاکہ ہمیں بھی یہ تمغہ عنایت ہو۔

اور صاحب قبر صالح مومن کی طرف سے کچھ صدقہ تقسیم کر کے کچھ پڑھ کر بخشا جاتا ہے تاکہ صاحب قبر بھی ہمارے لئے دعا خیر فرمادے یہ ہے صالحین مومنین مسلمین کے عرس کا ثبوت جو فقیر نے ایماندارون کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کر دیا اور یہ نوری تمغہ عطا ہونے کا دن مسلمانوں کے واسطے ایام اللہ میں داخل ہے اور خداوند کریم کے نزدیک اللہ تعالےٰ کے بندوں کا مقام شعائر اللہ میں شامل ہے تو شعائر اللہ کے مقامات پر صاحب قبر کا عرس کا مقررہ دن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جو شخص صاحب قبر کے عرس کا منکر ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے اسلام کا دشمن ہے۔

وہابی "مولوی صاحب عرس کا ثبوت حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو ثابت ہو گیا لیکن ایک وضاحت کافی ہے ہر سال عرس منانا اور قبور صلحاء پر جانا یہ تو اسلام میں بدعت ہے نہ ؟

محمد عمر "ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر مسلمانوں کا جانا وہاں جا کر شب بیداری کرنا" رونا احترام کرنا ذکر اللہ میں مشغول ہونا یہ بھی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم بیچارے تو احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو جب اہل ذکر کی مجلس سے مسلمان مشرف ہوتا ہے تو ان کی شان و شوکت کی حدیثیں تلاش کر کے ایمان تازہ کرتا ہے اور

marfat.com

کریں گے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ تو صالحین مومنین کا اپنی آرامگاہوں میں آرام سے سونا قرآن وحدیث صحیحہ سے ثابت ہوا۔

(ہ) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ مومن صالح جب قبر میں کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرلیتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ اِرْجِعُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاُخْبِرُھُمْ کہ میرے پھپھوں کو یعنی گھر والے معتقدین مریدین جو ابھی زمین کے اوپر دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کو میری آج کی کارروائی۔

(ا) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے۔

(ب) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو توحید ورسالت کا اقرار کرکے کامیاب ہونے۔

(ج) خداوندی حساب لینے والے ملائکہ کا مجھے عروس کا تمغہ عنایت فرمانے۔

(د) مجھے تھپکی دے کر سلانے۔

(ر) موت سے نجات پانے۔

کی اطلاع دے دو تاکہ میرے متعلق ان کا فکر دور ہو جائے اور وہ لوگ میری کامیابی سے خوش ہو جائیں اور نوافل اور ذکر اللہ کرکے خداوند کریم کا شکریہ ادا کریں۔

تو مسلمین مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر یقین رکھتے ہوئے مومن مسلمان صاحب قبر صالح کا وہ زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم والا دن اور دنیا داروں کے روبرو اس تمغے کا اعلان کرنے کے لئے دن مناتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں اور ذکر اللہ اور نوافل وعبادت خداوندی میں مشغول ہو کر رب کریم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یا اللہ تیرا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تو نے ہمارے بزرگ کو یہ شرف بخشا اور عروس کا تمغہ عطا فرمایا اور فرمان خداوندی ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہ اگر تم نے شکریہ ادا کیا تو ہم تمہیں اور

marfat.com

کی قبروں پر تشریف لاتے جب ان کے کنارے پر پہنچتے فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی اے اللہ تعالیٰ کے بندو تم پر سلام ہو جو تم نے صبر کیا ہے اور تمہاری عاقبت بہت اچھی ہے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہداء کی قبور پر تشریف لاتے رہے ایسے ہی ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لاتے رہے ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لاتے رہے واقدی نے کہا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہداء علیہم السلام کی زیارۃ کے لئے ہر سال تشریف لاتے رہے جب ان کی دیوار کے کنارے پہنچتے تو فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہی وطیرہ ہر سال رہا پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اسی طرح تشریف لاتے رہے اور اسی پر عمل کرتے رہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی شہداء علیہم السلام کی قبور پر تشریف لاتیں تو ان کے پاس روتیں اور ان کے لئے دعا فرماتیں اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کی سلامی کے لئے حاضر ہوتے پھر باقی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبروں کی حضری دیتے پھر فرماتے کہ تم ایسی قوم کی سلامی کے لئے کیوں نہیں جاتے جو تمہاری طرف رجوع کرتے ہیں۔ پھر ابوسعید ابوہریرۃ، عبداللہ بن عمر اور ام سلمۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی شہداء علیہم السلام کی قبور کی زیارۃ کے متعلق انہوں نے واقعہ بیان کیا۔

تمام حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین مسلمین مومنین کی قبور پر ہر سال جانا

marfat.com

عمل کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے سنیئے ابن کثیر نے اپنی کتاب البدایۃ والنہایہ میں لکھا ہے کہ ہر سال اللہ کے بندوں کی قبروں پر جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے

البدایۃ والنہایۃ ج ۴ ص ۵ } وروی البیہقی عن حدیث موسیٰ بن یعقوب عن عباد بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَاْتِي قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ فَاِذَا اَتٰى فُرْضَةَ الشِّعْبِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُثْمَانُ بَعْدَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ قَالَ الْوَاقِدِيُّ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَزُوْرُهُمْ كُلَّ حَوْلٍ فَاِذَا بَلَغَ فُرْضَةَ الشِّعْبِ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَفْعَلُ ذَالِكَ كُلَّ حَوْلٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم تَاْتِيْهِمْ فَتَبْكِيْ عِنْدَهُمْ وَتَدْعُوْ لَهُمْ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَلِّمُ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ اَلَا تُسَلِّمُوْنَ عَلٰى قَوْمٍ يَرُدُّوْنَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ حَكٰى زِيَادٌ ثَمَّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رضى الله عنهم =

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شہداء

marfat.com

پر اس کو فضیلت دینا میں دی میں نے عرض کیا کہ حضور میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی معاف فرمائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں بھی دعا فرمائی۔ فرمایا اے اللہ عبید اللہ بن قیس کے بھی گناہ معاف فرمائے اور قیامت کے دن جنت نصیب فرما ابوہریرہؓ نے کہا کہ ایک دعا آپ نے ابو عامر کے لئے فرمائی اور دوسری ابو موسیٰؓ عنہا کے لئے فرمائی۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کے لئے دعا خیر کرنا جس کو فاتحہ سے تعبیر کیا جاتا ہے سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے بدعت نہیں۔ بدعت کہنے والا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔

وہابی فرقہ صراحۃً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ولی عناد رکھتے ہیں

۷۔ النہج المقبول مصنفہ مولوی نور الحسن صاحب بن نواب صدیق الحسن ۴۹ | و دعا کردن نزد قبر مبارک از برائے خود بدعت است اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر کے پاس یا رسول کہنا اور اپنے لئے دعا کرنا بدعت ہے

"محمد عمر" کیوں بھی مسلمانو! اب تو تمہاری تسلی ہو گئی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ بالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں اگر فرقہ وہابیہ ایماندار ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحم کے قائل نہ ہوں اور فائدہ نہ اٹھائیں تو ان جیسا کون بدقسمت ہے اور حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بھی آپ کا اسم پاک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کو بدعت کہے تو ثابت ہوا کہ ایسا شخص یکا بدعتی ہے اور ایسا

marfat.com

عرس منانا دعائیں مانگنی وہاں ذکر اللہ میں مشغول ہونا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماعی مسئلہ ہے اس کے خلاف دنیا کا کوئی مولوی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "کسی اصحابی کا فرمان" تابعی تبع تابعی کا قول پیش نہیں کر سکتا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

صاحب قبر کے لئے دعا خیر و فاتحہ

مسلم شریف ۲/۳۰۳ فَاَخْبَرَتْهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِیْ عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهٗ قَالَ قُلْ لَهٗ یَسْتَغْفِرْ لِیْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَوْقَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَهٗ وَاَدْخِلْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مُدْخَلًا کَرِیْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اَحَدُ هُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِیْ مُوْسٰی۔

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اور ابو عامر کی ان کو خبر دی ابی عبید بن ابو عامر نے کہا کہ ان کو عرض کرنا کہ میرے لئے دعا فرمائیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے فرمایا اے اللہ عبید بن ابی عامر کو معاف کر دے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آئی پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق پر یا اکثر لوگوں

marfat.com

سے شہدا رعلیہم السلام کو السلام علیکم کہا میری خالہ نے کہا کہ میں نے اپنے کانوں سے سلام کا جواب سنا جو زمین کے نیچے سے آیا امید میں اس کو ایسے پہچانتی ہوں جیسا کہ اپنے خالق کو اور جیسا کہ رات کو تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

قبر کے پاس پتھر کھڑا کرنا وہابی محدث نے اقرار کر لیا،

نیل الاوطار ۴/۹۱ } وَاِیْهَامُ الصَّحَابِیِّ لَا یَضُرُّ وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ جَعْلِ عَلَامَةٍ عَلٰی قَبْرِ الْمَیِّتِ کَنَصْبِ حَجَرٍ اَوْ نَحْوِهَا قَالَ الْاِمَامُ یَحْیٰی فَاَمَّا نَصْبُ حَجَرَیْنِ عَلَی الْمَرْاَةِ وَحَجَرٍ عَلَی الرَّجُلِ بِدْعَةٌ قَالَ فِی الْبَحْرِ قُلْتُ لَا بَاْسَ بِهٖ لِقَصْدِ التَّمْیِیْزِ لِنَصْبِهٖ عَلٰی قَبْرِ ابْنِ مَظْعُوْنٍ۔

اصحابی کا وہم کرنا نقصان نہیں دیتا اس میں میت کی قبر پر کوئی نشانی رکھنے کی دلیل ہے جیسا کہ پتھر کھڑا کیا جائے یا مثل اس کی امام یحییٰ نے کہا ہے کہ عورت کی قبر پر دو پتھر کھڑے کرنا اور مرد کی قبر پر ایک پتھر کھڑا کرنا بدعت ہے بحر میں لکھا ہے کہ کوئی حرج نہیں تمیز کے لئے ابن مظعون اصحابی کی قبر شریف کے پاس پتھر گاڑا گیا تھا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے ثابت ہوا کہ قبر کے سر کی طرف کتبہ پتھر کا ہو یا سیمنٹ وغیرہ کا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے بدعت نہیں۔ تو صالحین کی قبر کے پاس پہچان کے لئے کتبہ گاڑنا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین ثابت ہوا۔

marfat.com

فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتا ہے۔ اور عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ کا مکذب ہے۔

صالحین مومنین مسلمین اہل قبور کے پاس جاکر نوافل پڑھنے اور دعائیں مانگنی

البدایۃ والنہایۃ ۴/۴۵ } وقال ابن ابی الدنیا حدثنی ابراھیم حدثنی الحکم بن نافع حدثنا العطاف بن خالد حدثنی خالتی قالت رکبت یوما الی قبور الشھداء وکانت لا تزال تاتیھم فنزلت عند حمزۃ فصلیت ما شاء اللہ ان اصلی وما فی الوادی داع ولا مجیب الا غلاما قائما اخذا برأس دابتی فلما فرغت من صلوتی قلت ھکذا بیدی السلام علیکم قالت فسمعت رد السلام علی یخرج من تحت الارض اعرفہ کما اعرف ان اللہ عزوجل خلقنی وکما اعرف اللیل والنھار فما تشعرت کل شعرۃ منی ۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں کہ میری خالہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں ایک دن شہداء علیہم السلام کی قبروں کی طرف اسوار ہو کر گئی چلتی چلتی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کے پاس پہنچی جو اللہ تعالےٰ کا ارادہ تھا میں نے نماز ادا کی اس وادی میں کوئی پکارنے والا یا جواب دینے والا نہ تھا سوائے ایک غلام کے جو میری اسواری کی باگ تھامے ہوئے تھا جب میں نماز سے فارغ ہوئی میں نے ہاتھوں کے اشارے

marfat.com

علیہ وسلم معاذ اللہ صنم اکبر ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فیصلہ فرما دیا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کو بت کہہ کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مکذب ثابت ہوئے۔

تیسرا جواب: مطلب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح فرما دیا کہ بعض انبیاء علیہم کی قبروں کی پرستش ہوتی رہی ہے اے میری ایمان دار امت تم قبر کو معبود نہ بنا لینا یعنی جیسا کہ میں اب نبی اللہ اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہوں وصال کے بعد بھی مجھے نبی اللہ اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی تسلیم کرنا معبود نہ سمجھنا۔ کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہے یہ آپ نے اپنی امت مسلمہ کو شرک سے بچنے کا ارشاد فرمایا۔

چوتھا جواب: مطلب یہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اور بت کی تعریف قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے بیان فرمایا یٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا اے باپ تو اس کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ ہی تجھ سے کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت کی تین صفات کا بیان فرمایا کہ بت نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے تمہارا غیر مقلد وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ سنتے نہ دیکھتے ہیں نہ ہی کوئی تکلیف دور کر سکتے ہیں جیسا کہ عنقریب انشاء اللہ بیان کیا جائے گا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا یعنی کہ میری قبر کو معبودیت نہ سمجھنا کہ کہ اس بت کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے

marfat.com

"وہابی" مولوی صاحب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ لہٰذا قبر نبی علیہ السلام کی تعظیم وغیرہ اور خشوع خضوع سے آپ نے روک دیا پھر جائیکہ دوسری قبروں کی تعظیم اور خشوع وخضوع کیا جاوے۔ اسی حدیث کے مطابق ہمارے اہلحدیث اکابرین نے لکھا ہے جیسا کہ کتاب التوحید میں محمد بن عبدالوہاب نے لکھا ہے۔

"محمد عمر" جواب اول: فقیر نے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبر کے پاس خشوع وخضوع سے بیٹھنا قبر کی تعظیم کرنا "آخرۃ کو یاد کرنا" قبور کے پاس رونا ثابت کر دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ افعال قبر پرستی نہیں بلکہ شعار اسلامی ہے سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سنت محدثین ہے شرک بدعت اور کفر کہنے والا ہندومت رکھنے والا بت پرست اور وہابی ہے۔

دوسرا جواب:۔ تمہارا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مطلب کے لئے پیش کرنا غلط ہے تمہارے دعوے کے موافق یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے یہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے مذہب کا رد کیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا کہ آخیر زمانے میں میری امت میں ایک فرقہ ایسا ظاہر ہوگا جو میرا کلمہ پڑھ کر میری قبر کو بت کہیں گے لہٰذا تم وہابی اہل قبور کو انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء اللہ من دون اللہ کہتے ہو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ابلیس اور بتوں کو من دون اللہ کا فتویٰ دیا ہے اور تم وہابی فرقہ اس کا بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالےٰ کے مقرب بندوں کو من دون اللہ کا فتویٰ جڑتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ قبریں لیٹے ہوئے بت ہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ تمہارے نزدیک قبر النبی صلے اللہ

marfat.com

وہابی عقیدہ نمبر ۲۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۹

وہابیوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذاتی عناد ہے،

۸۔ صراط مستقیم مولوی محمد اسمٰعیل ۸۶

وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آن از معظمین گر جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خواہد است کہ خیال آں با تعظیم واجلال بسوید اے دل انسان میچسپد بخلاف خیال گاؤ وخر کہ نہ آنقدر چسپیدگی مے برد ونہ تعظیم بلکہ ہمان ومحقر میبود وایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود میشود وبشرک میشود۔

پیروں اور بزرگوں کی طرف خیال رکھنا گو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوں جتنی دفعہ خیال کریں اپنے گدھے کے خیال سے بھی بہت برا ہے کیونکہ پیر بزرگ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تعظیم کی طرف رغبت دلاتے ہیں یعنی انسان کا دل لطف اٹھاتا ہے بخلاف گدھے کے کہ اس کے ساتھ اتنا لگاؤ نہیں ہوتا اور نہ ہی اتنی تعظیم کا خیال ہوتا ہے بلکہ گدھے کا خیال حقارت اور کمینگی کی طرف ہوتا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی غیر اللہ کی تعظیم ہے جو نماز میں لحاظ کرنا مقصود بن جاتا ہے اور یہ شرک ہے۔

"محمد عمر" (۱) اس وہابی مسئلہ میں وہابیوں کے مسلمہ پیشوا نے توہین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور صورت بیان کی نماز کا مسئلہ بیان کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیال سے گدھے کے خیال کو اچھا کہا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیال کو بدتر کہا معاذ اللہ جس کا خیال بدتر ہے تو قائل کے نزدیک اس

marfat.com

اور نہ ہی کوئی تکلیف دور کر سکتا ہے۔ بلکہ میں قبر میں جا کر بھی سنوں گا، دیکھوں گا اپنی امت سے تکلیف بھی دُور کروں گا جیسا کہ اب تمہارے سامنے تمام کے آواز کر سنتا ہوں جہاں بھی تم ہو گے اور میں تمہیں دیکھتا ہوں جہاں بھی تم ہو گے میری نظر میں ہو کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک عرش معلےٰ سے تحت الثریٰ کے ذرے ذرے پر ہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ عنقریب تمہارے اعمال کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ دیکھیں گے۔ یہ ہے قرآن کریم کے قانون میں نگاہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو امتی کے ہر اعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور ایمانداروں کی تکلیف بھی دور کرتے ہیں، جیسا کہ فرمان الٰہی قرآن کریم میں موجود ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ایمانداروں کے واسطے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق اب وہابی مذہب پیدا ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس غیبی اطلاع لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ کی صداقت تمہارے عقیدے سے ہو گئی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحیح ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث نے وہابی مذہب کا پول نکال کر ان کو منکر حدیث ثابت کر دیا اس حدیث کو تم وہابی ہم پر غلط چسپاں کرتے ہو اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو وہابی مذہب کی جڑ اکھاڑ دی ہے۔

وہابیو اگر کچھ ذرہ ایمان کا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بت نہ کہنا بلکہ بت کہنے والے کو ایمان سے خارج اور مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سمجھنا۔

marfat.com

علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے پورے دھڑے کی مخالفت میں ابلیس اور سابقہ کفار سے سبقت لے گئے ہیں اور ان کا اصل مقصد اسلام کو مٹا کر کفر کا اثبات ہے اور دن رات اسی دھن میں لگے ہوئے ہیں اسلام کا اصل مقصد عبادۃ خداوندی اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تربیت اولیاء اللہ میں ترقی کر کے الٰہی مراتب کو حاصل کرنا اور یہ منازل بغیر طہارۃ نجاست سے اجتناب اور اتقاء کے محال ہیں اور فرقہ وہابیہ کی اس طرف توجہ ہی نہیں فرقہ وہابیہ کے مذہب کی بنیاد ہی اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اور ایمانداروں کی مخالفت اور گستاخی، نجاست پسندی، طہارۃ سے پہلو تہی حرام چیزوں کو اپنی غذا مقرر کرنا، اسلامی شعار کو کفر، شرک اور بدعت کہہ کر مٹانے کی کوشش کرنا اور مختلف سیاسی جماعتیں مختلف ناموں کے روپ میں تیار کر کے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور جا بجا اسلامی رسوں کے ڈھنگ سے مسلمانوں کے حلال مال کو لوٹ کھسوٹ کر کے اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے لاینفک جائیدادیں تیار کرنا اور مسلمانوں کی ان رقوم سے ہی اپنی درسگاہوں کو اسلام کے مٹانے کے لئے رصدگاہیں بنانا اور روزانہ صبح شام قرآن کریم اور کتب احادیث کو سامنے رکھ کر اپنے کفر کی مار سے مسلمانوں پر شرک کفر اور بدعت کی بمباری کرنا مرزائیوں کی طرح سرکاری عہدیداروں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر اپنے فرقہ کے امدادی بنانا سرکاری کلیدی عہدے سنبھالنے کی طالب میں خود اور اپنی اولاد کو لگائے رکھنا مثلاً سکولوں کے ماسٹر، کالجوں کی پروفیسری پولیس کے خاص خاص مقامات مثلاً ایس پی اور تھانیداری وغیرہا عدالتوں کے خاص خاص کلیدی عہدے مثلاً ڈی سی وغیرہ حکومت کے کلیدی مقامات مثلاً وزارت سیکرٹری اور مشیر مقرر کرنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتے ہیں خداوندی عبادت گاہوں کو انہوں نے اپنے فرقہ وہابیہ کے کفریہ عقائد کے مراکز بنا رکھے ہیں ظاہراً اپنی بھولی

marfat.com

کی ذات بھی اسی ترازو میں آئیگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء علیہم السلام" ملائکہ" عرش و کرسی بلکہ تمام مخلوق سے بھی افضل ترین ذات ہے آپ کا تصور تمام بہترین مخلوق کے تصورات سے افضل ترین تصور ہے جس کی ذات اور تصور پر ایمان رکھنا عین ایمان ہے اور انکا برا سمجھنا عین کفر ہے اس کو خدا تعالیٰ کی بدترین مخلوق سے بھی بدترین عقیدہ رکھنا اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے میں تو کہتا ہوں کہ وہابیوں کے اس ایک خبیثے سے ہی وہابیوں کے کفر میں کمی نہیں رہتی ایسا جملہ تو کفار مکہ سے بھی کسی نے استعمال نہیں کیا تو فرقہ وہابیہ اس ایک جملے اور اس جملے کی حمایت سے ہی ابلیس سے کفر میں ترقی کر گئے باقی عقائد باطلہ وہابیہ تو کفر" علی کفر کا درجہ رکھتے ہیں مسلمانو اب فیصلہ تم پر ہے کہ تفرقہ باز یہ فرقہ وہابیہ ہے یا ہم مسلمان ؟

فقیر نے فرقہ وہابیہ کے متعلق اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں ان پر کفر کے فتوے استعمال کرنے سے اجتناب کیا اور شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ان کے عقائد واہیہ کا حل بیان کیا کہ شاید یہ لوگ اپنی غلطی سمجھ کر قرآن و حدیث پر ایمان لے آئیں لیکن اس قوم نے دیدہ دانستہ جوابات صحیحہ قرآنیہ و حدیثیہ کو سمجھ کر انکار کیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں فرقہ وہابیہ نے گستاخوں کی برملا حمایت کی بلکہ توحید خداوندی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ کی گستاخی میں ترقی کر گئے اور تحریراً و تقریراً اپنی اور اپنے بڑوں کی گستاخیوں کا پھر اعادہ کر کے گستاخی کو مدلل اور فرقہ وہابیہ کا عین ایمان بیان کیا تو فقیر کو یقین ہو گیا کہ یہ فرقہ وہابیہ غلطی میں مبتلا نہیں بلکہ ابلیسی حمایت میں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ

marfat.com

وہابیو! تم تو یارا اہلحدیث ہونے کا اعلان کرتے ہو اب بتاؤ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا ان کی نماز صحیح ہوئی یا انہوں نے پھر دوبارہ نماز کی ابتدا کی اور اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نماز ہو گئی تو ہم مسلمانوں کی بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے بلکہ ہم مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم میں صرف لفظ قُل بھی اگر نمازی کی زبان سے نکلے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور ذہن میں آنا ضروری ہے جو اس تصور سے چرائے اس کی نماز نماز ہی نہیں کیونکہ فرمان خداوند لَعَلَّكَ مَخْرَجٌ کے خلاف ہے۔

کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھنا

(۲) بخاری شریف ۲/۶۳۵ } ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيْبًا مِنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کرتا تو اپنی نظر نماز میں ہی چرا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا۔

بتاؤ وہابیو تمہارا مذہب ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کو دیکھتے اب بتاؤ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز درست ہوئی یا نہ؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ صحیح تھا یا تمہارا مذہب ان کا صحیح تھا یا تمہارا؟ نماز میں خیال آنے سے زیادہ تعظیم ہے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر دیکھ کر تعظیم زیادہ ہو جاتی ہے اور صحابہ کرام میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعظیماً دیکھتے تھے یا حقارۃ سے اب فقیر کا دینا ہے وہابیت کو

بھالی ھیئت کذائیہ بنا کر اسلام کے ماحزن ہیں تندوے کی تاروں کی طرح اپنی وہابیت کے عقائد باطلہ کے متعدی مرض سے تندرست مسلمانوں کو دائم المریض بنا کر قصر جہنم کی تیاری بنا دیتے ہیں۔

مسلمانو خدارا سوچو جس فرقے کا یہ مذکورہ بالا عقیدہ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال" معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر ہے تو ثابت ہوا کہ وہابی کا خیال" وہابی کا وجود" وہابی کا ایمان اور وہابی فرقہ اس عقیدے کی بنا پر عند اللہ گدھے سے بھی بدتر ہے اور وہابیو! ہمارے مسلک کے ہر مسئلہ کے متعلق فوراً دریافت کرتے ہو کہ کسی صحابی نے ایسا کیا تو ہم بفضلہ تعالےٰ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا قرآن کریم سے اس کا اصل دکھا دیتے ہیں تمہاری تسلی ہو یا نہ۔ ہم انشاء اللہ عند اللہ جوابدہ نہیں رہ جاتے سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ تمہارا یہ مذکورہ بالا عقیدہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے گو ضعیف ہی ہو کسی صحابی" تابعی" تبع تابعی سلف صالحین سے یہ مسئلہ ثابت ہے؟ والا فتوبوا من ھٰذہ العقید ۔

اس کے خلاف غیر تمہیں حدیث صحیح سے تمہارے اس عقیدہ کفریہ کا رد اور اپنے عقیدہ کی تائید دکھا دیتا ہے سنیئے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھنا

(۱) بخاری شریف ۲/۱۰۶۶ } فَرَاٰی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَلْفَہٗ
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہی اپنے پیچھے دیکھا۔

marfat.com

وہابی عقیدہ ۲۲

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۱

وہابی مذہب میں جسم اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) مٹی ہو چکا ہے،

تقویۃ الایمان ۶۹ } ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

"محمد عمر" اہلحدیث کا دعویٰ کرنے والو ایک حدیث دکھا دو کہ جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" حالانکہ ابو داؤد شریف کی حدیث ہے حَرَّمَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَی الْاَرْضِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

نام کے اہلِ حدیثو! اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کیا تم میں کوئی اچھا آدمی نہیں جو یہ فیصلہ کرے کہ اسمٰعیل دہلوی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان کھڑا ہے وہ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ کے قانون مصطفوی سے جہنمی ہے اس کو چھوڑنا اس کی تعریف کرنا اس کی کتاب جس میں یہ بہتان لکھا ہے وہ قابل پڑھنا نہیں اس کو پڑھنا حرام ہے اس کی قبر کو گرانا ہر مسلمان پر فرض ہے بینوا توجروا۔ اب فقیر اس کا جواب قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہے۔

---

marfat.com

چیلنج ہے

کہ ایک حدیث دکھا دو یا کسی صحابی کا قول دکھا دو کہ نماز میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے یا معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر ہے تو فقیر ایسے شخص کو

مبلغات یک صد روپیہ انعام دے گا

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیْنَ ۝

پھر اپنے فاسد اجتہاد سے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہو اور غلط عقائد بیان کر کے مسلمانوں کے دل سے محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مٹانا چاہتے ہو کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت پر عمل ہے ؟ یا ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں مسلمانو! ان اسلام کے دشمن عناصر سے اپنے آپ کو اپنے ایمانوں کو اپنی اولاد و نسب کو بچا لو اور عبادۃ خداوندی میں اطاعت و محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور یہ سبق فرمان خداوندی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ در بار ولی اللہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

---

marfat.com

اس آیۃ کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوئے

کہ دنیا میں اعمال صالحہ کرنے والوں کو بعد از وصال زندگی پاک اللہ تعالےٰ عطا فرماتا ہے حقیقۃ یہ ہے کہ انسان جب دنیا سے منتقل ہو کر عالم برزخ میں جاتا ہے تو اعمال صالحہ کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ باغات عطا فرماتا ہے خدام وغلمان اس کی خدمت کے لئے حوریں زوجیت کے لئے جنت کے میوہ جات کھانے کے لئے دودھ اور شربت اور فروٹ کا پانی پینے کے لئے جو انسانی زندگی کے ضروریات ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ سب اس کو عطا فرماتا ہے یہ زندگی دنیاوی زندگی سے بھی بہترین اور بالاتر ہوتی ہے عالم برزخ اور عالم دنیا کی سب باتیں سنتا ہے جانتا ہے اب یہ زندگی نہیں تو اور کیا ہے جسم کے ساتھ روح کو تعلق ہوتا ہے بدن کو آرام وتکلیف کا احساس ہوتا ہے سلام شرعی کہا جائے تو سنتا ہے جواب دیتا ہے ان کے جسم کو کوئی شئی خراب نہیں کر سکتی تکلیف نہیں دے سکتی ۔ دوزخی کو گرم لہو اور پیپ پینے کو تھوہر کھانے کو ملتا ہے سنتے اور جانتے وہ بھی ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے ان کا جسم مٹی اور مٹی کے جانور کھا جاتے ہیں اس لئے کافر مردہ ہے لیکن وہابی چونکہ اپنے اعمال وعقائد سیئہ کی وجہ سے مردہ ہے اس لئے وہ انبیاء علیہم اولیاء اللہ اور مومنین کو مردہ کہتا ہے رب العزۃ سے بدلہ لیتا ہے کہ یا اللہ تو ہمیں مردہ کہتا ہے تو ہم تیرے خالص اعمال صالحہ کرنے والے عہدے دار بندوں کو مردہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کے عقائد صحیحہ بنا دے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرماوے اور انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور ایمانداروں کی گستاخی اور بے ادبی لعنت سے بچاوے اور ہمارا ایمان سلامت رکھے اور وہابی رائج الوقت سیاسی بیڑیوں سے نجات دے اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ مکذب قرآن ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ

marfat.com

قرآن کریم میں کہ نبی اللہ کا کھانا سو برس تک خراب نہ ہوا

البقرہ ۳/۳۵ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۔

فرشتے نے جواب دیا کہ اے عزیر عَلَیْکَ السَّلام آپ یہاں سو برس ٹھہرے ہو اپنے کھانے اور رس کو دیکھو ان کا مزہ نہیں بدلا۔

کیوں بئی وہابیو تباؤ قرآن کریم سے ثابت ہوا کہ سو برس گزر گئے لیکن نبی اللہ کا جس کھانے کو ہاتھ لگا جس رس یعنی انگوروں کے نچوڑ کو ہاتھ لگا وہ خراب نہیں ہوا تو نبی اللہ کا وجود کیسے خراب ہو سکتا ہے۔ فافہم

صالح ایماندار قبر میں بھی زندگی بسر کرتا ہے

مولوی اسمٰعیل دہلوی کے جھوٹ کا جواب قرآن کریم سے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

جس شخص نے نیک اعمال کئے مرد ہو یا عورت ایماندار ہو تو ہم ضرور زندگی دیں گے اس کو پاک زندگی اور ضرور اچھا بدلہ دیں گے ہم ان کو جو وہ عمل کرتے رہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا اعمال صالحہ کرنے والے کو اللہ تعالےٰ بہترین زندگی عطا فرمادیگے اور اس کے اعمال کا بدلہ بھی بہت اچھا عطا فرمائیں گے۔

marfat.com

(۲) ابوداؤد شریف ۱/۲۲۱ } حدثنا الحسن بن علی نا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ قَالَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضور آپ مٹی ہو جائیں گے۔ تب بھی! راوی نے کہا بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا تو آپ مٹی ہو جائیں گے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

(۳) المستدرک ۱/۲۷۸ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا ابو جعفر احمد بن عبد الحمید الحارثی ثنا الحسین بن علی الجعفی ثنا عبد الرحمٰن ابن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس الثقفی قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ

marfat.com

وسلم کو قبر میں مٹی سمجھتا ہے۔

زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حیات ملاحظہ فرمائیں۔

غیر مقلد وہابی اہلحدیث نہیں بلکہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

(۱) ابن ماجہ شریف ۱۱۹/۷۷ } حدثنا ابو بکر ابن شیبۃ حدثنا الحسین بن علی عن عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعے کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اسی دن میں کڑک ہوگی اسی دن میں مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارے درود شریف میرے پاس پیش کیے جاتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار میں ہمارے درود شریف کیسے پیش کیے جائیں گے آپ مٹی ہو جائیں گے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

marfat.com

حاضری کا دن ہے اور تم سے کوئی بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ جب تک کہ درود شریف سے فارغ نہ ہو ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور موت کے بعد بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہے اللہ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! بتاؤ تمہارا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارا ٹھوس رد فرما دیا۔ کہ جو کہتا ہے جھوٹا ہے نبیوں کے جسموں کو مٹی کھا ہی نہیں سکتی انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی کے لئے حرام کر دیا ہے اب تم بتاؤ کہ تم سچے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ؟ بولو وہابیو

اَمنتَ

اور اپنے ایمانوں کو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق نبی اللہ کو زندہ یقین کر لو اور انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی میں ملنے والے عقیدے کو کفر سمجھو اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہتان سمجھو۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۔

(۷) نسائی شریف ۱/۲۴۲ } اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمۃ عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اُتِيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

marfat.com

عَلَيَّ قَالُوْا وَكَيْفَ صَلٰوتُنَا تُعْرَضُ عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ هٰذَا حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ =

اوس بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اس میں آپ کا وصال ہوا اسی میں اسرافیل صور پھونکے گا اسی میں لوگ اُٹھے گی اسی جمعہ کے دن تم مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو بعض نے عرض کیا کہ حضور جب آپ مٹی ہو جائیں گے تو آپ پر ہمارے درود شریف کیسے پیش کیے جائیں گے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(۵) ابن ماجہ ۱۱۹ } حدثنا عمرو بن سواد المصری ثنا عبد اللہ بن وھب عن عمرو بن حارث عن سعید بن ابی ھلال عن زید بن ایمن عن عبادۃ بن نسی عن ابی الدرداء قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَكْثِرُوْا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ =

ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ اس دن فرشتوں کی

marfat.com

(۳) انبیاء علیہم السلام کا حیات ہونا بھی اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا اور مولوی اسمٰعیل وہابی کا جھوٹ واضح ہو گیا او اہلحدیث کہلانے والے ایسی جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو جیسی تمہاری من گھڑت حدیثیں ایسی تمہارا اہلحدیث نام۔

ان احادیث مذکورہ بالا کے مطابق تمہارا کہنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ثابت ہوا اگر تم فرقہ وہابیہ اپنے بڑے کی یہ عبارت کسی حدیث سے دکھاؤ تو فیز

مبلغات یکصد روپیہ

انعام

دینے کو تیار ہے ورنہ یاد رکھو بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ اس مذکور قول کا قائل مولوی اسمٰعیل اور اس کے تمام متبعین ابدی ناری ہیں اور جو ان کو ناری نہ سمجھے وہ بھی مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور اسی دھڑے میں ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے ہمارا ایمان صحیح ہو گیا کہ انبیاء علیہ السلام کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی ویسے ہی رہتے ہیں لیکن قبر میں کھڑے نماز کیسے ادا کرتے ہیں یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا ذرا سمجھا دو۔

"محمد عمر" تم بیچاروں نے نام تو اہلحدیث رکھ لیا لیکن اہلحدیث محدثین ہی تھے۔ جو احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے تھے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ

marfat.com

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس مجھے لایا گیا ایک سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

(۷) نسائی شریف ۱/۲۴۲ } عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مررت علی قبر موسیٰ علیہ السلام وھو یصلی فی قبرہ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دونو حدیثوں سے ثابت ہوا۔

(ا) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز ادا فرما رہے تھے اب تم بتاؤ؟ کہ نبی اللہ (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل جاتا ہے بقول تمہارے یا یہ کہو۔

(ا) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا جیسا کہ تمہارا عقیدہ ہے یا یہ کہو حضور نے نہیں فرمایا ہمارے مولوی اسمٰعیل دھلوی کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے یا یہ کہو۔

(ب) کہ قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مٹی گھڑی نماز ادا کر رہی تھی یا یہ کہو کہ

(ج) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا روح کھڑا نماز پڑھتا تھا تو یہ تمہارے اقوال باطلہ ہیں۔ ماننا پڑے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بجسدہ نماز ادا فرما رہے تھے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

(۲) اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک جیسا کہ زمین کے اوپر بینا تھی ایسے ہی زمین کے نیچے بھی بینا تھی۔

marfat.com

تاویلے کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

گنبد خضرا میں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اذان و اقامت کا آواز سنائی دینا

(۹) الخصائص الکبریٰ ۲/۲۸۰ } واخرج ابونعیم عن سعید بن المسیب قال لقد رایتنی لیالی الحرۃ وما فی مسجد غیری وما یاتی وقت صلوٰۃ الا سمعت الاذان من القبر۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یقیناً غزوہ حرّہ کی راتوں میں اور میرے سوا مسجد نبوی میں نہ کوئی رہتا تھا اور نہ ہی آتا تھا جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے اذان کی آواز میں سنتا۔

(۱۰) الخصائص الکبریٰ ۲/۲۸۱ } واخرج الزبیر بن بکار فی (اخبار المدینۃ) عن سعید بن المسیب قال لم ازل اسمع الاذان والاقامۃ فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام الحرۃ حتی عاد الناس۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں غزوہ حرّہ کے دنوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے ہمیشہ اذان اور تکبیر کی آواز میں سنتا یہانتک کہ لوگ غزوہ حرّہ سے واپس آ گئے۔

کیوں بھئی وہابیو تمہارے بڑے مولوی اسمٰعیل دھلوی نے لکھا ہے کہ مر کر مٹی ہو گئے اور گنبد خضرا سے اذان و تکبیر کی آوازیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے کانوں سے سنیں بتاؤ اب تمہارا مولوی اسمٰعیل دھلوی سچا یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سچے؟

marfat.com

علیہ وسلم سے باخبر ہوتے تھے اگر نہ علم ہوتا صحیح حدیث مل جاتی تو فوراً اپنے عقیدے سے توبہ کرتے اگر کوئی بدمعاش عبداللہ یا عبدالقادر کہلائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے بندے نہیں بن جاتے گران کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کا بندہ قادر کا بندہ لیکن اپنے اعمال سے بیچارہ معذور ہے مسمّٰی جب تک اسم کے موافق نہ ہو حقیقۃً وہ نام درست نہ ہوگا سنیئے فیز حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

۸۔ کنز العمال ۸/۸۸ اَلْقَبْرُ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ اَوْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

(رق فی کتاب عذاب القبر عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کی دو قسمیں ہوتی ہیں یا دوزخ کے گڑھوں سے گڑھا بن جاتا ہے یا جنت کے باغوں سے باغ بن جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہوا کہ کافر و منافق کے لئے قبر تنگ ہوتی ہے اور دوزخ کا گڑھا بن جاتی ہے اس کے ورثار خواہ قبر کو کتنا ہی کھلی تیار کیوں نہ کر دیں مومن کی قبر جنت کے باغوں سے باغ بن جاتی ہے جو تنگ ہو سکتا ہی نہیں بے شک صاحب قبر سیر کرے پھرے نمازیں پڑھے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ریاض الجنۃ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گنبد خضرا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر غیبی مہیا ہوتی ہے گنبد خضرا کے باہر ملائکہ کے دفتر لگے ہوئے ہیں دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں آپ ہر ایک کے اعمال نامے پر دستخط ثبت فرماتے ہیں درود شریف جمع کرتے ہیں مومنین کی حاجت روائی کرتے ہیں تمام دنیا کے منتظمین ابدال کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں تقرر

marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَحِمَہٗ ۔

حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ میں نے اپنے باپ طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے میری بیٹی اس قبر سے مجھے بدل دو مجھے زمین کی سیم نے تکلیف دی ہے میں نے اپنے باپ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تیس ۳۰ برس کے قریب گزرنے کے بعد نکال لیا اور وہ بالکل تر و تازہ تھے کوئی چیز ان کے وجود سے نہ بدلی تھی پھر بصرے کے ہجر تین میں دفن کیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ال ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکانوں سے ایک مکان خریدا اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس میں دفن کر دیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اہل قبر حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو قبر میں زمین کی نمی کی تکلیف پہنچی یعنی زمین کی سیم کا پانی قبر میں آگیا تو آپ کے جسم کو تکلیف پہنچی تو آپ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں فرما دیا تو انہوں نے قبر کھود کر جسم کو تیس برس کے بعد ویسے کا ویسا ہی نکال لیا اور دوسری جگہ دفن کر دیا اصحابی اہل قبر کے جسم کو قبر میں تکلیف کا پہنچنا اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرنا ثابت ہوا کیا تم وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحابی جیسا بھی نہیں سمجھتے یہ حدیث تمہارے مولوی اسمٰعیل دہلوی کے لئے سر کا بٹہ ہے اور اس حدیث شریف نے مولوی اسمٰعیل دہلوی اور اس کے عقیدت مندوں کو مکذب حدیث ثابت کر دیا۔ اب تم خود سوچو گروجہاں دے ٹپنے چلیے جان شڑپ مثال صادق آتی ہے۔

marfat.com

اب تمہاری مرضی جونسا دھڑا چاہو قبول کر لو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہر قبر میں تشریف لاتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو منکر نکیر صاحب قبر سے مدیافت کرتے ہیں۔

بخاری شریف ۱/۱۷۸ { مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ اے صاحب قبر تو اس مرد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دنیا میں کیا کہتا تھا ویسے اب بھی کہ تو ملائکہ کا هٰذَا الرجل کہنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی برزخی جسمانی روحانی زندگی کو ثابت کرتا ہے اور فرقہ وہابیہ کے لیے کمر توڑ جملہ ہے بخاری شریف میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں یا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جھٹلا دو اور مکذب حدیث بن جاؤ یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ پر ایمان صحیح کر لو۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر دنیا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیس برس کے بعد قبر سے ویسا ہی نکلا

۱۱۔ ابن عساکر ۷/۸۷ { روی الحافظ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ رَاَيْتُ اَبَاهَا فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةَ هَوِّنِيْ عَلَيَّ فَاِنِّيْ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَمَدَّ اِحْرَ بِي الثَّرٰى فَاَخْرَجَتْهُ بَعْدَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً اَوْ نَحْوِهَا وَهُوَ طَرِيٌّ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ كَمَا دُفِنَ فِي الْحُجْرَتَيْنِ فِي الْبَصْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُمْ اِشْتَرَوْا دَارًا مِنْ دُوْرِ اٰلِ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ فَتَحُوْا

پارٹی کے ہو اسی لئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے والوں کو قتل کا حکم دیتے ہو اور فتوی کفر دیتے ہو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بغیر کہنے والی پارٹی دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرتے ہو اور ان کے پیروکار رہو۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو حق قبول کرنے والا اور آپ کے امین کو حق نہ ماننے والا کہتے ہوا اتبعوا الباطل کے تابعدار قبر و حشر میں تمہارا کیا حال ہوگا؟ سوچو۔

(۵) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ماننے والوں کو مشرک کہتے ہو اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرانے والے کو اپنا سمجھتے ہو اب تم سوچو کہ تم کس فرقے سے ہو؟ محمد عمر" بئی وہابیو تمہیں اس خاص پنجے کی قسم ذرا انصاف سے کہنا کہ کسی کافر یا مشرک نے کبھی یارسول اللہ کہہ کر پکارا؟ یا شفاعت کے لئے کسی مشرک نے آپ کو یاد کیا؟ بینوا و توجروا!

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب تو آپ کی رسالت پر ایمان رکھنے والا ہی کر سکتا ہے جیسا کہ بیٹا آپ کے باپ کو ابا جی کا خطاب کرے بیٹا ہی ابا جی کا خطاب کر سکتا ہے ایسے ہی معلوم ہوا کہ فرقہ وہابیہ رسالت کا ہی منکر ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ کے خطاب سے مشرک بن جاتا ہے۔ مسلمان مومن اگر یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اس کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔

---

marfat.com

وہابی عقیدہ ۲۳

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۲

تحفہ وہابیہ ۶۸ } اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پر کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا امدان کا خون مباح ہوگا۔ ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔

"محمد عمر" کیوں بئی وہابیو! اب تم بتاؤ؟ کہ جو مسلمان یا رسول اللہ کہے تم اس پر فتوٰی دیتے ہو اس کو قتل کر دینا چاہیئے اور ایسا شخص کافر ہے۔ تو

(۱) تمہاری اس عبارت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے رسول نہیں صرف ہمارے مسلمانوں کے ہی رسول ہیں۔

(۲) تمہاری اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ تمہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا بغض ہے کہ آپ کا اُمتی اگر یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکارے تو تم اتنا بھی گوارہ نہیں کر سکتے۔ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا تمہیں پسند نہیں۔

(۳) تم وہابی بشر کہنے کو اسلام سمجھتے ہو اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا کفر سمجھتے ہو تو تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے گستاخ ثابت ہوئے کہ جو کلمہ کفار نے انبیاء علیہم السلام کو توہیناً استعمال کیا تم اس کو پسند کرتے ہو اور جو کلمہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین متبع تابعین سلف صالحین نے استعمال کیا تم اس کو کفر سمجھتے ہو لم اکن لا سجد لبشر ابلیس نے بھی کہا تو معلوم ہوا کہ تم وہابی ابلیس

marfat.com

کوئی معبود پیدا کیا ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ سے پہلے جو رسول گزر چکے ہیں ان سے دریافت فرمایئے کہ رحمٰن کے سوا کوئی معبود ہے جن کی یہ عبادت کرتے ہیں۔

(۱) مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا تمام رسل اہل قبور ہیں۔

(۲) وَاسْئَلْ اللہ تعالےٰ جل شانہ نے اہل قبور کو غائبانہ پکارنے کا حکم جاری فرمایا اگر مومنین اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو پکارنا سوال کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالےٰ جل شانہ نے معاذ اللہ پکارنے کا حکم جاری فرما کر شرک کا سبق دیا؟

(۱) مسئول عنہ اللہ تعالےٰ حی ہے تو اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ حق کے لئے بقول تمہارے معاذ اللہ مردوں کو شہادتی پیش فرمایا؟ نہیں تم نے غلط سمجھا ہے (۱) انبیاء اللہ کو تم نے مردہ سمجھا یہ بھی رب کریم نے جھوٹ ثابت کر دیا (۲) اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا تم نے شرک کہا اللہ تعالےٰ نے یہ حکم جاری فرما کر تمہارے اس شرک کو توڑ دیا اور اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو غائبانہ پکارنا ان سے سوال کرنا عین حکم رب العزت کی تعمیل ثابت ہوئی بلکہ جس کا عقیدہ ہو کہ اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا سوال کرنا ناجائز ہے شرک ہے ایسا شخص قرآن کریم کا منکر ہے اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہے مکذب قرآن کریم ہے

نوٹ: اس آیت قرآنی سے ثابت ہوا کہ یارسول اللہ دور سے غائبانہ پکارنا سوال کرنا اطاعت قرآنی ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور انبیاء علیہم السلام دور و نزدیک سے

marfat.com

وہابی عقیدہ نمبر ۲۴

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ نمبر ۱۳

وہابی شرک و بدعت،

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے سے وہابی مشرک بن جاتا ہے

فتوی ستاریہ ۳/۹ (سوال ۳۲۹) یا رسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر، یا علی مدد کے نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں؟ سائل شاد الحمید حسین جوڑیا بازار کراچی

جواب: (۳۲۹) یا رسول اللہ و یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ و یا علی مدد مشکلکشا وغیرہ نعرے لگانا شرک ہے۔

اس مسئلہ کا تفصیلاً ذکر فقیر کی تصنیف مقیاس توحید میں ملاحظہ فرمادیں لیکن اب فقیر تمہارے ان دونو عقیدوں کا جواب اکٹھا ہی عرض کردیتا ہے پہلے مختصراً قرآن کریم سے پھر مختصراً صرف ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر تمہارے گھر کے کھاتے تمہارے مسلمہ بزرگ کی زبانی عرض کردیتا ہے۔ یہ اختصار اسی لئے عرض کرتا ہوں تاکہ کتاب کی طوالت سے قارئین تنگ آکر کتاب سے غفلت نہ کریں۔

فرمان خداوندی اہل قبور کو غائبانہ پکارنا

الزخرف ۲۵/۴۳ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

اور سوال کیجئے جو آپ کے پہلے رسول گزر چکے ہیں کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

marfat.com

نابینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگئے کہ مجھے عافی دے آنکھیں درست ہو جائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو صبر کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہوگا نابینے نے عرض کیا اللہ تعالےٰ سے دعا ہی فرما دیجئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر نابینے نے وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی۔

تحفۃ الذاکرین میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ شوکانی نے لکھا اور باب باندھا کہ (کسی تکلیف اور حاجت کے لئے نماز پڑھنا) اور اگے عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالےٰ عنہ والی حدیث نقل کی کہ صاحب حاجت یا صاحب تکلیف وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے پھر دعا کرے اے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو رحمت والے نبی ہیں یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اپنے رب کریم کی طرف پیش کرتا ہوں اس حاجت میں تاکہ میری حاجت پوری کی جائے اے اللہ میری ذات میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرا سفارشی بنا دے۔

کیوں بئی وہابیو! (۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ پکارنے کا سبق دیا اور دربار خداوندی میں اپنی حاجت کے لئے اپنی ذات کو پیش کرنے کا حکم دیا نابینے نے ایسا ہی کیا تو اس کی آنکھیں درست ہو گئیں تمہارے دونوں عقیدے باطل ثابت ہو گئے (ا) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غائبانہ پکارنا (ب) حاجت روائی کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر دربار خداوندی میں اپنا سفارشی پیش کرنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی تمہارا یارسول اللہ کو شرک کہنا باطل ثابت ہوا بولو وہابیو

marfat.com

سنتے ہیں

(۵) اس آیۃ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور سن کر جواب دیتے ہیں جن کو اہل دل سنتے ہیں۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے،

تمہارے بڑے کی تصنیف سے میں اہل اللہ کو غائبانہ پکارنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

(۱) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۱۳۷

حدیث عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ قال جاء اعمیٰ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ادع اللہ لی ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ ویحسن وضوءہ ویدعو بدعاء ذوادالنسائی فی بعض طرقہ) فتوضأ فصلی رکعتین ثم ذکر فی الترمذی ما ذکرہ المصنف من قولہ اللھم انی اسألک الخ

(صلوۃ الضر والحاجۃ)

(۲) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۳۷

یتوضأ ویصلی رکعتین ثم یدعو اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی (ت، س، مس)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث ہے انہوں نے کہا کہ ایک

marfat.com

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مراد میں آپ سے بھیک کرانے کا خواہشمند ہوں اور مجھے امید ہے کہ کسی اور کے سامنے اپنی حاجت لے جانے کی ضرورت نہ پڑیگی

کیوں جی وہابیو نواب صدیق حسن خان صاحب وہابی نے

(ا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بعد از وصال غائبانہ پکارا۔

(ب) اپنی حاجت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش کی اور کہا کہ آپ ہی میرے حاجت روا ہیں مجھے کسی اور کی طرف جانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

زور سے کہ دو وہابیو! آمنّا

ورنہ نواب صاحب کو بھی کافر و مشرک کہ دو تاکہ ثابت ہو جائے گروہ جہاں دے ٹپنے چلے جان شڑپ اگر تمہارے وہابیوں کے سرغنہ پیشوا کافر و مشرک ہیں تو پھر تمہارے کیا ہی کہنے ہیں۔

(۲) نفح الطیب من ذکر الشوق والحبیب۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی ۱۲

یارسول اللہ زائرت را برائے کس چہ کار
برسر اغیار زد سنگ ترازوئے شما

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیارت کرنے والے کو کسی کیا غرض غیروں کے سر پہ آپ کے ترازو کا بٹہ مار۔

کیوں بگا وہابیو! تمہارے نواب صاحب تو فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اس کو منع کرنے والوں سے کیا غرض اور اگر کوئی آڑے آئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترازو کے بٹے کو اس دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہ مار۔

کیوں بگی وہابیو! اب تو تمہارے ہندستان کے بانی مذہب نے مصطفےٰ صلے اللہ

marfat.com

آمنہ

اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں۔

(۳) بخاری شریف ۲/۵۷۸ { اِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا
مجھے کوئی خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی مشرک نہیں بن سکتا بلکہ وہ مشرک کی طرف مائل بھی نہیں ہو سکتا یہ ہے فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

وہابی ہمیں مشرک و کافر کہتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں سینے سے لگاتے ہیں اور ایماندار بناتے ہیں۔ دیکھیں کس کا پلہ بھاری ہے۔

وہابیو! آؤ خیر تمہارے اس بڑے کی بات سنا دیتا ہے جس نے تمام ہندوستان میں وہابیت کی بنیاد ڈالی اور وہابی فرقہ کی تدوین کو سرانجام دیا ان کا نام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ہے اس کی تصنیف نفح الطیب ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے صاحب قبور بڑوں سے غائبانہ فریاد کے لئے ندا کرتے ہیں سنیئے

وہابی شرک کا گولہ وہابی شہر پر

نواب صدیق حسن خاں صاحب وہابی کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ پکار کر حاجت طلب کرنا

(۱) نفح الطیب مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب ۲۱ { از تو میخواہم رسول اللہ مراد خویش را
چشم امیدم نے گردد بر دعائے غیر باز۔

marfat.com

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی غمناک کی ڈھال ہیں فریادرسی کرنے والے ہیں
ان مصائب اور تکلیف سے۔

یَاَیُّھَا الشَّمْسُ الرَّفِیْعُ مَکَانَۃً ۔ مَنَاْتُ بِنُوْدِکَ سَاحَۃَ الرَّمْیَاءِ

اے بہت اونچے مقام والے سورج = آپ کے ہی نور سے زمین و آسمان کا وسیع میدان روشن ہے

اَلْمِحْ عَلَیَّ عِنَایَۃً وَعَطُوْفَۃً = وَاَنِرْ حَنَادِسَ مُھْجَتِی السَّوْدَاءِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی فرما کر مجھ پر روشنی ڈالئے = اور میرے دل کے گہرے اندھیروں
کو روشن کر دیجئے۔

۴۔ نفح الطیب ۶۱ } وَلَکَ الشَّفَاعَۃُ وَالْمَکَانَۃُ فِی غَدٍ

روز حشر بلندی اور شفاعت آپ کے ہی قبضے میں ہو گی۔

وَلَاَنْتَ اَکْرَمُ مَعْشَرِ الشُّفَعَاءِ اور شفاعتیوں کی تمام جماعت کے بزرگ آپ
ہی ہوں گے۔

وَقَدْ جَاءَ عَبْدُکَ مِنْ جَنَابِکَ سَیِّدِیْ ۔

آپ کا بندہ نواب آپ کے دربار شریف میں اے میرے سید امید لے کر حاضر ہوا ہے

نَیْلُ الشَّفَاعَۃِ زُبْدَۃُ الْاَلَاءِ اے تمام نعمتوں کے مرکز شفاعت حاصل کرنے کیلئے

کیوں نبی وہابیو! نواب صدیق حسن صاحب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اقرار
کر رہا ہے، نواب آپ کا عقیدہ ہے کیا فتویٰ لگاؤ گے۔

وَعَظِیْمُ رَجْوِیْ اَنْ تَکُوْنَ وَسِیْلَتِیْ ۔

اور مجھ نواب کو بہت بڑی امید ہے کہ آپ میرے وسیلہ ہو گے

فِیْ عَفْوِ زُلَّاتِیْ بِیَوْمِ جَزَائِیْ

marfat.com

علیہ وسلم کو خانہ یا رسول اللہ کہہ کر پکارا اگر بقول تمہارے واقعی یا رسول اللہ پکارنا شرک ہے۔ تمہارا مسلمہ بزرگ پکار رہا ہے تو تمہارے نزدیک وہ بھی مشرک اور جس مذہب کے اکابر ہی مشرک ہیں متبعین تو بطریق اولیٰ مشرک ٹھہرے معلوم ہوا کہ وہابی سرے سے ہی مشرکوں کا مجتمہ ہیں۔

۳۸:۔ قسم بشاہِ رسالت قسم بشوکت او کہ نیست در سرِ من جز ہوائے سنت او

رسالت کے بادشاہ آپکے شان کی قسم، میرے سر میں صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سوا کچھ نہیں۔

الصلۃ العنبریۃ فی مدح خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ نفع الطیب ذکر المنزل والحبیب نواب صدیق حسن خان

یَا سَیِّدِیْ یَا مُسْعِدِیْ وَوَسِیْلَتِیْ
اے میرے سید اے میرے کنڈل اور میرے وسیلے

وَذَرِیْعَتِیْ یَا مَرْحَمِیْ مَوْلَایَ فِیْ
اور اے میرے ذریعے اے میری تاک کی جگہ اے میرے مولے

اَنْتَ الْمُغِیْثُ بِرَحْمَۃٍ وَّکَرَامَۃٍ ۔ فِیْ غُمَّۃٍ وَّغَوَائِلٍ وَّبَلَاءٍ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی رحمت اور بزرگی کے ساتھ فریاد رس ہیں۔ ہر تکلیف اور غموں میں اور مصائب میں۔

اِرْحَمْ فَقِیْرًا جَاءَ بَابَکَ رَاجِیًا
آپکے دروازے پر امیدوار تمنائی خستہ ہے رحم فرمایئے

اَحْسِنْ اِلَی الْعَبْدِ بِحُبِّکَ لَائِذٍ
بندے پر اپنی گہری محبت سے احسان فرمایئے،

کُنْ اَنْتَ لِلْمَحْزُوْنِ جَارَ اجَنَّۃٍ ۔ مِنْ ھٰذَا الْبَلْوٰی ذِی الْاَدْوَاءِ

اَنْتَ الْمُعِیْنُ بِعِزَّۃِ الْفُقَرَاءِ
آپ ہی تمناؤں کی عزت کے بچانے والے ہیں

اَوْیٰ اِلَیْکَ مُعَاذَۃَ الْاَعْدَاءِ
دشمنوں کے خوف سے آپکی طرف پناہ لی ہے پناہ دیجئے

marfat.com

(۱۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ تسلیم کر لیا اور وسیلہ تسلیم کیا۔

(۵) نفح الطیب ۶۶ صَلَّى عَلَيْكَ اِلٰهُ الْخَلْقِ مَكْرُمَةً
وَسَلَّمَ الرَّبُّ غُرًّا فَوْقَ اَفْلَاكٖ

نَوَّابُ عَبْدُكَ مَوْلَانَا وَسَيِّدُنَا لَا زَالَ يُنْشَدُ مَدْحًا عِنْدَ اَمْلَاكٖ

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا اللہ درود پاک از روئے تحفے کے آپ پر بھیجے علیک وسلم۔

اور پروردگار جو آسمانوں کے اوپر قیام پذیر ہے آپ پر بہترین سلام بھیجے۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم نواب آپ کا بندہ ہے اے ہمارے مددگار اور ہمارے سردار دعا فرمایئے کہ نواب آپ کی تعریف کے اشعار تمام ملکوں میں پڑھتا ہی رہے۔

(۱) کیوں بھی وہابیو! اب بتاؤ اب تو تمہارے مسلہ بڑے وہابی نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اہل قبر پر خطاب کر کے صلوٰۃ وسلام پڑھا۔

(۲) خداوند کریم کو تمام آسمانوں کے اوپر یعنی عرش پر تسلیم کیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ میں وہابی اہلحدیث ہوں یہ میرا عقیدہ ہے۔ اور یہ عقیدہ سوائے وہابیوں کے اور کسی کا نہیں۔

(۳) نواب صاحب نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ عبد رسول کہنے میں شرک نہیں ہے۔

(۴) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سید و مولیٰ کہنا ثابت کر دیا۔

(۵) نواب صاحب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے ثابت کر دیے

اُن تمام وہابیہ کے اختلافی مسائل کو نواب صدیق حسن خان وہابیوں کے سر نے تسلیم

marfat.com

قیامت کے دن میری لغزشوں کی معافی کے لئے

وَسِوَاكَ مَا فِيْ فِي الْقِيَامَةِ شَافِعٌ ۔

اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن آپ کے سوا میرا کوئی شفاعت نہیں

اَنْتَ الْمُخَلِّصُ لِيْ مِنَ الْبَاسَاءِ ۔ قیامت کے عذابوں سے آپ

ہی مجھے چھڑانے والے ہیں۔

ان مذکورہ اشعار میں غیر مقلدین وہابیوں نام کے اہلحدیثوں کے ہندوستان کے سب سے بڑے وہابی نے

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عبد ہونے کا اقرار کیا ہے جس سے شرک کا فتویٰ وہابیہ ہم پر عائد ہوتا ہے۔

(۲) یارسول اللہ (صلے اللہ علیک وسلم) سے غائبانہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے گناہوں اور غیر وہابی کے لئے امداد طلب کی اور آپ کو اپنا دنیا وعقبیٰ کی جائے پناہ تسلیم کیا۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ہونے کا اقرار کیا۔

(۵) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نور ہونے کا اقرار کیا۔

(۶) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نور طلب کیا۔

(۷) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وسیلہ ہونے کا اقرار کیا۔

(۸) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو سفر کر کے جانے کا اقرار کر دیا۔

(۹) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا مولیٰ تسلیم کر لیا۔

(۱۰) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا فریادرس بنا لیا۔

marfat.com

بن قرار ہے

نواب صدیق خان نے صاحب قبر قاضی شوکانی سے غائبانہ مدد طلب کی،

۶۔ نفح الطیب من ذکر المنزل والجیب مصنف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۵۷

ہوس ماست حدیث از لب جاناں مددے
مدد اے طالع صدیق حسن خاں مددے
تو ہماری خواہش ہے محبوب کی زبان سے بات کر کے مدد کرو۔
اے صدیق خان کے نصیب مدد کیجئے۔

"محمل عمر" نواب صدیق حسن نے قاضی شوکانی کو جاناں کا خطاب دیا۔

(۱) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی سے مدد کا خطاب کر کے غائبانہ مدد طلب کی کیوں جی وہابیو تمہارا مسلمہ بزرگ وہابی جس نے قاضی شوکانی صاحب قبر غیر اللہ سے غائبانہ مدد طلب کی مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مشرک ہیں یا نہ؟ جن کے مسلمہ بزرگ مشرک ہیں ان کی امت موحد کیسے کہلا سکتے ہیں۔

(۲) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی کو اپنا نصیب قرار دیا بتاؤ یہ نواب صاحب کا دوسرا شرک ہے دوسری بار مدد کے کہکر پھر قاضی شوکانی صاحب سے مدد طلب کی تیسرا شرک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نواب صاحب بیچارے سمجھ بیٹھے کہ شاید ہمارے وہابی فرقے میں بھی ولی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ قاضی شوکانی صاحب اگر ولی اللہ ہوتے تو یقیناً ہندوستان میں ایک سنی مقلد نظر نہ آتا لیکن خداوند کریم کا فرمان کیسے غلط ہو سکتا ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (باطل حق پر غالب

marfat.com

کر لیا اور اقرار کیا کہ ان کے خلاف عقیدہ رکھنے والے باطل ہیں۔ مدنہ نواب صدیق حسن خان صاحب پر بھی فتویٰ کفر لگا دو۔

کیوں بھئی وہابی بم وہابی تھے پر پڑا یا نہ ؟

نواب صدیق حسن خان صاحب بیچارے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی مدد طلب کی لیکن کچھ نہ بنا جس کا عقیدہ ہی صحیح نہیں انبیاء اللہ کی استمداد کا قائل ہی نہیں دل کے کھرے کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم امداد کیسے کر سکتے ہیں مدبار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم مانگتے ہیں آپ نے کبھی رد نہیں فرمایا رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا ۝

کیا کفار کو یقین ہے کہ میرے سوا میرے بندوں کو مدد گار بنائیں گے (ہرگز نہیں) کافروں کے لئے ہم نے جہنم تیار کیا ہے۔

کیونکہ اگر وہابی غیر مقلد سچا ہوتا امداد طلب کرتا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نواب صاحب کی مدد امداد فرماتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نواب صاحب کی امداد نہ فرمانا یہ ان کے باطل مذہب کی بین دلیل ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ دلوں کے حالات سے واقف ہیں بدعقیدگی سے سوال کرنے والوں کو کبھی خیر نہیں ملتا۔ ایک جگہ توہین کرے اور دوسرے وقت میں امداد طلب کرے تو اس سے زیادہ اور کیا منافقت ہو سکتی ہے اور رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین کی امداد سے منع فرما دیا ہے لیکن ہر صورت نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب میں وہابی عقیدے کی جڑ کاٹ دی کَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

marfat.com

اے قاضی شوکانی سنت کا شور ڈالنے والے مدد کرو ایمان کا نعرہ لگانے والے مدد کرو

اس شعر میں بھی نواب صاحب نے دو دفعہ قاضی شوکانی صاحب سے مدد طلب کی جو مذکورہ بالا عبارت میں مذکور ہے کہ حدیث کا ذکر کم ہو گیا ہے کوئی حدیث بیان ہی نہیں کرتا اور تم نے شور ڈال ڈال کر سنت کی تبلیغ کی ہے۔ اور ایمان کا نعرہ لگاتے رہے ہو لہذا اب بھی امداد کرو اور ایک دفعہ قبر میں ہی حدیث کا شور ڈال دو اور غیر مقلدیت کا نعرہ لگا دو تاکہ اب بھی چاروں طرف غیر مقلدین کا چرچا ہو جائے لیکن بیچارے نواب صاحب کو یہ پتہ نہ تھا کہ ہندوستان کی ایک ریاست کے مالک تو بن گئے لیکن لوگوں کے ایمانوں کے مالک نہیں بن سکتے بہتیرے مولویوں کی تنخواہیں مقرر کر کے مبلغین چھوڑے جگہ جگہ دروس جاری کئے لیکن ہندوستان میں حضرت داتا گنج بخش صاحب علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم جس ملک میں اتنے اولیاء اللہ کی موجودگی ہو وہاں شوکانی صاحب بیچاروں کی کیا دال گلتی ہر حال نواب صاحب نے اپنے بڑے کو ہی فریاد کے لئے پکارا کسی ولی اللہ کو نہیں پکارا تاکہ ہدایت نہ آجائے۔

نفح الطیب ۵۷ | حسرت گریہ بر او بار مقلد باقی است
نیست نم در مژہ ام دیدہ گریاں مدد

رونے کا افسوس اس پر ہے کہ مقلد کا بوجھ باقی ہے = میری رونے والی آنکھوں کی پلکوں میں نمی بھی نہیں رہی مدد کیجئے۔

مقلدین کے دلائل باہرہ سے نواب صاحب کی ایسی چیخیں نکلیں فرماتے ہیں کہ مجھ پر

marfat.com

نہیں آسکتا، بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں وہ حق باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے پھر وہ مٹ جاتا ہے تمہارے لئے ہلاکت ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

وہابی مذہب میں تو کوئی وہابی ولی اللہ ہو سکتا ہی نہیں۔ ایک قاضی شوکانی کو انہوں نے ولی سمجھا لیکن وہ خیال بھی غلط ثابت ہوا آج تک غلبہ بفضلہ تعالےٰ اہلے مقلدین کا ہی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ ایسے ہی تمام دنیا میں رہیگا اور مقلدین کے دلائل قرآنیہ واحادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ساتھ غالب ہی رہیں گے کیونکہ فرمان الٰہی قائم ودائم ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ یہ حزب اللہ مقلدین کی ہی جماعت ہے جنہوں نے تمام دنیا میں ہر باطل کا مقابلہ کیا اور مغلوب نہ ہوئے اور دشمن کو ہر قسم کے میدان میں پامال کیا اور بودے نہ ہوئے غیر مقلدین وہابیوں نے اپنی جماعت کی ہر طرح قربانی کر کے تنظیمیں کیں تبلیغی "تحریری" تقریر اور درسی طور پر بھی پورا زور لگایا لیکن ہر طرح ہی ناکامی کا منہ دیکھا اور ذلت اٹھائی غیر مقلدین وہابیوں کے زور لگانے میں اب کوئی کمی ہے؟ سلطان نجد اپنے خزانے سے پاکستان وہندوستان کے وہابی علماء کو گھر بیٹھے ماہانہ تنخواہیں دے رہا ہے جو دیہاتیوں کے مولویوں تک پہنچ رہی ہیں لیکن پھر بھی ہر جگہ شکست کھا رہے ہیں اور شرم کے مارے شکست کا نام فتح کہہ کر سادے وہابیوں کو دھوکا دے رہے ہیں کیا کرے بیچارے کا چندہ بند ہوتا ہے۔

۱۷، نفح الطیب ۵۷ { اندریں دور کہ بازار سنن خاموش است
شور سنت مدے نعرہ ایمان مددے

اس زمانے میں کہ سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بازار خاموش ہے

marfat.com

مقلدین کے پنجے میں پھنس گیا ہوں پنجہ سخت ہے میں کمزور ہوں زندہ میری کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے لہٰذا تم قبر میں ہی میری مدد کرو اور مجھے مقلدین کے پنجے سے نجات دلاؤ۔

نفح الطیب ۵۷ { زمرہ رائے در افتاد بار باب سنن ، شیخ سنت مددے قاضی شوکان مددے

مقلدوں کی جماعت سے اہلحدیث وہابیوں کو واسطہ پڑ گیا ہے۔ اہلحدیث وہابیوں کے شیخ مدد کر اے قاضی شوکانی مدد کر۔

نواب صدیق حسن کو جو مقلدین سے واسطہ پڑا وہابیت کا کھیت اجڑتا نظر آیا تو وہابیت کے سرغنہ قاضی شوکانی صاحب سے لگے مدد مانگنے کہ تو ہمارا وہابیوں کا بڑا ہے اب مدد کو پہنچ مقلدوں کی جماعت کے دلائل ہم پر امنڈ پڑے ہیں تو ہمارے اہلحدیث وہابیوں کا بزرگ ہے اے قاضی شوکانی مدد کر۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ کیا یارسول صلے اللہ علیہ وسلم کہنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا وہابی مشرک ہے۔ لیکن اب جو مقلدین کے دلائل قرآنیہ واحادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا زور پڑا تو وہابیوں کے سرغنہ کو اپنی پڑی اور مولوی شوکانی سے غائبانہ فریاد واستمداد شروع کر دی کہ اے قاضی شوکانی مقلدین کی جماعت نے ہمارے فرقہ وہابیہ کو بدعتی "مشرک" "قرن الشیطین" "قبر پرست" "نفس پرست" "جو گو" کھانے والے منی سے لبریز نجس فرقہ ثابت کر دیا ہے اب ہماری مدد کر بھلا وہ شخص جو خود تحفۃ الزاکرین میں از روئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اقرار کر چکا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے غائبانہ یا محمدؐ کہہ کر اور یا رسول اللہ سے یا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ سے غائبانہ استمداد کا قائل ہے وہ نواب صدیق حسن خان

marfat.com

مقلدین کے دلائل حقہ کا اتنا بھاری بوجھ پڑ گیا ہے کہ دور دور کر میری آنکھوں میں نمی بھی نہیں رہی یعنی بڑی تنگی کے وقت میں بیچارے نواب صاحب نے اپنے غیر مقلد وہابی سے فریاد طلب کی لیکن قاضی صاحب بیچارے بھی مدد نہ کر سکے کاش کسی ولی اللہ صاحب قبر سے ایسے ہی معافی مانگ لیتے اور روحانیت سے تائب ہو کر مقلد بن جاتے پھر مدد طلب کرتے تو انشاء اللہ ولی اللہ صاحب قبر نواب صاحب کو ولایت کا لطف چکھا دیتے۔

نفع الطیب ۵۷
انس بار ائے پرستان نتوانم ورزید
وحشت دل طلبم چشم غزالان مددے

رائے پرست مقلدین کی محبت میں قبول نہیں کر سکتا = میں دل کی آزادی کا طالب ہوں اے ہرنوں کی آنکھ والے مدد کرو۔

جتنی زاری اور منت سماجت نواب صاحب نے غیر مقلد سے کی پھر بھی سمجھ نہ آئی کہ جب قاضی صاحب نے میری مدد نہیں کی اور نہ ہی بیچارے کر سکتے تھے توبہ ہی کر لیتے لیکن بدنصیب اور ولیوں کے منکروں کو ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی پہلے دربار خداوندی سے دلی دعا کرتے کہ یا اللہ مجھے کسی اپنے خاص ولی اللہ کا راستہ دکھا رب کریم کی اتنی منت سماجت کرتے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کامل ولی کا راہ دکھا کر کامیاب کر دیتا۔

نفع الطیب ۵۷
دل ما از قفس رائے بہ تنگ آمدہ است
ہاں فضائے چمن سنت ماہاں مددے

ہمارا دل اجتہاد کے پنجرے سے تنگ آ چکا ہے = چمن کی فضاؤں والے چاند دل کی سنت کے باغ مدد کر

نواب صاحب مقلدین سے تنگ آ کر قاضی شوکانی صاحب سے امداد طلب فرماتے ہیں کہ اے قاضی صاحب تم سنت کے باغ ہو تم سے سنت کی خوشبو آتی ہے اور یہاں میں

marfat.com

مذہب معتقدین کو پھسلا کر جہنمی بنا رہے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایمانداری امت پر شرک وکفر کے فتوے جڑ جڑ کر ہندو سکھ عیسائی۔ یہودی کمیونسٹ دھریے اور سوشلزم کو ترقی دے رہے ہیں۔ ہر باطل مذہب کی ووٹ سے تائید کر کے دنیاوی مال جی بھر کر کما رہے ہیں۔

بھلا دنیا وعقبیٰ میں اس فرقہ وہابیہ کو خسارہ وذلت ہے جب تک وہابیت سے تائب ہو کر گوہ کچھوئے خاردار چوہے خنزیر اور کتے وغیرہم سے اجتناب نہ کریں منی سے پاک ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین سے صحیح تائب ہو جائیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد محاسن بیان کرنے لگ جائیں مقامات مقدسہ کا احترام کریں چند برس میں جب ان کی پلیدی صاف ہو جائے گی تو اولیاء اللہ انبیاء علیہم اور اللہ تعالےٰ مدد کے لئے تیار ہوں گے اور راہ راست نظر آنے لگ جائے گا شرک وکفر اور بدعت کا سودا ختم ہو جائے گا۔

آمدم بر اصل موضوع۔

نواب صدیق حسن خان صاحب کے مذہب نے جب اولیاء اللہ سے مدد کو حرام قرار دیا تو اولیاء اللہ کے دربار سے راندے گئے اب قاضی شوکانی صاحب سے لگے مدد مانگنے بھلا وہ بیچارے خود اپنے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے نواب صاحب کی کیا مدد کر سکتے تھے نواب صاحب کو قاضی شوکانی صاحب بھی اولیاء اللہ کے ماننے والوں کی مدد سے نہ بچا سکے خدا کرے کسی کو ولیوں کی مدد نہ پڑے جو فرقہ اولیاء اللہ کا گستاخ ہوتا ہے پھر وہ ایسا ملامال ہوتا ہے کہ پناہ ان کی لیتا ہے جو اس کا کچھ سنوار نہیں سکتے حتیٰ دنیا سے بھی خاب وخاسر جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے بھی دور

marfat.com

صاحب کی امداد کیا کر سکتا ہے جیسا کہ اب فقیر نے مقیاس وہابیت سے غیر مقلدین وہابیوں کی قلعی کھول دی ہے کوئی ہے وہابی جو فقیر کے ان دلائل قرآنیہ وحدیثیہ کو رد کر کے اپنے ان عقائد وہابیہ کو حقہ ثابت کر دے رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ حق آجائے تو باطل مٹ جاتا ہے بے شک باطل مٹنے کے قابل ہوتا ہے۔ آگے پھر نواب صاحب کی چیخیں نکلیں اور فرمایا۔

نفح الطیب ۵۷ | پشتہا خم شدہ از بار گراں تقلید
سنت خیر البشر حضرت قرآن مددے

ہمارے سب وہابیوں کی پیٹھیں تقلید کے بھاری بوجھ سے ٹیڑھی ہو چکی ہیں۔ نبی کریم رصلے اللہ علیہ وسلم ، کی سنت کے پیروکار اور شیخ القرآن ہماری مدد کر۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار کہنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

نفح الطیب ۵۷ | گفت نواب غزل در صفت سنت تو
سرور دین صلہ قبلہ پاکاں مددے

تیری سنت کی صفت میں نواب نے یہ غزل کہی ہے۔
اے دین کے سردار پاک لوگوں کے صدقے مدد کر۔

یہ ہے وہابی مذہب کا سرغنہ وہابی جس شخص نے نوابی کے بل بوتے پر ہندوستان میں وہابیت کا پرچار کیا اور علماء سوء کو وہابیت کی تبلیغ کرا کرا کر علم دین کے مرکز کو برباد کیا اور جگہ جگہ وہابیت کے پودے لگا دیے جو آج بھی مسلمانوں کو برباد کر رہے ہیں پاک نسل مسلمانوں کو پلید بنا رہے ہے توحید پرستوں کو نفس پرست بنا رہے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے بعض

marfat.com

کیوں بئی وہابیو! بتاؤ اب کیسی گزری اب تم مشرک و دوزخی فرقہ ثابت ہوئے یا نہ ؟۔ اور تمہارے ہی فتوے نے تمہارے مذہب کو برباد کیا یا نہ ؟ تمہارے ہی شرکی بم نے تمہارے ہی چبارے اور عمارت کی صفائی کر دی۔

"مسلمان" مولوی صاحب وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں اتنا بغض ہے ؟ اور آپ کی اُمت سے کیوں ؟

"محمد عمر" جو عورت خاوند کو چھوڑ کر مغویہ بن کر غیر خاوند کے ساتھ چلی جائے تو وہ ہر عالم عورت کو مغویہ کر کے پکارتی ہے پنجابی میں مشہور ہے (کہ اودھل رن نیکاں نوں اودھلے کر کے پکار دی ہے کیوں جو اوہ خود اودھل ہوندی اے)

یہی حال وہابیوں کا ہے چونکہ وہابی فرقہ اسلام سے اغوا ہو کر ہندوؤں کی طرف چلا گیا ہے اور انہوں نے گاندھی کو اپنا نبی تسلیم کر لیا ہے اس لئے ان کو ہر مسلمان مشرک اشد کافر" بد اور لعنتی ہی نظر آتا ہے حالانکہ یہ خود اسلام سے اغوا شدہ ہیں۔

ان وہابیوں سے تو مرزائی اچھے ہیں کیونکہ ایک اپنے جیسے کو تو نبی مانتے ہیں گو بعد میں مرزا صاحب اوتار جے سنگھ بن گیا وہ ان کا دیوانہ پن تھا لیکن یہ فرقہ تو ایسا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ہندوؤں کے مسلمہ اوتار مسٹر گاندھی جی کو نبی مان چکے ہیں سُنیئے

القرارۃ الاعدادیہ الجزء الثانی ۲۳۴

بَنِیٌّ مِثْلُ کو نفشیو — س اَوْمِنْ ذَالِکَ الْعَهْدِ
مسٹر گاندھی کو لفشیوں چین کے نبی کی طرح نبی ہے یا اس زمانے کا نبی خاص ہے
قَرِیْبُ الْقَوْلَ وَالْفِعْلِ — مِنَ الْمُنْتَظَرِ المهدی

مسٹر گاندھی کا قول و فعل کیساں امام مہدی کا سا معلوم ہوتا تھا۔

marfat.com

نکل جاتا ہے اور شفاعت سے بھی محروم اور سوائے جہنم کے اس کو کوئی ٹھکانہ نہیں ملتا۔

اب ان مذکورہ عبارات پر فقیر وہابی فتوی ہی بیان کر دیتا ہے سنیئے

وہابی قلعے پر وہابی شرک وکفر کا بم

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان ۳۴۳

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔

وہابیوں کے سرغنہ نواب صاحب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بہتری مدد طلب کی لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی صحیح العقیدہ کی امداد کرتے ہیں۔ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف کو گرانے کا فتویٰ دے کر اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک و الحاد کا سبب کہکر پھر امداد طلب کرے بھلا کیسے ممکن ہے آپ تو بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ہیں بفرمان خداوندی اپنی امت کے مومن کی تنگی کے وقت فوراً دادرسی کرتے ہیں کیونکہ آپ کا شان ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ہے ایمانداروں کی تکلیف آپ کو گوارہ نہیں نواب صاحب دائرہ وہابیت میں ہی بھٹکتے رہے تو نواب صاحب کو پھر ان کے سر پہ وہابی کی چوٹ پڑی جو ان اشعار میں پہ مذکور ہے کہ غیروں سے جو مدد مانگتا ہے وہ مشرک ہے دنیا میں اس جیسا کوئی بد نہیں ایسے شخص کے گلے میں دوزخی رسی ہے لعنت و پھٹکار کا سزاوار ہے۔

marfat.com

پڑھتے ہیں تمہارے نزدیک غیر اللہ ہے یا نہیں ؟ اگر غیر اللہ ہے تو تمام حجازیں گاندھی کو نامانہ پکار کر سلام پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے کتابوں میں نجدی کتابوں میں شائع کیا جارہا ہے تمہارا منہ اور قلم ان کے خلاف اٹھی ؟ کہ یہ شرک ہے نجدیو کیوں شرک کرتے ہو لیکن وہاں سے راتب ملتا ہے جب تمہارے بڑے مشرک ہیں تم موحد کیسے کہلا سکتے ہو کیا ہم مسلمان یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا سید عبدالقادر کہدیں تو تم بدّ" مشرک" لعنتی اور حبل من مسد کا پٹہ ہمارے گلے ڈالنے کی کوشش کرو اور تم تمہارے بڑے یا گاندھی کا سلام پڑھیں تو پوتر موحد سبحان اللہ کیا نرالا مذہب ہے۔

القرامۃ الاعدادیہ الجزء الثانی ۲۳۶

سَلَامٌ كُلَّمَا صَلَّيْتَ عُرْيَانًا فِي اللَّبَدِ
جب تو ننگا اور ننگا لحاف میں نماز ادا کرتا ہے

وَفِي زَاوِيَةِ السِّجْنِ وَفِي سِلْسِلَةِ الْقَيْدِ
ہتھکڑیوں اور قید خانوں میں

مِنَ الْمَائِدَةِ الْخَضْرَاءِ خُذْ حِذْرَكَ يَا غَانْدِي
خدا کی سرسبز زمین کے دسترخوان سے اپنے ہتھیارے یا گاندھی

کیوں جی غیر مقلدین وہابیو! یہ تمہارا السلام ہے اور یارسول اللہ صلے اللہ علیہ کا کہنا ہمارا شرک ہے ؟ کہ مسٹر گاندھی کی امرت پرستی اگنی پرستی کو توحید کا خطاب کرتے ہو اور خدائی نماز سمجھتے ہو اور یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے نعروں کو کفر و شرک کہتے ہو تو لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ہمارا کہنا غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ تمہیں ہمارا سنا دینا ہی کافی ہے۔

marfat.com

شَبِیْہُ الرُّسُلِ فِی الْوُدِّ عَنِ الْحَقِّ وَ فِی الزُّہْدِ

حق اور زہد اور اعمال میں رسولوں کی مشابہ ہے۔

یہ اشعار حجاز میں نجدی کی حکومت سکولوں کے بچوں کو تعلیماً پڑھاتی ہے کیا کسی وہابی نے ان پر فتوی لگایا کہ تم امرت پرست، بت پرست اور اگنی پرست گاندھی کو نبی ماننے کی تعلیم دیتے ہو اور دلواتے ہو یہ کفر و شرک ہے لیکن وہابی سے تو وہابیت کی بنیاد شروع ہوئی اب راتب بھی وہیں سے ملتا ہے ان کو کیسے کہیں یہ ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مذہب کا سرنامہ جو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعرے کو شرک و کفر کہتا ہے لیکن امرت پرست، اگنی پرست، وائیو پرست اور بت پرستوں کو اپنا نبی سمجھتا ہے۔ اور یا گاندھی کے نعرہ کو سنت وہابیہ سمجھتا ہے اور امام مہدی کا خطاب بھی مسٹر گاندھی کے ہی سر رکھ دیا جس فرقے کا نبی اور امام مہدی مسٹر گاندھی ہو بھلا اس فرقے کا ایمان کیسا ہو گا۔

نجدی وہابی فرقہ یا غاندی پکارنا جائز سمجھتا ہے

القراءۃ الاعدادیۃ الجزء الثانی للسنۃ الرابعۃ السید احمد البجان ۲۳۵

سَلَامٌ اَلنِّیْلِ یَا غَانْدِیْ وَھٰذَا الزَّھْرُ مِنْ عِنْدِیْ

اے مسٹر گاندھی دریائے نیل کی طرف سے تمہیں سلام ہو یہ تحفہ تمہیں میری طرف سے ہے۔

کیوں جی وہابیو اب تو تم دریا پرست ثابت ہوئے اور گاندھی ہندو کو مرنے کے بعد اس کی مڑی سے غائبانہ خطاب کر رہے ہو۔

وہابی ملاؤ ذرا بتاؤ کہ تمہارے پیشوا آقا ہندوؤں کے اوتار مسٹر گاندھی کی تعتیں

marfat.com

بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ عَلِیٌّ لَا وَاللّٰہِ لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْکِتَابَ وَلَیْسَ یُحْسِنُ یَکْتُبُ فَکَتَبَ ھٰذَا مَا قَاضٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یُدْخِلُ مَکَّۃَ اِلَّا السَّیْفَ فِی الْقِرَابِ ۔

بما روی عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ذی قعدہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تو مکے والوں نے مکے میں داخل ہو کر دعا مانگنے سے انکار کر دیا کہ پہلے بعض شرائط پر آپس میں فیصلہ ہوا تین دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے کے باہر ہی قیام کیا پھر آپس میں جو فیصلہ ہوا مسلمانوں نے یہ تحریر لکھی، اس پر ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، سے فیصلہ کیا کفار نے کہا کہ ہم محمد کی رسالت کا اقرار ہی نہیں کرتے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ رسول اللہ ہیں ہم آپ کو کسی چیز سے منع نہ کرتے تو صرف محمد بن عبداللہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور محمد بن عبداللہ بھی پھر (ان کے اصرار پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دے حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا کہ حضور میں آپ کے اس خطاب کو نہیں مٹاؤں گا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحریر لے لی اور آپ نے تحریر چھوٹی نہیں محسوس کی (یہ لکھا) کہ محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ سوائے نیام میں بند تلوار کے کسی قسم کا اسلحہ لے کر مکے میں ہمارا کوئی مسلمان داخل نہیں ہو سکتا۔

نوٹ، اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریر

marfat.com

یہ اشعار نجدی حکومت کی چوتھی جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے کہ مسٹر گاندھی ہندوؤں کے اوتار کو نجدیوں کا "نبی مہدی" بزرگ یا گاندھی کر کے سلام پڑھو معلوم ہوا کہ وہابی نجدی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کہا اور کہنے والے کو مشرک کہا اور آپ کے قائم مقام گاندھی جی کو یا گاندھی پکارنا شروع کر دیا کیوں بھئی وہابیو ثابت ہوا کہ نجدی وہابی فرقہ ہندوؤں کے اوتاروں کے پجاری ہیں۔ اسی لئے ہندو کے گھر کی مٹھائی کو کھانا حلال سمجھتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے خیرات کی جائے تو حرام کہتے ہیں یہ ہے وہابی مذہب

بولو وہابیو گاندھی جی کی۔ _____

اور ہم یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگاتے ہی رہیں گے۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مٹانا اور مٹانے کو کون کہتے تھے

۳۲۔ بخاری شریف ۲/۶۱۰ } حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اھل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاھم علی ان یقیم بھا ثلثۃ ایام فلما کتبوا الکتاب کتبوا ھذا ما قاضا علیہ محمد رسول اللہ قالوا لا نقر بھذا لو نعلم انک رسول اللہ ما منعناک شیئا ولکن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد

marfat.com

چاہیے تھا یا نہیں اللہ تعالےٰ نے اختیار توڑنے کے لئے پیدا کیا ہی وہابیو فقیر ایک بات کہتا ہے کیا مولوی اسمٰعیل نے اس گستاخی سے جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے، جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں کبھی اپنے باپ عبدالغنی کو منہ پر کہتا کہ جس کا نام عبدالغنی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اگر کہے تو ادھر سے کیا جواب ملے گا اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور کہے گا کہ میں نے اسمٰعیل کو اپنی جائیداد سے لاوارث کر دیا ہے یہ میرا گستاخ ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ اسمٰعیل کہتا ہے "محمدؐ کسی چیز کا مختار نہیں" لہٰذا ایسا گستاخ میری امت میں شامل نہیں میری امت سے خارج ہے۔ تو کیا اسمٰعیل کو یہ اختیار ہے کہ دربار خداوندی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر بخشش کی امید رکھ سکے کلا وحاشا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔

اللہ تعالےٰ فرماوے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

اے ایمان والو تمہاری آواز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آواز سے کبھی اونچی نہ ہو جائے اور نہ ہی تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اونچی آواز کرنا جیسا کہ تم ایک دوسرے پر کرتے ہو تمہارے تمام اعمال صالحہ مٹ جائیں گے اور تم معلوم نہ کر سکو گے۔

وہابیو! بھلا اس آیۃ کریمہ کو بھی سامنے رکھو اور اپنے مولوی اسمٰعیل صاحب کے اس مذکورہ حوالے جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" کا مقابلہ کر کے دیکھو کیا رب العزۃ

سے کفار چڑتے تھے اور تم بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لفظ لکھنے سے چڑتے ہو اب تم سمجھو کہ تم کون ہو محمد بن عبداللہ سے تم دونوں کا اتفاق ہے تم سوچو کہ تم کون ہو؟

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ فرمان خداوندی پر ہمارا یقین ہے اور وہابی فرقہ خود سمجھ لے۔

وہابی عقیدہ ۲۵

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۱۴

غیر مقلد وہابی اختیار میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے کم سمجھتا ہے

تقویۃ الایمان ۴۷ | جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمدؐ یا علیؓ نہیں اور جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

"محمد عمر" غیر مقلد وہابی نے اس عبارت سے کھلم کھلا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ مسلمانو سوچو اگر کسی معمولی آدمی کو کہو کہ تیرا کچھ اختیار نہیں پیچھے ہٹ تو وہ بھی اس کے گلے لپٹ جائے گا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلمات اللہ تعالےٰ خالق نے استعمال نہیں کئے لیکن امتی کہلکر یہ وہابی الفاظ استعمال کرتا ہے کیا یہ کلمات بڑا چھوٹے کو کہہ سکتا ہے یا چھوٹا بڑے کو یہ کلمات بول سکتا ہے تو رب العزت کو ان کے کہے اس وقت استعمال کرنے چاہیئے تھے جب آپ کے ارشاد کے مطابق چاند ٹکڑے ہو کر نیچے گرایا گیا سورج کو الٹا پھیرا گیا بقول تمہارے اللہ تعالےٰ کو کہنا چاہیئے تھا کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں یہ میری مرضی پر موقوف ہے میں یہ کام نہیں ہونے دیتا جب اللہ تعالےٰ نے آپ کی مرضی سے سورج کو الٹا پھیر دیا چاند کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہنے سے ٹکڑے کر کے نیچے گرا دیا تو یہ آپ کا اختیار اللہ تعالےٰ کو توڑنا

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے حکم رانی میں اختیار کلی عطا فرمادیا

(۳) المائدہ ۶/۶ } فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ لوگ آپ کے دربار عالیہ میں حاضر ہوں تو آپ ان کے درمیان حکم جاری فرمادیں یا اعراض فرمالیں (اختیار کلی ہے) اور اگر آپ ان سے اعراض فرمادیں تو یہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ منکرین آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے تو وہابیوں نے اس کا جواب دیا کہ تیرے نبی کو بھی کوئی اختیار نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور معافی کا اختیار کلی

(۴) النور ۱۸/۸ } فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جس کو چاہیں آپ اجازت بخشش اور جس کے لئے چاہیں معافی نامہ پیش کردیں بے شک اللہ تعالےٰ بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیتہ کریمہ میں بھی رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کلی عطا فرمایا ہے۔

marfat.com

کے اس مذکورہ حکم کی تعمیل ہے یا صراحۃً نافرمانی ہے مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو ایسے مرحری کہدیا جیسا کہ انکا کوئی اسلام سے تعلق ہی نہیں انہوں نے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہی نہیں خدا کی قسم اگر تمہارا مولوی اسمٰعیل حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ضرور نوری قتل کر دیتے اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس معاندانہ کلام سے گستاخی کی ہے تم اس کو اپنی جماعت وہابیہ کا بزرگ اور شہید رحمۃ اللہ علیہ سے نوازتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور مکذب فرقہ ہے اور قرآن کریم کی برملا تکذیب کرتا ہے اب قرآن کریم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مختار کل ہونا بیان کرتا ہوں سنو!۔

مختار کل کے چند دلائل

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے عالمین کی حکومت عطا فرمائی

(۱) الفرقان ۱/۱۸ { تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۔ بابرکت ہے وہ اللہ جس نے حق باطل کے فرق کرنے والی کتاب اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پہ نازل فرمائی تاکہ تمام جہانوں کے لئے حکم بنیں۔

رب العزت نے تمام مخلوق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمادی

(۲) الکوثر ۱۰۸ { اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام کثرت عطا فرمادی۔

marfat.com

کو پس پشت ڈال کر یہودیوں کی سنت سے بچو اور سنت اللہ پر عمل پیرا بن جاؤ اور سابقہ گستاخیوں کی معافی چاہو۔

نوٹ: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے قُلْ کا خطاب فرما کر آپ کے حکم کے اجرا کا فیصلہ کر دیا کہ عالمین میں مخلوق کے لئے میرے فیصلے قُلْ سے حکم آپ کا ہی جاری ہوگا۔ جگہ جگہ قرآن کریم میں قُلْ فرمایا کہ آپ حکم جاری فرمایئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لِلْعَالَمِیْنَ سَنِدِیْر اُسے آپ کے حکم کا وسعت بیان فرما دی اور تم نے اس خداوندی فرمان سے سر پھیر دیا اور کہہ دیا کہ "محمد کسی چیز کا مختار ہی نہیں" بتاؤ وہابیو! فرقہ وہابیہ منکر قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ لَوْنُوْا اِلَی اللّٰہِ اَیُّھَا الْمُفْتَرِیْنَ الْوَھَابِیَّہ۔

کیا تمہیں اختیار ہے کہ جس کو چاہو گمراہ بنا دو اور جسے چاہو مسلمان کہہ دو جس کو چاہو حرام کہہ دو اور جس کو چاہو حلال بنا دو گیارھویں شریف کے کھانے پر قرآن کریم پڑھا جائے تو حرام کھوے اور گوہ اور خارپشت کو حلال کہہ کر کھا جاؤ تو تمہیں اختیار کلی ہے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے بھی کم سمجھا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۶

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۱۵

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ سنوار اور بگاڑ نہیں سکتے

کشف الشبہات ۱۱ } وَاَنَّ مُحَمَّدًا لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا
مصنفہ محمد بن عبدالوہاب } فَضْلًا عَنْ عَبْدِ الْقَادِرِ اَوْ غَیْرِہٖ۔

marfat.com

رب کریم کی طرف سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خزائن اللہ پر اختیار کلی

(۵) ص ۲۳/۳۹ { هٰذَا عَطَاۗؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہماری عطا آپ کو بے حساب ہے چاہے آپ باحسان کسی کو عطا فرما دیں چاہے جمع رکھیں (آپ کو اختیار کلی ہے۔

بتاؤ وہابیو؟ تمہارا عقیدہ ہے کہ "محمدؐ کسی چیز کا مختار نہیں" اور اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کی رسید لکھ دی پھر فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ سے کثرت کی تقسیم کا اختیار کلی عطا فرمایا اور لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا سے تمام عالمین تک کثرت اور عطا کی حد مقرر کر دی اور مذکور فرمان سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالمین کے اختیار کلی کا پٹہ لکھ دیا اب تم اپنے عقیدے کو سامنے رکھ کر ان آیات فرقانیہ کے آئینے میں دیکھو کہ تم مکذب قرآن ہو یا نہیں؟ یہ فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں، اور دعا کرتا ہوں کہ تم دھڑے بندی کو بالائے طاق رکھ کر لا الٰہ الا اللہ مودی رسول اللہ کو ترک کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لو اور اسی کو اپنا معمول بناؤ اور اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگو کہ یا اللہ ہمیں قرآن کریم میں شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور شان اولیا۔ اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما اور ہر قسم کے گستاخوں اور گستاخی سے محفوظ رکھ اور تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیا۔ اللہ کے متعلق قرآن کریم کو مقدم سمجھو اور کتاب اللہ

marfat.com

سوال کرتا ہے کہ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ اور بَشِیْرًا نَّذِیْرًا ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات لازمی ہیں یا نہیں ان میں آپ اپنے نفس کے مالک ہیں یا نہیں؟ وہابی چونکہ قرآن کریم کو پس پشت رکھتا ہے اس لئے اس کی عقل بھی الٹی ہے اے وہابیو! جس کا ہر قول وفعل اپنا ہی نہیں الٰہی رضا سے متحرک ہے یہ وہ شان ہے جو مخلوق سے سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کو نصیب ہی نہیں ہوا لیکن وہابی شان کو بھی نقیص سمجھتا ہے اور اپنے توہین کرنے کو توحید خیال کرتا ہے واہ رے میاں مٹھے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمادیا کہ

اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل بہت بڑا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کی بھی جائے پناہ ہیں

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر مشرکوں سے بھی کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اس کو آپ پناہ دیجئے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے نقصان کا ذمہ دار تو اللہ تعالےٰ خود ہے فرمایا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ انسانوں سے کوئی انسان آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا آپ بے فکر رہیں میرا ذمہ ہے نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

marfat.com

اور یقیناً محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک نہیں چہ جائیکہ عبدالقادر وغیرہ۔

بولو وہابیو! فرمان خداوندی وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کے صاف منکر ہو یا نہیں؟ اور اس سے زیادہ شان اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس کے نفس کی ہر طرح کی ذمہ داری نفع و نقصان کی اللہ تعالےٰ کے ذمے ہو جائے وہ تو ہر قسم کے حساب سوال و جواب سے مبرا ہو گیا کیونکہ جس کا قول و فعل ہی اپنے نفس کی طرف سے نہیں ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے تو حساب و سوال کا کیا۔

"وہابی" کیا نبی اللہ کے دانت مبارک شہید نہ ہوئے اگر آپ اپنے نفس کے مالک ہوتے تو دانت توڑنے والوں کا تختہ الٹ دیتے۔

محمد عمر

وہابیوں کا یہ عقیدہ اور کفار و مشرکین کا ایک ہی ہے

(۱) ال عمران ۴/۱۲۰ { وَاِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا۔

اے مسلمانو تمہیں اگر نیکی پہنچے تم انہیں برے لگتے ہو اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔

ایسے ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیرا کا خطاب خداوند کریم طرف سے ہوا تو تمہیں شرک نظر آتا ہے اور اگر دانت مبارک شہید ہوئے تو تم خوش ہوتے ہو کیا فرمان خداوندی تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ کے تم مصداق نہیں؟ اب تم سے فقیر

marfat.com

(۵) اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو تبلیغ خداوندی کا حق کس نے ادا کیا کیونکہ تمہارے مذہب میں تو آپ اپنے نفع نقصان کے مالک ہی نہیں حالانکہ فرمان خداوندی ہے کہ آپ کی تبلیغ کا فائدہ ایماندار کو پہنچتا ہے تو یقینی امر ہے کہ آپ کی تبلیغ کے منکر کو نقصان بھی ضرور ہوتا ہے اور ہوگا اب تم سوچو کہ تم کس دھڑے میں ہو۔

ہر ایماندار مسلمان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع اور نقصان کے مالک تھے لیکن ہر قسم کی ذمہ داری اللہ تعالےٰ نے اپنے ذمے لے رکھی ہے۔

اب چند آیتیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فائدہ دینے کی فقیر عرض کرتا ہے سنیئے۔

از روئے قرآن کریم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اپنے اور اپنے متبعین کے نفع و نقصان کے مالک ہیں

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا۔

اے ایمان والو تم اپنے نفسوں اور اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

"محمد عمر": کیوں بئی وہابیو! بتاؤ ہر ایمان دار از روئے قانون قرآنی اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک ہے یا نہ؟ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اب تمہارے مذہب وہابیہ میں معاذ اللہ ایمان دار ہیں یا نہ؟ اگر ہیں تو اپنے نفس کے مالک ہیں مذکورہ آیت خداوندی ثابت کرتی ہے کہ ہر ایماندار اپنے نفس کا مالک ہے بلکہ ارشاد خداوندی ہے وَاَهْلِیْكُمْ کہ اپنے اہل و عیال کو بھی عذاب دوزخ سے بچاؤ تو ہر مومن کو رب العزۃ کا حکم جاری ہوا کہ تم اپنے نفسوں کو اور اہل کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ نبی کریم

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کرنے کی خرابی

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے ساتھ نکاح کیا اگر آپ اپنے نفس کے نفع نقصان کے مالک نہ تھے تو آپ کا نکاح ہی درست نہیں ہو سکتا کیونکہ فَمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ تم ان کو تم نفع دو اپنی طاقت کے مطابق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو نفع دیا نہ اگر دیا تو ہم سچے ورنہ تمہارے اس عقیدے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تمام عمر ازواج مطہرات کو بے نکاح رکھنے کا الزام لگایا۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر تجارت کی اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک تسلیم نہ کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کی تجارت حلال نہ رہے گی فرقہ وہابیہ نے معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کمائی کو حلال نہ سمجھا۔

(۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ معاہدے کئے ان تحریروں پر اپنے دستخط ثبت کئے اگر آپ کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کا دستخط کرنا جھوٹ ثابت ہوگا کیونکہ تمہارے نزدیک آپ نفع نقصان کے مالک ہی نہیں تو فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ثابت ہوا۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک نہ کہا جائے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کے دست پاک پر بیعت کرنا جھوٹ ثابت ہوگا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خلاف بیعت کرنے سے مؤاخذہ نہ ہونا چاہیئے تھا تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جھوٹا کہا۔

marfat.com

اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھ کر غلبہ عطا فرمائے اور وہابی فرقہ کہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ اپنے نفس کے مالک نہیں تو اب ہمارے نزدیک تو کلام خداوندی قابل عمل ہے اس کے مقابلے میں ہم ہر بات کو رد کرتے ہیں لہٰذا قرآن کریم کی مذکورہ آیت کے مقابلے ہم مسلمان وہابی فرقہ کے اس عقیدے کو مردود سمجھتے ہیں۔ نبی اللہ اپنے نفس کا مالک ہوتا ہے۔

(۳) المائدہ ۶/۴ } رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار میں اپنے نفس اور اپنے بھائی کے نفس کے سوا کسی کے نفس کا مالک نہیں۔

بولو وہابیو آمنا

کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام دربار خداوندی میں اقرار کر سکتے ہیں کہ میں اپنے نفس کے نفع اور نقصان کا ذمہ دار ہوں اور اپنے بھائی کے نفع نقصان کا ذمہ دار ہوں اور کسی کا نہیں کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم فرقہ وہابیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی کم سمجھتے ہو؟

ہرگز نہیں یہ آیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور بے پرواہی کا اظہار کر رہی ہے۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ نَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں آپ کے نفس کی ذمہ داری کو اتار دیا ہے کہ آپ کے کسی کام کی ذمہ داری آپ پر عائد نہ ہوگی آپ کے نفس کی ذمہ داری کا میں ذمہ دار ہوں اسی لئے فرمایا قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللہ یعنی آپ جو کچھ بھی کریں آپ کو اختیار کلی ہے آپ سے باز پرس نہ ہوگی آپ کی ذمہ داری مجھ پر رہی میں خود نمٹوں گا۔ تم وہابی ایسی الٹی سمجھ رکھتے ہو کہ مصطفےٰ

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل آپ کے فرمانبردار اُمتی ہیں تو آپ کو بھی حکم خداوندی ہوا کہ آپ اپنے نفس اور امت کو بھی دوزخ کی آگ سے بچا لیجئے اس آیۃ کریمہ کے روسے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوزخ سے اپنی امت کے بچانے کا حکم ہو رہا ہے۔ تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ اپنے نفس کے مالک ہیں اور نہ ہی فرمانبردار اُمت کو بچا سکتے ہیں تو اس آیت قرآنیہ کی روسے تم تمام فرقہ وہابیہ قرآن کریم کے مکذب قرآن اور دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔ ایسے ہر ولی اللہ اپنے نفس کو اور اپنے متبعین مریدین کو دوزخ میں نہیں جانے دینگے جو انکار کرے وہ مکذب قرآن حکیم ہے اس آیۃ کریمہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس اور اپنی امت کے نفع پہنچانے کا ارشاد فرمایا سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ باقی تمام اولیاء اللہ کا اپنے متبعین کو فائدہ پہنچانے کا ثبوت آیت خداوندی نے دے دیا۔ تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ بحکم خداوندی اپنے اور اپنے متبعین کے نفسوں کے نفع نقصان کے مالک ہیں ان کو بچاتے ہیں اور بچائیں گے اور منکرین پر شہادت دے کر نقصان پہنچائیں گے۔

(۲) المجادلہ ۲۸/۳ { کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ

اللہ تعالےٰ نے تحریری بیان دیا ہے کہ میں اور میرے تمام رسل ضرور غالب ہوں گے بے شک اللہ تعالےٰ زبردست طاقت ور بہت بڑا غلبے والا ہے اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرا اور میرے تمام رسولوں کا ہی ہر وقت غلبہ رہے گا۔ جب اللہ تعالےٰ ہر وقت غالب ہے اور اپنے رسولوں کو اس نے ہر وقت غالب ہی رکھنا ہے جو غالب ہوگا وہ یقیناً اپنوں کو فائدہ پہنچائے گا یعنی جو غالب ہوگا وہ ضرور فائدہ دے گا۔

marfat.com

بیعت کرتے ہیں۔

کیوں جی وہابیو بتاؤ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمان کو بدظن کرتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں یعنی تم اس مقصد کو ظاہر کرتے ہو کہ جو شخص اپنے نفس کے نفع نقصان کے مالک نہیں وہ امت کا ذمہ دار یا بچانے والا کیسے ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ تم دشمنوں کی بات نہ سنا بلکہ میں یقین دلاتا ہوں کہ جس شخص نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس نے اللہ تعالےٰ سے بیعت کی یعنی جیسا کہ تمہیں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کو ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اسی لئے آگے ارشاد فرمایا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ جس کا ہاتھ اللہ تعالےٰ تھامے وہ کبھی نقصان نہیں اُٹھا سکتا ایسے ہی جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی یہاں بھی نقصان ممکن نہیں اب اس آیۃ کریمہ میں رب العزت ایمان داروں کو یقین دلاتا ہے کہ اے دست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بیعت کرنے والو تمہیں کوئی کھٹکا نہیں کسی قسم کا خطرہ نہیں تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہو گیا۔ تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے مالک نہیں دوسرے کو کیا فائدہ دینگے اب تم سوچو کہ تمہارا مذہب قرآن کریم کے موافق ہے؟ اب تمہارے ملاؤں کا وثوق سے اعتبار کریں یا اللہ تعالےٰ کا۔

وہابیو تم نے اس سے صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی انکار نہیں کیا بلکہ طاقت ربانی کا بھی انکار کر دیا ہے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے دست و پا کہکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی عناد اگلا ہے اور منکر خداوند کریم بھی ثابت ہوئے

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کے شان کو بھی معاذ اللہ عتاب سمجھتے ہو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع قرآن سے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایمانداروں کو پہنچتا ہے۔

(۴) الذاریت ۲۷/۳ { وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ وعظ فرمایئے یقیناً آپ کا وعظ فرمانا ایمانداروں کو نفع دیتا ہے۔

او محمدی نفع کا انکار کرنے والو بتاؤ؟ فرمان خداوندی سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع بخشنا ثابت ہوا یا نہ؟ ہاں البتہ اللہ تعالےٰ نے نفع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قید مومنین کی لگادی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایمانداروں کو پہنچتا ہے اب تم سوچو کہ تم ایماندار ہو یا نہیں؟ اگر ایماندار ہو تو بفرمان خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع تمہیں بھی ضرور پہنچنا چاہیئے اور اگر نہیں پہنچتا تو تم بفرمان خداوندی ایمان سے خالی ہو۔ اسی لئے تمہارا عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفع کے مالک نہیں یہ تمہارا ایمان سے خالی ہونے کا عین ثبوت ہے۔

وہابیو! اب تو قرآن کریم کے موافق اپنا ایمان درست کر لو اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع کے قائل ہو جاؤ اور یقینی امر ہے۔ بموجب اس آیت کے کہ جس نے آپ سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کو نقصان عظیم ہے۔

(۵) الفتح ۲۶/۱ { إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ فَإِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ

بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ تعالےٰ سے

marfat.com

(۵) جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فائدے کا قائل نہیں وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

قرآن کریم میں ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ

(۷) الانفال ۹/۴ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

اور اللہ تعالےٰ کے لئے لائق نہیں کہ کفار و منافقین کو عذاب کرے اور آپ بھی ان میں موجود ہوں۔

کیوں بئی وہابیو! اب بتاؤ کہ رب العزت فرماوے کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں کفار و منافقین کو بھی عذاب نہیں کرتا۔

اب تم اپنے عقیدے کو قرآن کریم کی اس مذکورہ آیت کے سامنے کرکے پرکھو کہ کیا وہابیوں کا عقیدہ قرآن کریم کے موافق ہے؟ یاد رکھو جب تک قرآن کریم کے موافق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع و نقصان کے قائل بن کر اپنا عقیدہ صحیح نہ کرو گے تم اسلام میں کبھی داخل نہیں ہو سکتے تم نے بانئ اسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور وہابی فرقہ قرآن کریم کے احکام کو اس بے دردی سے ٹھکراتا ہے کہ الامان نجدی اور ہند کی بات ایسے عذر قبول کرتا ہے جیسا کہ بجو اور گوہ کو۔ اور ثابت ہوا کہ جو فرقہ یہ عقیدہ رکھے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کا کوئی فائدہ نہیں وہ مکذب قرآن ہے۔

کیوں وہابیو! بتاؤ؟ قرآنی قانون سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ہوا یا ناں اور وہابی فرقہ مکذب قرآن ثابت ہوا یا ناں۔

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فائدہ دیا یا ناں اب آگے قرآنی آیت سے فقیر ثابت کرتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نقصان بھی دیتے ہیں۔

marfat.com

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جس شخص کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع پہنچتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھی ضرور نفع پہنچتا ہے۔

(۶) التوبہ ۱۱/۱۲۹ { لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے پیدا ہوئے تمہاری تکلیف آپ پر گوارہ نہیں تم پر بڑے حریص ہے ایمانداروں کے ساتھ ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا ذکر فرماتے ہوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخلوق خداوند کریم کو چار فائدوں کا ذکر فرمایا اور آپ کی چاروں صفات کا ذکر فرمایا۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے خواہ تم کسی زمان و مکان میں ہو۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم پر بڑے حریص ہیں کہ تم میری اتباع میں آجاؤ (ب) جہنم کی آگ سے بچ جاؤ (ج) آپ کی تمام امت جنت میں جائے (د) میری امت کی زیادتی ہو کمی نہ رہے۔

(۳) ایمانداروں کے لئے آپ کا نفس ہر وقت شفیق ہے اور ان پر ہر وقت شفقت کرتے رہتے ہیں۔

(۴) ایمانداروں کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت رحم کرنے والے ہیں۔ آپ کا رحم ہر وقت ہر ساعت ہر مومن پر ہے۔

marfat.com

یقیناً وہ ابدی ناری ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے وہ اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے وہ ابدی ناری ہے یہ حکم خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ نقصان نہیں کر سکتے وہ مکذب قرآن ہے کیونکہ آپ کی نافرمانی وگستاخی ابدی دوزخی بنا دیتی ہے جس کی کوئی عبادت نیکی قبول نہیں بلکہ مردود ہے ملاں جی اس سے زیادہ اور کیا بگڑے ؟۔ یہ ہے مختصراً تمہارے اس عقیدے کا رد جو تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کفار مکہ کو تو کچھ وقت کے لئے اندھا بنا دیا اب تمہیں رحمۃ للعالمین کی رحمت کا کیا قدر تمہیں تو نوح علیہ السلام جیسا نبی درکار ہے۔

ایمانداروں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ احادیث سے

(۱) ابوداؤد شریف ۲/۳۲ } حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا یعقوب یعنی الاسکندرانی عن عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد اللہ قال شہدت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاضحیٰ فی المصلیٰ فلما قضیٰ خطبتہ نزل من منبرہ وأتی بکبش فذبحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ قال بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی =

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر عید گاہ میں حاضر ہوا۔

marfat.com

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکرین کو نقصان دینا قرآن مجید میں،

(۷) الانفال ۹/۲ { وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے کفار کو کنکریاں ماریں وہ آپ کی مار نہ تھی بلکہ اللہ تعالےٰ کی مار تھی۔

کیوں جی وہابی ملاؤں ؟ بتاؤ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں کنکریاں پھینکیں جب وہ حملہ آور ہوتے ہیں تو اندھے اگر واپس لوٹتے ہیں تو نظر آتا ہے اب یہ کفار کی آنکھوں کو نقصان کس کے ہاتھ سے پہنچا اور رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو ایسا کر دیا گیا اگر کہو کہ نبی علیہ السلام کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تو یہ طاقت خداوندی کا انکار ہے کیونکہ دست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں کرشمہ خداوندی موجود ہے جس نے کفار کی آنکھوں کو نقصان پہنچایا تو ثابت ہوا کہ کفار کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقصان نہ کرنے کا عقیدہ رکھنے والا قرآن خداوندی کا مکذب ہے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مار اللہ تعالےٰ کی مار ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نقصان پہنچانا اللہ تعالےٰ کا نقصان پہنچانا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آپ نقصان نہیں پہنچا سکتے وہ طاقت خداوندی کا منکر ہے اور جو طاقت خداوندی کا منکر ہے وہ خداوند کریم کا منکر ہے۔

(۸) الجن ۲۹/۲ { وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ اور جو شخص اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا

marfat.com

منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابی معاذ اللہ مردہ سمجھتا اور کہتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیار کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ جبرائیل علیہ السلام کا شاگرد سمجھتا ہے مسلمان کے کھانے پر قرآن مجید پڑھا جائے تو وہابی کے لئے حرام ہے "کچھوا" خارپشت اور بجو وہابی کی محبوب خوراک معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام سے علمی طاقت میں کم سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گناہ کبیرہ کا مرتکب اور غلطیوں کا حامل سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوب شی کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے۔ وسلموا تسلیما فرمان خداوندی کا مکذب ہے کا منکر عزت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت منکر۔

اللہ تعالےٰ اس فرقہ وہابیہ نجدیہ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے قبر میں بھی فائدہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محب کو ضرور پہنچے گا وہابی محروم رہیگا حشر میں مصطفےٰ صلے علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی نہیں اسکتا کیونکہ مخالف ہے اور جھنڈے تلے نے سے فائدہ پہنچے گا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نفع نقصان دینا

بخاری شریف ۲/۹۴۳ — وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ سعد بن ابی وقاص

بخاری شریف ۱/۱۷۳

marfat.com

جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو پورا کیا اپنے منبر سے اترے تو ایک مینڈھا لایا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ قربانی میری طرف سے ہے اور میرے اس امتی کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

قیامت کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ہر امیر کے ساتھ اس کی قربانی کھڑی ہو گی لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر غریب و مسکین کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کھڑی ہو گی۔

بتاؤ وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ مسکین اُمتیوں کو ہر وقت پہنچا یا نہ ؟

اور وہابیوں کا عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی فائدے سے یا نفع کے مالک نہیں یہ عقیدہ ازروئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹا ثابت ہوا یا نہ ؟ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرو دنیا میں تم امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج تمہاری مسجدیں اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ کنویں کھانا پینا رشتہ داری نماز اوقات نماز روزہ اوقات روزہ کلمہ اور زکوۃ الگ تمہارا وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نفع کے مالک نہیں لہٰذا قبر میں آپ کی پہچان سے محروم وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہچان کر سکتا ہی نہیں کیونکہ دنیا میں تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت رہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع نقصان کا وہابی منکر لہٰذا شفاعت سے محروم روضہ اطہر پر سفر کر کے جانے کا منکر آپ کے درود شریف کا منکر ذکر میلاد شریف کا منکر آپ کی طرف سے کوئی اُمتی صدقہ خیرات کرے تو وہ کھانا وہابی کے لئے حرام ہو گیا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا منکر یا رسول اللہ کہنے کا

marfat.com

(۳) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴ ترمذی شریف ۲/۶۶ مستدرک ۲/۳۸۲ ابوداؤد الطیالسی ۲۷۰

حدثنا سلیمن بن حرب نا بسطام بن حدیث عن اشعث الحدانی عن انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ شفاعتی لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ =

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے بھی میری سفارش ہو گی۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے کبیرہ گناہ مثلاً زنا چوری اللہ کے سوا سجدہ کرنے والوں کو سفارش کر کے چھڑائیں گے جہنم سے بچائیں گے اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع امت کو ضرور پہنچتا ہے اور پہنچتا رہے گا گو کبیرہ گناہوں کے مرتکب کیوں نہ ہوں اور یقینی امر ہے کہ جس کو آپ نے اپنی شفاعت سے محروم کر دیا وہ کبھی ناجی نہیں ہو سکتا خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اُمت کو نفع و نقصان دینا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا منکر حدیث کا کوئی علاج ہی نہیں۔

(۴) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴

حدثنا مسدد نا یحییٰ عن الحسن بن ذکوان قال نا ابو رجاء قال حدثنی عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم فَیُدْخَلُوْنَ الْجَنَّةَ وَیُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِیِّیْنَ =

marfat.com

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرمایا شاید تو پیچھے چھوڑے گا حتیٰ کہ نفع پکڑیں گے تیرے سبب کئی تو ہیں اور تیرے سبب دوسرے مخالفین نقصان اُٹھائیں گے۔ اے اللہ میرے اصحاب کی لغزشیں درگزر فرما اور ان کو بدلنے سے بھی بچا۔

کیوں جی اہلحدیث بننے کا دعویٰ کرنے والو اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث ہے تو بخاری شریف کی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابی کو فرمایا کہ تجھ سے پیچھے آنے والے ایسے پیدا ہوں گے کہ تیری برکت سے کئی قوموں کو نفع پہنچے گا اور جو مخالفین ہوں گے ان کو تیری مخالفت کی وجہ سے نقصان پہنچے گا اگر واقعی تمہارا مذہب سچا اہلحدیث ہے تو مذہبی تقلید کو ترک کرتے ہوئے ایمان درست کرو گے کہ واقعی اللہ کے بندوں کی برکت سے نفع پہنچتا ہے اور ان کی مخالفت کی وجہ سے نقصان جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے افراد سے بعض افراد کو نفع پہنچتا ہے اور بعض کو نقصان تو آقا و مولےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے امت کو کیسے نفع نہیں پہنچ سکتا اور ان کی مخالفت یا گستاخی سے نقصان کیوں نہیں پہنچ سکتا تو تمہارا یہ عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امت کو کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی آپ نفع پہنچا سکتے ہیں ایسے ہی نہ آپ کی گستاخی" نافرمانی اور مخالفت نقصان دے سکتی ہے تو یہ قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صراحۃً خلاف ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا دشمن و مبغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور مخالف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسلام سے خارج ہے۔ اللہ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ =

marfat.com

اَعْمَالُکُمْ فَاِنْ رَاَیْتُ خَیْرًا حَمِدْتُ اللّٰہَ وَاِنْ رَاَیْتُ شَرًّا اسْتَغْفَرْتُ لَکُمْ (ابن سعد عن بکر بن سعد)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے تم حدیث بیان کرتے ہو اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے پھر جب میرا وصال ہو جائے گا میرے وصال کے بعد بھی تمہیں فائدہ ہو گا کیونکہ تمہارے اعمال میرے پاس پیش کئے جائیں گے تو اگر میں نے نیکی دیکھی تو میں اللہ تعالےٰ کی تعریف کروں گا۔ اور اگر میں نے تمہارے بُرے اعمال دیکھے تو تمہارے لئے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگوں گا۔

آہ ہا آہ ہا بولو وہابیو آمنا

دیکھا میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اب انصاف تم پر ہے۔ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہ کے حکم خداوندی تسلیم کرتے ہو یا نہیں ؟ او اہلحدیث کہلانے والو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ں از وصال اور بعد از وصال نفع و نقصان کے مالک ہوئے یا نہ ؟ اب یہ مذکورہ بالا یث اور مومن کا عقیدہ ہم نے تو تسلیم کیا ہوا ہے اب تمہارے امتحان کا وقت ہے تے ہیں کہ مذہب حقہ کو تسلیم کرنے والے ہو تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع اور ان کے قائلین بن جاؤ گے تو اہلحدیث کہلا سکتے ہو ورنہ نہیں اگر محض دھڑے بندی کا ہے تو سر پھیر دو گے ایسے لوگوں کے لئے رب العزت نے فرمادیا ہے۔ اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُہٗ جَہَنَّمُ - اٰمِنُوْا اَوْلَا فَوْرِمِنُوْا۔

مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ اس فرقہ وہابیہ سے بچ جاؤ یہ منکرین توحید لامکانی کو مکانی

عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ ایک قوم دوزخ سے نکلے گی تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے اور اُن کا نام جہنمیوں کے نام سے پکارا جائیگا۔

یہ ہے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپ دوزخ سے دوزخیوں کی ایک گنہگار قوم کو نکالیں گے پھر جنت میں ان کو داخل کیا جائے گا بسیں گے جنت میں لیکن ان کو جنت میں بھی جہنمی ہی کہکر پکارا جائے گا۔ جیسا کہ مہاجرین کو خواہ کتنا عرصہ ہی گزر جائے اولاد در اولاد مقیم ہو جائیں لیکن مہاجرین کے نام سے ان کو پکارا جاتا ہے ایسے ہی جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنت میں داخل کئے جائیں گے ان کو جنتی لوگ جہنمی کہہ کر ہی پکاریں گے گو وہ جنت میں ہی مقیم ہوں گے کیونکہ وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنتی ہوں گے پہلے وہ جہنمی ہی تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبل از وصال اور بعد از وصال فائدہ دینا:

(۵) جامع صغیر ۲/۱۲۵ { حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ (الحدیث عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی میں بھی تمہیں میرا فائدہ ہے اور میرے وصال کے بعد بھی تمہیں میرا فائدہ ہے۔

جامع صغیر ۲/۱۲۵ مجمع الزوائد ۹/۲۴ { حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَ یُحَدَّثُ لَکُمْ فَاِذَا اَنَا مِتُّ کَانَتْ وَفَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ

سیدنا وَمَوْلانا وَھَادِیْنَا وغیرہ یہ قطعاً ثابت نہیں۔ بلکہ جو درود لوگوں کے من گھڑت ہیں مثلاً درود تاج درود لکھی وغیرہ کے ان میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

یہ ہے وہابی مذہب فیتراب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے ثبوت پیش کرتا ہے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیدنا ومولانا

بخاری شریف ۲/۶۱۰ } وَقَالَ لِزَیْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلانا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ چھوٹے کو عزت کے خطاب دینے جائز ہیں بڑے کو اعلیٰ خطابات سے نوازنا کیسے منع ہو سکتا ہے۔

خداوند کریم نے آپ کو سیّد کا خطاب فرمایا

لیٰس اے سید صلے اللہ علیہ وسلم

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سیّد کا خطاب قرآن کریم سے ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کا خطاب خواہ درود شریف میں ہو سنت اللہ ہے۔

نبی کریم سیّد عالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

حلیۃ لابی نعیم ۱/۶۳ } اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کا

marfat.com

سمجھنے والے یہ دشمن رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ گستاخ خداوند کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ اسلام کے دشمن یہ اولیاء اللہ کو بکواس کرنے والے یہ عیاشی کے موجد یہ نجاست کے پتلے قرن شیطان کے پجاری یہ رحمانی بابرکت اوقات کو برا سمجھنے والے اور شیطانی وقت کو پسند کرنے والے یہی ہیں فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع ونقصان کی آیتوں اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اختصار سے کام لیا ہے۔ تاکہ طوالت کی وجہ سے پڑھنے والے تنگ نہ ہو جائیں۔

تمہیں جہنم کے وسط میں لے جائیں گے اگر اسلام کو پسند کرتے ہو تو اس فرقہ کو پس پشت ڈال کر ذکر اللہ اور ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وظیفہ بنا لو تاکہ تمہیں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچے۔

کہدو وہابیو!

نعرہ رسالت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نجات پاؤ گے۔

وہابی عقیدہ ۲۸

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۶

وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سیدنا کہنے کا منکر ہے

فتوی ستاریہ ۳/۳۹ سوال (۳۵۰) درود شریف اصلی کتنے ہیں؟ کسی درود میں لفظ سیدنا ہے یا نہیں؟

جواب: (۳۵۵) ۔ ۔ ۔ عوام میں جو الفاظ مروج ہیں مثلاً اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

من کنت مولاہٗ فھذا مولاہٗ قال رباح فلما مضوا تبعتھم فقلت من ھٰؤلاء قالوا نفر من الانصار فیھم ابو ایوب انصاری رواہ احمد والطبرانی الا انہ قال قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولٰہ فعلی مولاہٗ۔

رباح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک گروہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہارا مولا کیسے ہوں حالانکہ تم بھی عربی ہو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کا مولا ہے رباح نے کہا جب وہ چلے گئے میں ان کے پیچھے ہو لیا میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ انصار کی جماعت تھی ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے۔

حافظ علی بن ابی بکر ہیثمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی اس کتاب مجمع الزوائد میں تین۳ سندوں سے بیان کیا ہے۔

المستدرک ۳/۱۳۴ { وَقَالَ ابن عباس وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَاِنَّ مَوْلَاہُ عَلِیٌّ۔

جس شخص کا میں مولا ہوں یقیناً علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی اس کے مولےٰ ہیں ان احادیث مذکورہ بالا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولا ہونا بھی ثابت ہوا لہٰذا درود شریف میں اور علاوہ درود شریف کے بھی سیدنا و مولانا محمد پڑھ سکتے ہیں۔

marfat.com

سیّد ہوں۔

منافق کو سیّد کہنا منع ہے،

الترغیب والترہیب ۳/۵۷۹

عن بریدہ رضی اللہ عنہ قال وسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولو للمنافق سید فانہ ان یک سید افقد اسخطتم ربکم عز وجل رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد صحیح والحاکم ولفظہ قال اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ وقال صحیح الاسناد۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سید نہ کہو کیونکہ وہ سیّد نہیں ہے تمہارا پروردگار تم پر ناراض ہوگا ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے حاکم کے یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی منافق کو یا سیّد کہتا ہے تو ایسے شخص پر اس کا پروردگار ناراض ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو عجز و انکساری سے اللھم صل علی محمد فرما سکتے ہیں لیکن امت سوائے سید کے کہ نہیں سکتے کیونکہ آپ آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے سید ہیں اب تم سوچو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو یا نہیں اگر ہو تو اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد پڑھا لیا کرو ورنہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔

مجمع الزوائد ۹/۱۰۴

عن رباح ابن الحارث قال جاء رھط الی علی بالربذۃ قالوا السلام علیک یا مولانا فقال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالو سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول

marfat.com

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم مولا ہیں یہ علی بھی اس کا مولا ہے یا اللہ جو علی المرتضیٰ سے دوستی کرے تو اسے دوست بنالے اور جو شخص اس سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن ہو جا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف میں صرف ایک ہی مقام عرض کرتا ہوں کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مولانا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولیٰ ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مولا کہنا سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۹

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۷

مرزائی الہاموں کی ابتدا اور جعلی نبوۃ کی بنیاد وہابیوں سے ہوئی

(۱) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مولفہ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ص ۳

اور فرماتے تھے کہ جب میں الہام کو نہ سمجھتا تھا اور توحید سے بخوبی واقف نہ تھا ایک بار میں اپنے دادا محمد شریف کی قبر کے پاس جو اس دیار میں مرجع اور مقبول انام ہے گیا تو القا ہوا لا الہ غیرک لیکن اس وقت میں نے غلطی کی اور میں نے خیال کیا کہ یہ ورد مجھ کو وظیفہ کرنے کے لئے سکھایا گیا ہے اب میں نے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تھا کہ میرے سوا دوسروں کی طرف رجوع کرنا عبادت اور استعانت میں شرک ہے اکیلے اللہ کی طرف پوری توجہ چاہیئے قبروں پر اس نیت سے جانا کہ میرا فلاں مطلب حاصل

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کو مولینا کہنا

مجمع الزوائد ۹/۱۰۶

وعن جریر قال شھدنا الموسم فی حجۃ الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبلغنا مکانا یقال لہ غدیر خم فنادی الصلوٰۃ جامعۃ فاجتمعنا المھاجرون والانصار فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسطنا فقال ایھا الناس بم تشھدون قالوا نشھد ان لا الٰہ الا اللہ قال ثم مہ قالوا وان محمدا عبدہ ورسولہ قال فمن ولیکم قالوا اللہ ورسولہ مولانا قال من ولیکم ثم مد بیدہ الی عضد علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فاقامہ فنزع عضدہ فاخذ بید راعیہ فقال من یکن اللہ ورسولہ مولاہ فان ھذا مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

غدیر خم کے مقام پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا اذان ہوئی مہاجرین اور انصار جمع ہو گئے ہمارے درمیان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے فرمایا اے لوگو کس کی شہادت دیتے ہو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں لا الہ الا اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کسی کو انہوں نے عرض کیا ان محمدا عبدہ ورسولہ فرمایا تمہارا ولی کونسا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولیٰ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون ولی ہے پھر آپ

marfat.com

میری کتاب ہے اور یہ میرے بندے ہیں پس پڑھ میری کتاب میرے بندوں پر اور یہ بھی الہام ہوتا ہے ولئن اتبعت اھواءھم بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر۔

(۵) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۲۰ | جو الہام اور خوابیں آپ کو کتاب وسنت پر ثابت رہنے اور خلق اللہ کو کتاب وسنت کی طرف جانے اور تقویٰ اور توکل اور صبر اور خشیت اور زہد وقناعت وترک ماسوی اللہ اور انابت اور آپ کے مقام امانت میں پہنچنے اور آپ کی حفظ اور غفران ومغفرت کے وعدہ پر ہوئے ہیں وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچتے ہیں ان کے جمع کے لئے ایک بڑی کتاب چاہیئے۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کا دعویٰ کہ حبیب اللہ قندھاری نے خداوند کو دیکھا

(۶) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ۳۵ | فجر کی نماز کے بعد میں نے رب العالمین کو خواب میں دیکھا۔

کیوں جی وہابیو تم تو کہتے ہو کہ خداوند کریم کا دیدار دنیا میں محال ہے اب تمہارے بڑے نے اقرار کر لیا اب اس پر کیا فتویٰ لگاؤ گے۔ تمہارا بڑا منکر قرآن ہوا یا نہ؟

(۷) سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی ۳۵/۳۶ | اور سکندر پور کے باغ میں جو ہزارہ کے علاقے میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القاء ہوا کہ ایمان کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک نالوں کی طرف مائل ہونے سے پرہیز نہ کیا جائے یعنی اس آیۃ کریمہ کا مضمون الہام ہوا ولا تمدن الی الذین

marfat.com

ہو جاوے توحید میں رخنہ ڈالتا ہے اور کلمہ شہادت یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی کے مخالف ہے۔

مولوی عبدالرحمٰن لکھوی کو الہام

(۲) سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی ۹ — مولوی عبدالرحمٰن بن شیخ محمد بارک اللہ کہ وقت کے عالموں سے مشہور عالم ہیں اور زہد اور تقوی اور صلاحیت میں اپنے زمانے کے امام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنے کے لئے ملک پنجاب سے سفر کر کے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہے گئے راستے میں جو انہوں نے مخالفوں سے کچھ کلمات آنجناب کی نسبت سنے تو حیران ہوئے اسی رات ان کو یہ الہام ہوا فو رب السما والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون دوسری بار یہ الہام ہوا و انہ عندنا لمن المصطفین الاخیار تیسری بار یہ الہام ہوا ان ھوا لا عبد انعمنا علیہ

(۳) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۱۴ — جنگل کی کسی غار میں اکیلے جا کر چھپ گئے اور کچھ مدت پوشیدہ رہے ان دنوں میں یہ الہام ہوا فقطع دابر القوم الذین ظلموا فالحمد للہ رب العالمین اور یہ شعر بھی الہام ہوا ؎ اے مدعی پیچ کہ سرپیچ میشوی من سبزہ دمیدہ زبستان کیستم"

انہی دنوں میں اس کی سلطنت الٹ پلٹ ہو گئی

(۴) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ص۱۵ — بارہا مجھ کو الہام ہوا ہے یا عبدی ھذا کتابی وھذا عبادی فاقرؤ کتابی علی عبادی۔ یعنی اے میرے بندے یہ

marfat.com

یعنی جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل میں ہم نے ڈال دیا ہے اس کو مت بھول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوۃ کے چھیالیس حصوں میں سے اور فرماتے تھے وہلی میں یہ الہام ہوا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا اور فرمانبرداری نہ کر اس شخص کی جو غافل کیا ہم نے اس کے دل کو اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے اور ہے کام اس کا حد سے بڑھا ہوا یعنی غافلوں کی غفلت میں پیروی نہ کر اور یہ بھی القا ہوا کن فی الناس کاحد من الناس یعنی ہو تو لوگوں میں جیسے دوسرے لوگ ہیں اور القا ہوا اگر وقتے غفلت شد تدارک آن وقت دیگر لازم است یعنی اگر وقت غفلت ہو جاوے تو دوسرے وقت میں اس کا تدارک لازم ہے۔

(۸) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۳۶

اور فرماتے تھے تین بار الہام ہوا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا اور واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگوں کے حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھے طرف اس کی راہ کی اور فرماتے تھے الہام ہوا ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ یعنی اور البتہ جلدی دے گا تجھ کو رب تیرا پھر تو خوش ہو جاوے گا اور فرماتے تھے الہام ہوا الم نشرح لک صدرک یعنی کیا نہیں کھولا ہم نے سینہ تیرا۔

وہابیو! تمہیں اس خاص پینے کی قسم ذرا انصاف سے کہنا کہ تمہارے مولوی محمد عبداللہ صاحب نے پہلے الہاموں کی ابتدا کی اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو راستہ مل گیا کہ اگر یہ الہامی سلسلہ ہو سکتا ہے جاری ہے تو نبوت بھی جاری ہو سکتی ہے

marfat.com

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور ظالم کی تعریف ان لفظوں سے معلوم کرائی والظالمون هم الذين يخالفون عن امره بهم ثم لا يتوبون یعنی ظالم وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ارشادوں کی مخالفت کرتے ہیں اور باز نہیں آتے اور جن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے ان کو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغداوة والعشي يريدون وجهه اور فرماتے تھے کہ الہام ہوا فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علينا بيانه یعنی جو کچھ الہام ہوتا ہے اس کے لفظ یاد رکھ اور اس کا بیان کرنا اور تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے الہام ہوا واما من خاف مقام ربه الاية یعنی وہ شخص کہ ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور یہ الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل خود مطالعہ کردہ باش مبادا کدورتے از ماسوی بنشیند یعنی ہمیشہ اپنے دل میں جھانکتے رہو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کدورت بیٹھ جاوے اور شہر دہلی میں یہ الہام ہوا ولا تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحيوة الدنيا اور مت پھیلا اپنی آنکھیں طرف ان کی کہ فائدہ دیا ہم نے ساتھ اس کے بھانت بھانت لوگوں کو زندگانی دنیا کی تازگی سے اور باغ سکندریہ میں یہ الہام ہوا قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَاَوْلَادِكَ وَاَتْبَاعِكَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنی کہدے اپنی بیبیوں اور اولاد اور تابعداروں کو کہ کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے تابعدار ہو کر اور اس کے اخیر میں یہ الہام ہوا انا حبيبك وانيلك فلا تحزن یعنی میں تیرا مددگار ہوں تو غم نہ کھا اور یہ بھی الہام ہوا ما اودعت فی قلبك فاروه يا المومن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة

marfat.com

ہوا کہ فرقہ وہابیہ خداوندی ہلاکت کی زد میں پڑا ہوا ہے اور پھر کتاب اللہ کو تغیر و تبدل کرنے والا بھی فرقہ وہابیہ ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب الٰہی کا مستحق بھی فرقہ وہابیہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی عذاب الٰہی کا مستحق یہی فرقہ وہابیہ نجدیہ موجود ہے۔

ال عمران ۳/۸ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

اور بے شک بعض ان سے اپنی زبانی لکھ لیتے ہیں تاکہ تم اس کو کتاب اللہ سے یقین کرو حالانکہ وہ کتاب اللہ سے نہیں ہے اور وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں۔

اللہ تعالےٰ نے یہ وہابیوں کے الہاموں کا پول نکال دیا اور رب العزت نے واضح فرما دیا کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کا نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم مکمل کتاب ہے اس کے بعد کسی تحریر یا الہام کی ضرورت نہیں فرمان خداوندی ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ میں نے آج دن سے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔

کیوں جی وہابیو کتاب اللہ کی تحریف میں بھی تم سبقت لے گئے اور اپنے ہاتھوں سے لکھ کر خدائی الہاموں کا دعویٰ کر کے تم نے مرزائیوں سے فوقیت حاصل کر لی اب تم سوچو کہ تمہارا فرقہ عند اللہ کیسا ہے اور مرزائیت کے بانی تم ہی ہو یا ناں۔

---

marfat.com

مرزا غلام احمد صاحب نے بعد میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تو نبوت کی ابتدا پہلے وہابیت سے ہوئی اب قیامت تک جتنے مرزائی ہوں گے اُن سب کے کفر کا بوجھ وہابیت پر ہے۔ جیسا کہ قابیل نے سب سے پہلے قتل کی ابتدا کی تو رب العزت نے فرمایا فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا قیامت تک جتنے قتل ہوں گے۔ جتنا عذاب ہر قاتل کو ہوگا اتنا ہی ان سب کا عذاب قابیل پر ہوگا۔

او مرزائیت کے بانیو تم فرقہ وہابیہ تو اسلام میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

خُدائی فیصلہ

البقرہ ۱/۱۹ { فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ۔

ان لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے کچھ لکھ لیتے ہیں پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے تاکہ اس کے کچھ پیسے بٹوریں جو ان کے ہاتھوں نے لکھا ہے ان کے لئے ہلاکت ہے اور جو وہ عمل کرتے ہیں وہ بھی ان کے لئے ہلاکت کا باعث ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے لئے ویل کا اعلان فرمایا ہے جو خود لکھ کر اعلان کرتے ہیں کہ یہ الہام خداوندی ہے تاکہ ہمارے فرقے کی اشاعت ہو اور میرے الہاموں کی کتابوں کو میرا فرقہ خریدے اور فخر کریں کہ ہمارے فرقے میں بھی خداوند کریم کی طرف سے الہامی مولوی ہیں تو رب العزت کے ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت کی خوش خبری فرمائی تو معلوم

marfat.com

علیہ وسلم کی عزۃ ہے اور ایمان داروں کی عزۃ ہے۔

لیکن منافقین نہیں جانتے او وہابیو اللہ تعالےٰ خالق انبیاء اللہ اور ایماندار دل کو معزز بنا کر ان کی عزۃ کا اعلان کرے اور جن کو رب العزۃ نے تمام مخلوق سے اعلیٰ ترین عزۃ عطا فرمائی وہابی ان کو رب العزۃ کی بدترین مخلوق سے بھی زیادہ ذلیل کہے اور اس کے متبعین اس کو توحید سمجھیں تو یہ اس فرقے کے کفر کی دلیل واضح نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی لئے رب العزۃ نے ایسے لوگوں کے متعلق فیصلہ فرمایا وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لیکن منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عزۃ نہیں جانتے ولی اسمٰعیل صاحب بموجب اس آیۃ قرآنی منافق ثابت ہوئے۔

بھلا بنی وہابیو میں ایک مسئلہ تم سے دریافت کرتا ہوں کہ عاص بن وائل سہمی نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کہا کہ اس کے پیچھے تو نام لینے والا کوئی نہیں تو غیرت خداوندی جوش میں آئی اور فرمایا۔

دوسرا جواب

(۲) اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کثرت عطا کر دی آپ اپنے رب کریم کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے اور آپ کا دشمن وہی ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔

کیوں بنی وہابیو اب بتاؤ عاص نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خسیس کلمہ استعمال کیا تو اللہ تعالےٰ نے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بالاتر فرماتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میں نے آپ کو ہر قسم کی کثرت عطا کر دی فضائل میں ساری کائنات

marfat.com

وہابی عقیدہ ۳۰

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۸

وہابی خداوند تعالٰے کے اشرف المخلوقات کو تمام کائنات سے حقیر سمجھتا ہے

تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی ۱۶

اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

محمد عمر اس مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کو یقین ہے کہ خدا کے روبرو قوم چمار جو ابوجہل، ابولہب، فرعون و شداد سے کفر میں زیادہ اکفر اور نجاست میں بدتر ہیں انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام، اولیاء اللہ اور ملائکہ ان چماروں سے بھی معاذ اللہ زیادہ ذلیل ہیں ان کا عند اللہ کوئی وقار نہیں اور انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام، اولیاء اللہ اور ملائکہ جن کی عزۃ قرآن کریم میں صراحۃ مذکور ہے ان کی توہین کا ایک نجدی ہے۔

اللہ تعالٰے کی تمام مخلوق میں عزۃ و وقار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر اولیاء اللہ کا پھر ایمان والوں کا۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

خدائی فیصلہ

(۱) اَلْمُنٰفِقُوْنَ ۲۸/۱ { وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اللہ تعالٰے کی عزت ہے اور رسول اللہ صلے اللہ

marfat.com

لے اسی جواب کا مستحق ہے اور جس پر دنیا میں یہ فتویٰ خداوندی ثبت ہوا وہ عالمین میں رسوا
ر ابتر ثابت ہوا۔ یہ گستاخانہ الفاظ انبیاء علیہم السلام کے حق میں ابلیس مزدود شداد
ر فرعون نے بھی استعمال نہیں کئے اور مخلوق کے سب سے بڑے گستاخ کو پیشوا
ر رہبر صادق ماننے والے کے متبعین بھی اسی زمرے میں شامل ہیں اور ہوں گے
ن سب گستاخان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقتداؤں اور مقتدیوں کا ٹھکانا
ہ تعالےٰ کے نزدیک ابلیس مزدود، شداد اور فرعون سے بدتر ہوگا فافہم وتدبر۔

تیسرا جواب

) اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ وَاَنْذِرْ
عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنے بہت قریبی
رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے تو آپ نے اپنے سب قریبی قبائل کو جمع
کرکے احکام الٰہی کی تبلیغ فرمائی تو ابولہب جس کا نام عبدالعزیٰ تھا کہنے لگا کہ جس
انگلی کے اشارے سے آپ نے ہمیں تبلیغ کی ہے وہی معاذ اللہ ٹوٹ جائے
تو رب العزۃ نے آپ کی ایک انگلی کو برا سمجھنے کا رد کئی جوابات سے فرمایا۔
تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ اے ابولہب تیرے دونو ہاتھ تباہ ہوں۔
) وَتَبَّ ابولہب خود تباہ ہو۔
) وَمَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ ابولہب کا مال بھی عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے گا۔
وَمَا كَسَبَ ابولہب کے اعمال بھی نہ بچا سکیں گے۔
سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ دھکتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا۔

marfat.com

سے کثرت عطا کردی عہدے میں امت تمام امتوں سے زیادہ بنادی لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کی حکومت عطا فرمادی وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ سے تمام عالمین کے لئے رحمت مقرر کردیا جو شخص اپنے حکم "آقا و مولیٰ عالمین کی رحمت کو چمار سے زیادہ ذلیل کہے ثابت ہوا کہ یا تو ایسا شخص عالمین سے خارج ہے یا عالمین میں ذلیل ترین ہے کیونکہ خداوند کریم کی عزیز ترین مخلوق کو جس کی نگاہ میں ذلیل ترین نظر آئے ایسا وجود کائنات میں ذلیل ترین ہے۔

عاص نے جب شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعتراض کرتے ہوئے آپ کے شان میں ذلت کے اظہار کا کلمہ استعمال کیا تو رب العزۃ نے (۱) عاص کو دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرار دیا (۲) اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس دشمن رسالت کو خود جواب دیا فرمایا هُوَ الْاَبْتَرُ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے شان میں ذلیل کلمہ کہنے والا ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ترین ہے اور منقطع النسل ہی مرے گا اس کی نسل میں آگے نشو نہیں ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خفیف کلمہ استعمال کرنے والا میرے نزدیک میری تمام کائنات سے زیادہ ذلیل ہے اب وہابیو تم بتاؤ کہ تمہارے مولوی اسمٰعیل دھلوی نے رب العزۃ کی بڑی مخلوق جس میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام اور ملائکہ بھی شامل ہیں چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہہ دیا اس کے الفاظ سے پہلی بات تو یہ ثابت ہوئی کہ اسمٰعیل دھلوی اور اس کے متبعین وغیرہ تمام انبیاء علیہم السلام، تمام ملائکہ اور اولیاء اللہ اور تمام مومنین ضروری اور یقینی ہیں دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذلیل ترین مخلوق سے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور قیامت تک جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخانہ کلمہ کہے گا وہ رب العزۃ

marfat.com

سرے مل جاتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ قریب کا نگر سی ملاؤ بتاؤ چمار کو خداوندی قرب حاصل ہے یا ہوا یا ہوگا ؟ تمہارا تمام فرقہ وہابیہ چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذلیل ترین گستاخ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو ہر نجس چیز کا حامل بنا دیا ہے بدن نجس، خوراک نجس لباس نجس، مقام نجس، عبادۃ الٰہیہ سے محرومی اور خداوند کریم کے دربار میں راندے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا بھی نہیں مانگ سکتے اور نہ ہی اس فرقے کی دعا منظور ہوتی ہے اس کی دلیل ان کے چہروں سے عیاں ہے مسلمان ان کو دور سے ہی پہچان لیتے ہیں۔ دنیا میں بھی ان کی مسلمانوں سے علیحدگی قیامت میں بھی یہ فرقہ علیحدہ ہی پہچانا جائے گا اور جہنم میں بھی ان کو رب العزت علیحدہ ہی ڈالے گا۔ کیونکہ رب العزۃ کی قریب ترین مخلوق کی اس فرقہ نے ذلیل ترین گستاخی کی ہے۔ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

اولیاء اللہ کا شان رب العزت کے نزدیک

(۱) یونس ۱۱/۲ } اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

خبردار بے شک اللہ تعالےٰ کے اولیاء پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے اولیاء اللہ مومنین اور خدا سے ڈرنے والے ہو سکتے ہیں ایسے لوگوں کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک ہو اللہ تعالےٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے یہی ۝

marfat.com

(۶) وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ابولہب کی بیوی لکڑیاں ڈھوتی ہے۔ جس کا کوئی وقار نہیں۔

(۷) فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اُس کی گردن میں کھجور کی رسی ڈال کر پھانسی دی گئی۔

رب العزت نے ابولہب کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی کے متعلق گستاخی کا کلمہ کہنے سے اتنی سزائیں سنائیں تو جو شخص آپ کی ذات مطہرہ کا گستاخ ہو بھلا اس کے متعلق تو قصر جہنم کا ٹھکانہ بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک کم ہوگا۔

ابولہب نے تو صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی سے گستاخانہ کلمہ استعمال کیا جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کے متعلق اس سے بڑھ کر گستاخی کا کلمہ استعمال کرے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابولہب سے بھی زیادہ گستاخ اور سزاوار ہے۔

اب وہابیو بولو کہ فرقہ وہابیہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کفار مکہ سے بھی بدتر ہے یا نہ؟

رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے زیادہ عزت بخشی

(۴) یوم میثاق میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع بنا دیا اور لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ کا حکم ثبت فرما دیا جس کی وضاحت مقیاس نبوت میں بیان ہو چکی ہے۔

(۵) معراج شریف کی رات رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ عزت عطا فرمائی جو تمام مخلوقات سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی جس کا مفصل واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے ایک جملہ ہی کہہ دینا ایمانداروں کے لئے کافی ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا قرب حاصل ہوا جیسا کہ دو کمانوں کے

marfat.com

میں نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو عزۃ دی ہے تو ان کے دشمنوں کو ذلیل بھی میں ہی کروں گا۔

اے وہابیو! تمہارا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ خداوند کریم کے شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی وہابی کا یہ سراسر جھوٹ اور کفر ہے کیونکہ شان خداوندی ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ شان خداوندی نے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کو عزت و فضیلت عطا فرمائی اولیاء اللہ کو مذکورہ آیت میں ذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سے عزۃ بخشی اب ان آیات قرآنیہ کا مکذب مولوی اسمٰعیل دہلوی یہ دعوےٰ کرے کہ وہ خدا کے شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے تو مولوی اسمٰعیل مکذب قرآن کریم ہے منکر خداوند کریم انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کے شان میں ایسے ذلیل کلمات تو ابوجہل ابولہب ہندو عیسائی نے بھی آج تک استعمال نہیں کئے۔

فقیر نے قرآن کریم سے عزۃ انبیاء علیہم کا ذکر سنا دیا اور اولیاء اللہ کا شان بھی قرآن کریم سے بیان کر دیا۔ اب بھی اگر کوئی وہابی تسلیم نہ کرے اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو ہی اپنا پیشوا سمجھے تو وہ بھی اسی زمرے میں شامل ہے موت یاد کرو اور خداوند کریم کے عزیزوں کو عزیز یقین کرو اور ذلیلوں کو ذلیل سمجھو اور خداوند کریم کے عزیزوں کو ذلیل سمجھنے والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔

---

marfat.com

بہت بڑا مرتبہ ہے۔ دشمنوں کی نکتہ چینی آپ کو غمناک نہ کرے بے شک تمام عزتیں اللہ کے قبضے میں ہیں۔ وہ بڑا ہی سننے والا بڑا ہی جاننے والا ہے۔

(۱) اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کا شان بیان فرمایا ہے۔

(۲) اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں کسی قسم کا غم اور خوف نہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے درجہ ولایت صحیح العقیدہ ایمانداروں متقیوں کو حاصل ہوتا ہے بدعقیدہ بے ایمان بے حیا گستاخ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا جس فرقے جماعت اور مذہب میں ولی اللہ نہیں وہ باطل ہے حق نہیں

(۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک کا پیغام ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے اللہ تعالیٰ وعدے کا پختہ ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ ولایت بہت بڑا عظیم الشان مرتبہ ہے۔

(۷) اولیاء اللہ پر نکتہ چینی کرنے والوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

(۸) انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور دیگر مومنین کی عزۃ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور کوئی نہ عزۃ دے سکتا ہے نہ چھین سکتا ہے نہ کم کر سکتا ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ ہر دوست و دشمن کی بات فوراً سننے والا ہے اور اسے فوراً معلوم بھی ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو اس آیتہ کریمہ میں تھپکی دی ہے اور دشمنان رسالت و ولایت سے بے فکر رہنے کی تسلی دی کہ یہ منکرین رسالت و ولایت تمہارے مراتب میں فرق نہیں کر سکتے اور نہ ہی ذلت کی طرف لے جا سکتے ہیں کیونکہ تمام کی عزتیں میرے قبضے میں ہیں میں وحدہٗ لاشریک ہوں جب

marfat.com

اعمال فرقہ وہابیہ

اسلامی نگاہ میں

marfat.com

مذکورہ آیت خداوندی سے اولیاء اللہ کا وجود دنیا میں صحیح اور بہترین ثابت ہوا

اللہ تعالےٰ سے دوستی سچی ہے

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۔ یہاں اللہ تعالےٰ کی دوستی حق سچ ہے۔

قرآن کریم میں اولیاء اللہ کا ذکر خیر فرض ہے

مریم ۱۶ } وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مریم علیہ السلام کا ذکر خیر فرمایئے۔

الکہف ۱۶/۱۱ } يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے فرما دیجئے اسکا ذکر خیر میں تم پر پڑھتا ہوں

اولیاء اللہ پر ملائکہ سلام پڑھتے ہیں

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

قیامت کے دن اولیاء اللہ سے حساب نہیں لیا جائے گا

مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

اولیاء اللہ سے ایک ذرے کا بھی حساب نہ لیا جائے گا

بلو وہابیو! اللہ تعالےٰ نے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے دوستی کا دعویٰ فرمایا۔ ان کو دنیا میں بے غم و بے خوف قرار دیا ان کے ذکر خیر کو قرآن کریم سے بیان کرنا فرض بنا دیا انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو قیامت کے حساب سے ممتاز کر دیا اب فرقہ وہابیہ ان کو معاذ اللہ خداوند کریم کی بدترین مخلوق چار سے بھی زیادہ ذلیل کہے تو ایسا فرقہ مکذب قرآن کریم منکر خداوند کریم اور دشمن انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ ثابت ہوا۔

marfat.com

اور اللہ تعالےٰ پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں کا انجام جہنم ہے کیونکہ جنت میں نہ گندگی ہے نہ ہی نجس شخص وہاں داخل ہو سکتا ہے۔

بتاؤ وہابیو تم گندی چیزوں کو زیادہ پسند کرتے ہو مثلاً ٹٹی منی خنزیر اور کتے کا عرق پانی ایک لڑتم فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ سے دائم المریض ہو دوسرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عناد سے فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا کے قانون نے وہابیوں کی پلیدی کو زیادہ کیا اِلٰی رِجْسِهِمْ یہ تمہاری جسمانی پلیدی کی دلیل ہے۔ تو فرقہ وہابیہ کی باطنی اور ظاہری پلیدی مل کر دونوں پلیدیوں کا ذکر رب العزۃ نے قرآن پاک میں فرمادیا فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ یہ محض تمہارا وہابیوں کا ہی حصہ ہے اور تمہیں ہی مبارک رہے۔

التوبہ ۱۱/۱۳ } لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

البتہ مسجد کی بنیاد تقوے پر رکھی گئی ہے زیادہ بہتر ہے کہ ابتدار سے ہی آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پاک ہونے والوں کو دوست بناتا ہے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس مسجد میں پاک لوگ نماز پڑھتے ہوں مسلمانوں کو اس میں نماز پڑھنے کا حکم ہے جو ٹٹی کو پسند کرتے ہیں ٹٹی بھرے جوتوں کو صرف زمین پر رگڑ کر ہی مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں وہ نجس لوگ ہیں ان کی مسجدیں پلید ہیں اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ٹٹی بھرے جوتے صرف زمین پر رگڑ کر بمع جوتوں کے مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں یقیناً وہ ٹٹی کر کے اپنی دبر کو صرف ڈھیلے سے ہی صاف کرنے کو کافی سمجھتے ہیں۔

marfat.com

وہابی عقیدہ ۳۱

وہابی نجاست ۱

وہابیوں کے نزدیک وہابی پاخانہ پاک ہے

عرف الجادی ۱۱ } وطہارت پاپوش آلودہ بنجاست ہمیں سرد نش بزمین است دلیں دوراں نماز گذاردن وبمسجد در آمدن رواست ۔

گندگی سے لبریز جوتے کا زمین سے رگڑنا ہی پاک کر دیتا ہے یہی کافی ہے اور اس میں نماز ادا کرنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے ۔

وہابیوں کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی مسجد میں پاکیزہ مسلمانوں کو نماز پڑھنا بلکہ داخل ہونا منع ہے تاکہ نجاست غلیظہ سے بچ جائیں ۔

فیصلہ خداوندی

التوبۃ ۱۱/۱۲۶ } وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو زیادہ کرتی ہے ان کو گندگی پر گندگی اور وہ کفر کی حالت میں مرتے ہیں ۔

اس آیۃ کریمہ سے واضح ہوا کہ جن کے دلوں میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بغض وحسد ہے وہ بیمار ہیں وہ گندگی ہی گندگی کو پسند کرتے ہیں اور گندگی میں ہی تجاوز کرتے ہیں

marfat.com

(۲) فقہ محمدی کلاں ۱۴۱ } لیکن صحیح قول یہی ہے کہ منی پاک ہے۔ (اسی صفحہ پر لکھا ہے) اور صواب یہ ہے کہ دونوں کی منی پاک ہے (یعنی مرد وعورت کی)

(۳) فتوی نذیریہ ۱/۱۹۰ } بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ منی پاک ہے سبحان اللہ! وہابیوں کا بدن اور کپڑے منی سے لگ وضو یا غسل کتے خنزیر اور گندگی وغیرہ کا معرق پانی ہو ٹٹی بھرے جوتے اور دبرخض مٹی سے صاف ہو وہابی اس ہیئۃ کذائیہ میں دربار خداوندی میں پیش ہونا پسند کرتا ہے۔ ایسے لطف سے تو بھنگی، ہندو، عیسائی، یہودی اور گلڑے بھی محروم ہیں۔

(۴) الروضۃ الندیۃ ۱۳ } وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ۔ حق بات یہ ہے کہ منی کا اصل پاکیزہ ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہابیوں کے لباس وغیرہ سے بھی پرہیز کریں کیونکہ منی سے لبریز ہوتے ہیں اسی لئے وہابی لوگ اپنی مسجدیں مسلمانوں سے علیحدہ بنا لیتے ہیں کہ کوئی مسلمان یہ اعتراض نہ کرے کہ وہابیوں نے ہماری مسجد پلید کر دی ہے کیونکہ پہلے مسلمانوں کا یہ وطیرہ تھا کہ اُن کی مسجد میں جب کوئی وہابی آگھستا تو فرش اکھاڑ دیتے کہ اس کی نجاست اینٹوں میں بھی سرائت کر گئی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے بدن اور کپڑے اس سے نجاست غلیظہ کے حامل ہوتے ہیں ترہا تف منی کے مرطوب کپڑوں کو لگا کر اس سے کھانا کھائے گا تو وہابی کا کھانا بھی پلید لہٰذا مسلمانوں کو وہابیوں کے برتاؤ سے پرہیز کرنا فرض ہے۔ جس مذہب میں منی پاک ہے بھلا ان کی عبادت اور نمازوں کا کیا حال تم خود اندازہ لگاؤ نبی کریم

marfat.com

کیونکہ جیسا کہ پاخانہ بھرے جوتے زمین پر رگڑنے سے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے نماز ادا کر سکتا ہے تو پاخانہ بھری دبر کو بھی زمین پر رگڑنے سے صاف کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں یہ ہے وہابی مذہب کا عمل جس کو وہابی اپنی تطہیر سمجھتا ہے تو فرقہ وہابیہ کی مسجدوں میں مسلمانوں کو جانا نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے ایسے ہی وہابیوں کو مسلمانوں کی مسجدوں میں داخل ہونا منع ہے تاکہ مسلمانوں کی مسجدیں نجاست وہابیہ سے پاک رہیں ورنہ یہ لوگ مسلمانوں کی مسجدوں کو اپنے جوتوں کی ٹٹی سے اور منی بھرے تہمت سے پلید کر دینگے صرف مساجد اللہ میں ٹٹی بھرے جوتوں پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ منی بھرے کپڑوں سے بھی داخل ہو جاتے ہیں کیونکہ فرقہ وہابیہ کے نزدیک منی بھی پاک ہے اسی واسطے اس فرقہ وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ اللہ تعالےٰ پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے یہ فرقہ وہابیہ پاخانے اور منی کو استعمال کرنے سے پرہیز نہیں کرتا۔

اب فقیر فرقہ وہابیہ کا منی کے متعلق ان کی کتابوں سے فیصلہ تحریر کرتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۳۲

وہابی نجاست ۲

وہابیوں کے بدن اور برتن منی سے شرعاً پلید ہیں

(۱) عرف الجادی ۱۰ } منی ہر چند پاک است - منی ہر صورت پاک ہے۔
وہابی مذہب میں منی خواہ ذکر سے نکلے یا فرج سے دخول سے یا بغیر دخول کے احتلام سے نکلے یا مشت زنی سے ہر صورت پاک ہے۔

marfat.com

پاک رزق دیا ہے قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پاک چیز کو اللہ تعالےٰ نے کھانے کا بھی ارشاد فرمایا ہے وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے تو کھاتے کیوں نہیں مرد و عورت جمع کرو اور کھا کر لطف اُٹھاؤ اگر منی نہ کھاؤ تو پھر بھی تم قرآن کریم کے منکر ہو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو تمہیں ہم نے پاک رزق دیا ہے کھاؤ۔ تو تمہارا منی کو نہ کھانا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی دلیل ہے۔ پھر فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتے ہیں۔ ان کے لئے کونسی چیز حلال ہے۔ آپ فرمادیجئے پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے پاک چیزیں حلال ہیں۔ مسلمانو! بلاشک محلے کی منی اکٹھی کر کے محلے کے کسی وہابی کو عطا کر دی محلہ دار وہابی کو یہی نعمت کافی رہے گی پھر مَا خَرَجَ مِنَ السَّبِيْلَيْنِ جو دو راستوں سے نکلے مفسد و منحس ہے۔ جس چیز کے نکلنے سے پاکیزگی دور ہو جاتی ہے وہ خود پاک کیسے ہو سکتی ہے اور سنیئے۔

(۲) السجدۃ ۲۱/۱ { ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۔ پھر ہم نے انسان کی نسل کو مخلوط گندے پانی سے پیدا کیا۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی منی کو گندا پانی کہا گیا۔

انسانی تطہیر قرآن کریم میں

(۳) المائدۃ ۶/۲ { مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِطَھُوْرٍ پاک ہونے کے بغیر نماز قبول نہیں اب تم خود سوچو کہ وہابیوں کا نماز پڑھنا صحیح ہے یا غلط۔

منی کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فیصلہ

مسند امام احمد حنبل ۶/۲۳۵ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا یزید قال انا عمرو بن میمون قال اخبرنی سلیمان بن یسار قال اخبرتنی عائشۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَہُ الْمَنِیُّ غَسَلَ مَا اَصَابَ مِنْ ثَوْبِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی بُقْعَۃٍ فِیْ ثَوْبِہٖ ذَالِکَ مِنْ اَثَرِ الْغُسْلِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیشہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو جب بھی منی لگتی تو کپڑا دھوتے پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے آپ کے کپڑے میں دھلے ہوئے کپڑے میں تری کا نشان میں خود دیکھتی۔

قرآنی فیصلہ

(۱) اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے پیدا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے منی کو ماء مھین یعنی گندا پانی فرمایا تم کہیں تمام قرآن کریم میں دکھاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے ماء طھورا فرمایا ہو ورنہ ہم سمجھیں گے کہ تم منکر قرآن کریم ہو پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ تم کھاؤ جو ہم نے تمہیں

marfat.com

جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔

مسلمانو! کفار و منافقین سے اعراض کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کے اعمال کا بدلہ جہنم ہے۔

چونکہ وہابی فرقہ بھی نجس ٹٹی اور منی کو پاک سمجھتا ہے نجاست پسند فرقہ ہے لہٰذا مسلمانوں کو اس فرقہ وہابیہ سے پرہیز کرنا اسلامی فریضہ ہے۔

پلیدی اللہ تعالےٰ نے بے ایمانوں کے لئے پسند فرمائی ہے

۶۔ الانعام ۸/۱۵ { كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اسی طرح اللہ تعالےٰ بے ایمان لوگوں کے لئے پلیدی تیار رکھتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نجاست ٹٹی، منی، بجو، گوہ، بیوی کا دودھ، خنزیر اور کتا وغیرہم اللہ تعالےٰ نے بے ایمانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے ایماندار ہر پلیدی اور نجاست سے پرہیز کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے اور دوست بناتا ہے نجاست کھانے پینے والوں کو نہ پسند فرماتا ہے نہ ہی دوست بناتا ہے اسی لئے وہابیوں سے نہ آج تک کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہے اور نہ ہی ہوتا ہے اور نہ ممکن ہے جب تک توبہ نہ کریں غیر مقلد وہابی۔ نے جب گو، بجو، کچھوا، مگرمچھ، اور بیوی کا دودھ خنزیر اور کتے اور ٹٹیوں کے معرق پانی سے بھرے ہوئے اس اپنے دسترخوان پر چنے تو ہندو، سکھ، بھنگی اور چمار نے بھی اپنی تیار کردہ مٹھائی وہابی کے پاس نذرانہ کر دی تو وہابی نے نذرانے سے اسے بھی شرف قبولیت بخشا اور

marfat.com

اللہ تعالےٰ کا ارادہ تمہیں تنگ کرنے کا نہیں اور لیکن اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ تمہیں پاک رکھے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔

"محمد عمر" کیوں بی وہابیو اللہ تعالےٰ ارشاد فرماوے کہ میرا ارادہ ایمانداروں کو پاک رکھنے کا ہے اور تم پاک رہو گے تو تم پر اس کا انعام پورا ہوگا ورنہ تم نعمت خداوندی سے محروم رہ جاؤ گے۔ جب وہابیوں نے نجاست کو پسند کیا تو قرب خداوندی سے محروم رہ گئے کیونکہ خداوند کریم کو طہارت پسند ہے جس فرقے کو نجاست پسند ہے ان میں ایک بھی اللہ والا نہیں بن سکتا۔ تو وہابی کا جیسا کہ باطن عداوۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید ہے ایسے ہی وہابی فرقے کا ظاہر بھی پاخانے اور منی سے پلید ہے وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ اور انہیں یقین یہ ہے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔

(۴) المدثر ۲۹ } وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم پلیدی کو ترک کیجئے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے پلیدی کو ترک کرو اور تم پسند کرتے ہو خود سوچو کہ تم کس دھڑے میں ہو۔ بقانون خداوندی تم نے نجاست کو ترک نہیں کیا بلکہ پسند کیا تو از روئے قرآن کریم تم نجاست پسند منکر قرآن ثابت ہوئے۔ اللہ رب العزۃ نے کفار و مشرکین و منافقین کو پلید فرمایا اور ایسے پلید لوگوں سے اجتناب کا حکم دیا۔

نجس لوگوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی

(۵) التوبۃ ۱۱/۱۲ } فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ

marfat.com

تو منی سے لبریز جس سے بدن اور کپڑے دونو پلید پھر وہابی کو اگر وضو کی ضرورت پڑے تو جوہڑ کے پلید پانی سے یا کتا بلہ کنویں میں مرا ہوا ہو تو اس پانی سے وضو بناتا ہے وَثِیَابَکَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کا انکار کر کے وضو بناتا ہے اگر پاک پانی سے بھی وضو کرے وہ بھی ناقص یعنی وَامْسَحُوا بِرُؤُسِکُمْ کی تحریف کر کے پگڑی پر مسح کر کے جان چھڑاتا ہے اور صراحۃً قرآن کریم کی مخالفت کرتا ہے۔ پلید پانی کے استعمال سے تو وضو ہو سکتا ہی نہیں پلید پانی سے جرأت بھی کرتا ہے تو ناکام رہتا ہے۔ پاک پانی سے اگر وضو کرتا ہے تو سر کے مسح کا منکر ہے۔ پانی کی پلیدی کی وجہ سے سر پر ہاتھ پھیرنا پسند نہیں کرتا۔

قرآنی فیصلہ

سر کا مسح از روئے فرمان خداوندی وَامْسَحُوا بِرُؤُسِکُم فرض ہے تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں وضو میں ایک فرض کو بھی ترک کر دیا تو وضو کالعدم ہے جیسا کہ نماز میں ایک فرض کے ترک سے نماز نماز ہی نہیں عمداً چھوڑے تو ایمان سے گیا ایسے ہی وہابی وضو میں عمداً سر کے مسح کو چھوڑتا ہے بلکہ پگڑی پر کرتا ہے تو منکر قرآن کریم ہے دشمن خداوند کریم ہے باغی ہے جب وضو ہی نہیں تو نماز کیسے درست ہوئی او اہلحدیث کے مدعیو! کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو بھی اپنی مرضی سے بدل لیا کرو۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ۔

---

marfat.com

جواز کا فتویٰ صادر فرما کر خود بھی تناول فرمایا اور اپنی امت وہابیہ کو بھی خوب سیر کرایا تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی جو وہابی کے عین موافق طابق النعل بالنعل ہے سنیئے۔

التوبۃ ۱۱/۱۲۶ { وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔

اور لیکن جن لوگوں کو قلبی مرض ہے اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کو پلیدی ہی پلیدی کا زیادہ انعام فرمایا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مرجاتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کے دلوں میں رب العزۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ اور مومنین کے حق میں گستاخی بدعقیدگی اور کمزوری کی بیماری نے دائم المرض اختیار کرلی ہے اس کا علاج گوہ، کچھوے اور بجو کی خوراک اور پینے کے لئے خنزیر، کتے اور ٹٹی اور اپنی بیوی کا دودھ بطور عرق مقرر کیا ہوا ہے تو اللہ تعالےٰ کا یہ نجس چیزوں کا چناؤ صرف وہابی فرقہ کے لئے ہی ہے باقی مسلمان ان پسندیدہ وہابیہ کو حرام اور نجس یقین کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ان چیزوں کو مسلمانوں کے لئے حرام فرمایا ہے۔

وہابی عقیدہ ۳۳

وہابی نجاست کا نمونہ

وہابی کا وضو بھی شرعاً وضو نہیں

فقہ محمدیہ کلاں ۱/۴۹ { اور اسی طرح جائز ہے مسح کرنا صرف پگڑی پر بغیر کسی وہابی اگر غسل کرتا ہے پلید پانی سے کپڑے پہنتا ہے

marfat.com

دینا گناہ ہے اسی واسطے وہ بلا وقت اذان پڑھتا ہے وہابی فرقہ اس پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ جنبی بھی اذان کہہ دیتا ہے سنیئے۔

(۴) فتوی ستاریہ ۱/۸ } سوال (۱۱۸) اگر مؤذن بغیر وضو اذان دے دے تو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل عبد الغفار از بادل حسن پور)

جواب (۱۱۸) جائز ہے مگر افضل نہیں جیسا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہے افضل بیٹھ کر ہے۔

اذان عبادۃ اللہ ہے جو وہابی بے وضو ادا کرتا ہے۔

اہلحدیث کا دعوے کرنے والو یہ ہے تمہارے مولویوں کا مذہب اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عرض کر دیتا ہوں تاکہ مجھے یقین ہو جائے کہ تم اپنے مولویوں کے حکم کو مقدم سمجھتے ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنیئے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی نجاست کا فیصلہ

(۱) ترمذی شریف ۱/۲۸ } حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن معاویۃ بن یحیٰی عن الزھری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے باوضو ہونے کے کوئی اذان نہ کہے۔

(۲) کنز العمال ۴/۱۴۸ } لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌ۔

بے وضو اذان نہ کہی جاوے۔

marfat.com

عقیدہ ۳۴

وہابی نجاست کا نمونہ ۴

وہابی مذہب میں جنبی اذان پڑھ سکتا ہے،

۱۔ عرف الجادی ۲۴ { وجائز است تاذین محدث اگرچہ باطہارت افضل است
جنبی کا اذان پڑھنا جائز ہے اگرچہ طہارت افضل ہے۔

مسلمانو! ثابت ہوا کہ وہابی اذان کہے تو دعا و کلمہ پڑھنا جائز نہیں اور وہابی اذان کا جواب دینا اور درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں کیونکہ پلید کا جواب پاک کیسے دے سکتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان کہنے والے کا آواز سن کر شیطان ہوا چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے لیکن وہابی چونکہ جنبی اذان کہتا ہے اس لئے وہابی جب اذان کہتا ہے تو ابلیس وہابی کی طرف ملاقات کے لئے آتا ہے جیسا کہ آگے انشاء اللہ العزیز ذکر ہوگا۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے وہابی کے دل میں ڈال دیا کہ اذان کے بعد درود شریف نہ پڑھنا کیونکہ تم جنبی ہو۔

وہابی بلا وضو اذان پڑھتا ہے

(۲) فقہ محمدیہ ۹۷ } بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ نہیں۔

وہابی مذہب میں بلا وضو اذان پڑھنا جائز ہے اس لئے وہابی کی اذان کا جواب

marfat.com

قرآنی فیصلہ

رب العزۃ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔

اللہ کے بندے اپنے رب کے پاس رات گزارتے ہیں سجدہ کرنے والے اور قیام کرنے والے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو دربار خداوندی میں حاضر ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ دربار خداوندی میں بھی پاک پیش ہونا پسند نہیں کرتا ابلیس ناپاکی کو زیادہ پسند کرتا ہے پاکیزہ بندے کے قریب نہیں بھٹکتا اب تم سوچو کہ تمہارا مطمع نظر کیا ہے خداوند کریم تک پہنچنا ہوتا تو دربار خداوندی میں باوضو باطہارۃ پیش ہوتے لیکن تم نے طہارۃ کو پسند نہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرقہ وہابیہ سے اعراض فرمایا اور جواب دے دیا کہ وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ تم نے اے وہابیو طہارۃ کو پسند نہیں کیا اس لئے تم اب میری حفاظت میں نہیں ہو تو وہابی نے عرض کیا کہ اے میرے الٰہ اب مجھے کس کے سپرد کیا تو اللہ تعالےٰ نے جواب دیا نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ اب میں نے تم پر شیطان مسلط کر دیا ہے وہی ہر وقت تمہارے پاس رہے گا اسی لئے وہابی شیطان کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ عقیدہ عین قرآن کے موافق ہے یہ نہیں کہتا کہ میں نے رجس کو پسند کیا ہے طہارۃ اور طاہر چیزوں سے گریز کیا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہم پر شیطان کو مسلط کر دیا ہے اسی لئے نماز میں بھی وہابی شیطانی حرکات کا عامل رہتا ہے کبھی داڑھی

marfat.com

او اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تم دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ بے وضو ہی اذان کہہ دیا کرو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق

(۳) ترمذی شریف ۱/۲۸ } حدثنا یحیٰی بن موسیٰ نا عبداللہ بن وھب عن یونس عن ابن شھاب قال قال ابوھریرۃ لَایُنَادِی بِالصَّلٰوۃِ اِلَّا الْمُتَوَضِّیُ : ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ بغیر وضو کے اذان نہ کہی جائے۔

وہابیو! اہلحدیث نام رکھا لیا اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا عناد کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات میں مخالفت طہارۃ سے پرہیز اور نجاست کو پسند کرتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ بلا وضو اذان نہ پڑھی جائے اور تم وہابی جنبی بھی پڑھ لیتے ہو بتاؤ

تمہارا اہلحدیث کہلانا محض مسلمانوں کو دھوکہ دہی ہے یا نہ ؟ کیا وَاَطِیْعُوا الرسول کا یہی مطلب ہے اور وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اسی کو کہتے ہیں ؟

مسلمانو وہابی فرقہ نے تو عبادۃ خداوندی کو مذاق بنا رکھا ہے ان سے بچ جاؤ۔

وہابی عقیدہ ۳۵

وہابی نجاست کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں سجدہ تلاوت بلا وضو جائز ہے

فتوی نذیریہ ۱/۳۴۸ } پس اس حدیث سے جواز سجدہ تلاوت بے وضو نیز ثابت ہوتا ہے

marfat.com

قیام پذیر ہوتا ہے اور تم بھی ایسے لطف پذیر ہو کر پہلو کی جانب سے شیطانی گزرگاہ کو بند کرتے ہو لیکن ٹانگوں کے درمیان میں شیطان کی جائے پناہ بناتے ہو۔

طہارۃ خانوں اور بیت الخلاؤں میں بھی شیطان سے تمہاری ملاقات وہابیہ مساجد میں بحالت نماز شیطان سے تمہاری ملاقات سر پر سورج یعنی بوقت دوپہر اور بوقت غروب تمہارا جناب میں اذان کہہ کر شیطان کو دعوت دے کر شیطانی ملاقات کرنا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تمہاری جماعت کو قرن شیطان کا خطاب فرمانا تمہارے فرقے کی اصلیت کو واضح کرنا ہے۔ ہم اپنی مساجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھ کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھ لیتے ہیں کیونکہ جہاں حضور حاضر و ناظر ہوں ابلیس بیچارے کی کیا مجال کہ ہمارے قریب بھٹکے مسلمانوں کے پاس حضور حاضر و ناظر ہیں کیونکہ فرمان الٰہی ہے وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ فرقہ وہابیہ کے نزدیک ابلیس حاضر و ناظر تم بھی سچے ہمارے مسلمانوں کے پاس مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہم بھی سچے۔ یہ تو اپنے اپنے دھڑے کی طرفداری کی بات ہے۔

وہابی نجاست ۵ کا حل

بے وضو آدمی کے قریب سے رحمت و مغفرت کا فرشتہ دور بھاگتا ہے

فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم باوضو آدمی پر فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اسے مغفرت چاہتے ہیں۔

ابو داؤد ۱/۴۶ } حدثنا القعنبی عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن

marfat.com

میں ہاتھ مارتا ہے کبھی سر کھجلاتا ہے کبھی ٹانگیں کھجلاتا ہے کبھی گردن کو ہاتھ مارتا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کے بالکل مخالف ہے گھوڑے کی طرح ٹانگیں چوڑی رکھتا ہے رکوع و سجود میں تنگ کرتا رہتا ہے کھڑا ہو کر پھر حد سے زیادہ چوڑی کر لیتا ہے۔ شیطان اس کو عبادۃ میں بھی آرام نہیں کرنے دیتا سوائے مقلد حنفی کے کیونکہ وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے سجدہ خداوندی کا ارادہ ہو تو بے وضو سجدہ نہیں کرتا اذان کہنی ہو تو پاک ہو کر جنبی اور بے وضو اذان کہنے کی جرأت نہیں کرتا تو ایسے پاک لوگوں پر اللہ تعالےٰ اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نگران رکھتا ہے فرماتا ہے وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ یہ پاک لوگ میرے ذکر میں صبح و شام مشغول رہتے ہیں آپ بھی ان کو اپنی نگاہ میں رکھئے ہم سنی بھی سچے ہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم پر نگرانی ہوتی ہے یہ وہابی لوگ بھی سچے ہیں کیونکہ ان پر شیطان مسلط ہوتا ہے اسی لئے ان کو اللہ تعالےٰ اپنا نام بھی پاکیزگی میں نہیں کہنے دیتا ہم مسلمان حنفی مقلد بیت الخلاء یا طہارت خانوں میں بھی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہہ کر خداوند کریم کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور شیطان کو قریب نہیں بھٹکنے دیتے لیکن تم وہابی فرقہ بیت الخلاء اور طہارت خانوں میں بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بسم اللہ کہہ کر شیطان کو پاس بلا لیتے ہو تاکہ برہنہ کو اپنی چھیڑ چھاڑ سے لطف دیتا ہی رہے اذان اور سجدہ تلاوۃ میں تم بے وضو اور جنبی ادا کر لیتے ہو کہ کہیں رحمت کا فرشتہ ہی قریب نہ آجائے شیطان اذان و سجدہ میں بھی تمہیں نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ بھی بے وضو اور نجس تم بھی بے وضو اور نجس تم مسجدوں میں جاتے ہو تو نماز میں شیطان تمہارے ساتھ ہوتا ہے جب کھڑے ہو تو ٹانگوں کے درمیان

marfat.com

وہابی عقیدہ ۳۶

وہابیوں کی نجاست ۶

وہابیوں کے کنویں شرعاً پلید ہیں،

وہابیوں کے مذہب میں کتا وغیرہ کنویں میں گر جائے تو پانی پلید نہیں،

۱۔ فتوی نذیریہ ۱/۲۰۰ } چہ فرمائند علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر سگ در چاہ افتاد چہ حکم است بینوا۔ الجواب حکم چاہ مذکور آنست کہ اگر آب ان چاہ از افتادن سگ متغیر نہ شدہ است بلکہ بر حال خود است آں چاہ طاہر است۔

سوال :۔ اس مسئلہ کے متعلق علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں کتا گر جائے کیا حکم ہے بیان کرو۔

جواب : ایسے کنویں کا حکم یہ ہے کہ اگر کنویں میں کتا گرنے سے کنویں کے پانی کی رنگت تبدیل نہیں ہوئی بلکہ سفید ہے تو کتے گرے ہوئے والا کنواں پاک ہے۔

نوٹ :۔ مسلمانوں کو لازمی ہے کہ وہابی کنوؤں سے اجتناب کریں تاکہ ان کا بدن کپڑے اور برتن نجاست غلیظہ سے پلید نہ ہو جائیں اور نہ ہی وہابیوں کا جھوٹا پانی پیا جائے کیونکہ وہ اور پانی پینے والے ہیں۔ اس کی وضاحت فقیر نے مقیاس صلوۃ میں مدلل بیان کر دی ہے۔

marfat.com

ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْمَلَائِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَلَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ اَوْلَقُوْمُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہر ایک پر جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے یا کھڑا نہ ہو جائے اے اللہ اس شخص کو معاف فرمادے اے اللہ اس پر رحم فرما۔

کیوں بئی وہابیو ذرا اپنے دھرم کی بات کہنا کہ بے وضو کے نزدیک رحمت الٰہی کے فرشتے بھی قریب نہیں ہوتے دور چلے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعا بھی نہیں کرتے اب تم سوچو کہ تم اذان کہنے لگو یا سجدہ تلاوۃ پڑھنے لگو تو رحمت الٰہی کا فرشتہ تمہاری معافی اور رحمت کی طلب کے لئے قریب آنے کا ارادہ رکھتا ہوگا لیکن جب تمہیں بے وضو دیکھتا ہے تو فوراً دور بھاگتا ہوگا۔ یار تم نے اچھا مذہب اہلحدیث قبول کیا کہ بخشش اور رحمت کے فرشتے کو بھی تمہارا ملا بھگا دیتا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ تم کس دھن میں لگے ہوئے ہو دنیا میں تمہارا یہ حال ہے تو قبر و حشر میں تمہارے ساتھ کیا گزرے گی فافھم وتدبر۔

---

marfat.com

بتاؤ وہابیو تم نے کنویں کے پاک پانی میں حرام کو ملا یا استعمال کرنے کو حلال اور پاک بنا لیا کیا یہ قرآن کریم کی ضد نہیں ہے اور تمہارا فیصلہ قرآنی فیصلے کے متضاد ہے یا نہ؟ تم کنویں میں خنزیر کتا بلا مرا ہوا ملا کر گلا کر حلال کہکر کھا پی جاتے ہو یہ کام صرف وہابی فرقے کا ہی ہے کہ حرام شئی کو حلال میں ملا کر ہضم کر جانا مسلمان کو ایسی نجاست کے قریب جانا حرام ہے فقیر عرض کرتا ہے کہ مسلمانو! بتاؤ کتا اسلام میں پاک ہے یا پلید؟ تم ضرور جواب دو گے کہ پلید ہے حرام ہے تو جب وہابیوں کے کنویں میں گرے رنگ بو اور مزہ نہیں بدلا تو وہابی کہتا ہے کہ پاک ہے وہابی بیچارے کا دماغ و عقل کچھ ہے بجز اور گوہ وغیرہم خباثت چیزیں کھا کھا کر خراب ہو چکا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پانی کا رنگ بو اور مزہ نہ بدلے وہ پاک ہے وہ صرف اکیلے پانی کی بات ہے یا اس میں کسی چیز کی ملاوٹ کا ذکر ہے وہ تو صرف اکیلے پانی کا ہی ذکر ہے کہ صرف اکیلا پانی بغیر کسی ملاوٹ کے رنگ بو اور مزہ بدلنے سے پلید ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا رنگ بو اور مزہ بدلنا یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی اور چیز سوائے پانی کے مل چکی ہے جس سے رنگ بو مزہ بدل چکا ہے لہٰذا پلید ہے نجس عین ہے بھلا ان عقلمندوں سے کوئی ذی شعور یہ سوال کرے کہ جب پانی صرف رنگ بو اور مزہ بدلنے سے ہی نجس ہے تو نجس عین چیز کتا بلا اور خنزیر وغیرہ کی ملاوٹ سے پاک کیسے رہ سکتا ہے تو ایسا پانی جس میں کتا بلا خنزیر وغیرہم مر جائیں تو ایسا پانی صرف فرقہ وہابیہ غیر مقلدین کے لئے ہی خصوصی پاک ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ کے لئے تو ایسا پانی حرام ہے نجس ہے۔

marfat.com

دیہاتوں کے جوہڑ (چھپڑ) وہابیوں کے لئے شراباً طہورا ہے

(۲) معیار الحق مصنفہ سید نذیر حسین دہلوی ۱۲۹ } جبکہ ہر پانی بقدر قلتین تو ناپاک نہ ہوگا۔

وہابیوں کے نزدیک دو بڑی مشکیں پانی کتے' بلے' خنزیر وغیرہ گرنے سے پلید نہیں ہوتا بلکہ پانی جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اس میں پیشاب بھی ہوتا ہے جیسا کہ دیہاتوں کے چھپڑ وہابیوں کے نزدیک پیشاب پاخانہ اس کو پلید نہیں کر سکتا ملاحظہ ہو۔

(۳) معیار الحق ۱۳۲ } ف مراد پانی سے یہاں پانی قلیل ہے (دو بڑی مشکوں سے کم) اگر کثیر ہو (دو بڑی مشکیں ہوں) حکم جاری کا رکھتا ہے اور نجس نہیں ہوتا پیشاب وغیرہ سے۔

دیہاتوں کے چھپڑ جس میں سارے گاؤں کی ٹٹی پیشاب گندگی وغیرہ پڑتی ہے۔ وہابی اس سے غسل وضو وغیرہ کر لیتا ہے۔ جوہڑ کے پانی میں چونکہ گندگی غالب ہے مسلمانوں کو ایسے پانی سے پرہیز کرنا فرض ہے۔

وہابی کے نزدیک پانی شرط ہے پاکیزگی شرط نہیں پلیدی اس میں جتنی بھی ہو پاخانہ' پیشاب' خنزیر' کتا اور بلا مردے سب کچھ پانی میں گرنے سے پانی بھی پاک اور اس میں سب مردار کتے وغیرہ گرنے سے پاک ہو جاتے ہیں پانی کی مقدار کم از کم بڑی دو مشکیں ہوں۔

فرمان خداوندی

البقرۃ ۲/۲۷ } وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ پاک شے میں تم پلیدی کو نہ ملاؤ۔

marfat.com

اور یہ فتوی حضرت علی المرتضی اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔

بتاؤ وہابیو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا بھی یہی فتوی ہے کہ جس کنویں سے اونٹ پانی پیئں اس کو بھی پاک کیا جائے یہ ہے حدیث شریف میں کنوں کے پانی کو پاک کرنے کا حکم تم کہتے ہو کہ کنویں سمندر میں ان کو پاک کرنے کی ضرورت ہی نہیں عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الراشدین المھدین مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے فافھم

وہابی مذہب میں مردہ انسان بھی حلال ہے

(۴) فتوی تتارخانیہ ۴/۵۳/۵۴ سوال (۵۰۱) ایک لڑکی جس کی عمر تقریبًا دس بارہ سال تھی کنویں میں گر کر مر گئی اور مردہ حالت میں باہر نکالی گئی جس کا سر بالکل پھٹا ہوا تھا کنویں کی گہرائی تقریبًا ۳۵ گز ہے۔ ۴ گز ہے اس میں تقریبًا پانی آٹھ نو فٹ موجود رہتا ہے اس کی صفائی کا حکم کس طرح ہے؟ تقریبًا اس لڑکی کی لاش کنویں میں دو گھنٹہ رہی۔

جواب (۵۰۱) صورۃ مسؤلہ میں واضح ہو کہ پانی کا مزہ یا بو یا رنگ بدل گیا ہے تو تمام پانی نکالا جائے ورنہ کوئی ضرورت نہیں لقولہ علیہ السلام الماء طھور لا ینجسہ شیئ الا ما غلب ریحہ او طعمہ او لونہ بنجسہ تحدث بہ نیز نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث یعنی جبکہ دو قلے پانی ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اب خواہ اس کو کوئی استعمال کرے یا نہیں کرے لیکن

marfat.com

وہابیو! کتا بلا خنزیر مرا ہوا پانی میں ڈال کر کیوں استعمال کرتے ہو سیدھا ہی فتوی دے دو کہ کتے اور خنزیر کا گوشت بھی وہابیو کھا لیا کرو کان کو سیدھا ہاتھ لگا ڈالے ہاتھ سے کیوں پکڑتے ہو شاید کتے بلے خنزیر کو پانی میں گلا کر تمہیں زیادہ لطف آتا ہو۔

ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں بھی پلید ہیں مسلمانوں کو ان سے پانی پینا قطعاً حرام ہے۔

(نوٹ) ایک حدیث ایسی دکھا دو کہ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قلیتین پانی میں کتا بلا خنزیر وغیرہ مرجائے تو پانی پاک ہی رہتا ہے پی لیا کرو یا وضو کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں ایسا پانی استعمال فرمایا ہو کہ جس کنویں میں کتا بلا خنزیر مرا ہوا ور آپ نے اس پانی کو استعمال فرمایا ہو تو ایسے شخص کو مبلغات

پانچ روپے نقد انعام

فقیر دے گا۔

کنویں کی پاکیزگی حدیث شریف سے

بخاری شریف ۲/۸۲۸ { وَقَالَ ابن عباس وَفِيْ بَعِيْرٍ شُرِّدَ فِيْ بِئْرٍ نَزَحَ مِنْ حَيْثُ قُدِرَتْ عَلَيْهِ وَرَأَى ذَالِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ رضی اللہ عنہم۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فتوی ہے کہ جس کنویں سے اونٹ پانی پیئں جتنا ہو سکے اس کو پاک کیا جائے۔

marfat.com

وہابی کے اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ کا حل وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار للشوکانی ۱/۳۹ } اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَبُوْ سُفْيَانَ طَرِيْفُ بْنُ شِهَابٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ مَتْرُوْكٌ۔

حدیث اَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ اس کی سند میں ابوسفیان ظریف بن شہاب ضعیف ہے متروک ہے یعنی اس کی بات قابل اعتبار نہیں۔

نیل الاوطار ۱/۳۹ } اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ رُشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ لَا يَثْبُتُ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَقَالَ النَّوَوِيُّ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ۔

حدیث اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اس کی سندوں میں رشدین سعد متروک ہے۔

کیوں نجدی وہابیو! اب تم بتاؤ کہ جس حدیث کو تم نے اپنے مذہب کا ستون بنایا ہوا ہے وہ تو ریت کا ڈھیلہ نکلا اس کے راوی کی بات تو قابل ترک ہے قابل عمل نہیں۔

پانی کی نجاست وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار ۱/۴۰ } وذهب ابن عمر و مجاهد والشافعية والحنفية واحمد بن حنبل واسحٰق ومن اهل البيت الهادى والمؤيد بالله وابوطالب والناصر اِلٰى اَنَّهٗ يُنَجِّسُ الْقَلِيْلَ بِمَا لَاقَاهُ مِنَ النَّجَاسَةِ

شرعاً وہ ناپاک نہیں

خط میں طوالت تھی اس لئے نہیں لکھا گیا

(۵) فتوی ستاریہ ۴/۱۶۷ } جواب (۶۶۸) کنویں میں چوہا وغیرہ گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا کیونکہ آنحضور صلعم کے زمانہ میں مدینہ کے نواح میں بئر بضاعہ تھا جس میں حیض کے کپڑے مردار کے گوشت ہڈیاں گرتی تھیں لوگ اس کنویں سے پانی پیتے تھے آپ کو بھی اس سے پانی دیا جاتا تھا آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا ان الماء طہور لا ینجسہ شیئ کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی (عبد الستار دھلوی)

بناؤ بنی وہابیو! اب تو مردہ انسان بھی تمہارے مذہب میں حلال طیب ثابت ہو گیا تمہارے مذہب میں چونکہ لبجو حلال بجو مردے خور نے تمہیں بھی مردہ خور بنا دیا چاہے مردے کھوئے گوہ اور بجو جو خبیث شی ہے وہ تمہارے مذہب نے حلال پاک ہونے کا فتوی دے دیا اب تو تمہیں یار بہاریں ہیں اس بہار سے تو میرے خیال کے مطابق بھنگیوں اور سانسیوں کو بھی محرومی نصیب رہی ہوگی۔

"وہابی" جب حدیث میں آتا ہے۔ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْئٌ تو پھر قلتین بھی پانی ہو تو پاک ہے خواہ اس میں کچھ بھی گر جائے۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے مسلمہ بزرگ محدث کی زبانی ان دو نو حدیثوں پر روشنی ڈالتا ہے جو تم نے اپنے مذہب کی صداقت کے لئے اور نجاست اور حرام کو حلال بنانے کے لئے استدلال بنایا ہے۔

marfat.com

اعتماد کرنا قرآن کریم اور صحیح احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنا یہ صرف اس لئے کہ سینوں کی مخالفت ہو جائے پاکیزگی رہے یا نہ عبادۃ منظور رہو یا نہ نسل درست ہو یا خراب ایمان رہے یا نہ لیکن یاد رکھو ہمارا کچھ نہیں بگڑتا پلید رہو گے تو تم پلیدی کھاؤ گے تم پلیدی استعمال کرو گے تو تمہاری نسل خراب ہوگی ہمارا کچھ نہیں بگڑ سکتا

یا تمہارے مذہب کا دارومدار اسلام میں جو حدیث موضوع "منکر" مضطرب ضعیف ہو وہی تمہیں پسندیدہ ہے اور نجاست حقیقی کے ساتھ تو تمہیں بہت انس ہے جس رب العزۃ نے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کہ پلیدی کو چھوڑ دو، فرمایا تمہیں خداوند کریم کے اس حکم سے ں میں نجاست سے پرہیز لازم آئے وہابیوں کو وہ قبول نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے ہابیوں کی نجاست کا پورا نقشہ قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے سنئیے

وہابی رجس کا فیصلہ قرآن کریم سے

التوبہ ۱۱/۱۶ { وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے پلیدی ہی پلیدی ان کو زیادہ کرتی ہے اور کفر کی حالت میں وہ مریں گے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بفرمان خداوندی جن کے دلوں میں کفر و نفاق سرایت کیا ہے ان پر پلیدی ہی پلیدی ترقی کرتی ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو ی حالت میں ہی موت آئے گی ان کو توبہ کا موقع ہی نہ ملے گا کیونکہ پلید ہیں۔

تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کا ظاہر و باطن پلید ہے۔ اسی لئے وہ ہر

marfat.com

وَاِنْ لَّمْ تَتَغَيَّرْ اَوْ صَافُهٗ اِذْ تُسْتَعْمَلُ النَّجَاسَةُ بِاسْتِعْمَالِهٖ وَقَدْ قَالَ تَعَالٰی وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

ابن عمرؓ مجاہدؒ تمام شوافع اور تمام احناف، احمد بن حنبل، اسحٰق، اہل بیت سے ہادی، مؤید باللہ، ابوطالب اور ناصر اس طرف گئے ہیں کہ تھوڑے پانی میں نجاست پڑ جائے اگرچہ اس کا رنگ، بو، اور مزہ نہ بدلے پلید ہے اور اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو چھوڑ دو۔

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے شوکانی صاحب نے بھی فرما دیا کہ تھوڑے پانی میں نجاست گرنے سے گو رنگ بو اور مزہ نہ بدلے پانی پلید ہو جاتا ہے اور جب اس پانی کو استعمال کیا جائے تو ضروری ہے۔ کہ وہ پلیدی اور حرام شئی بھی ساتھ ہی مستعمل ہو گی یعنی جس کنوئیں میں خنزیر یا کتا گرا تم نے اس پانی کو استعمال کیا ضروری ہے۔ کہ خنزیر اور کتا بھی ساتھ ہی کھایا گیا تو ثابت ہوا کہ پانی کتا اور خنزیر خور ہے۔ بلکہ کتے اور خنزیر کے استعمال کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اب رہی تمہاری قلتین والی حدیث اس کے متعلق تمہارے امام شوکانی سے لکھتا ہوں۔

نیل الاوطار ۱/۴۰ وَعَنْ حَدِيْثِ الْقُلَّتَيْنِ بِاَنَّهٗ مُضْطَرِبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ ... وَقِيْلَ اَنَّهُمَا مَوْضُوْعَتَانِ۔

اور قلتین والی حدیث کی سندیں اور متن بھی مضطرب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حدیثیں دونوں ہی موضوع ہیں۔

کیوں بئی وہابیو جب تمہاری دونوں موضوع اور مسترد الرجال حدیثوں پر

marfat.com

براز بھی ضرور حلال ثابت ہوا یار تمہارا مذہب تو ہندو سکھ عیسائی اور سیاسیوں سے بھی بدترین ثابت ہوا۔

قرآنی رو سے غیر مقلد وہابی مسلمانوں کی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا

التوبۃ ۱۱/۱۳ { لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اس مسجد میں قیام فرمانے کے زیادہ حقدار ہیں جس کی بنیاد ابتدا سے ہی تقوے پر ہو اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پاک رہنے والوں کو دوست بنا لیتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص کتے بلے، خنزیر، ٹٹی کا پانی پینے، غسل نے، کپڑے دھونے منی، اور برتن صاف کرنے کے لئے استعمال میں لائے بجو کھیے اور ہندو چمار وغیرہ کی مٹھائی خوراک پسند کرے ایسا شخص مسلمانوں کی مسجدیں داخل ہو سکتا کیونکہ مساجد اللہ پاک لوگوں کے لئے رب العزۃ نے تعمیر فرمائی ہیں لہٰذا کا داخلہ بھی آیۃ مذکورہ بالا کی بنا پر مسلمانوں کی مساجد میں ممنوع ہے۔ اور مسلمانوں بیوں کی مساجد میں داخلہ حرام ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے فَاجْتَنِبُوا جس۔ اے مسلمانو تم پلیدی سے بچو۔

marfat.com

پلید شئی کو پسند کرتے ہیں۔

وہابی عقیدہ ۳۷

وہابی نجاست ۷

وہابی مذہب میں چوپائیوں کا پیشاب پینا جائز ہے

۱۔ فتویٰ ثنائیہ ۶/۵۵۵ } سوال؟ اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لئے حدیث میں ہے مگر بڑی مکروہ چیز ہے۔ کیسے جائز ہوا ہندو لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں۔ کیا باعث اعتراض نہیں ہے (سائل مذکور)

جواب! حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے جس کو نفرت ہو وہ نہ پیئے لیکن حلت کا اعتقاد رکھے ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے لایاس ببول مایؤکل لحمہٗ (ایضاً)

کیوں بھئی وہابیو تم تو یار پکے ہندو ثابت ہوئے فرق صرف اتنا ہے کہ ہندو گائے کا پیشاب بغیر فتوے کے پی لیتے ہیں تم اپنے ملائوں سے حلت کا فتویٰ لے کر پیتے ہو ایک فتویٰ میں تو تم ہندوؤں کے برہمن ثابت ہوئے کیونکہ وہ بوقت ضرورت صرف اپنی کسی خاص عورت کو پلاتے ہیں لیکن تمہارا فتویٰ عام ہو گیا کہ گائے بکری یا جس کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا پیشاب پینا بھی تمہارے مذہب میں جائز ہوا تمہارے مذہب میں تو گوہ، کچھوا اور بجو وغیرھم حلال ہیں تو تمہارے نزدیک ان کا پیشاب پینا بھی وہابیوں کے لئے سنت ثابت ہوا جب تمہارے مذہب میں جن کا پیشاب پینا حلال ہوا تو ان کا

marfat.com

بولو دیوبندیو! آمنا

کہ یا اللہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمادیا ہے اب ہم گوہ نہیں کھائیں گے۔ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔

(۳) مسند الدارمی ۲۵۷ / نسائی شریف ۲/۱۹۸ } اخبرنا سهل بن حماد ثنا شعبة ثنا الحكم قال سمعت زيد بن وهب يحدث عن البراء بن عازب عن ثابت بن وديعة قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم بضب فقال أمة مسخت والله أعلم۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کھانے کے لئے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہلی امتوں سے ایک مسخ شدہ امت ہے۔

(۴) ابن ماجہ ۲۴۰ } حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة ثنا يحيى ابن واضح عن ابن اسحق عن عبد الكريم بن ابي المخارق عن حبان بن جزء عن خزيمة بن جزء قال قلت يا رسول الله ما تقول في الضبع قال ومن يأكل الضب ۔

حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے فرمایا گوہ کو کون کھاتا ہے۔

"وہابی" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو کھایا نہیں اور منع بھی نہیں فرمایا۔

marfat.com

وہابی عقیدہ ۳۸

وہابی نجاست ۸

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک گوہ حلال پاک ہے

تفسیر نساری ضمیمہ (د) ۴۲۶ } ضب یعنی گوہ حلال ہے۔

وہابی گوہ کا فیصلہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

گوہ کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

(۱) ابو داؤد ۲/۱۶۶ مشکوۃ شریف ۳۶۱ } حدثنا محمد بن عوف الطائی ان الحکم بن نافع حدثہم قال نا ابن عیاش عن ضمضم بن زرعۃ عن شریح بن عبید عن ابی راشد الحرانی عن عبد الرحمٰن بن شبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عَنْ اَکْلِ لَحْمِ الضَّبِّ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

(۲) ابن عساکر ۵/۱۱۵ } رواہ ابن علی و اخرج عن عائشۃ انہا قَالَتْ نَہٰی رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

marfat.com

وہابی عقیدہ ۳۹

وہابی نجاست ۹

وہابیہ کے نزدیک کچھوا کوکرا گھونگا کھانا جائز ہے

فتوی ثنائیہ ۵۵۷/۵۹۸ (س) کچھوا کوکرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال؟ از روئے قرآن وحدیث جواب ہو (امیر میاں مظفر پور)

(ج) قرآن وحدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے ذروفی ما سکت کم جب تک شرع تم کو بند نہ کرے تم سوال نہ کیا کرو ان تینوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہٰذا حلال ہیں۔

تفسیر ستاری ضمیمہ (د) ۴۲۶ کچھوا حلال ہے۔

سبحان اللہ وہابی فرقہ جو موحد اور اہلحدیث کہلاتا ہے اور دنیا کی نجس شئی کو اپنی پسندیدہ خوراک بتاتا ہے۔

کیوں جی وہابیو! دیکھا اسی لئے اللہ تعالےٰ تمہیں غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے قرآن پڑھا ہوا کھانا پاک گوشت پاک کھیر پلید گوہ، بجو، اور کچھوے کھانے والوں اور مرے ہوئے کتے کے گلے سڑے گوشت کا عرق پانی پینے والوں کے پلید اندر کیسے جانے دے۔

ثابت ہوا غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں پلید ہیں مسلمانوں کو استعمال کرنا حرام ہے۔ اس کی تفصیل مقیاس مناظرہ میں حصہ اول میں ملاحظہ ہو۔

marfat.com

"محمد عمر" بنی تم پوری حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں پڑھتے آیئے فقیر تمہیں پوری حدیث سناتا ہے۔

(۵) مسند امام احمد بن حنبل ۶/۱۰۵ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو سعید قال ثنا حماد بن سلمۃ عن حماد عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قال اُتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بِضَبٍّ فَلَمْ یَاْکُلْہُ وَلَمْ یَنْہَ عَنْہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَفَلَا نُطْعِمُہُ الْمَاکِیْنَ قَالَ لَا تُطْعِمُوْھُمْ مِمَّا لَا تَاْکُلُوْنَ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ پیش کی گئی تو آپ نے اس کو کھایا نہیں اور نہ ہی منع فرمایا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم یہ گوہ مساکین کو نہ کھلا دیں آپ نے فرمایا ان کو بھی نہ کھلاؤ جو تم نہیں کھاتے۔

(۶) کنز العمال ۱۵/۴۱۲ } کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّاْکُلَ الضَّبَّ (خط عن عائشۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کے کھانے کو ہمیشہ بُرا سمجھتے رہے۔ فقیر نے یہ چند حدیثیں گوہ کی حرمت کے متعلق پیش کیں اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث ہے تو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتماد کرکے گوہ کھانا حرام سمجھو اور گوہ کھانا ترک کر دو اگر فرقہ بندی مقصود ہے تو بے شک لا الہ الا اللہ مولوی رسول پڑھتے رہو۔ اور گوہ کھالو۔

---

marfat.com

وہ بیچارہ فقیر تم سے سوال کرتا ہے کہ بجو ایسا نجس جانور ہے جو مردے کھاتا ہے کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کھایا یا بجو کھانے کا حکم دیا کسی اصحابی نے تابعی، تبع تابعی نے یا ائمہ مجتہدین سے کسی نے کھایا ہو یا حکم دیا ہو اگر دکھاؤ تو فقیر تمہیں مبلغ پانچ روپے نقد انعام دے گا۔

وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

فتوی ستاریہ ۲/۲۱ } سوال (۲۷۷) ایک شخص بنام منشی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کے متعلق فرمایا ہے کہ بجو حلال ہے جو شخص بجو کا کھانا حلال نہ جانے وہ منافق بے دین ہے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں دوسرا شخص بنام محمد کہتا ہے کہ بجو کا کھانا حلال نہیں ہاں شکار جائز ہے اور بجو کے حلال نہ جاننے والے کو منافق و بے دین کہنا جائز نہیں بلکہ تشدد ہے دونوں میں سے کس کا قول صحیح ہے؟ (سائل حاجی محمد صاحب بہاولپوری)

جواب (۲۷۷) منشی کا قول صحیح اور موافق حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے بجو گو طبعاً مکروہ ممنوع ہے مگر شرعاً ممنوع نہیں۔

وہابی بجو کا حل قرآن کریم سے

(۱) المائدہ ۶/۷ } اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ۔

کیا جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اللہ تعالےٰ سے زیادہ بہتر کون فیصلہ کرنے والا

marfat.com

وہابی عقیدہ ۴۰

وہابی نجاست ۱۰

عرف الجادی ۱۰} گوشت اسپ حلال است گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔

کیوں بئی وہابیو! اب بتاؤ کہ بجو، گوہ، کچھوے، گھوڑے اور کتے وغیرہ کا تم نے لطف اٹھایا کسی وقت گیارھویں شریف کا حلوہ بھی کھا کر دیکھو اور فیصلہ کرو کہ لطف کس کا زیادہ ہے مگر جس پیٹ میں کچھوے، کوکرے، گھوڑے گوہ کا گوشت اور کتے بلے اور خنزیر کا گلا سڑا پانی ہو اس کے اندر رب کریم حلوا جس میں پاک گھی سوجی اور پاک ہی پانی سے پاک مسلمان کے پاک ہاتھوں نے تیار کیا ہو۔ کیسے داخل ہونے دیتا ہے حکیم اور ڈاکٹر بیمار انتوں والے مریض پر صحیح گوشت اور حلوے وغیرہ کو حرام کہ دیتا ہے کیونکہ مرض بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے ایسے اللہ تعالےٰ ان پر گیارھویں شریف، میلاد شریف اور شب براۃ کا حلوہ حرام بنا دیا ہے تاکہ ان کے پلید پیٹوں میں پاک شیٔ نہ جائے اور کہیں یہ تندرست نہ ہو جائیں کیونکہ اس کا مقصد دشمن خداوند دشمن رسالت و اولیاء اللہ کو فزادھم اللہ مرضا میں ترقی دیتا ہے۔ فافہم

وہابی عقیدہ ۴۱

وہابی نجاست ۱۱

وہابیہ کے نزدیک بجو کھانا جائز ہے

عرف الجادی ۲۳۵} وابن ابی عمار گفتہ جابر را گفتم گفتار یعنی بجو صید است بجو شکار ہے۔

marfat.com

اللہ تعالےٰ پلیدی تیار کرتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رجس چیزیں بے عقل لوگ کھاتے ہیں اور بے عقل رب العزۃ کے نزدیک کافر ہے۔ اب تم سوچو کہ تم کون ہو۔

رجس چیزوں کو استعمال کرنیوالوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی

(۴) التوبۃ ۱۱/۱۲ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

منافقین اور کفار سے اے مسلمانو تم بائیکاٹ کر دو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

وہابی فرقے کے اعمال چونکہ عند اللہ برے ہیں نیکی نہیں ہے عقیدہ بھی توحید و سنت کے خلاف اعمال بیہ میں اور حرام چیزیں کھانے اور استعمال کرنے میں چوہڑے اور چماروں سے بڑھ چکے ہیں لہٰذا اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ فرقہ رجس ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس قانون کے رو سے مسلمانوں کو وہابیوں سے بائیکاٹ کا حکم نافذ فرمایا کیونکہ فرقہ وہابیہ عند اللہ جہنمی ہے اور جو شخص ان سے میل ملاقات کسی قسم کا بھی کرے گا وہ بھی انہی کے ساتھ جہنم میں جائیگا کیونکہ جہنم میں ناپاک لوگوں کو پہنچایا جائیگا اور نہ ہی وہاں پاکیزگی ہے جنت میں نہ رجس ہے اور نہ ہی نجس منی استعمال کرنے والوں کو بجو، گوہ، کچوا کھانے والوں کو جنت میں گنجائش ہو گی بتاؤ وہابیو جنت میں نہ انسان کی منی بہگی نہ ہی جنتی عورتوں کو حیض و نفاس آئیگا معلوم ہوا کہ یہ سب پلید چیزیں ہیں اسی لئے جنت ان سے پاک ہے اور جو لوگ منی سے لبریز ہیں حیض و نفاس اور مردوں

marfat.com

اور کون ہے یقین کرنے والوں کے لئے تو اللہ تعالےٰ ہی سب سے اچھا ہے۔

(۲) المائدہ ۱۰۰ { قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خبیث اور پاک دونو یکساں نہیں ہو سکتے گو خبث کی زیادتی تمہیں اچھی معلوم ہو اے عقل مندو اللہ تعالےٰ سے ڈرو تاکہ تم عذاب الٰہی سے بچ سکو۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ خبیث چیز خبیث چیزوں کے استعمال کرنے والے ترقی بھی کر جائیں تو تعجب نہ کرنا اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے مسلمانو اگر عقلمند ہو تو متقی بن جاؤ اور خبیث اشیاء اور خبیث آدمیوں سے بچ جاؤ تو تمہاری نجات ہوگی اللہ رب العزت نے یہ ایسے لوگوں کے لئے حکم جاری فرمایا کہ جو خبثاء سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے بنیادی وقار پر متعجب ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ خبیث اور پاک یکساں نہیں ہو سکتے جس کھانے پر قرآن کریم پڑھا جائے وہ پاک کھانا اور بجو، گوہ، کچھوا کتا، خنزیر اور مردہ کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ مسلمان چونکہ پاک ہے اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے پلید چیزوں اور پلیدی کھانے والوں سے اجتناب کا حکم جاری فرمایا۔

اللہ تعالےٰ کے نزدیک رجس کو پسند کرنے والے عقل سے بھی کورے ہیں،

(۳) یونس ۱۱/۱۰۰ { وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ۔

اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر کوئی آدمی ایمان نہیں لا سکتا اور بے عقل لوگوں پر

marfat.com

اے ایمان والو جو تمہارے دین کو پہلے اہل کتاب سے مذاق سمجھتے ہیں۔ ان کو اور منکرین کفار کو دوست نہ بناؤ اگر ایماندار ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔

کیوں بئی وہابیو! دیکھا جنس کو ہمجنس مل گیا تو فوراً وہابی نے ہندو کے گھر کی مٹھائی و روٹی وغیرہ الحمدللہ کہہ کر درست کر دی لیکن گیارھویں والے ولی اللہ اور بارھویں والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اور جس کھانے پر فاتحہ پڑھا جائے وہ چونکہ وہابی کے ہم جنسوں کی شیرینی نہیں ہے وہابی کے لئے حرام ہے۔

(۳) آل عمران ۳/۳ { لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ ۝

ایمان والے کافروں سے میل جول نہ بنائیں سوائے ایمان والوں کے اور جو شخص یہ کام کرے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ بدمذہب ہے۔

کیوں بئی وہابیو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بت پرست کافروں سے برتاؤ نہ کرو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں سے برتاؤ رکھو اور جس نے کفار سے برتاؤ رکھا اور ایمان والوں سے انقطاع کیا وہ خداوند کریم کے نزدیک بدمذہب ہے اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

مشرکین کی خوردنی چیزیں استعمال کرنے والوں سے مسلمانوں بچ جاؤ

(۴) التوبہ ۱۱/۱۲ { فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

اے مسلمانو کفار و منافقین سے بائیکاٹ کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا

marfat.com

گندگی کے کنوؤں کا پانی پیتے ہیں تو لوگ پلیدی کی بنا پر جنت سے محروم ہی رہیں گے۔

وہابی عمل ۴۲

وہابی نجاست ۱۲

وہابی مذہب میں ہندوؤں کے گھر کی خوراک حلال پاک ہے

فتوی نساریہ ۱/۸۱ } سوال (۱۲۶) اہل ہنود کی بنی ہوئی مٹھائی اور روٹی کھانی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب (۱۲۶) اہل ہنود وغیرہ کفار کی تیار کردہ شیی صرف کافر ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہوئی تاوقتیکہ اس پر غیر اللہ کا نام نہ آئے لہٰذا جائز و درست ہے۔

ہندو کے گھر کی شیی کا خدائی فیصلہ

(۱) التوبۃ ۱۰/۴ } یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ =
اے ایمان والو اور کوئی بات نہیں مشرکین نجس ہیں۔

اللہ جل شانہٗ نے اس آیۃ کریمہ میں ایمان والوں کو خطاب فرمایا کہ تمہارے لئے مشرکین بت پرست سورج پرست درخت پرست پلید ہیں اب وہابی ان کے گھر کی پکی ہوئی چیز حلال سمجھتے ہیں شاید یہ یاایھا الذین امنوا کے خطاب خداوندی میں شامل نہ ہوں

(۲) المائدہ ۶/۵۷ } یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

marfat.com

کی تعریف کی جائے ان کے شان کی مجلس قائم کی جائے ان کے میلاد شریف کا ذکر پاک کیا جائے تم اس کو حرام کہتے ہو ہندوؤں کے گھر کی روٹی مٹھائیاں حلال کہتے ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی مذہب جو شہر حران بت پرستوں کا مرکز رہا ہے اور وہابیہ کا مرکز بھی حران ہے کیونکہ وہابیت کے تمام مابہ النزاعی مسائل کا موجد بھی ابن تیمیہ حرانی ہی ہے۔ تو داناؤں نے سچ فرمایا ہے کند ہمجنس باہمجنس پرواز تم اپنے ہمجنسوں کو فوری حق پر کہہ دیتے ہو بات سچی ہو یا جھوٹی۔ کیونکہ کافر کی غذا کا اثر ہے۔

احناف کا فتویٰ ہندو کی شبی کے متعلق

کتاب المبسوط للسرخسی ۱/۹۷ } وَقَدْ رُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ عَنِ الشُّرْبِ فِی اٰنِیَۃِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مِنْھَا بُدًّا فَاغْسِلُوْھَا ثُمَّ اشْرَبُوْا فِیْھَا فَاِنَّمَا اَمَرَ بِہٖ لِاَنَّ ذَبَائِحَھُمْ کَالْمَیْتَۃِ وَاٰنِیَتُھُمْ۔

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آتش پرستوں کے برتنوں میں پینے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن نہ ملے تو اس کو دھو کر استعمال کر پھر اس میں پیو اور یہ اس لئے حکم کیا گیا ہے کہ ان کا ذبیحہ اور ان کے برتن مردار کی طرح ہیں۔

کیوں بئی وہابیو تمہیں تمہارے نجدی کی قسم ذرا انصاف سے بتانا کہ جن کو تم بدعتی و مشرک کہتے ہو وہ عبادت میں سب سے بالاتر اتقار میں تم سے کہیں زیادہ کافر کے

marfat.com

جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے نزدیک چونکہ دین صرف اسلام ہی ہے اور اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

ال عمران ۳/۷ } وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ
اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا دوست ہے۔

منافق کافر اللہ تعالےٰ کو پسند ہی نہیں اسی لئے کافر سے اللہ تعالےٰ متنفر ہے لہٰذا کافر کے ساتھ تعلق رکھنے والے سے بھی رب العزت کو نفرت ہے اور ایماندار ہر بُرائی اور بُری چیز سے پرہیز کرتا ہے اور ایسے ایماندار کا لقب اللہ تعالےٰ نے متقی رکھا ہے جیسا کہ

ال عمران ۳/۸ } فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ۔
یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کو دوست بناتا ہے۔

لہٰذا اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بُرائی سے بچنے والا ہر جس شی سے پرہیز کرنے والے کو اللہ تعالےٰ پسند فرماتا ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ جس شخص کو رجس چیزوں سے پرہیز نہیں وہ خداوند کریم کا دشمن ہے۔

وہابیو اللہ جب فرماتا ہے لکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو دوست بناتا ہے محبت کرتا ہے سارے قرآن کریم میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ اللہ تعالےٰ کفار و بت پرستوں کو دوست رکھتا ہے یا محبت کرتا ہے لیکن تم وہابی ایسے ہو کہ اولیاء اللہ اور انبیاء اللہ کو بُرا سمجھتے ہو ان کی گستاخی اور توہین کرتے ہو جس کھانے پر قرآن حکیم پڑھا جائے تم اس کو حرام سمجھتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

مُسلمانوں کی پسندیدہ چیزیں وہابیوں کی زبانی،

وہابی مسلمانوں کے گلچھڑے کو ترستا ہے

فتوی ستاریہ ۲/۱۲۵ } فاتحہ خوانی کے لئے حلوہ، مٹھائی، کھیر اور وہ شیی جس میں شکر پڑی ہوئی ہو کیونکہ مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے اور میٹھے نئے پھل اور شہد شربت، دودھ، پلاؤ، زردہ غرض کر جتنی اچھی اور لذیذ چیزیں ہیں سب پر فاتحہ درست ہے لیکن یہ چیزیں سب سے بہتر ہیں۔

ناظرین دیکھا آپ نے فاتحہ خوانی میں یہ گلچھڑے اڑائے جاتے ہیں بھلا جب پلاؤ اور زردہ دودھ اور پھل کھانے کو ملے تو پھر کون بدعت کو چھوڑے قیامت کو دیکھا جائیگا جو کچھ ہوگا۔ بنا فاسد کی فاسد پر ہوتی ہے جب ہیئۃ کذائیہ فاتحہ خوانی ہی ثابت نہیں تو اشیاء مذکورہ کا تقرر وتعین کہاں سے ثابت ہوگیا سب ڈھکوسلے بازی اور من سازی کی باتیں ہیں فاتحہ خوانی کیا ہے تن پروری کی ایک خاص مشین ہے۔

فتوی ستاریہ ۲/۱۲۴ } ہم اہلحدیث ایصال ثواب کے قائل وعامل ہیں مردوں کی طرف سے اپنی وسعت کے مطابق بغیر فیو دوشروط مخترعہ کے بغیر تعین وقت یوم کے بغیر کسی مخصوص شیی کے تقرر کے بنا دیتے لیتے ہیں۔ مردوں کی طرف سے گر زندے کچھ خرچ کریں تو برابر اس کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔

marfat.com

برتن استعمال کرنے کو حرام کہیں لیکن تم کفار کے گھر کی پکی ہوئی چیز حلال طیب کہتے ہو اور اپنے آپ کو پکے موحد اور اہلحدیث کہلاتے ہو کیا یہ کاغذ کے پھولوں کی مثال تم پر صحیح چسپاں نہیں؟ دوزخ کی آگ سے ڈرو۔

وہابی فرقے کو نجس چیزوں سے انس و محبت ہے اور احناف کو پاکیزہ چیزیں محبوب ہیں اب تم سوچو کہ کونسا فرقہ اسلام میں بہترین ہے۔

مذکورہ بالا وہابی فرقہ کے معمولات عامہ سے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کنویں کے بلے وغیرہ گرنے سے ہر وقت پلید رہتے ہیں منی سے کپڑے بدن اور تمام اشیاء مستعملہ پلید اور حقیقتہ وہابیہ بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید تو یہ بھی رب العزۃ کی طرف سے عتاب خاص ہے اور فضل خداوندی سے محرومی کی دلیل ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

النور ۱۸/۳ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر تم پر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو تم سے کبھی کوئی بھی پاک نہ ہو لیکن اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح فرما دیا کہ جس پر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت ہو وہ پاکیزہ ہو سکتا ہے جو پاکیزگی سے اجتناب کرتا ہے نجاست کو پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے محروم ہے۔

marfat.com

بڑے آدمی کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے گو منہ پہ داڑھی رکھتا ہو۔

کیوں جی وہابیو! یار مذہب تو تمہارا ہے عجیب عجیب لطف اُٹھاتے ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بھلا داڑھی والا آدمی جب کسی غیر جوان عورت کا پستان منہ میں ڈالے گا تو دونو کی شہوت اُٹھے گی یا نہیں؟ کیونکہ عورت کے پستان اور پیٹ ننگے ہوں گے تو منہ میں ڈالے گا جوان عورت کو تو مرد ہاتھ لگائے دونو شہوت سے بے قابو ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ جوان عورت کے پیٹ اور پستان ننگے کر کے غیر جوان مرد اپنے منہ میں ڈال کر پستانوں کا دودھ پیئے جوان عورت کے ننگے بدن کو جوان مرد کا ہاتھ بھی ضرور لگے گا یہ ممکن ہی نہیں کہ بغیر ہاتھ لگائے پستان منہ میں ڈالے پھر ایک ہاتھ اور لمبی داڑھی جب جوان عورت کے پیٹ پر دودھ پینے سے حرکت میں آئے گی تو اس کی پیمائش کہاں تک ہو گی وہاں داڑھی والے کی داڑھی زیر ناف ہوتی ہے تو عورت کے پستانوں سے پیمائش کی جائے تو تم سوچ لو کہ عین صراط مستقیم پر ہوتی ہوئی کہاں پہنچی تو وہابی صاحب نے تگنا لطف اُٹھایا اور یہ تو مزے کا مقدمۃ الجیش ہے اور بیوی کا خاوند بھی ملا جی پہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ کیا کر رہے ہو کیونکہ مقامات تو داڑھی سے ڈھک چکے ہیں اور اگر کوئی مقتدی غیرت کا مارا بول بھی اُٹھے کہ ملاں جی کیا کر رہے تو ملا جی فوراً جواب دیں گے کہ کیا تم اہلحدیث نہیں میں حدیث پر عمل کر رہا ہوں اور دودھ پینے کی میعاد بھی مقرر نہیں کہ کتنی دیر پیئے اور دن میں کتنی بار پیئے۔

کیوں جی اہلحدیث دوستو! بتاؤ اللہ تعالےٰ بغیر کے گھر میں داخل ہونے کی ممانعت فرمائے۔ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا بغیر اجازت

marfat.com

وہابی عقیدہ ۴۳

وہابی نجاست ۱۳

وہابی خوراک اور لطف

(۱) عرف الجادی ۱۳۰ { اِرْضَاعُ کبیر بنا بر تجویز نظر جائز است
غیر عورت کا دودھ بڑے آدمی کو پلانا جائز ہے
تاکہ اس کے پیٹ وغیرہ کو دیکھ سکے۔

روضۃ الندیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ۲۳۶ { وَیَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْکَبِیْرِ وَلَوْ کَانَ ذَا لِحْیَۃٍ لِتَجْوِیْزِ النَّظَرِ۔
اور غیر عورت کا بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس مرد کو اس عورت کا دیکھنا جائز ہو جائے۔

(۲) نزل الابرار ۲/۲۷ { وَیَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْکَبِیْرِ وَلَوْ کَانَ ذَا لِحْیَۃٍ لِتَجْوِیْزِ النَّظَرِ خِلَافًا لِلْجُمْہُوْرِ۔
اور بڑے آدمی کو غیر عورت کا دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے
جمہور محدثین اس کے مخالف ہیں۔

(۳) النہج المقبول من شرائع الرسول نور الحسن بن صدیق الحسن ۶۱ { وجائز است ارضاع کلاں سال اگرچہ ریش بروئت داشتہ باشد از برائے تجویز نظر۔

marfat.com

وہابی عقیدہ ۴۴

وہابی نجاست ۱۴

وہابی مذہب میں مرد اپنی بیوی کا دودھ پی سکتا ہے

فتوی نذیریہ ۲/۳۹۶ مولفہ سید نذیر حسین صاحب دہلوی وہابی

سوال: ایک شخص زوجہ اپنی سے ہم خلوت تھا اور طلیان شہوت بوقت مجامعت کے زوجہ اپنی سے مساک کرتے ہوئے پستان منہ میں لے گیا اور زوجہ اس کی طفل یکسالہ کو دودھ پلاتی تھی اس شخص کے حلق کے اندر ایک بار یا کہ دو بار دودھ چلا گیا آیا وہ شخص زوجہ اپنی کا فرزند رضاعی ہو گیا یا کہ شوہر رہا اور اس فعل کے باعث سے زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی یا کہ نہ رہی۔ سوال دیگر یہ کہ مدت رضاعت کی آیا خوردسالی میں ہے یا کہ جوانی میں رہیگی اور عورت کا دودھ اگر کسی زخم میں یا کہ ذکر کے سوراخ میں یا کان میں بجہت کہنے طبیب کے ڈالا جائے تو اس کا کیا حکم ہے بینوا وتوجروا۔

الجواب:۔ وہ شخص اپنی زوجہ کے دودھ پینے کی وجہ سے اپنی زوجہ کا فرزند رضاعی نہیں ہو گیا بلکہ وہ علیٰ حالہٖ شوہر رہا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی اس وجہ سے کہ مدت رضاعت میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور بعد مدت کے ثابت نہیں ہوتی اور مدت رضاعت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ڈھائی برس ہے صاحبین اور علماء جمہور کے نزدیک دو برس ہے اور کسی زخم یا سوراخ ذکر یا کان میں عورت کا دودھ ڈالنے سے حرمت رضاعت

marfat.com

کے تم کسی کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہابی صاحب غیر عورت کا دودھ پینے کے جواز پر فتویٰ دیتے ہیں اور پھر یہ بھی قید نہیں کہ خاوند کی اجازت سے دودھ پی سکتا ہے۔ ورنہ نہیں اللہ تعالےٰ نے تو آنے والے کے لئے یہ قید بھی لگائی ہے کہ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ کوئی مرد گھر میں نہیں ہے تو تم بغیر ناراضگی کے واپس چلے جاؤ لیکن وہابی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر دودھ پینے کے لئے جاؤ تو جائز ہے اجازت کی کوئی قید نہیں فقیر حیران تھا کہ وہابی اتنی لمبی داڑھی کیوں رکھتے ہیں لیکن جب ان کا یہ مسئلہ دیکھا تو فلسفہ سمجھ میں آ گیا اور ان کی عورتوں کا زیادہ مساجد میں جانا اور ان کے ملاؤں کے پاس جانے کا فلسفہ بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا جب سے یہ مسئلہ دیکھا تو تسلی ہو گئی کہ یہ تو چمک پتھر کی کشش ہے فَافْهَمْ

وہابی کی لمبی داڑھی والی سنت دونوں کا جاگئی پردے کا پردہ اور سنت کی سنت۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بالَّلمْسُ زِنَاءٌ غیر عورت کو چھونے سے بھی زنا ہے لیکن وہابی مقام شہوۃ کو منہ میں ڈال لے تو سنت سمجھتا ہے یہ ہے آج کل کے اہلحدیث کا مذہب۔

چونکہ وہابیوں کو دودھ پینے اور پلانے کا لطف مجبور کرتا ہے اگر وہابی اور وہابیہ کو وہ لطف یاد آجائے تو وہابی نے فتویٰ دے دیا کہ جب اپنی بیوی کے علاوہ غیر عورت کا دودھ پی سکتا ہے تو اپنی کا بھی پی لے تو مضائقہ نہیں سنیئے

marfat.com

ثابت ہوا کہ دودھ پلانا ماں کا فعل ہے اور دودھ پینے والا از روئے قرآن کریم بیٹا ہے

النساء ۴/۴ } وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ بچہ تو ماں کا دودھ پی سکتا ہے قرآن کریم سے ثابت ہو گیا کیونکہ بچہ شہوت انسانی سے مبرا ہے اور داڑھی والا مجسمہ شہوت کا پتلا ہے جو جوان عورت کو مس کرنے سے ہی تیزی میں گرم ہو جاتا ہے اور جو شخص دودھ پیتے پیتے وقت صرف کرے گا تو شہوت کی کتنی پاور بڑھ جائیگی اور جانبین کہاں تک متحرک ہو جائیں گے ؟

النساء ۴/۱ } وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
خبیث کو طیب سے نہ تبدیل کرو۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صدقے کو حرام کہنے والو دیکھا میرے اللہ تعالےٰ نے تمہیں کیسی کیسی خوراکیں عطا فرمائیں۔ اور خداوندی حلال کو تمہارے حرام کرنے سے تمہیں کیا کیا سزائیں ملیں اور کیسی کیسی حرام چیزیں تمہارے نصیب ہوئیں یہ تمہارے پاک چیزوں کو حرام کرنے کا نتیجہ ہے۔

وہابی عقیدہ ۴۵

وہابی نجاست ۱۵

وہابیوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حرام کھانے کا بہتان لگایا

وہابی مذہب میں چوری کا مال حلال ہے،

عرف الجادی ۱۰ } واکل شیی ماکول محبوب از ارض کفار حرام نیست

marfat.com

ثابت نہیں ہوتی واللہ اعلم بالصواب حررہ السید شریف حسین عفی عنہ۔
(سید محمد نذیر حسین)

کیوں جی! اب تو وہابی مذہب کا پول نکل آیا کہ جب آدمی اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو بیوی حرام نہیں اور اس کی صحبت میں فرق نہیں آتا تو غیر عورت جوان کا اگر دودھ پی لے تو کونسی حرمت آجائیگی اپنی عورت کا بھی دودھ اس نے اسی لئے پیا کہ اس کو وہ لطف جو غیر عورت کے دودھ پینے سے آتا تھا وہ نہ آیا اب تم سوچو کہ وہابی مذہب کیسا سنت پر عمل کر کے صراط مستقیم پر داڑھی زن ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

وہابی نماز بھی لطف کے لئے پڑھتا ہے۔ ایک وہابی نظر کے جائز بنانے کے لئے داڑھی والے کو دودھ پینے کا جواز لکھ دیا دوسرے وہابی نے اپنی بیوی کے دودھ پینے سے غیر عورت کا لطف اُٹھانے کا فتوی دے دیا۔

فتوی ثنائیہ ۲/۱۲۴

س: ایک شخص نے اپنی بیوی کے سینہ کا پیار جوش محبت سے کیا ابھی اس کے اولاد نہیں ہوئی اور نہ دودھ آتا ہے اور اس نے اس کی چٹنی کو بھی منہ سے چوسا جس سے عورت جوش شہوت سے بیتاب ہو گئی اور مرد اس سے واصل ہو گیا تو کیا یہ درست ہو سکتا ہے عورت کا نکاح فسخ تو نہیں ہوا اور کیا مرد عورت کا رشتہ قائم رہیگا؟

ج۔ صورت مسؤلہ میں نکاح فسخ نہ ہو گا اللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ۱۳ ۲۰ جنوری ۱۹۲۹ء)

خدائی فیصلہ

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ۔ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔

marfat.com

پاک مذہب ہے۔

غیر مقلد وہابی کے نزدیک منی پاک ہے اس لئے اس کا جسم، کپڑے، مسجد اور مسجد کی چٹائیاں پلید ہیں۔ غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں پلید ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اقتدا کرنے والا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہے کیونکہ وہابی مذہب میں حرامزادے کو امام مقرر کرتے ہیں۔

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف سے نیاز پکائی جائے تو اس کا کھانا حرام ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیز حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اذان کے بعد کلمہ طیبہ و دعا، اذان پڑھنا گناہ بلکہ لاحول پڑھے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ جنبی ہو منی سے لتھڑا ہوا تو یقیناً ہے۔

"مسلمان" مولوی صاحب وہابی نماز کا تو بڑا پابند ہے گو پوری تمام نہیں پڑھتا۔

"محمد عمر" بئی وہابیوں کے کنویں کھڑے پانی" بدن اور کپڑے کی نجاست اور چوری مال تو فیقر نے ان کی کتب سے سنا دی اب ان کی نماز خوانی کا پُر لطف شوق مسلمانوں کے سامنے آئیگا تو وہابیت کی اصل شکل قرآن و احادیث صحیحہ کے شیشے میں نظر آجائے گی۔

---

marfat.com

آنحضرت صلعم پنیر۔ اکہ از بلاد نصاریٰ آمدہ بود بخورد واز بزار مغان یہود یہ خبز تناول کرد۔

کفار کی زمین سے چھینی ہوئی کھانے کی چیزیں حرام نہیں ہیں آنحضرت صلعم نے نصاریٰ کے شہر دل، سے پنیر آیا ہوا کھایا۔

کیوں جی! گیارھویں شریف کا کھانا اور مٹھائی وغیرہ تمہیں خداوند کریم اسی لئے نہیں کھانے دیتا وہابی کے دل میں ڈالتا ہے تم کہدو کہ بڑے پیر کی گیارھویں کا کھانا حرام ہے۔ پلید پیٹ میں پاک شیی کیسے جانے دے۔ عیسائیوں کی چوری کی ہوئی چیزیں حلال ہیں وہابی مذہب نے چوری کا مال بھی حلال کر دیا اب تو تمہارا مذہب پوتر ہو گیا۔

فیصلہ قرآنی

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا۔

چوری کرنے والا آدمی ہو یا عورت دونو کو چوری کی سزا دونو کے ہاتھ کاٹ دو۔

وہاں مذہب میں آزادی ہے کہ عیسائی، ہندو، سکھ، کمیونسٹ سے چھین کر کھالے تو حرام نہیں وہابی نے بڑے داؤ سے مسلمانوں کا مال کھانا حلال بنایا پہلے مقلدین پر کفر کا فتویٰ لگایا کہ کُلُّ مُقَلِّدٍ کَافِرٌ ہر مقلد کافر ہے پھر لکھ دیا کہ کافر کے گھر سے کھانے والی چیز چھین کر کھالے تو جائز ہے۔ یعنی وہابی غیر مقلد کے نزدیک حنفیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں چھین کر کھا جاؤ جائز ہے گو گیارھویں کا کھانا کیوں نہ ہو یہ ثابت ہوا کہ وہابی مذہب حلال کھانا جانتا ہی نہیں اب کافر اور چوری کا مال بھی حلال کر دیا سبحان اللہ کیسا

marfat.com

○

وہابی نماز کے مسائل

وہابی نماز اسلامی نماز سے جُداگانہ ہے

○

marfat.com

مسلمانو! وہابیوں کی توحید یعنی مرحد کہلا کر خداوند کریم کے لئے صفات حادثہ کو منسوب کرنا جو ذات خداوندی کے برعکس ہے اہلحدیث نام رکھا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کو پس پشت ڈالنا اور اپنے اختراعی مسائل کو اپنا معمول بنانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کے خلاف متہم کر کے ان کو اپنے سے کمتر ثابت کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرنا عبادۃ خداوندی سے مسلمانوں کو بدعت کہکر غافل کرنا نوافل اور سنن کو ترک کر کے مساجد میں لہو ولعب کا مشغلہ بنانا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مسلمانوں کو متنفر کرنا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہٹا کر دنیاوی کاموں کو ترقی دینا طہارۃ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھ کر نجاست کا عادی بنانا پاک خوراک سے اجتناب کر کے پلید اور حرام کو استعمال کرنا اسلام سے نفرت اور کفر کو پسند کرنا مسلمانوں کو کافر و مشرک بدعتی کہنا مسلمان کی اشیاء کو حرام بنانا اور کافر و مشرک کی اشیاء کو پسند کرنا مسلمانوں میں دھڑے بندی بنا کر تفرقہ بازی پیدا کرنا یہ ان کے اقوال و افعال سے واضح ہے جو بیان ہو چکا اب ان کی نماز کے مسائل عرض کرتا ہوں جس سے مسلمانوں کو ان کی ظاہری نمازوں کا حال واضح ہو جائے گا۔

marfat.com

وہابی عقیدہ ۴۷

وہابی مذہب میں شب بیداری اور نوافل بدعت ہیں

فتوی ستاریہ ۱/۶۷ } سوال (۸۱) شب برات یعنی ۱۴ تاریخ شعبان کو اکثر عورتیں مرد نفلیات رات بھر پڑھتے ہیں اس کا ثبوت شریعت محمدیہ میں ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

جواب (۸۱) شب برات کو رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے اور اپنی جانب سے دین اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔

مسلمانو! سن لو یہ ہے وہابی مذہب جن کا یہ عقیدہ ہے کہ نوافل جو محض خدائی عبادت ہے اس میں غیر اللہ نبی اللہ ولی اللہ کوئی دخیل نہیں وہابی اس کو بھی بدعت سمجھتا ہے معلوم ہوا وہابی مذہب عبادۃ خداوندی میں لبعد المشرقین میں پڑا ہوا ہے۔ جس مذہب کو عبادۃ خداوندی کی وعت کہکر خدا شامل نہ ہونے دے اس مذہب سے زیادہ بدنصیب اور کون ہو سکتا ہے

خدائی فیصلہ

پ ۲۸، الحشر ۳/۲۸ } وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اللہ تعالےٰ نے ان کے نفسوں کو بھلا دیا۔ یہی لوگ بدکار ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ذکر اللہ کو ترک کرنے والا اجتناب کرنے والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک فاسق ہے بدکار ہے۔ صالح کہلانے کا حقدار نہیں۔

پ ۲۳، الصّٰفّٰت ۱/۲۳ } فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مجھے قسم

marfat.com

وہابی عقیدہ ۴۶

وہابیوں کی مسجدیں مسلمانوں سے ممتاز ہیں،
وہابی مذہب میں مساجد میں محراب بنانا بدعت ہے،

فتوی نمبر ۱/۶۳ سوال (۰،) زید کہتا ہے کہ مسجد میں محراب بنانا ناجائز ہے اور عمر کہتا ہے کہ جائز ہے جواب طلب امر یہ ہے کہ قولین میں سے کونسا قول صحیح اور قابل قبول ہے ؟ (عبدالودود قصبہ جھالو)

جواب (۰،) بیشک مساجد میں محراب مروجہ کا بنانا ناجائز اور بدعت ہے۔

قرآن مجید

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

جب زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لائے اس کے پاس رزق موجود تھا۔

ثابت ہوا کہ محراب سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں بھی ہوتا تھا جن کو انبیاء علیہم السلام استعمال کرتے تھے آج جو شخص محراب مسجد کی مخالفت کرتا ہے وہ دشمن قرآن کریم ہے اور مساجد اللہ کا مخرب ہے اس مذکورہ بالا وہابیوں کے حوالہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی مسجدیں بھی مسلمانوں کی مسجدوں سے مختلف ہیں، اور کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔

marfat.com

وہابیو! یار تمہاری وہابی جماعت میں تو سارے ابلیسی اعمال سے بھرپور ہیں اللہ والوں کی ایک بات بھی تم میں نہیں۔

اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تمہیں قریب نہیں پھٹکنے دیتے فرمان خداوندی ہے

(۷) فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَاءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝ (پ ۲۷ ع ۱)

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص ہمارے ذکر سے روگردانی کرتا ہے وہ اپنی خواہشات کے تابع ہے اس کا کام زیادتی کرنا ہے آپ ایسے شخص سے توجہ ہٹا لیجئے۔

(۸) ال عمران ۱۵/۱۲ } وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۝ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝

اور جو نیک کام تم کرو گے وہ ہرگز ضائع نہ کیا جائیگا اور اللہ تعالےٰ ڈرنے والوں کو جاننے والا ہے۔

کیوں بئی وہابیو! ۱۴ شعبان کے نوافل کو تم کہتے ہو بدعت اور ممنوع ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو نیکی جس دن بھی تم کرو گے اللہ تعالےٰ کے ہاں کبھی ضائع نہیں ہو سکتی لیکن وہابی کہتا ہے کہ تم نے چھوڑیں شعبان کو عبادۃ خداوندی ادا کی ہے یہ منہوس تاریخ ہے لہٰذا عبادت ہے ممنوع ہے خداوند کریم کو وہابی فرقہ نے اپنے قبضے میں سمجھ رکھا ہے جس کو ہمارا فرقہ کہے رب کریم ثواب دے گا ورنہ نہیں سبحان اللہ یہ ہے وہابی مذہب جن کو خدا کی عبادت بھی بدعت نظر آتی ہے۔ بتاؤ وہابیو تمہاری نگاہ خراب ہے یا عبادت الٰہی ممنوع ؟

وہابی عقیدہ ۴۸

وہابی مذہب میں مرد کے لئے چاندی پہننا جائز ہے

فتوی ستاریہ ۳/۱۱ } سوال (۳۲۵) ایک شخص چاندی کے بٹن پہنتا ہے

marfat.com

ہے ذکر پڑھنے والوں کی ۔

او وہابیو ! اللہ تعالےٰ اپنے ذکر کرنے والے فرشتوں کی قسم کھا کر حلفیہ بیان دیا کہ وہ ٹھیک ہیں اور تم ان کو بدعتی کہو تو ثابت ہوا کہ تمہارا مذہب لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِص سے علیحدہ ہے کیونکہ جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والا نوافل میں مشغول ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف جا رہا ہے ۔ خصوصاً شب برأت جس رات میں مخلوق کا ایک سالہ حساب لکھا جا رہا ہے اس رات اللہ تعالےٰ کے بندے نوافل میں مشغول ہوتے ہیں تاکہ ہمارے اعمالنامے میں یہ لکھا جائے کہ ہم خداوند کریم کی طرف جا رہے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ۔

(۳) الصّٰفّٰت ۲۳/۳ } وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں جو مجھے جلدی ہدایت دے گا ۔

تو ثابت ہوا کہ جو عبادۃ خداوندی میں مشغول ہے وہ خداوند کریم کی طرف جا رہا ہے اور وہابی اس کا خداوندی راستہ روکے ہوئے اس کو روکتا ہے اب تم سوچو کہ تم کون ہو ۔

(۴) فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ (۵) وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ (۶) وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ابلیس نے کہا تھا کہ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ تیری عزت کی قسم میں ان تمام کو تیرے راستے سے بھٹکاؤں گا ابلیس کا ٹھیکہ اب تم وہابیوں نے لے رکھا ہے کہ عبادۃ خداوندی نوافل وغیرہم کو بھی بدعت کہکر ابلیس کا ٹھیکہ پورا کر رہے ہو ۔

marfat.com

کر دیں تو واقعی یہی افضل ہے کہ برہنہ سر پڑھے تاکہ لوگوں کو مسئلہ سے واقفیت ہو جائے۔

محمد عمر" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے تمام عمر ننگے سر نماز ادا نہیں فرمائی ایک حدیث دکھا دو تو پانچ روپے نقد انعام حاصل کرو۔

عیسائی اور یہودی بھی اپنے مذہب کے مطابق عبادت کے وقت سر سے ننگا ہوتا ہے اور وہابی بھی اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہے یا عیسائیت اور یہودیت کا؟ اس کی تفصیل مقیاس صلوٰۃ میں ملاحظہ ہو۔

غیر مقلدین وہابیوں کا نماز میں استغراق

فتوی ثنائیہ ۱/۳۶۵ (س) نماز کی حالت میں کوئی سلام کرے تو جواب دینا چاہیئے یا نہیں؟

(ج) حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّ فی الصلوٰۃ لَشُغْلاً یعنی نماز میں شغل ہوتا ہے اس لئے سلام کے جواب میں صرف ہاتھ اٹھا دینا آیا ہے (۲۴ جمادی الاول ۲۸ھ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے (ہاتھ سے سلام کا جواب دینے کا جواب)

مسلم شریف ۱/۱۸۱ حدثنی القاسم بن زکریا قال نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن فرات یعنی القزاز عن عبید اللہ عن جابر بن سمرۃ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَلُنَا بِاَیْدِیْنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا شَانُکُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا ذَنَابُ خَیْلٍ شُمْسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِہٖ وَلَا یُوْمِیْ بِیَدِہٖ۔

marfat.com

بکر کہتا ہے مرد کو چاندی کے بٹن ناجائز ہیں زید کہتا ہے کوئی حرج نہیں۔
(ڈڈو جیوری عارف والہ)

جواب (۳۳۵) زید کا قول صحیح ہے مرد چاندی کے بٹن پہن سکتا ہے مشکوۃ شریف میں ہے۔ عَلَیْکُمْ بِالْفِضَّۃِ فَالْعَبُوا بِھَا۔

کیوں بئی وہابیو! بتاؤ چاندی کے بٹن پہن کر نماز میں وہابی امام کھڑا ہو اور قیام وقعود میں چاندی کے بٹنوں کا چھنکار پڑتا ہو تو وہابیوں کی نماز میں امتیازی صورت مسلمانوں سے کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے میرے خیال میں تو وہابیوں کو تکبیر کہنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ چاندی کے بٹنوں کا چھنکار ہی کافی ہے۔ دوسری بات وہابی مذہب میں عورت بھی مرد کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ تو چاندی کا استعمال اس لیے جائز کہا کہ عورت خوبصورت بٹن دیکھ کر ہی فریفتہ ہو جائے فافہم

وہابی نماز کا نمونہ ۱

وہابی مذہب سنت عیسائیت اور یہودیت کا تابعدار ہے

وہابی ننگے سر نماز پڑھنا افضل جانتا ہے

فتوی رشیدیہ ۱/۶۳ سوال (۶۸) اگر ننگے سر نماز ہو جاتی ہے تو ما بین ٹوپی اوڑھنے والے اور نہ اوڑھنے والے کے کچھ فرق ہے یا نہیں یعنی ثواب دونوں کو برابر ملے گا یا کم و بیش؟

جواب (۶۸) جس وقت لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو معیوب سمجھیں اور پڑھنے والوں

marfat.com

اور جس کا فرج ننگا ہو نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

وہابی نماز کا نمونہ ۳

وہابن عورت امام بن سکتی ہے

عرف الجادی ۳۷ } وزن را میرسد کہ امامت زن کند
اور عورت کو حق پہنچتا ہے کہ عورت امامت کرے۔

فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ حصہ اوّل ۶۷ } بوڑھا مرد اور غلام اگر عورت کے پیچھے نماز پڑھے تو جائز ہے وہابیہ عورت بحیثیت امام جب پہلے سجدے جائے اور مرد پیچھے خوب لطف اُٹھاتا ہوگا۔

مُسلمانو! اب تم سوچو کہ جس قوم کے مرد عورتوں کے مقتدی ہوں ان کے مذہب کا کیا حال ہوگا یہ بات بھی فقیر تمہیں آگے بیان کریگا۔

قرآن کریم

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اللہ تعالےٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

لیکن وہابی مذہب میں عورتیں مردوں پر حکم ہیں جو قرآن کریم کے برعکس ہے

marfat.com

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتے ہو جیسا کہ تیز گھوڑے اپنی دمیں ہلاتے ہیں جب بھی تمہارا کوئی سلام کہے تو اپنے ساتھی کی طرف توجہ کرے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

کیوں بئی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کے سلام کے وقت ہاتھ کے اشارے کو ممنوع فرمایا اور تم داخل نماز کے سلام کہنے والے کے جواب میں ہاتھ کے اشارے کو جائز کہتے ہو اب تم سوچو کہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق ہے یا مخالف اور داخل نماز کا فعل نماز کا مفسد ہے یا نہیں؟

وہابی نماز کا نمونہ ۲

وہابی ناف ننگا ہو تو اس کی نماز میں کوئی خلل نہیں

فتوی ستاریہ ۳۱ } سوال (۳۳۶) ناف کھل جانے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں
ایک صاحب کہتے ہیں کہ ناف کھلنے سے نماز نہیں ہوتی۔
(عبدالکریم حارف والا)

جواب (۳۳۶) حدیث میں لیس علی عانقہ سئیٌ مونڈھے کھل جانے سے نماز نہیں ہوتی ناف کا ذکر نہیں ہے مدعی کو دلیل پیش کرنی چاہیئے ہاں اگر ناف سے نیچے تہ بند ہو جائے تو اسے اونچا کرے۔

مسلمانو شریعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ناف سے گھٹنوں تک فرج ہے،

marfat.com

ہیں کہ اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہو جاوے تو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت کی نماز نہیں ٹوٹتی لیکن یہ قیاس مع الفارق ہے۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی مسجدوں میں کیا عجیب لطف ہوتا ہے مسلمان بچوں کے مدارس میں مخلوط تعلیم سے سیخ پا ہوتے ہیں یہاں وہابی مخلوط نماز پر عجیب لطف اٹھاتا ہے کہ عورتیں اور مرد اکٹھے نماز پڑھتے ہیں مرد اپنی ٹانگیں چوڑی کر کے اور عورتیں اپنی ٹانگیں چوڑی کر کے ٹخنے سے ٹخنے ملاتیں ہونگے۔ لیکن وہابی امام بیچارہ اس لطف سے محروم رہ کر ترستا ہوگا کہ ہائے میں بدقسمت اکیلا کھڑا ہوں میرے ساتھ کسی عورت کا ٹخنہ نہیں۔

چونکہ وہابی مذہب میں وہابیہ اور وہابی اکٹھے ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر پاؤں چوڑے کر کے نماز پڑھتے ہیں اسی لئے انہوں نے مرد کی منی اور عورت کے رحم کے پانی کو بھی پاک بنا دیا ہے تاکہ اگر عورت مرد کے ٹخنے ٹکرانے سے پاؤں چوڑے رکھنے سے عورت کا پانی مسجد کی چٹائی پر بہہ جائے یا مرد کی منی بہہ جائے تو پاکیزگی میں فرق نہ آئے۔

"وہابی" مولوی صاحب کیا ہمارے مذہب میں عورت کے رحم کا پانی پاک ہے؟

"محمد عمر" ہاں جناب! تمہاری کتاب سے دکھا دیتا ہوں لیجئے

وہابیہ عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے

فقہ محمدی کلاں ۲۳ | جب بچہ عورت کے فرج سے باہر نکلے اور اس پر فرج کی رطوبت ہو تو وہ بھی پاک ہے۔

maktabat.com

وہابی نماز کا نمونہ ۴

حرامزادہ کو وہابی مذہب میں امام الوہابین کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے

مجموعۃ الفتاویٰ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۴۹

سوال - امامت ولدالزنا چہ حکم دارد

الجواب امامت ولدالزنا نزد جمہور صحیح است

سوال حرامزادے کی امامت کا کیا حکم ہے۔

جواب - حرامزادے کی امامت جمہور (وہابیوں) کے نزدیک صحیح ہے۔

"محمل عمر" کیوں جی وہابی صاحب جبراً زناسا س اپنے نطفے کی لڑکی اور لہو وغیرہم سے تمہارے مذہب وہابین میں جو پیدا ہو اس عبارۃ مذکورہ بالا امام الوہابین کے فتویٰ کے مطابق وہ امام الوہابین بن جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

ایسے امام تمہیں کو مبارک ہوں لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ

وہابی نماز کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں مرد عورتیں اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں

فقہ محمدی کلاں ۱۵۷ ف اور اسی طرح اگر عورت مردوں کے ساتھ کھڑی ہو جاوے تو جمہور علماء کے نزدیک اس کی نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور حنفیہ کہتے

marfat.com

خدائی فیصلہ

(۱) الاحزاب ۲۲/۴ { وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ
اے مسلمہ عورتو تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے اسلام والی مستورات کے لئے اپنے اپنے گھروں میں ٹکے رہنے کا حکم جاری فرمایا ہے۔

(۲) الاحزاب ۲۲/۴ { وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝

اور اے مسلمہ عورتو اللہ تعالےٰ کی آیتوں اور حکمت سے جو تمہارے سامنے پڑھی جاتی ہیں اپنے اپنے گھروں میں ذکر کرو بے شک اللہ تعالےٰ بڑا مہربان خبردار ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزت نے عورتوں کو تاکید فرمائی کہ اپنے گھروں میں اللہ تعالےٰ کی آیتیں پڑھو اور مانائی گھر بیٹھی سیکھو اللہ تعالےٰ نے یہ سب کچھ جانتے ہوئے کیا ہے۔

وہابی اپنی عورتوں کو مسجدوں میں بلا کر ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے نماز ادا کرتا ہے اب تم سوچو قرآن کریم کے موافق ہے یا خلاف ؟

(۳) النور ۱۸/۴ { وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ ۔
اور عورتیں سوائے اپنے خاوندوں کے کسی کے لئے اپنی زینت نہ ظاہر کریں۔

کیوں جی وہابیو بتاؤ بازیب والے پاؤں عورت جب مرد کے ٹخنے سے ملائیگی اور

marfat.com

فقہ محمدی کلاں ۴۱ } عورت کے شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرد اور عورتیں اکٹھے نماز پڑھ رہے ہوں عورت کی رطوبت نکلے تو مرد اپنے تہمت سے بے شک صاف کر دے۔ یہ آسانی ہو گئی۔ دوسری وجہ یہ ہے کیونکہ وہابیہ عورت جماعت بھی کرا سکتی ہے اس لئے تاکہ امام صاحبہ کی فرج کی رطوبت کو پاک کر دیا تاکہ امامت میں فرق نہ آئے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں عورتوں کو ارشاد فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ جو تم پر پڑھا گیا ہے اے عورتوں تم اپنے گھروں میں ذکر کرو۔ کیا عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ مساجد میں کھڑا کرنا قرآن کریم پر عمل ہے نفس امارہ کو درست کرنے کے لئے مساجد مقرر کی گئیں اور نماز سکھائی گئی یا نفس پرستی کے لئے مساجد اللہ مقرر کی گئی ہیں پھر جب کوئی مسلمان اعتراض کرتا ہے کہ غیر عورت کے ساتھ شانہ بشانہ ٹخنے سے ٹخنہ کندھوں سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا خصوصاً جب عورتیں اور مرد ٹیڈی ہوں بدن پر فٹ کپڑے پہن کر اکٹھے کھڑے ہوں کیا لطف میں خلا ہو سکتا ہے تو وہابی جلدی سے اپنے منہ میں ٹیڈی پستان بھی ڈال لیتا ہے۔ نہیں جی میرے لئے اس کا دیکھنا جائز ہے جب وہابی ٹیڈی پستان کو ننگے پیٹ پر بمع گز داڑھی کے منہ لگاتا ہو گا تو کیا زیر ناف داڑھی کے بال نہ پہنچتے ہونگے شرم کرو یہ عبادۃ ہو رہی ہے یا شہوۃ پوری کی جاتی ہے مسجد ہے یا زنا باغ ہے اسی لئے اندھیرے میں یا دوپہر کے وقت اذانیں دیتے ہو خداوند کریم تو ان اوقات میں غیر کسان کے گھروں میں جانے کی اجازت نہیں دیتا اور تم گھر والوں کو مسجد میں بلا لیتے ہو قرآن کریم کے صراحتاً خلاف ہے۔

marfat.com

علیہ وسلم خَیْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُیُوْتِہِنَّ۔
ام سلمہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے لئے مساجد سے بہترین جگہ ان کے گھروں کا اندر ہے۔
کہدو وہابیو! امنّا

وہابی نماز کا نمونہ ۶

فقہ محمدی کلاں ۶۹ } اور اسی طرح اگر منی اثر کر ذکر کے درمیان آئے اور وہ شخص نماز کے اندر ہو وہ اپنے ذکر کو کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھے اور منی باہر نہ نکلے یہانتک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ پاک ہے یہانتک کہ منی باہر نکلے اور عورت کا حکم بھی مانند مرد کی ہے۔

مسلمانو! اب سناؤ وہابی کی نماز نرالا تماشہ ہے یا نہیں؟
عبادت ہے یا وہابی تھیٹر مسجد ہے یا چڑیا گھر؟
وہابی نماز میں ذکر پکڑے نماز پڑھ رہا ہو تو دیکھنے والا کیا کہے گا کہ داڑھی والا مشت زنی کر رہا ہے یا نماز ادا کر رہا ہے بھلا مرد نے نماز میں ذکر پکڑ لیا تو عورت کیا کرے گی ہاتھ اندر رکھ لے گی جب مرد و عورت اکٹھے ایک صف میں کھڑے ہوں عورت نے اندر ہاتھ رکھا ہو اور مرد نے ذکر پکڑا ہوا ہو وہابی جماعت ادا ہو رہی ہو ماشاء اللہ وہابی نمازیوں کو دیکھ دیکھ کر ابلیس بھی مذاق اڑاتا ہو گا کہ یہ کام مجھ سے

marfat.com

کندھے سے کندھا ملے گا تو بتاؤ فوت شہرانی سے طرفین کا کیا حشر ہوگا۔

فرمان خداوندی ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ یہ ہے خدائی نماز کا نمونہ لیکن وہابی نماز برائی اور بے حیائی کا درس دیتی ہے جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرما لیا۔

(۴) النور ۱۸/۷ { وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝

تم سے جب لڑکے بالغ ہو جائیں تو جیسا کہ پہلے بڑے آدمی اجازت لے کر آتے ہیں وہ بھی اجازت لے کر آئیں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیتیں ایسے ہی بیان فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ عورتوں کے گھروں میں بالغ بچوں کو داخل ہونے سے منع فرماتا ہے تاکہ بے حیائی بند ہو جائے لیکن وہابی نے مسجدوں کو بے حیائی کا مرکز بنایا ہوا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

عورتوں کا فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

المستدرک ۱/۲۰۹ { حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم انبا ابن وھب انبا عمر وبن الحارث ان دراجا ابا السمح حدثہ عن السائب مولی ام سلمۃ عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ

marfat.com

وہابی نماز کا نمونہ ۷

وہابی امام قوم کے بچے بھی کھلائے اور امامت کا فریضہ بھی ادا کرے

فقہ محمدی کلاں ۱۴۶ } اور اسی طرح جائز ہے کرنا تھوڑے فعل کا نماز میں اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اسی طرح جائز ہے کرنا بہت فعلوں کا نماز میں جبکہ متفرق ہوں اور پے در پے نہ ہوں اور یہی ہے مذہب امام شافعی وغیرہ کا کہ لڑکے اور لڑکی کا نماز میں اُٹھانا درست ہے برابر ہے کہ فرض نماز ہو یا نفل ہو اور برابر ہے کہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور اسی طرح جائز ہے نماز میں اُٹھانا ہر جانور پاک کا پرندے اور بکری وغیرہ سے۔

کیوں بئی تم تو کہتے ہو وہابی بڑے نمازی ہوتے ہیں نمازی ہیں یا آیا؟ وہابی تو ایک کام میں دوہرا کاج کرتے ہیں ایک وقت میں خدا کی نماز بھی ادا کر لی اور آیا کی ڈیوٹی بھی بھگت لی۔

اور وہابی مذہب میں عورت مرد کے ساتھ کھڑی بھی ہو سکتی ہیں بچے بھی اُٹھا سکتے ہیں وہابی نماز فاسد بھی نہیں ہوتی ثابت ہوا کہ وہابی مرد عورت اکٹھے کھڑے کا دل چاہے کہ بڑے داڑھی والے آدمی جوان عورتوں کا دودھ بھی پی لیں تو وہابی نماز فاسد نہیں ہو گی اور اگر دودھ پیتے پیتے نماز میں منی اُتر آئی وہ آلہ تناسل کو ہاتھ میں پکڑ رکھے اور نماز بھی پڑھتا رہے وہابی نماز میں کوئی فرق نہیں آتا تو اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ اگر عورت کو منی اُتر آئے تو وہ اپنا دوپٹہ جلدی سے آگے اندر

marfat.com

نہیں ہوسکا جو وہابی کر رہا ہے وہ بھی رات کو بستر پہ ملاقات کرتا ہے لیکن وہابی مسجدوں میں نمازی حالت میں سب کچھ کر گزرتا ہے وجہ صرف یہ ہے چونکہ وہابیہ عورتیں بھی مساجد میں وہابیوں کے شانہ بشانہ ٹخنہ بٹخنہ کھڑی ہوسکتی ہیں تو منی ذکر میں کیوں نہ اترے تو جب اتر آوے تو وہابی ملاں نے فتوی صادر فرمادیا کہ کوئی حرج نہیں ذکر کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھے تاکہ منی باہر نہ نکلے ایسے قیام میں رکوع و سجود میں ذکر ہاتھ میں رکھے شانے بشانے عورتیں کھڑی ہوں اور وہابی ذکر پکڑے عورت اندر ہاتھ رکھ کر رکوع سجود کر رہی ہو وہابی مسجدوں میں وہابی کیا لطف اٹھاتے ہوں گے میرے خیال میں وہابی مسجدوں نے تھیٹروں کو اسی لئے فعل کر رکھا ہے کہ مساجد کو تھیٹر سے احسن طریقے پہ استعمال کیا جاتا ہے سلام پھیر کر اپنے تہمت یا جامے ہی ڈال کر مل لے کیونکہ وہابی مذہب میں منی پاک ہے باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں یہ ہے وہابی نماز کا نمونہ ۶ میرے خیال میں تھیٹر والوں کو پہلے وہابیوں کی مساجد میں تعلیم حاصل کر لی چاہیئے تاکہ بہترین تجربے سے فائدہ زیادہ اٹھائیں اور جن لڑکوں اور لڑکیوں کو کافی تنخواہ دے کر بلاتے ہیں اور ان کے فوٹو لیتے ہیں اگر وہابی مساجد سے فوٹوگیری کا مفت فائدہ اٹھائیں تو بلاخرچ ہی عجیب سینما تیار ہو جائے یہ ہے وہابی فرقے کا نماز میں خشوع کرنا یہ فرقہ اسکنوا فی الصلوٰۃ کا نمونہ خاص ہیں۔

مسلمانوں تمہیں وہابیوں کے خورد و نوش، وضو، نماز کا کچھ صحیح صحیح علم ان کی کتابوں سے ہو گیا اب سنیئے کہ یہ افعال ان سے کیوں سرزد ہوتے ہیں یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے ان کی فطرت ہی انسانی طبقہ سے نرالی ہے۔

---

marfat.com

یہودی ہے مسلمان نہیں اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

وہابی نماز کا نمونہ ۸

عرف العادی ۲۲ } وگرنہ مشروع اگرچہ باوآز باشد و ح وبسط کف بجواب سلام حمل و وضع اطفال خردسال در سجدہ و قیام در حالت امامت وقتل مار و کژدم عمل کثیر نیست و احادیث واردہ دریں اعمال در نماز بصحت رسیدہ۔

رونا گو باوآز بلند ہو اوہ ہو اوہ ہو کھانسنا اور سلام کے جواب میں ہاتھ آگے بڑھانا اور چھوٹے بچوں کا سجدے میں رکھ دینا اور اٹھانا حالت امامت میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالنا زیادہ عمل نہیں ہے اور نماز میں یہ اعمال کرنا صحیح حدیثوں میں آیا ہے۔

"محمد عمر": کیوں جی وہابیو بتاؤ؟ مذہب تو یار تمہارا ہے امام وہابیوں کی امامت بھی کرائے بچوں کے کھدونے کا کام بھی دے امام اور مقتدی دونوں کی نماز بھی وہابی مذہب میں صحیح ہو جائے ان مذکورہ تینوں نمونوں کا فیصلہ اکٹھا ہی عرض کر دیتا ہوں

خدائی فیصلہ

۱۸ } وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ایماندار لوگ اپنی نماز میں خشوع (یکسوئی) کرنے والے ہیں۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ مومنین لوگ لغویات یا کام سے اعراض کرنے والے ہیں۔

کیوں بئی وہابیو سچ سچ بتانا تمہیں تمہارے شیخ نجدی کی قسم بچے کہ کھلانا مرکے

marfat.com

کرے تاکہ کہیں منی نہ بہ جائے نماز کے بعد کپڑا نکال لے وہابی کی نماز کیا لطف کی ہے جماعت ہو رہی ہے مرد اپنے ذکر پکڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں عورت اپنی اندام نہانی میں کپڑا رکھے اوپر ہاتھ رکھا ہوا ہے کہ کہیں منی نہ بہ جائے فقیر کو یہ بات شاق گزرتی ہے کالج کے لڑکے وہابی مذہب کو کیوں پسند کرتے ہیں ثابت ہوا کہ اس وہابی کھیل کو پسند کرتے ہوئے کالج کے لڑکوں کی تعداد وہابی مساجد میں بکثرت ہوتی ہے۔

نماز میں سکون کا فیصلہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

نماز میں بغیر نماز کی حرکت کرنا یہودی سنت ہے

کنز العمال ۴/۱۱۲ { اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلْیَسْکُنِ الْحَرَاُنُہٗ وَلَا یَتَمَیَّلْ کَمَا یَتَمَیَّلُ الْیَھُوْدُ فَاِنَّ تَسْکِیْنَ الْاَطْرَافِ فِی الصَّلٰوۃِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ (عد حل عن ابی بکرۃ)

ابو بکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی بھی جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں بلکہ تمام پہلوؤں کو سکون سے رکھے اور یہودیوں کی طرح اِدھر اُدھر نہ کرتا رہے کیونکہ نماز اپنے ہاتھوں پاؤں کو سکون سے رکھ کر نماز کی تکمیل کرے تو نماز مکمل ہے۔

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو اِدھر اُدھر کرتے رہنا یہودیوں کی سنت ہے جس نے ایسا کیا اس کی نماز ناقص ہے مکمل نہیں اور وہ

marfat.com

مرد بھی جلوس نکالیں تو گناہ، سبحان اللہ۔

فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابوداؤد شریف ۱/۹۱ حدثنا القعبی عن مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبدالرحمٰن انہا اخبرتہ ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعہن المسجد کما منعۃ نساء بنی اسرائیل قال فقلت لعمرۃ امنعۃ نساء بنی اسرائیل قالت نعم۔

وہابی کا مختصر نقشہ

وہابیوں کو جب نفسانی شہوت غلبہ کرتی ہے تو نماز کا وقت ہو یا نہ فوراً اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ عموماً بے وقتی کو زیادہ مقدم سمجھتے ہیں۔ مثلاً صبح سخت اندھیرے میں ظہر دوپہر کے وقت عشا کو بھی سخت اندھیرے میں پسند کرتے ہیں۔ جلدی میں بلاوضو ودھنی اذان دوہری پڑھتے ہیں تاکہ سمجھنے والے سمجھ جائیں کہ ایک اذان وہابیوں کے لئے اور دوسری وہابیات کے لئے دونو تھوک فوراً پہنچ جاتے ہیں وہابی کنوئیں کتے بلے وغیرہ گرنے سے خوب مطہر تیار ہوتے ہیں اس معرق پانی سے وضو بناتے ہیں وامسحوا برؤسکم حکم خداوندی کے بجائے جلدی میں پگڑی پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے پاؤں

marfat.com

واسطے لغویات میں داخل ہے یا نہیں اور تمہاری نماز لغویات یعنی بچے کھلنے سے درست ہے تم خود فیصلہ کر لو کہ تمہارا مذہب تمہاری نماز محض لغویات ہے عبادت نہیں۔

نابالغ بچے کو امام مقرر کیا جائے تو وہابیہ کے نزدیک جائز ہے

عرف الجادی ۳۷ } وصحیح است امامت طفل نابالغ = اور نابالغ بچے کی امامت صحیح ہے۔

وہابی نماز میں سلام کر سکتا ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۳۲۳ } حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کرتے جواب نہ دینے کی پوچھنے پر فرمایا ان فی الصلوۃ لشغلا مگر سلام نہ کرنے کو منع نہیں فرمایا اللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ص۱۳ ۲۵ اگست ۱۹۳۹ء)

وہابی نماز کا نمونہ ۹

فتوی ثنائیہ ۱/۳۳۷ } س: کوئی شخص عورتوں کو عید گاہ میں لے جانے کی کوشش کرے تو اس کی مخالفت کرنی جائز ہے۔ یا نہیں؟

ج: ہرگز مخالفت جائز نہیں =

"محمد عمر": وہابیین بن ٹھن کر خوشبو لگا کر عید گاہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتی ہوئیں بازار میں نکلیں تو جائز منع نہ کیا جائے لیکن میلاد شریف میں صرف

marfat.com

○

غیر مقلدین وہابیوں کی نسل دنیا

اسلام

سے خارج ہے،

○

marfat.com

دھونے سے چونکہ وقت زیادہ ضائع ہوتا تھا جرابوں پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے اور وہابی لباس و بدن بھی منی سے لبریز ہوتا ہے بغیر سُنتیں پڑھے جماعت کھڑی ہو جاتی ہے عورتیں اور مرد خوب چوڑی چوڑی ٹانگیں ٹخنے سے ٹخنے ملا کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو قوت شہوانی کی وضاحت کرتی ہے سینہ تان کر ان کا کھڑا ہونا قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ کا عکس نقیض نتیجہ نکلتا ہے۔ وہابیوں کی تو نماز عبادۃ ہی نہیں کیونکہ عبادۃ کا لغظی مطلب ہے غایۃ تذلل یعنی دربار خداوندی میں نہایت عجز اب مسلمانو تم ان کی ہیئت قیامیہ کو ملاحظہ فرماؤ کہ واقعی وہ صورہ عجز و انکسار ہے یا متکبرانہ اور فاخرانہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ان کو دربار خداوندی سے جواب ملتا ہے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی ہیئت قیامیہ یہ عبادۃ پر دال نہیں ہے بلکہ بازیگری کا عجب کھیل و تماشہ ہے فقیر تو کہا کرتا ہے کہ شادیوں میں بجائے کھیل تماشہ کے وہابیوں کو نماز پڑھا دی کافی ہے۔ مساجد کو تو ان لوگوں نے ایک مظنہ شہوت اور چڑیا گھر بنا رکھا ہے۔ وہابی عورت کی اقتدا میں نماز بھی پڑھ لیتا ہے امام بنے تو بچوں کو کھلونے کا کام بھی دیتا ہے اور جماعت وہابیہ میں فرق بھی نہیں آنے دیتا اگر نماز کے دوران ذکر میں منی آجائے تو نماز کے ارکان بھی پورے کرتا رہتا ہے اور ہاتھ میں ذکر بھی پکڑے رکھتا ہے بعد از فراغت نماز اپنے کپڑوں سے منی مل لیتا ہے کیونکہ وہابی مذہب میں منی پاک ہے۔ وہابیات اپنی فرج کو نماز میں ہاتھوں سے دبا رکھتی ہیں تاکہ منی نہ بہ جائے۔ وہابی فرقہ نے تو نماز میں بازی گر کا کمال حاصل کر لیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا۔

---

marfat.com

وہابیت کا طلوع دُنیا میں کیسے ہوتا ہے،

——— وہابیوں کی پہلی نسل ———

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

(۱) عرف الجادی مصنفہ نورالحسن بن نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۱۰۹

وہنیست وجہ از برائے منع نکاح با دختر یکہ ایں کس با مادرش زنا کردہ زیرا کہ تحریم محارم محرمات بشرع است و شرع بتحریم بنت شرعی آمدہ و ایں دختر بنت شرعی نیست تا داخل باشد زیر قولہ تعالےٰ وبناتکم و نتوان گفت کہ اسم بنت لاحق مخلوقہ بماء اوست زیرا کہ ایں طوق اگر بشرع است پس باطل است و اگر مراد آنست کہ غیر شرعی است پس مضر مانیست چہ اگرچہ مخلوق از آب اوست لیکن ایں آب نہ آبے است بدان طوق نسب ثابت شدہ بلکہ آبے است کہ صاحب او را جز حمر حاصل دیگر نیست

لیکن جو بیٹی اس کی ماں سے زنا کرنے سے پیدا ہوئی اس بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ محرمات کا ذی محرم کے لئے حرام ہونا شرعی ہے شرعی بیٹی کی حرمت آئی ہے اور یہ شرعی بیٹی نہیں ہے تاکہ حکم الٰہی وَبَنٰتُكُمْ کے ماتحت آئے اور یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بیٹی کا نام اس کے مخلوقہ پانی سے لاحق ہے اگر اس کو شرعی سے تشریح کی جائے تو غلط ہے اور اگر اس کو غیر شرعی کہا جائے تو ہمارے خلاف نہیں ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی کے نطفے سے پیدا ہوئی ہے لیکن یہ نطفہ نطفہ نہیں ہے کہ اس طوق سے نسب ثابت ہوئی ہو بلکہ وہ ایسا نطفہ ہے کہ سوائے پتھر کے

marfat.com

کے نطفے کی ہے چونکہ تعلق شرعی نہیں لہٰذا اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح شرعی جائز ہوا۔

محمد عمر: وہابی صاحب ہیرا پھیری کر کے اپنی لڑکی کا لطف نہیں چھوڑ سکتا ماں وہابن سے زنا کا لطف اٹھایا اور حرام کا لطف زیادہ لطیف معلوم ہوتا ہوگا اس لئے اپنے لطف پر اپنی نسل کو قربان کرتا ہے ساری نسل ہی حرامزادی بنا دیتا ہے اچھا بھئی یہ تو بتاؤ کہ ایک خاندان سکھ، عیسائی یا ہندو وغیرہم اسلام قبول کرتا ہے اب بتاؤ اس سابقہ کافر نو مسلم کی لڑکی جوان ہے لیکن شرعی نکاح پیدا شدہ نہیں کیا بعد از قبول اسلام تم اس باپ بیٹی کا نکاح کر دو گے ؟ ہرگز نہیں! ثابت ہوا کہ نطفے کا اعتبار ہے جس آدمی کا نطفہ ہے اس سے لڑکی پیدا ہوگی تو مذہب اسلام میں اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح حرام ہوگا اور جو اس سے پیدا ہوگا وہ حرامزادہ ہی کہلائیگا ہاں ! جس آدمی نے اپنی لڑکی سے نکاح کیا وہ وہابی ہے لڑکی بھی وہابن ہی ہوگی وہابی باپ نے اپنی وہابن لڑکی سے نکاح کر لیا تو نکاح خان اور گواہاں بھی وہابی ہی ہوں گے اور جو باپ بیٹی سے اولاد پیدا ہوگی وہ بھی وہابی سبحان اللہ دنیا میں وہابیوں کی کیا نسل پلید ہے جس سے مسلمانوں کو رشتہ داری حرام ہے۔

آدمی کا نطفہ عورت کے رحم میں پڑا جب عورت نے جنا تو لڑکی پیدا ہوئی جس آدمی کے نطفے سے اپنی لڑکی جوان ہوئی تو اس کے ساتھ نطفے والے کا وہابی نے نکاح پڑھ دیا لوگ اس کو بیٹی کا خاوند کہیں گے وہابیہ یا وہابی پیدا ہوا بھلا اس کو کیا کہا جاوے گا۔ یہ ہے وہابی کی پہلی نسل۔

چیلنج

یکصد روپیہ انعام اس وہابی کو دیا جائے گا۔

marfat.com

کچھ حاصل نہیں ہوا۔

"محمد عمر": وہابی صاحب! بھلا یہ بتاؤ کہ زانی کو سوائے پتھر کے یعنی رجم کے اس کو کچھ حاصل نہیں ہوا لیکن جو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ حرامزدی ہوگی یا حلالی اگر وہ حلالی ہے تو وہابیہ اور اگر حرامزدی ہے تو غیر کے نطفے ہونے کی وجہ سے ہے جب حرامزدی کہلائے گی تو لڑکی کو خطاب حرامزادی کا ملا غیریت کے نطفے کا اثر باقی رہا یا نہ؟ یا یہ کہدو کہ جب تک نطفہ نطفہ رہا زانی کا رہا جب پیدائش سے لڑکی تیار ہو گئی تو حقیقت بدلنے سے حرامی کا اثر بھی جاتا رہا اب حلال زادی بن گئی پھر بھی وہابیہ کیونکہ حنفی مذہب میں تو حرامزادے کی سات پشتوں تک برتاؤ جائز نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ حرامزادی لڑکی کی نسب ظاہرا صاحب نطفے کی طرف نہیں تاکہ والدین کی بے عزتی کا باعث نہ بنے حقیقتہً وہ اسی زانی کا نطفہ ہے اور لڑکی بھی اسی زانی کی ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی غیر کی زمین میں بیج بو دے جیسا کہ شاہ ایران یا ملکہ برطانیہ یا سعود نجدی ہمارے گورنر ہاؤس میں آم کا پودا لگا دے ملکیت ہماری حکومت کی ہوگی لیکن پودے کی نسب ہمیشہ لگانے والے کی طرف ہی کی جائیگی پودے کی ملکیت صاحب زمین کی ہی ہوگی اور اس کو فخریہ دوسرے لگانے والے کی طرف منسوب کیا جاوے گا ایسے ہی عورت جس میں نطفہ زانی کا ہے لڑکی ناکح کی کہلائے گی کیونکہ اس کے ساتھ اس کا نکاح صرف شرعاً ناکح کی طرف منسوب ہوگی حقیقتہً لڑکی زانی ہی کی ہے۔

"وہابی" لڑکی تو شریعت کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ کہ نطفے سے جب نکاح شرعی نہیں ہوا تو مزنیہ اس کی بیوی نہیں تو اس کے نطفے کا اعتبار کیسے ہوگا کہ لڑکی اسی

marfat.com

صورت اپنے نطفے کی لڑکی سے بفرمان خداوندی نکاح کرنا حرام ہے۔ نکاح خواں گواہاں کا نکاح بھی باطل ہوگیا اور ان دونوں سے اولاد حرامی ہوگی۔

(۲) فتوی نذیریہ ۲/۱۶۶ } سوال" کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے باخوائے نفس امارہ ایک عورت سے زنا کیا بعد اس کے مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اور بعد نکاح کے بھی دونوں سے وطی کی تو نکاح درست ہوا یا نہیں بر تقدیر عدم جواز صورۃ نباہ کی ہے یا نہیں بینوا وتوجروا۔ الجواب نکاح مذکور درست ہوا اس لئے کہ یہ عورت ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام ہے۔

(۳) نزل الابرار ۲/۲۱ } فَلَوْ زَنَا بِاَمْرَءَةٍ تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا وَبِنْتُهَا = اور اگر کسی شخص نے زنا کیا کسی عورت سے اس مرد کے لئے اس مزنیہ کی ماں اور بیٹی جائز ہے۔

پہلے زمانے میں مشہور تھا کہ گھوڑی مرجائے تو اس کی بچی پر زین ڈال لیا جائے تو جائز ہے یا نہیں یہ کسی وہابی کا ہی مسئلہ ہے سنی یہ کام نہیں کرسکتا۔

ایک وہابی نے ایک عورت سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوگئی مزنیہ نے لڑکی کی پرورش کرکے جوان ہونے پر اپنے زانی کو دے دی کہ تم اپنی لڑکی لے جاؤ اس کو کوئی لیتا۔ یار کہتا نہیں تو اس کے زانی نے اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کرلیا حنفی یا عام مسلمان تو اس سے نکاح کر نہیں سکتا وہابی ہی پڑھیگا گواہان بھی وہابی ہی ہوں گے تو شرعاً نکاح خواں گواہان وغیرہم کے نکاح فاسد ہوگئے اب باپ اور بیٹی کے اکٹھے ہونے سے جو اولاد پیدا ہوگی یقیناً وہ وہابی ہیں۔

marfat.com

جو قرآن، حدیث، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین سے ثابت کر کے ایک جزئیہ دکھا دے کہ کسی نے اپنی مزنیہ کی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کیا ہو ورنہ سارے مسلمان وہابیوں کو کیوں جہنم کی آگ میں لے جا رہے ہو۔ غیر مقلدین وہابیوں کے مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مذہب کے مولویوں پر زور دیں کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعوے کرتے ہو اور حدیث شریف میں جو مسئلہ مذکور نہ ہو اس کو بدعت کہتے ہو اب ہمیں یہ جزئیہ دکھاؤ کہ جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہو تو جوان ہونے پر اس کی ماں کا زانی اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور اس کی اولاد بھی کوئے وہابی حلالی پیدا ہوئے یا حرامی ؟ اگر یہ جزئیہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ دکھا سکیں تو اپنے مولویوں کو مجبور کرو کہ یا تو اس مسئلہ سے توبہ کر دیا ہم وہابیت سے تائب ہوتے ہیں کیونکہ ہمارے اس مسئلہ کی بنا پر لوگ ہمیں دھی و خصم طعن دیتے ہیں ہم دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ کہلاتے ہیں اہلحدیث اور نسل ایسی پلید پیدا ہو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ دوسروں پر فوراً بدعت اور شرک کا فتویٰ کہ یہ مسئلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لہٰذا بدعت ہے شرک ہے اور خود دنیائے حدیث سے کوسوں دور نکل جائیں پھر بھی اہلحدیث کہلائیں تو یہ کوئی عقلمند تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

قرآنی فیصلہ ۲

النساء ۴/۴ } رَبَآئِبُكُمُ قرآنی فیصلہ ہے کہ تمہاری بیٹیاں تم پر حرام ہیں کفر کی حالت میں بیٹی پیدا ہو یا اسلامی حالت میں جماع سے یا زنا سے ہر

marfat.com

بیٹوں کی بیویاں تم پر حرام ہیں۔

اس آیتہ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے صلبی بیٹے کی جورو کو حرام کیا یعنی صلب کا لحاظ کیا۔

مسئلہ (۱)

تیسری قرانی دلیل

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا اس سے اس کے نطفے کا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کی آگے شادی ہو گئی اب اس حرامی لڑکے نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو قرآن کریم کے لحاظ سے وہ مطلقہ عورت اس کے طابق کے باپ زانی پر حرام ہے وہ نکاح نہیں کر سکتا کیونکہ حکم خداوندی وَحَلَائِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ کے قانون خداوندی کی زد میں ہے لیکن تمہارے مصنوعہ وہابی قانون کے مطابق حلال ہے تو ازروئے قرآن کریم تمہارا فرقہ وہابیہ مکذب قرآن ثابت ہوا اور قرآن کی قرآنی تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ زانی کے نطفے کا اعتبار ضرور ہے تو زانی کے نطفے سے جو لڑکی پیدا ہوئی ہے اس کا باپ وہی ہے جس کا وہ نطفہ ہے لیکن اس کی نسبت مجازاً اس کی والدہ کے خاوند حقیقی کی طرف ہو گی اور سات پشتوں تک حلالی اس کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا اب اگر اس لڑکی کو جس کا وہ نطفہ ہے، اس مرد نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا تو ازروئے قرآن کریم باپ نے بیٹی سے نکاح کیا کیونکہ اسی کے نطفے کی لڑکی ہے۔

مسئلہ (۲)

چوتھی قرانی دلیل

بتاؤ وہابیو کسی عورت نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا اب اس مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کا خاوند اس کی عورت کے دودھ پینے والی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ اس کا رضاعی باپ ہے اگر رضاعی باپ بیٹی سے جس نے صرف اس کی

marfat.com

قرآنی فیصلہ ۳

پشت کے نطفے کا اعتبار قرآن کریم سے

الاعراف ۹/۲۲ { وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا ۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پروردگار نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشتوں کی اولاد سے ان کی نسل نکالی اور انہی پر ان کو گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب نے عرض کیا ہاں ہم نے گواہی دی ۔

اس آیت خداوندی میں اللہ تعالےٰ من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم جو آدم علیہ السلام کی پشتوں سے اولاد تھی ان کا ذکر فرمایا یعنی مردوں کی پشتوں سے جو نطفے منتقل ہوتے ہیں ان کا اعتبار کیا من ظھورھم ذریتھم نے تمہارے وہابی مذہب کا قلع وقمع کر دیا یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی مرد کی پشت میں جو نطفہ منتقل ہو کر عورت کی رحم میں اترتا ہے اسی کا اعتبار ہے ۔

قرآنی فیصلہ ۴

دوسری دلیل قرآنی ۔

النساء ۴/۴ { وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ اور تمہارے صلبی

marfat.com

اور اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا بالغ ہو یا نابالغ چھوٹا ہو یا ہیجڑا اس کے باپ پر وہ عورت حرام نہ ہو گی جیسا کہ حرمت مصاہرہ میں ہم بیان کر چکے ہیں زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس سے جو لڑکی یا لڑکا پیدا ہو گا وہابی یا وہابیہ۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۴/۴ } حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ ۔
تمہاری مائیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

النساء ۴/۳ } وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ
جس کے ساتھ تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہے تم نکاح نہ کرنا۔

وہابیوں کے مذہب میں باپ بیٹے کی مشترکہ عورت ہو سکتی ہے

نزل الابرار ۲/۲۱ } فَلَوْ زَنَا بِامْرَاَةٍ تَحِلُّ لَهٗ اُمُّهَا وَبِنْتُهَا وَكَذٰلِكَ لَوْ زَنَا ابْنُهٗ بِامْرَاَةٍ تَحِلُّ لِاَبِيْهِ وَكَذٰلِكَ لَوْ زَنَا اَبُوْهُ بِامْرَاَةٍ فَتَحِلُّ لِابْنِهٖ خِلَافًا لِلْجُمْهُوْرِ

اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس زانی کے لئے حلال ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہی عورت باپ کے لئے بھی حلال ہے اور اسی طرح اگر اس کے باپ نے کسی عورت سے زنا کیا تو وہی عورت بیٹے کے لئے بھی حلال

marfat.com

بیوی کا دودھ پیا ہے نکاح نہیں کرسکتا تو مرد اپنی مزینہ اپنے نطفے کی لڑکی سے کیسے نکاح کرسکتا ہے۔

تو قرآنی دلائل سے ثابت ہوا کہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا حرام ہے اس کی اولاد حرامی

قرآنی فیصلہ ۵

السجدہ ۲۱/۱ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝

پھر ہم نے اس کی نسل کو گندے پانی ملے ہوئے سے پیدا کیا۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ نے نطفے سے نسل کو فرمایا ثابت ہوا کہ اس آیۃ قرآنیہ کے رو سے بھی نطفے سے نسل کا اعتبار کیا گیا۔

کیوں جی وہابیو تم کہتے ہو کہ نسل قطرے والے کی نہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نسل میں نطفے کا اعتبار ہے اب تم سوچو کہ تم قرآن کریم کے قائل ہو یا منکر

وہابیوں کی دوسری نسل

وہابی باپ بیٹے کی مشترک عورت

(۱) نزل الابرار ۲/۲۸ مصنفہ وحید الزمان حیدر آبادی

وَلَوْ جَامَعَ اَحَدُ زَوْجَةِ اَبِيْهِ سَوَاءٌ كَانَ بَالِغًا اَوْ غَيْرَ بَالِغٍ صَغِيْرًا اَوْ مَرَاهِقًا ثُمَّ حَرُمَ عَلٰى اَبِيْهِ لِمَا فَدِمْنَا اَنَّ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ لَا تَثْبُتُ بِالزِّنَا ۔

marfat.com

وہابی کی چوتھی نسل

سسر نے اگر بہو سے جماع کیا تو بیٹے پر حرام نہیں

نزل الابرار ۲/۲۸ وَ كَذَا الِكَ لَوْ جَا مَعَ زَوْجَةَ اِبْنِهٖ لَا تَحْرُمُ عَلٰى اِبْنِهٖ اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کی بیوی سے جماع کیا اس کے بیٹے پر عورت حرام نہیں ہوگی۔

(۱) کوئی آدمی اگر اپنی بہو سے زنا کرے تو وہابی کہتا ہے اس نے جماع کیا۔

(۲) جب بہو سے سسر نے زنا کیا تو وہابی مذہب میں لڑکے پر وہ عورت حرام نہیں ہوئی بلکہ بلاشک بیٹا بھی اس کو استعمال کرتا رہے۔

(نوٹ) وہابی صاحب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب سسر نے اپنی بہو سے زنا کیا تو اس سے کون پیدا ہوگا؟ وہابی یا وہابن کیونکہ اور کسی مذہب میں تو وہ داخل ہو سکتا ہی نہیں کسی مذہب میں اس کا جواز ہے تمہارے وہابیوں کے سرغنہ سید نذیر حسین صاحب دہلوی کا فتوی سنا دیتا ہوں۔

فتوی نذیریہ ۲/۱۵۰ سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنے لڑکے کی بیوی سے جبراً زنا کیا آیا وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں اور وہ عورت خاوند سے کس قدر مہر لینے کی مستحق ہوگی۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب حنابلہ اور حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے نکل گئی اور اس کو مہر مثل دینا پڑے گا اور مہر مثل کے معنی یہ ہیں کہ اس عورت کی ہمجنس

marfat.com

ہے یہ مسلک جمہور محدثین کے خلاف ہے۔

قرآنی فیصلہ

وامھات نساء کم تمہاری عورتوں کی مائیں تمہارے لئے حرام ہیں۔

وہابی کی تیسری (۳) نسل

وہابی اگر ماں یا بہن سے زنا کرے تو لطف کے بدلے مہر مثل دے

نزل الابرار ۲/۳۱ وَلَوْ دَخَلَ بِالْمُحَرَّمَةِ فَلَهَا مَهْرُ الْمِثْلِ۔ اگر کسی شخص نے محرمات (یعنی ماں بہن بیٹی) سے زنا کیا تو اس کو حق مہر بھی دینا پڑے گا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غیر مقلد وہابی کو اپنی ماں بہن کے دخول کرنے سے لطف آتا ہے پھر ماں بہن سے لطف اٹھانے سے مہر مثل کی رقم بھی ادا کرے تاکہ ماں بہن سے جو اس کے لطفے کا بچہ پیدا ہوگا وہ صحیح وہابی بن جائے کیونکہ مہر مثل دیا ہوا ہے کیوں جی یہ ہے نسل وہابیین جس میں اور کسی مذہب کا حصہ نہیں آریہ سناتن دھرمی" سکھ عیسائی اور کمیونسٹ وغیرہ بھی اس سے برا ہیں ماں اپنے سگے بیٹے یا بہن اپنے سگے بھائی سے زنا کرے تو صرف زانی بیٹے اور بھائی کو حق مہر جو باپ یا بہنوئی نے دیا ہے ادا کرے اور وہابی نسل مضبوط ہو جائے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ حرامی ہے بلکہ وہ پکا وہابی ہے۔

---

marfat.com

ی اور بیٹ بھی تو ایک ہی رحم سے دو ہمزاد رشتہ ثابت ہو گیا

وہابیو یارتم تو حیوانات کی جنس بن گئے جیسا کہ ان میں ایک مرتبہ پر باپ بیٹا دونوں سال ہیں ایسے ہی تمہارے مذہب میں بھی یکساں ہیں۔

وہابی کی پانچویں نسل

وہابی کے نزدیک ساس سے جماع

ل الابرار ۲/۲۸ } وَكَذَا اِلَّا لَوْ جَامَعَ اَمَرَاَةَ اَبِيْهِ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ اِمْرَاَتُهٗ۔

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنی ساس سے جماع کیا اس پر اس کی عورت حرام نہیں ہوتی۔

وہابی کے اس مسئلہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہابیوں میں ساس سے جماع ہونا ہے زنا نہیں۔

وہابیوں کے نزدیک ساس سے جماع کرنے والے پر عورت حرام نہیں ہوتی بلاشک سونو کو استعمال کرتا ہے جو اس سے پیدا ہوگا وہ وہابی یا وہابیہ اب تم سوچو کہ ہابی سے رشتہ ناطہ کرنا کیسا ہے؟

قرآنی فیصلہ

ء ۴/۴ } وامہات نساءکم اے مسلمانو تمہارے لئے تمہاری عورتوں کی ماؤں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

marfat.com

عورتوں میں جس قدر کم سے کم مہر کا رواج ہو دلوایا جائے لیکن شافعیہ اور اہلحدیث کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے باہر نہیں ہوئی صرف زنا کرنے والے پر گناہ ہوا اور اس عورت کو گناہ کچھ نہیں۔ اس لئے کہ وہ مجبور تھی اور حرام کرنے سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔

فتوی ستاریہ ۱/۱۱۷ } سوال (۱۹۹) زید نے اپنے لڑکے حقیقی کی منکوحہ سے
فتوی ستاریہ ۴/۱۱۸ } زنا کیا اب اس کے لڑکے کا نکاح قرآن وحدیث کی رو سے ہے یا نہیں دیگر زید سے سلام کلام اور اس کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے یا نہیں زید نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہے اور نمازی پکا ہے شیطان کے پھندے میں آگیا اور گناہ ہو گیا۔ (مسائل مولوی عبدالرحمٰن خان ضلع حصار)

جواب (۱۹۹) زید اور اس کے لڑکے کی منکوحہ پر حد شرعی رجم ہے زید کے زنا کرنے کی وجہ سے اس کے لڑکے پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوئی نکاح قائم ہے۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۴/۲۳ } وَحَلَائِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ جو تمہاری پشتی سے بیٹے ہوئے ان کی بیویاں تم پر حرام ہیں۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ ایسی وہابن جس سے سسر نے زنا کیا اب اس سے جو وہابی پیدا ہوگا۔ بتاؤ اس بیوی مزنیہ وہابیہ کے پیٹ سے وہ اس کے خاوند کا بھائی بھی ہوا کیونکہ اس کے باپ کا نطفہ ہے اور بیٹا بھی کیونکہ تمہارے نزدیک اس کا نکاح باقی ہے تو اس کو دوہرا فائدہ ہوا بھائی اور بیٹا تو دونوں کا وارث بنا کیونکہ بھائی

marfat.com

مفردات راغب ۲۱ } الام باذاء الاب وھی الوالدۃ القریبۃ التی ولدتہ والبعیدۃ التی ولدت مَنْ ولدتہٗ

ماں باپ کے مقابلے میں اور وہ والدہ قریبہ ہے جس نے اسے جنا اور بعیدہ بھی جسے اس کی والدہ کو جنا۔

ثابت ہوا کہ ام ماں اور باپ دونو جانب سے تمام ماؤں پر بولا جاتا ہے جس نے نانی اور دادی کے ساتھ نکاح جائز کر دیا تو ماں کے ساتھ اس نے نکاح حلال کر دیا پہلے سنا کرتے تھے کہ فلاں نانی دا خصم دادی دا خصم لیکن جب سے وہابیوں کی کتابیں پڑھیں اور تعلقات بنے تو پتہ چلا کہ واقعی نانی اور دادی کے خصم بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ صرف ایک وہابی فرقہ ہے ورنہ ان کے علاوہ بھنگی اور سانسی بھی ایسا فعل نہیں کر سکتے۔

وہابی کی ساتویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں کنجری بازی جائز ہے

نزل الابرار حنفہ وحید الزمان ۲/۳ } وکذالک بعض اصحابنا فی نکاح المتعۃ فجوزوھا لانہٗ کان ثابتا جائزا فی الشریعۃ کما ذکرہٗ فی کتابہٖ فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن قراءۃ ابی بن کعب وابن مسعود فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی یدل صراحۃ علی اباحۃ المتعۃ فالاباحۃ قطعیۃ لکونہٖ ادعی الاجماع علیہ التحریم ظنی۔

marfat.com

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس سے نکاح کرنا حرام ہے اس سے صحبت کرنا ہر حالت میں حرام ہے۔

وہابی کی چھٹی نسل

وہابیوں کے مذہب میں اپنی سگی نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے

کتاب التوحید والسنۃ مولفہ مولوی عبدالاحد خانپوری وہابی ۳، ۲

(مولوی ثناء اللہ امرتسری نے) دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کرنے کو مباح اور جائز کر دیا سو تیلے بھانجہ کی پوتی سے نکاح جائز کر دیا اپنی اخبار (اہلحدیث) مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۳۰ھ میں سگی نانی اور دادی کو وہابی نواسا اور پوتا نکاح کرے اپنے گھر علی الاعلان آباد کر سکتا ہے اور اس سے جو اولاد ہو وہ اصل غیر مقلد وہابی ہو گا کیونکہ اور کسی مذہب میں اس کی گنجائش ہی نہیں۔

وہ واہ وہابیوں کی عجیب نسل ہے۔

کیوں بئی مسلمانوں ہم اہلسنت وجماعت سچ کہتے ہیں کہ غیر مقلد وہابی سے رشتہ ناطہ حرام ہے اب تو تمہیں تسلی ہو گئی یا دنیائے وہابیت کو کہو جواب دیں کہ یہ ہمارا اور ہمارے اکابرین کا مسلک نہیں ہے۔

النساء ۴/۲۴ { حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ } اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں۔

لفظ ام والدہ پر بھی بولا جاتا ہے والدہ کی والدہ اوپر تک سب پر لفظ ام استعمال ہوتا ہے ایسے ہی ام والدہ پر دادی پر اوپر تک لفظ استعمال ہوتا ہے۔

marfat.com

کی کمائی کا کھانا حرام ہے خواہ گیارھویں کا ہو یا خدا واسطے کیوں نہ ہو۔

اب تمہارے علمائے تو کنجری بازی کا فتویٰ ہی تحریر اثبت فرما دیا تو تمہارے مذہب میں کنجر بازی جائز ثابت ہے تو یہ پیشہ وہابی مذہب کو مبارک ہو پھر کنجریاں تو میرے خیال سے فرج میں عطر کا پنبہ نہ رکھتی ہوں گی لیکن وہابی ملاؤں نے تو گاہکی بڑھانے کے لئے اپنی وہابنوں کو حیض سے فراغت کے بعد عطر کا پنبہ رکھنے کا اعلان بھی کر دیا جو انشاء اللہ العزیز اس کا ذکر آئیگا۔ اس حوالہ وہابیہ سے ثابت ہوا کہ یہ مذکورہ فرقہ تو سارے کا سارا ہی فرقہ وہابیت میں پکا ثابت ہوا سبحان اللہ کیا مسنون مذہب ہے؟

وہابی فرقہ فرج پرست ہے

فقہ محمدیہ حصہ اول ۳۲ } حائض حیض سے پاک ہو کر جب غسل کرے تب بھی یا روئی کے ساتھ خوشبو لگا کر شرمگاہ کے اندر رکھے۔

مسلمانو! وہابیہ عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کر کے اور خوشبودار روئی یا کپڑے کا ٹکڑا اپنی شرمگاہ میں رکھے تو یہ سب گاہکی کی زیادتی کے علامات سے نہیں ہے؟ ادھر تم نے کنجری بازی کو جائز کر دیا ہے ادھر سودا عام کرنے کے لئے فرج میں خوشبودار پنبے رکھنے کا حکم صادر فرما دیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مذہب فرج پرست ثابت ہوا یا نہ؟ اور کیا یہ سنت مہاراجوں مہاجنوں کی نہیں ہے؟ مہاجن حاشیے فرج پرستی تو کرتے ہیں جیسا کہ ان کے بتوں سے عیاں ہے شاید ان کے مذہب میں بھی فرج میں خوشبو کا پنبہ رکھنا نہ ہوگا ہم احناف اگر کسی بزرگ کی قبر پر خوشبودار چادر بچھا دیں تو تم فوراً ہم پر قبر پرستی کا فتویٰ جڑ دیتے ہو لیکن تم تو یار فرج پرستی میں بندوں

اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک نکاح متعہ جائز ہے اس لئے کہ متعہ پہلے شریعت میں جائز و ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ کی کتاب سے ثابت ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ قراءۃ ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى تک دلالت کرتی ہے متعہ کے مباح ہونے پر تو اباحت قطعی ہے اور کیونکہ اس پر وہابیوں کا اجماع وہابیوں میں یقینی ہے اور حرمت ظنی ہے۔

(نوٹ) مسلمانو اب تم فیصلہ کر لو کہ پیسے دے کر کچھ وقت کے لئے عورت سے صحبت کی پھر اس کے بعد وہ دوسرے کے پاس گئی جتنوں کے پاس بعد میں وہ گئی جتنے بچے پیدا ہوں گے وہ وہابی یا وہابیہ۔ اب تم سوچو کہ وہابی سے رشتہ ناطہ میل جول جائز ہے یا نہیں؟

(نوٹ ۲) کیوں بئی وہابیو! تمہارے حافظ جی تو کہا کرتے ہیں کہ کنجریاں سب گیارھویں پکاتی ہیں اور تمہارے اکثر ملاں بھی سٹیجوں پر للکار للکار کر کہتے ہیں اور اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے کنجروں کے دلال اعلان کر رہے ہیں حالانکہ کوئی کنجری میرے خیال میں کبھی نماز میں پڑھ لیتی ہو گی کوئی روزہ بھی شاید رکھ ہی لیتی ہو گی لیکن قربانی کے بڑے بڑے دنبے تو کنجر بازاروں میں سجا بنا کر لئے پھرتے ہیں کیا قربانی کو حرام کر دو گے نماز روزہ بند کر دو گے؟ نہیں ان کی نیکی میں فرق نہیں آئے گا گر ان کے اعمال عالمین بدترین ہی کیوں نہ ہوں ایسے ہی کنجریاں اگر گیارھویں کا کھانا پکائیں تو نفس گیارھویں حرام نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ کار خیر ہے البتہ فاعل کے فعل بد کرداری کی وجہ سے گیارھویں کے مسئلہ پر کوئی حرامت لازم نہیں آتی کنجری

marfat.com

جواب۔ (۴۰۲) عورتیں مردوں کی طرح استرہ استعمال کر سکتی ہیں یہ محض وہم اور شیطانی ڈھکوسلہ ہے کہ استرہ کے استعمال کرنے سے عورت کا جنازہ بھاری ہو جاتا ہے یہ خیال سراسر لغو اور باطل ہے استرہ بال صفا کرنے کا ایک اوزار ہے اور مقصود صفائی اور پاکیزگی ہے۔

کیوں وہابی صاحب اس مسئلہ میں تو یار تم نے سب کمینوں کو بھی مات کر دیا پھر اپنی شرافت کا ڈھنڈورا تمام دنیائے اسلام میں پیٹتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو وہابی کمپنی اسلام کے باقی سب مخالفین فرقوں سے لطف میں ترقی کر گئی ہے۔

عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کرے فرج کے اندر عطر کا پنبہ رکھے اگر مسجد میں مرد عمل کے شانہ بشانہ سٹنے سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑی ہو اور اگر فرج میں منی اتر آئے تو نماز میں آگے ہاتھ یا کپڑے سے روکاوٹ بنا لے نماز میں فرق نہ آئے گا۔

وہابی کی آٹھویں نسل

تین وہابی اور ایک وہابن

نزل الابرار ۲/۲۵ وَاِذَا اغْتَسَلَ ثَلٰثَةٌ فِیْ وَطْیِ اَمَةٍ فِیْ طُهْرٍ مَلَكَهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِیْهِ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ وَادَّعَوْهُ جَمِیْعًا فَیُقْرَعُ بَیْنَهُمْ وَمَنِ اسْتَحَقَّهُ بِالْقُرْعَةِ فَعَلَیْهِ لِلْاٰخَرِیْنَ ثُلُثَا الدِّیَةِ ۔

جب ایک مشترکہ مملوکہ لونڈی کے ایک ہی طہر میں تین آدمیوں نے صحبت کی اس کو

marfat.com

سے بھی تجاوز کر جاؤ تو مضائقہ نہیں اسی لئے تم جس کھانے پر قرآن مجید پڑھا جائے نہیں کھا سکتے۔ انبیاء علیہم السلام کی طرف سے مسنون طریقہ پر صدقہ کیا جائے یا اولیاء اللہ کی طرف سے نیاز تقسیم کی جائے تو وہ تمہارے اندر نہیں جا سکتا تمہارے لئے حرام اور باقی مسلمانوں کے حلال پاک تمہارے لئے ہندو کے گھر کی پکی ہوئی چیز مبارک حلال طیب مومن کے لئے حرام رجس اور خبیث ہوتی ہے۔ یہ تمہاری فرج پرستی اور ہندو پرستی کا نتیجہ ہے۔

او اہلحدیث بھائیو! آؤ اس فرج پرست مذہب کو ترک کر کے اولیاء اللہ سے اپنا رابطہ قائم کرو اور ان نفس پرست خواہشات کو ترک کر کے خدائی عبادت میں ترقی کرنے کے لئے سنی مذہب میں شامل ہو جاؤ۔

"مسلمان" مولوی صاحب وہابیوں میں اتنی زیادہ شہوت پرستی کیوں ہے؟

"محمد عمر" ان کے اکثر اقوال و اعمال ہی کا دارومدار ہی نفسانی شہوۃ پر ہے۔ مثلاً زیر ناف بال ان کی عورتیں استرے سے مونڈتی ہیں یہ وہابی مذہب کا فتویٰ ہے سنیئے۔

وہابن کو زیر ناف بال استرے سے مونڈنے کا حکم

فتوی ستاریہ ۳/۲۰۰ سوال (۴۰۲) کیا عورتیں زیر ناف کے بال استرے سے لے سکتی ہے میں نے سنا ہے کہ جو عورت استرہ استعمال کرے گی اس کی میت اتنی بھاری ہو جائے گی کہ اس کا جنازہ اٹھایا نہیں جا سکے گا۔ اس لئے عورتوں کو صرف پاؤڈر سے ہی صفائی کرنی چاہیئے شرعاً کیا حکم ہے؟ (محمد دین ریاستی)

marfat.com

ایک رجعی ہوگی

(۳) فقہ محمدی کلاں ۸۹ } تین طلاقیں ایک دفعہ دے دینی یعنی کہنا کہ میں نے تجھ کو تین طلاقیں دیں حرام اور منع ہیں اور اسی طرح تین طلاقیں ایک مجلس میں دینی بھی حرام ہیں لیکن اگر ایک بار تین طلاقیں دے دیوے تو فقط ایک طلاق رجعی پڑیگی جس میں رجوع حلال ہے یا نکاح کرنے کی اس میں کوئی حاجت نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاقیں دے مفتی وہابی نے رجوع کا فتوی دے دیا اس نے رجوع کر لیا مفتی کا نکاح ٹوٹ گیا اس سے جو بیٹا پیدا ہوگا وہابی جس نے تین طلاقیں دے کر پھر رجوع کر لیا جو اس سے پیدائش ہوا وہ وہابی یا وہابن ارجح۔

(۴) فتوی نذیریہ ۲/۱۷۹ } سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں بیک جلسہ دیں پس یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی بینوا وتوجروا

الجواب یہ طلاق رجعی ہوئی اس واسطے کہ ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔

(۵) فتوی ستاریہ ۱/۷۰ } سوال (۹۳) درمیان زید اور ہندہ کے کچھ تکرار ہوگئی زید نے مجلس واحد میں ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں بعدہٗ دونو رضامند ہو گئے چاہتے ہیں کہ رجوع کر لیں اس میں شریعت کیا فیصلہ دیتی ہے (سائل عبدالکریم از دہلی)

جواب (۹۳) زید ہندہ سے بخوشی رجوع کر سکتا ہے۔

یہ مذکورہ مسئلہ غیر مقلدین وہابیوں نے عیسائیوں سے لیا ہے عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام اور خداوند کریم یعنی اقانیم ثلثہ ایک خداوند ہے

marfat.com

بچہ پیدا ہوا تینوں نے بچے کا دعویٰ کیا تو ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائیگا قرعہ نے جس کو مستحق بنا دیا وہ مستحق ہے اور اس پر دوسروں کو حصہ ادا کرنا ہوگا۔

(نوٹ) جو اس سے پیدا ہوگا وہ بچہ وہابی ہی کہلائیگا۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۴/۲۴ } وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور خاوندوں والیاں عورتیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔ اسلام میں خاوند ایک ہی ہے لیکن وہابی مذہب میں تین تین کی مشترکہ بن سکتی ہے

وہابی کی نویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے

(۱) عرف الجادی ۱۲۱ } از ادلہ متقدمہ ظاہر است کہ سہ طلاق بیک لفظ یا الفاظ در یک مجلس بدون تخلل رجعت یک طلاق باشد اگرچہ بدعی بود۔

سابقہ دلائل سے ظاہر ہے کہ تینوں طلاقیں ایک ہی لفظ سے یا کئی الفاظ سے ایک مجلس میں بغیر حیض کے رجوع کرے طلاق ایک ہی واقع ہوگی اگرچہ طلاق بدعتی ہوگی۔ کسی شخص نے اگر ایک وقت میں تین طلاقیں دے دیں تو رجوع کرے کوئی حرج نہیں اور اس سے جو پیدا ہوگا وہابی اصلی ہوگا۔

(۲) فقہ محمدی ۳/۱۱۱ } اور جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو تین شمار میں نہ ہونگی۔

marfat.com

اس طلاق کی بیوی اس کے لئے حرام ہو جاتی تھی یہ تو ہے قرآنی فیصلہ جس میں ہر ماہ بعد طلاق دینے کا ذکر ہی نہیں ہر ماہ طلاق دے یا اکٹھی ایک ہی دفعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی آسانی کے لئے فرمایا میں تمہیں آسان صورت بتاتا ہوں کہ جس کا ارادہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ہو اس کی بیوی جب حیض سے پاک ہو تو ایک طلاق دے یہ طلاق رجعی ہوگی یعنی ایک طلاق کہنے کے بعد بلا کسی سزا کے اپنی عورت سے رجوع کر سکتا ہے اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہو تو رجوع نہ کرے اور دوسری دفعہ حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسری طلاق دے دوسری طلاق دینے کے بعد وہ اس خاوند کے لئے باطنہ ہو جائے گی یعنی وہ خاوند پھر ویسے ہی رجوع نہیں کر سکتا بلکہ دوبارہ نکاح کر کے بغیر عدۃ کے رجوع کر سکتا ہے اور اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہی ہو تو دوسری طلاق دینے کے بعد کچھ نہ کرے بلکہ تیسرے حیض سے فارغ ہونے کے بعد پھر تیسری طلاق دے تو اس خاوند کے لئے وہ عورت مطلقہ مغلظہ ہو جائے گی وہ قطعی حرام ہو گئی اب بعد ازاں اگر اس خاوند کا ارادہ رجوع کا ہو تو عدۃ گزرنے کے بعد پھر کسی اور خاوند سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند ایسے ہی تین طلاقیں دے پھر عدۃ گزرنے کے بعد اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر کے اس کی منکوحہ بن سکتی ہے ورنہ نہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز محض مسلمان کو اس معصیت سے بچنے کے لئے ہر طہر یا ہر مہینے میں ایک طلاق کی آسانی کی اجازت فرما دی کیونکہ ایک ہی دفعہ تین طلاق دینے سے تو رجوع کی کوئی گنجائش ہی نہ رہ جاتی تھی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے یہ نہیں کہ ایک دفعہ تین طلاقیں دینے سے بھی خاوند رجوع کر سکتا ہے جیسا کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے اگر ایک ہی دفعہ تین طلاق کہنے سے رجوع کرنا باقی رہتا تو آپ کو تین ماہ یا تین طہر سے مقید کرنے کی کیا ضرورت

marfat.com

یعنی عیسائی انیس سو برس سے آجتک یہ نہیں سمجھ سکے کہ گنتی میں تین اعداد ایک ہیں یا تین علیحدہ علیحدہ حالانکہ تین کی گنتی ایک نہیں ہوسکتی اور ایک تین نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر ایک ہے تو تین نہیں اور اگر تین ہیں تو ایک نہیں وہابی مذہب بھی چونکہ عیسائیت سے نکلا ہے اس لئے یہ وہابی بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان بیک وقت اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو ایک ہی ہوگی لہٰذا بلا نکاح اور دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کے رجوع کرسکتا ہے کیونکہ بیک وقت تین طلاق کہنے سے ایک ہی واقع ہوگی۔ سبحان اللہ

وھابیو! تم بھی عیسائی چکر میں گھر گئے ان کی سمجھ ونگہ میں بھی تین ایک نظر آتا ہے اور تمہیں بھی تین ایک ہی نظر آنے لگا۔

مختصراً اس کے متعلق احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اور آپ کے خلفاء الراشدین المہدیین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے عرض کرتا ہوں سنیئے۔

تین طلاقوں کے متعلق قرآنی فیصلہ

البقرہ ۲/۲۹ { فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ

پھر اگر مرد نے عورت کو طلاق دی تو اس مرد کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے جبتک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

یہ حکم خداوندی اس شخص کے لئے ہے کہ جس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں پھر جب تک عدۃ گزرنے کے بعد کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند کے پاس واپس (سابقہ) نکاح میں نہیں آسکتی اگر کوئی شخص ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دے دے تو

marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فیصلہ کہ ایک دفعہ تین طلاق واقعہ ہوتی ہیں

(۲) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر نیسابوری نا یوسف بن سعید و ابو حمید قال نا حجاج عن ابن جریج اخبرنی عطا اخبرنی عبد الرحمٰن بن عاصم بن ثابت اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا وَخَرَجَ اِلٰى بَعْضِ الْمَغَازِيْ۔

فاطمہ بنت قیس ضحاک کی ہمشیرہ نے خبر دی کہ وہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی اس کو خبر ملی کہ اس کے خاوند نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں دے کر کسی غزوے میں چلا گیا ہے۔

یہ طلاق مغلظہ ایک ہی دفعہ تین طلاق کہنے سے واقعہ ہوئیں اس کی تشریح آگے اسی کتاب حدیث دار قطنی میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(۳) دار قطنی ۲/۴۳۰ } قال و نا سلمة بن ابی سلمة عن ابیه ان حفص بن المغيرة طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِيْ كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَاتَبَ ذَالِكَ عَلَيْهِ۔

حفص بن مغیرہ نے اپنی عورت فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بار ہی تین طلاقیں کہ دیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

تھی اب رہا یہ کہ ایک دفعہ ہی تین طلاق کہنے سے عورت حرام ہوتی ہے یا نہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے عرض کرتا ہوں۔

باب من طلق ثلاثا فی مجلس واحد

باب ہے جس شخص نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیں

(۱) ابن ماجہ ۱۴۷ } حدثنا محمد بن رمح انبأ اللیث بن سعد عن اسحاق بن ابی فروۃ عن ابی الزناد عن عامر الشعبی قال قالت لفاطمۃ بنت قیس حدثینی عن طلاقک قالت طلقنی زوجی ثلاثا وھو خارج الی الیمن فاجاز ذالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عامر شعبی سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے اس کی طلاق کے متعلق سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ میرے خاوند نے یمن سے (ایک ہی دفعہ) تین طلاقیں لکھ بھیجیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو جائز قرار دیا۔

کیوں بئی وہابیو! یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقیں کہنے یا لکھنے سے تین طلاقیں مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں اور یہ فیصلہ عین قرآن کریم کی آیت فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ کے موافق ہے اور اس حدیث شریف کی تائید دوسرے مقام سے بھی عرض کرتا ہوں سنیئے

marfat.com

شیبان بن فروخ نے محمد بن راشد سے روایت کی ہے۔

(۵) احکام الاحکام ۲/۷۲ لابن اسید الحلبی

عن فاطمة بنت قیس ان ابا عمرو بن حفص طلقها البتة وهو غائب وفی روایة طلقها ثلاثا فارسل الیها وکیله بشعیر فسخطته فقال والله مالك علینا من شیئ فجاءت رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکرت ذالك له فقال لیس لك علیه نفقة وفی لفظ ولا سکنی فامرها ان تعتد فی بیت ام شریك ثم قال تلك امرءة یغشاها اصحابی اعتدی عند ابن ام مکتوم فانه رجل اعمی تضعین ثیابك فاذا حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت له ان معاویة بن ابی سفیان وابا جهم خطبانی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ابو جهم فلا یضع عصاه عن عاتقه واما معاویة فصعلوك لا مال له انکحی اسامة بن زید فکرهته ثم قال انکحی اسامة فنکحته فجعل الله فیه خیرا واغتبطت به۔

قوله طلقها البتة یحتمل ان یکون حکایة اللفظ الذی اوقع به الطلاق وقوله طلقها ثلاثا تعبیر عما وقع من الطلاق بلفظ البتة هذا علی مذهب من یجعل لفظ البتة للطلاق الثلاث ویحتمل ان یکون اللفظ الذی وقع به الطلاق هو الطلاق الثلاث کما جاء فی الروایة الاخری ویکون قوله طلقها البتة تعبیرا عما وقع من الطلاق بلفظ الطلاق ثلاثا وهذا یتمسك به من یری جواز

marfat.com

نے اس سے جدائی کا حکم جاری فرمایا اور حفص بن مغیرہ کے ایک بار ہی تین طلاق دینے کو معیوب نہیں سمجھا۔

کیوں بنی وہابیو! ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح قرار دیا اب تم رجعی کہو تو کیا یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے۔ اور تم جو ایک بار تین طلاقوں کو رجعی کہتے ہو اب بتاؤ کہ مفتی و گواہان کا نکاح بھی فاسد ہوا وہ بھی تمام عمر حرام کرنے میں رہے اور اولاد بھی بے نکاحی سے اور جس کو رجوع کا حکم دیا وہ بھی حرام اس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ بھی وہابی یہ ہے وہابی کی نویں نسل وہابیہ۔

(۴) بیہقی شریف ۳۲۹/۳۳۰ اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انا علی بن عمر الحافظ انا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا محمد بن عبد الملک بن زنجویہ نا نعیم ابن حماد عن ابن المبارک عن محمد بن راشد نا سلمہ بن ابی سلمہ عن ابیہ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِمَرَّۃٍ مَکْرُوْہٌ فَقَالَ طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ بِکَلِمَۃٍ وَاحِدَۃٍ ثَلَاثًا فَلَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَابَ ذَالِکَ عَلَیْہِ وَ طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِمْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا فَلَمْ یَعِبْ ذَالِکَ عَلَیْہِ اَحَدٌ وَ کَذَالِکَ رواہ شیبان بن فروخ عن محمد بن راشد۔

حفص بن عمرو بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں دے دیں ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو بُرا منایا ہو ۔ ۔ ۔ ۔ اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس پر کسی نے ان کو بُرا نہیں منایا اور اسی طرح

marfat.com

کہ میں نے خواستگاری کی آپ نے مجھے پھر فرمایا اسامہ سے نکاح کرے آپ کے فرمان کے موافق میں نے اسامہ سے نکاح کر لیا اس میں اللہ تعالیٰ نے بہتری کر دی اور فاطمہ بنت قیس مالدار ہو گئی۔

اب مذکورہ حدیث شریف کی تشریح ابن اثیر حلبی کی زبانی

ابن اثیر حلبی مصنف نے کہا ہے کہ فاطمہ کا قول طلاق البتہ کا مطلب یہ ہے کہ جس سے فوری طلاق واقع ہو جاتی ہے اور تین طلاقوں سے مراد کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور یہ مطلب اس شخص کے لئے ہے جو ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کے وقوع کا قائل ہے اور طلاق واقع ہونے کا مطلب ہے کہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی ہو گئیں جیسا کہ دوسری روایت میں بھی مذکور ہے۔ اور طلاق البتہ کا مطلب ہے کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اسی حدیث سے ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کے وقوع کی دلیل لیتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حفص کو ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو برا نہیں سمجھا اور نہ ہی ایک دفعہ تین طلاقوں کے مغلظ ہونے کو بند کر کے رجعت کا حکم فرمایا بلکہ ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دینے کو برقرار رکھ کر عدۃ کا حکم جاری فرما دیا اور پھر تین طلاقوں کے وقوع سے کیا مراد ہو گی؟ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طلاق مغلظہ واقع ہو گئی کہ جس سے فوری تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ اور دوسری روایتوں میں تین طلاقوں کا ایک ہی دفعہ واقع ہونے کا ذکر کیا ہے۔

مجمع الزوائد ۴/۳۳۸ } عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قَالَ طَلَّقَ جَدِّیْ اِمْرَاَۃً لَہٗ اَلْفَ تَطْلِیْقَۃٍ فَانْطَلَقْتُ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

اِیْقَاعُ الطَّلَاقِ الثَّلٰثِ دَفْعَةً وَاحِدَةً لِعَدَمِ الْاِنْکَارِ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا اَنَّهٗ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ قَوْلُهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا اَیْ اَوْقَعَ طَلْقَةً یَتِمُّ بِهَا الثَّلٰثُ وَقَدْ جَاءَ ذَالِکَ فِیْ بَعْضِ الرِّوَایَاتِ اٰخِرِ ثَلَاثَ تَطْلِیْقَاتٍ۔

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ اس کے خاوند عمرو بن حفص نے اس کو ذری تین طلاقیں دے دیں اور وہ مسافر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ عمر بن حفص نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں مغلظہ دیں اور فاطمہ کی طرف تھوڑا سا سامان دے کر اپنا وکیل بھیجا تو فاطمہ بنت قیس عمرو بن حفص سے ناراض ہو گئیں۔ عمرو بن حفص نے جواب دیا کہ خدا کی قسم مجھ پر تیرا کوئی حق نہیں بنتا تو فاطمہ بنت قیس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واقعی اس پر تیرے لئے کوئی حق نہیں بنتا نہ نفقہ نہ سکنیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حکم دیا کہ تو ام شریک کے گھر عدت کے دن گزار پھر آپ نے فرمایا کہ اس نے میرے اصحاب کو فریفتہ بنا لیا ہے تو عبد اللہ ابن ام کلثوم کے گھر عدۃ گزار وہ نابینا ہے۔ اپنی زیبائش کے کپڑے اتار دے بعد از عدۃ مجھ سے اجازت لینا فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ جب عدۃ گزر گئی تو میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم مجھے نکاح کے پیغام بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو جہم ہر وقت لاٹھی تیار رکھتا ہے اور معاویہ بن ابی سفیان غریب ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے فاطمہ بنت قیس نے کہا

marfat.com

مَاصَدَقْتُكَ اَرَدْتُ بِذَالِكَ الْفِرَاقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ هُوَ مَا اَرَدْتَ ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف عراق سے ایک آدمی نے لکھا کہ اس نے اپنی عورت کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اس کو حکم دے کہ حج کے موقعہ پر مجھے مکے میں ملے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مکے میں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے وہی عراقی آدمی ان کو ملا اور اس نے سلام کہا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں وہی آدمی ہوں کہ جس کو آپ نے حکم فرمایا تھا کہ میں آپ سے مکے میں ملاقات کروں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اس بیت اللہ کے رب کی قسم ہے میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کو تیرا کہنا کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے اس سے تیرا کیا ارادہ تھا اس عراقی آدمی نے جواب دیا کہ جب آپ نے مجھ سے بیت اللہ میں حلفیہ دریافت کیا ہے اگر اس کے علاوہ آپ دریافت کرتے تو میں کبھی سچی بات نہ کہتا اب جھوٹ نہیں بولوں گا میرا ارادہ تین طلاقیں دے کر علیحدہ کرنے کا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تو نے جو ارادہ کیا وہی ہو گیا یعنی تین طلاقیں ایک ہی دفعہ واقع ہو گئیں۔

کیوں بئی وہابیو کیا تم نے قرآن و حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا خلیفہ دوم امیر المومنین اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین

marfat.com

فَسَأَلَهُ فَقَالَ أَمَا اتَّقَى اللّٰهَ جَدَّكَ أَمَّا ثَلٰثَةٌ فَلَهُ وَإِمَّا تِسْعُمِائَةٍ وَبَقِيَّةٌ وَتِسْعُوْنَ نَعْدُوْنَ وَظَلَمَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے دادا نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کر دی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے مسئلہ دریافت کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تیرے دادا کو خدا سے خوف نہیں اُنا تین تو صحیح ہو گئیں لیکن نو سو ستانوے ۹۹۷ ظلم میں شمار ہو گئیں اللہ تعالےٰ چاہے اس کو عذاب کرے چاہے معاف فرما دے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک ہی دفعہ عورت حرام ہونے کا فتویٰ

(۷) موطا امام مالک ۲۰۰ } مالك انه بلغه انه كتب الى عمر بن الخطاب من العراق ان رجلا قال لامرأته حبلك على غاربك فكتب عمر بن الخطاب الى عامله ان مره ان يوافيني بمكة في الموسم فبينا عمر يطوف بالبيت اذ لقيه الرجل فسلم عليه فقال عمر من انت فقال انا الرجل الذي امرت ان اجلب عليك فقال عمر اسئلك بوجه هذا البيت ما اردت بقولك حبلك على غاربك فقال الرجل يا امير المؤمنين كنا نخافتني في غير هذا الموضع

marfat.com

ایک ہزار طلاق کہدی اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کیا تو نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہی ہے اس نے جواب دیا میں تو مذاق کرتا تھا آپ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا کہ ہزار سے تمہیں تین ہی کافی ہیں۔

کیوں بنی وہابیو! اوخلفاء راشدین کی اطاعت کے وعیدار و مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فیصلہ ہے کہ ایک ہی مجلس میں ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کہ دینے سے عورت حرام ہو جاتی ہے اب تم سوچ لو کہ تمہارے غیر مقلدین مولوی جن کی مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بر ملا ہے وہ سچے ہیں یا خلفاء الراشدین المہدیین سچے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین المہدیین نے قرآن کریم اور کلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا تمہارے مُلّاؤں نے ؟۔

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کا فتویٰ ایک ہی مجلس میں حرمت کا

۱۰، کنز العمال ۵/۱۶۱ } عن ابن تیمی عن ابیہ ان علیا و زید افتیا بین رجل و امرأتہ قال ھی علیّ حرام۔

ابن تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما حرام ہونے کا فتویٰ دینے اور جدائی کا حکم فرما دیتے جو شخص یہ کہ دیتا کہ تو اے بیوی مجھ پر حرام ہے۔

یہ ہے خلیفہ چہارم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ کہ ایک ہی مجلس میں فوری تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

marfat.com

نے زیادہ سمجھا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فیصلہ کہ تین طلاقیں اکٹھی ایک ہی مجلس میں واقع ہونے کا فیصلہ بیت اللہ میں کھڑے ہو کر کر رہے ہیں ہمارے نزدیک تم جھوٹے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فیصلہ کہ ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے سچے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دوسرا فیصلہ کہ ایکبار تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے

(۸) بیہقی شریف ۷/۳۳۴ } اخبرنا ابوعبد اللہ الحافظ نا ابوالعباس محمد بن یعقوب نا محمد بن عبید اللہ المنادی نا وھب بن جبیر نا شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل عن زید بن وھب ان بطالا کان بالمدینۃ فطلق امرأتہ ألفا فرفع ذالک الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال انما کنت ألعب فعلاہ عمر رضی اللہ عنہ بالدرۃ وقال ان کان لیکفیک ثلاث۔

زید بن وھب سے روایت ہے کہ بطال مدینے میں رہتا تھا اس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہدی یہ واقعہ حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا اس نے کہا کہ میں تو مذاق کرتا تھا تو حضرت عمرؓ نے درے کا چوکا مارا اور کہا کہ تجھے تین طلاق دینا ہی کافی تھا

(۹) کنز العمال ۵/۱۶۱ } عن زید بن وھب قال طلق رجل من اھل المدینۃ امرأتہ ألفا فلقیہ عمر فقال اطلقتھا ألفا قال انما کنت ألعب فعلاہ بالدرۃ وقال انما یکفیک من ذالک ثلث (عب وابن شاھین فی السنۃ ق)

زید بن وھب سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ کے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو

marfat.com

اپنی عورت کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے کہ وہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی واقع ہوگئیں۔

(۱۴) دار قطنی ۲/۴۳۳ } نا ابن صاعد نا محمد بن ذنبور نا فضیل بن عیاض عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت قال جاء رجل الی علی بن ابی طالب فقال انی طلقت امرأتی الفا قال علی یحرمها علیک ثلث۔

ایک آدمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق دی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ عورت تین طلاقوں سے حرام ہو گئی۔ یعنی باقی تمہارا کہنا فضول گیا تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا عقیدہ کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں

(۱۵) دار قطنی ۲/۴۳۳ } نا ابو محمد بن صاعد نا بحر بن نصر الخولانی بمصر نا یحیی بن حسان نا منصور بن ابی الاسود عن مسلم الاعور الملائی عن سعید بن جبیر و مجاهد عن ابن عباس انه سئل عن رجل طلق امرأته ثلثا بالمجموع فقال اخطأ السنة حرمت علیه امرأته۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ جس شخص نے اپنی عورت کو تاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں آپ نے

marfat.com

(۱۱) کنز العمال ۵/۱۶۱ { عن عامر اَنَّ عَلِیًّا قَالَ فِی الرَّجُلِ جَعَلَ اِمْرَاَتَهٗ عَلَیْهِ حَرَامًا قَالَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِ کَمَا حَرَّمَ اِسْرَائِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ لَحْمَ الْجَمَلِ فَحُرِّمَ عَلَیْهِ (عبد بن حمید)

حضرت عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ علی المرتضیٰؓ سے جب کوئی ایسے شخص کے متعلق سوال کرتا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہہ دیا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو فتوی دیتے کہ وہ عورت اس شخص پر تین طلاقوں سے حرام ہوگئی جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے نفس پر اونٹ کا گوشت حرام کر لیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی حرام کر دیا۔

(۱۲) کنز العمال ۵/۱۶۱ { عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ قَالَ هِیَ ثَلَاثٌ (عب)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ اس آدمی کے متعلق فتوی دیتے جو اپنی بیوی کو کہتا کہ تو مجھ پر حرام ہے کہ وہ تین طلاقوں سے اس پر حرام ہوگئی۔

کیوں نجدی وہابیو! اب بتاؤ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہ؟ اور یہ فتوی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے کا ہے۔

(۱۳) موطا امام مالک ۲۰۰ { مالکٌ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِاِمْرَاَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ اَنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِیْقَاتٍ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایسے آدمی کے متعلق فرمایا کرتے تھے جس نے

marfat.com

بن رافع عن عطا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ مِائَۃَ قَالَ تَاْخُذُ ثَلَاثًا وَتَدَعُ سَبْعًا وَتِسْعِیْنَ ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تانویں چھوڑ دے اور تین سے کام ہو گیا وہی فیصلہ ہو گیا۔

یعنی سو طلاق ایک دفعہ کہنے سے تینوں طلاقوں سے عورت حرام ہو گئی باقی فضول گئیں۔

مَا جَاءَ فِی الْبَتَّۃِ

ایک ہی دفعہ طلاق کے وقوع کا بیان

(۱۸) موطا امام مالک ۱۹۹ } مالک انہ بلغہ قال لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ مِائَۃَ تَطْلِیْقَۃٍ فَمَاذَا تَرٰی عَلَیَّ فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْکَ بِثَلَاثٍ وَ سَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اِتَّخَذْتَ بِھَا اٰیَاتِ اللّٰہِ ھُزُوًا ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق کر دی ہے میرے متعلق کیا حکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ مغلظہ ہو گئی اور ستانویں طلاقیں کہکر تو نے اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے مذاق کیا ہے۔

(۱۹) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابوبکر نا یوسف بن سعید نا حجاج نا شعبہ عن الحمید الاعرج وابن ابی نجیح عن مجاہد

فرمایا کہ اس نے سنت کے خلاف کیا ہے لیکن پھر بھی اس پر اس کی عورت حرام ہو گئی کیونکہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں۔

(۱۶) دار قطنی ۲/۴۳۳ } نا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا احمد بن محمد بن سعید الصیدفی ابو عبد اللہ نا محمد بن کثیر نا مسلم الاعور عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ اِمْرَءَتَهُ عَدَدَ النُّجُوْمِ فَقَالَ اَخْطَاءَ السُّنَّةَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ اِمْرَءَتُهُ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو ستاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی گو خلاف سنت ہے کیونکہ اگر وہ موافق سنت ہر ماہ یا ہر طہر میں طلاق دیتا تو گنجائش ہو سکتی تھی کیونکہ پہلی طلاق کے بعد وہ بلا عذر رجوع کر سکتا تھا دوسری کے بعد نکاح سے رجوع کر سکتا تھا اس میں گنجائش تھی لیکن اس نے اکٹھی ہی طلاقیں دے دی ہیں اس لئے اب اس پر وہ عورت حرام ہو گئی کوئی گنجائش نہیں ثابت ہوا کہ ایک بار ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے یعنی عورت حرام ہو جاتی ہے لیکن سنت طریقے کے خلاف ہے کیونکہ اس میں گنجائش ہوتی ہے۔ اکٹھی تین طلاقیں کہنے سے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی

(۱۷) بیہقی ۷/۳۳۳ } (واخبرنا) ابو عبد اللہ الحافظ وعبید بن محمد بن محمد بن مهدی قالا نا ابو العباس محمد بن یعقوب نا یحیٰی بن ابی طالب نا عبد الوهاب بن عطا نا ابن جریج عن عبد المجید

marfat.com

اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کہدی آپ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے کام پورا ہوگیا اور نوسو ستانوے لغو گئیں۔

(۲۲) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر نا ابو حمید المصیصی نا حجاج نا شعبہ اخبرنی عمرو بن مرۃ قال سمعت ماھان یُسْئَلُ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ ثَلٰثًا فَقَالَ سَعِیْدٌ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ مِائَۃً فَقَالَ ثَلٰثٌ یُحَرِّمُ عَلَیْکَ اِمْرَاَتَکَ وَسَائِرُھُنَّ وِزْرًا اِتَّخَذْتَ آیَاتِ اللّٰہِ ھُزُوًا۔

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں تو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح فتوی دیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق کہدی تو آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے تیری عورت تجھ پر حرام ہوگئی باقی کا گناہ تیرے سر پر رہا کہ تو نے اللہ تعالےٰ کی آیتوں کو مذاق بنایا۔

ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کا مغیرہ بن شعبہؓ کا فتوی

(۲۳) بیہقی شریف ۷/۳۳۶ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ اخبرنی محمد بن احمد بن بابویہ نا محمد بن غالب نا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبہ عن طارق بن عبد الرحمن قال سمعت قیس بن ابی حازم قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اَلْمُغِیْرَۃَ بْنَ شُعْبَۃَ وَاَنَا شَاھِدٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ مِائَۃً قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ فُضُوْلٌ

marfat.com

عن ابن عباس سُئِل عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَءَتَهٗ مِائَةً قَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ اِمْرَءَتَكَ لم تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلُ لَكَ مَخْرَجًا ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے متعلق کہ جس نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی اس نے کہا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور اپنی عورت کو حرام کر دیا ہے تو اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا کہ تیرے لئے وہ کوئی نکلنے کا راستہ بنا دیتا ۔

(۲۰) دار قطنی ۲/۴۳۰ } قال ونا ابن المبارک انا سفین عن عمر بن مرۃ عن سعید بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عباس فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَءَتِیْ اَلْفًا قَالَ اِمَّا ثَلٰثٌ فَتَحْرُمُ عَلَيْكَ اِمْرَءَتُكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اِتَّخَذْتَ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تینوں طلاقوں سے تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی اور باقی گناہ ہے جو تو نے اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے مذاق کیا ہے ۔

(۲۱) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر النیسابوری نا ابو الازھر نا عبدالرزاق انا ابن جریج اخبرنی عکرمۃ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَءَتَهٗ اَلْفًا فَقَالَ يَكْفِيْكَ مِنْ ذَالِكَ ثَلٰثٌ وَتَدَعُ ثَمَانِمَائَةٍ وَسَبْعًا وَّتِسْعِيْنَ ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

marfat.com

الْحَسَنُ یَا الْخَلَافَۃِ قَالَتْ لَتَہْنِکَ الْخِلَافَۃُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَقَالَ بِقَتْلِ عَلِیٍّ وَتَظْہَرِیْنَ الشَّمَاتَۃَ اِذْہَبِیْ فَاَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِثِیَابِہَا وَقَعَدَتْ حَتّٰی اِنْقَضَتْ عِدَّتُہَا وَبَعَثَ اِلَیْہَا بِعَشَرَۃِ اٰلَافٍ مُتْعَۃً وَبَقِیَّۃٍ بَقِیَ لَہَا مِنْ صَدَاقِہَا فَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ مِنْ حَبِیْبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَہٗ قَوْلُہَا بَکٰی وَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ جَدِّیْ اَوْ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّہٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلٰثًا مُبْہَمَۃً اَوْ ثَلٰثًا عِنْدَ الْاِقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَہٗ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ لَرَاجَعْتُہَا۔

عائشہ خثعمیہ حسن بن علیؓ کے پاس تھی جب حضرت علی المرتضیٰؓ شہید کئے گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کی بیعت کی گئی تو عائشہ خثعمیہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلافت کی مبارکباد دی حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے۔ چل جا تجھے میں نے تینوں طلاقیں دے دیں عائشہ خثعمیہ نے میلے کچیلے کپڑے پہن لئے اور عدۃ کے دن گزار لئے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عائشہ خثعمیہ کو دس ہزار حق مہر اور خرچہ وغیرہ بھیج دیا عائشہ خثعمیہ نے اعتراض کیا کہ محبوبہ بیوی کی طلاق کا خرچ تھوڑا ہے جب حضرت حسنؓ کو عائشہ خثعمیہ کی بات پہنچی تو رو دئے اور فرمایا کہ اگر میں نے اپنے نانا سے نہ سنا ہوتا یا فرمایا کہ میرے باپ نے میرے نانا سے حدیث بیان فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو یک لخت تین طلاقیں دے دیں یا تین حیضوں کے بعد تین طلاقیں دیں اس کے لئے وہ مطلقہ

marfat.com

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو سو طلاق کہدی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا کہ تین طلاقوں سے حرام ہوگئی ستانویں فالتو گئیں۔

(۲۴) موطا امام مالک ۲۰۰ { مَالِكٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَاَتِهٖ بَرَاْتِ مِنِّيْ وَبَرَاْتُ مِنْكِ اَنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ بِمَنْزِلَةِ الْبَتَّةَ۔

امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابن شہاب سے سنا ایسے آدمی کے متعلق فرماتے تھے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے تو میری طرف سے علیحدہ ہے اور میں تجھ سے علیحدہ ہوں یہ کلمات فوری تینوں طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ بھی فوری ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقوں کے وقوع پر تھا۔

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کا فیصلہ کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں معلقہ ہوتی ہیں

(۲۵) دار قطنی ۲/۴۳۷ { نا احمد بن محمد بن زیاد القطان نا ابراهيم ابن محمد نا ابراهيم بن محمد بن الهيثم صاحب المطعام نا محمد بن حميد نا سلمة بن الفضل عن عمرو بن ابی قيس عن ابراهيم بن عبد الاعلى عن سويد ابن غفلة قال كانت عائشة الخثعمية عند الحسن بن علي بن ابي طالب رضی اللہ عنہ فلما اصيب علي وبويع

تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ لَمَّا جَعَلْتُهَا (وَكَذَا اِلٰهٌ) روی عن عمران بن مسلم و ابراهیم بن عبد الاعلی عن سوید بن غفلة۔

عائشہ خثعمیہ حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح میں تھی جب حضرت علی المرتضیٰ شہید کیے گئے تو عائشہ خثعمیہ نے کہا کہ اے حسن تمہیں خلافت کی مبارک ہو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ تو میرے باپ حضرت علی المرتضیٰ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے چل جا میں نے تجھے تینوں طلاقیں دے دیں اس نے کپڑے تبدیل کر لئے اور عدت بیٹھ گئی عدۃ پوری ہوئی تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کے حق مہر کا بقیہ اور دس ہزار نذرانہ قاصد کے ہاتھ عائشہ خثعمیہ کو بھیج دئے جب قاصد اس کے پاس رقم لے کر پہنچا تو عائشہ خثعمیہ نے کہا مجھ کی جدائی پر خرچہ کم ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اس کی یہ بات پہنچی تو رو پڑے پھر فرمایا اگر میں نے اپنے نانا سے نہ سنا ہوتا یا میرے باپ نے مجھے یہ حدیث نہ سنائی ہوتی کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے (کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر حیض کے بعد دے دیں یا تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی دے دیں تو اس کے لئے حلال نہیں ہے حتیٰ کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے) تو میں عائشہ خثعمیہ کی طرف رجوع کر لیتا۔ یہ ہے حضرت حسنؓ کے واقعہ کی دوسری حدیث اب تیسری حدیث عرض کرتا ہوں۔

(۲۷) دار قطنی ۴۳۰/۲ } نا احمد بن محمد بن سعید نا یحیی بن اسماعیل الجریری

marfat.com

عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اگر یہ حرمت نہ ہوتی تو میں ضرور عائشہ خثعمیہ سے رجوع کر لیتا۔

کیوں بئی وہابیو! بتاؤ حضرت حسن بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنی بیوی کو ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دے کر حرام کر دی اور اس پہ قرآنی آیت بیان فرمائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فیصلہ سنا دیا جس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی مجلس میں ایک دفعہ ہی تین مغلظہ طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں جو اس کے بعد رجوع کرے یا فتویٰ دے وہ شرعاً حرام ہے۔ وہابی فرقہ رجوع کر لیتا ہے اب تم سوچو کہ تمہارے وہابی کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

(۲۶) بیہقی شریف ۷/۳۳۶ اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان انا احمد بن عبید الصفار نا ابراهیم بن محمد ابو اسطی نا محمد بن حمید الرازی نا سلمة بن الفضل عن عمرو بن ابی قیس عن ابراهیم بن عبد الاعلی عن سوید بن غفلة قال کانت عائشه الخثعمیه عند الحسن بن علی رضی الله فلما قتل علیؓ رضی الله عنه قالت لتهنئک الخلافة قال بقتل علیؓ تظهرین الشماتة اذهبی فانت طالق یعنی ثلاثا قال فتلفعت بثیابها وقعدت حتی قضت عدتها فبعث الیها ببقیة بقیت لها من صداقها وعشرة آلاف صدقة فلما جاءها الرسول قالت رمتاع قلیل من حبیب مفارق، فلما بلغه قولها بکی ثم قال لولا انی سمعت جدی او حدثنی ابی انه سمع جدی یقول ایما رجل طلق امرأته ثلاثا عند الاقراء او ثلاثا مبهمة لم

marfat.com

عائشہ خثعمیۃ کو بھیجا جب اس کے سامنے رقم رکھی گئی رو پڑی اور کہنے لگی کہ محبوبہ کی جدائی کا نذرانہ تھوڑا ہے قاصد نے آکر حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اطلاع دی تو آپ بھی رو پڑے اور فرمایا کہ اگر میں نے مغلظہ طلاق نہ دی ہوتی تو اس کی طرف رجوع کر لیتا لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس آدمی نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر طہر میں یا ہر مہینے میں دیں یا تینوں طلاقیں اکٹھی دے دیں تو اس کے لئے وہ حلال نہیں جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے۔

کیوں بھئی وہابیو! حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائی ہے کہ تینوں طلاقیں اکٹھی ایک ہی دفعہ کہنے سے فوری واقعہ ہو جاتی ہیں تو جب تک غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اوّل کے لئے جائز نہیں اور جو شخص بغیر غیر خاوند کے نکاح کے رجوع کرے تو حرام ہے اب تمہاری مرضی ایمان لاؤ یا نہ۔

(۲۸) بیہقی شریف ۷/۳۳۲ } اخبرنا ابوعبد الرحمٰن السلمی انا علی بن عمر الحافظ نا الحسین والقاسم ابنا اسماعیل المحاملی قالا نا ابو السائب سلم بن جنادہ نا حفص بن غیاث عن الاعمش۔ فذکرہٗ۔ ونحن و نحن ھٰکذا نُسْتَحِبُّ اَنْ یُفْعَلَ (وقد روینا) ایضا عن عبداللہ بن مسعود اَنَّہٗ جعل العدوان فی الزیادۃ علی الثلاث واللہ اعلم (وھو فیما) رواہ یوسف القاضی عن عمر بن سرزق عن شعبد عن الاعمش عن مسروق قال سأل رجل لعبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ ثَلَاثَۃً قَالَ

marfat.com

ناحسین بن اسماعیل الجریری نا یونس بن بکیر نا عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم وابراھیم بن عبد الاعلی عن سوید ابن غفلۃ قال لَمَّا مَاتَ عَلِیٌّ رضی اللہ تعالٰی عنہ جَاءَتْ عَائِشَۃُ بنت خلیفہ الخثعمیۃ اِمْرَأَۃُ الْحَسَنِ بن عَلِیٍّ فَقَالَتْ لَہٗ لَتُھَنِّئُکَ الْاِمَارَۃُ فَقَالَ لَھَا اَتُھَنِّئِیْنِیْ بِمَوْتِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ الْطَّلِیْقِ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَتَقَنَّعَتْ بِثَوْبِھَا وَقَالَتْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ اِلَّا الْخَیْرَ فَبَعَثَ اِلَیْھَا بِمُتْعَۃِ عَشَرَۃِ اٰلَافٍ وَبَقِیَّۃَ صَدَاقِھَا فَلَمَّا وُضِعَ بَیْنَ یَدَیْھَا بَکَتْ وَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ مِنْ حَبِیْبٍ مُفَارِقٍ فَاَخْبَرَہُ الرَّسُوْلُ فَبَکٰی وَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَبَتُّ الطَّلَاقَ لَھَا لَرَاجَعْتُھَا وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَہٗ ثَلٰثًا عِنْدَ کُلِّ طُھْرٍ تَطْلِیْقَۃً اَوْ عِنْدَ کُلِّ شَھْرٍ تَطْلِیْقَۃً اَوْ طَلَّقَھَا ثَلَاثًا جَمِیْعًا لَمْ تَحِلَّ لَہٗ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ۔

جب حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ شہید کیے گئے تو عائشہ بنت خلیفہ خثعمیہ حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما کی بیوی حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آئی اور امارۃ کے انتخاب کی مبارک پیش کی تو حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ میرے باپ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰی کی موت کی مبارک پیش کرتی ہے چل جا تو مطلقہ ہے تو اس نے اپنے کپڑے اُتار دیے اور کہا کہ یا اللہ میں نے اچھے ارادے سے کہا تھا تو حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دس ہزار نذرانہ اور حق مہر کا بقیہ

marfat.com

ہی دفعہ تین طلاقیں دے دیں اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے۔

۳) دار قطنی ۲/۴۳۸ } نا عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز نا داؤد بن رشید نا ابو حفص الابار عن عطاء بن السائب عن الحسن عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَلْخَلِیَّۃُ وَالْبَرِیَّۃُ وَالْبَتَّۃُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلَاثٌ لَا تَحِلُّ لَهُمْ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو کہا جگہ خالی کر دے" تو بری ہے" تو فارغ ہے" تو علیحدہ ہے تو حرام ہے تین طلاقیں واقع ہو گئیں اس کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

۴) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاِقْرَاءِ اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ (طب عن الحسن بن علی)

طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ جب کسی آدمی نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند پر وہ حلال نہیں ہو سکتی۔

۵) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اَیُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا عِنْدَ الْاِقْرَاءِ اَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ (قط عن السید الحسن ابن عساکر عنه عن ابیه)

marfat.com

کانت بثلاث وسائر ذالک عند وانت ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے عورت حرام ہوگئی باقی زیادتی ہے۔

(۲۹) دار قطنی ۲/۴۳۰ } حدثنا ابو احمد محمد بن ابراهیم الجرجانی نا عمران بن موسیٰ بن مجاشع السختیانی نا شیبان ابن فروخ نا محمد بن راشد عن سلمة بن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن عن ابیه ان عبدالرحمٰن بن عوف طلق امرءته تماضر بنت الاصبغ الکلبیة وهی ام ابی سلمة ثلث تطلیقات فی کلمة واحدة فلم یبلغنا ان احدا من اصحابه عاب ذالک ۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کلبیہ ام ابی سلمہ کو ایک ہی کلمے میں تینوں طلاقیں کہ دیں ہمیں کسی اصحاب سے یہ اطلاع نہیں ملی کہ کسی نے اس کو معیوب سمجھا ہو۔

(۳۰) کنز العمال ۵/۱۵۸ } ایما رجل طلق امرءته ثلاثا عند کل طهر تطلیقة او عند رأس کل طهر تطلیقة او طلق ثلاثا لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره (قط فی الافراد والدیلمی عن الحسن بن علی) ۔

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو ہر طہر کے وقت طلاق دی یا ہر طہر کے سرے پہ طلاق دی یا ایک

marfat.com

(۳۶) کنز العمال ۵/۱۶۲ } عن الشعبی قَالَ قال عَلِیٌّ اَلْخَلِیَّۃُ اَلْبَرِیَّۃُ وَالْبَتَّۃُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ اِذَا نَوٰی فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الثَّالِثِ ۔

(ق) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا علیحدہ ہو جا دور ہو جا" 'فوری طلاق' جدا ہو جا' جب کہنے والے نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تینوں ہی واقع ہو گئیں ۔

اسلام کے ائمہ اربعہ کا اتفاقی عقیدہ ایک دفعہ تین طلاقوں کے وقوع پر

(۳۷) مسلم مع نووی ۱/۴۷۸ } واختلف العلماء فیمن قَالَ لِامْرَاَتِہٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَمَالِکٌ وَاَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْمَدُ وَجَمَاھِیْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یَقَعُ الثَّلَاثُ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَبَعْضُ اَھْلِ الظَّاھِرِ لَا یَقَعُ بِذٰلِکَ اِلَّا وَاحِدَۃٌ ۔

کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کہ دیں تو اس میں بعض کا اختلاف ہے امام شافعی' امام مالک' ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام جمہور علماء سلف وخلف کا عقیدہ یہی ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں لیکن طاؤس اور بعض ظاہریین نے کہا ہے کہ نہیں ایک ہی ہوتی ہے۔ ان احادیث صحیحہ مذکورہ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے کے موافق اس مسلمہ محدث کی زبانی ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقیں کہنے سے تینوں طلاقیں مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں

marfat.com

ابن عساکر نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ سے روایت بیان کی ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں مبہم یعنی اکٹھی دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرلے پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۴) بیہقی ۷/۳۳۲ } اخبرنا ابوعبد اللہ الحافظ نا ابو العباس بن یعقوب نا یحیٰی بن ابی طالب انا عبد الوھاب بن عطا انا حمید بن واقع بن سحبان اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ رضی اللہ عنہ وھُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلَاثًا وَھُوَ فِیْ مَجْلِسٍ قَالَ اَثِمَ بِرَبِّہٖ وَحُرِّمَتْ عَلَیْہِ امْرَاَتُہٗ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابی عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی شخص نے مسجد میں دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں کہ دیں عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حکم دیا کہ اپنے رب کا گنہگار رہے اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی۔

(۳۵) کنز العمال ۵/۱۹۲ } عن حبیب بن ابی ثابت عن بعض اصحابہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ طَلَّقْتُ اِمْرَاَتِیْ اَلْفًا قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُھَا عَلَیْکَ وَاِثْمٌ سَائِرَھَا بَیْنَ نِسَائِکَ۔

(ق) بعض اصحاب علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں نے عورت تجھ پر حرام کر دی اور باقی تمام عورتوں میں تقسیم کرے۔

marfat.com

احکامات شرعیہ اختیار سے مقید ہیں۔

کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ جبر و زنا سے جو پیدا ہوگا وہ وہابی کہلائے گا یا نہ؟

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا ۝ اے مسلمانو تم زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور بُرا طریقہ ہے۔

زنا بالجبر ہو یا برضا زنا زنا ہی ہوگا اصل میں فرق نہیں ہو سکتا۔ نہ زنا کے فحش ہونے میں کوئی فرق اور نہ ہی بُرائی میں کوئی کمی۔ تم نے تو متعہ اور زنا کی بھی حد توڑ دی۔ اور وہابی شریعت میں زنا کی حد بھی معاف ہے۔ فافہم

گیارھویں وہابی نسل

فقہ محمدیہ ۶۵ } اور اگر سارا حشفہ غائب نہ ہو یعنی بلکہ بعض غائب ہو اور بعض باہر رہے تو اس کے ساتھ کوئی حکم متعلق نہیں ہوتا یعنی نہ اس پر غسل واجب ہوتا ہے اور نہ کوئی اور حکم اس کے ساتھ متعلق ہوتا ہے

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب اگر کچھ حشفہ کسی وہابی مرد کا کسی غیر عورت وہابن کی فرج میں داخل ہوا اور انزال ہو گیا وہابی شریعت میں تو زنا اس پر حد زنا ہے اور نہ غسل شرعی وہابی مذہب میں لیکن اگر بچہ پیدا ہو گیا تو وہ اصل وہابی ہوگا یا نہ؟

فقہ محمدیہ ۶۵ } اجماع ہے سب علماء وہابین، کا اس پر کہ اگر مرد اپنے ذکر کو عورت کے ختنے کی جگہ پر رکھے اور اس کے اندر داخل نہ کرے تو نہانا واجب نہیں ہوتا نہ مرد پر اور نہ عورت پر۔

کیوں جی وہابی صاحب اب تو لطف اٹھاؤ اور غسل کی ضرورت بھی نہ رہی بن غسل

marfat.com

اور یک لخت وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

"وہابی" "زرقی صاحب نے تراکثی تین طلاقوں کے وقوع کی حدیثیں بیان کر کے انبار لگا دیے لیکن اس کے خلاف رکانہ کی حدیث ہے کہ آپ نے رکانہ کو رجوع کا حکم دے دیا۔

"محمد عمر" بئی وہابی صاحب پہلے لوگ شراب پی لیتے تھے لیکن بعد میں اس کی حرمت نازل ہو گئی ایسے ہی پہلے طلاق رجعی ہی تھی خواہ ایک کہے یا دو یا تین لیکن بعد میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرمت کا حکم جاری فرما دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہوا آپ نے خود ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورت کو حرام کر دیا اور کئی واقعات آپ کے زمانے میں ہوئے اور آپ نے حرمت کا فتویٰ دیا آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ واکابرین صحابہ کرام رضوان اللہ کے فیصلے فقیر نے لکھ دیے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کبھی عمل نہیں کر سکتے تھے۔

رکانہ بن عبد یزید نے اپنی عورت سہیمہ کو طلاق دی تو آپ نے یک لخت طلاق سے رجوع کرا دیا یہ سابقہ عمل ہے۔

وہابیوں کی دسویں نسل

وہابیوں کے نزدیک کسی نے زنا بالجبر کیا تو جائز ہے

عرف الجادی ۲۸ } ہر کہ مکرہ شد بر زنا او را زنا جائز است و حد غیر واجب چہ احکام شرعیہ مقید با اختیار است۔

جو شخص زنا پر مجبور ہو جائے اس کو زنا جائز ہے اس پر حد واجب نہیں کیونکہ

marfat.com

لِلاَحْنَافِ وَکَذَا اِلَمْ لَوْ مَسَّتْهَا اَوْ عَانَقَهَا اَوْ قَبَّلَهَا اَوْ عَضَّهَا۔

اور کسی شخص نے شہوۃ سے اپنی ساس کا بوسہ لیا شہوۃ یا بلا شہوۃ یا کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اس کی عورت اس پر حرام نہ ہوگی احناف اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح اگر آدمی نے ساس کا بوسہ لیا یا معانقہ کر لیا یا ساس کو کھرچا یا کاٹا تو اس کی عورت اس پر حرام ہوگی۔

نوٹ: اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بوسہ بازی میں بیوی اور ساس یکساں ہیں اس کے نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ایسے ہی بیوی اور ساس سے سینہ لگا کر ملنے اور نوچنے اور دانتوں سے کاٹنے میں یکساں ہیں خواہ ساس کی کسی جگہ کو نوچے یا کسی جگہ بوسہ بازی کرے یا دانتوں سے کاٹ بھی لے تو اس کی عورت وہابی مذہب میں حرام نہ ہوگی وہابی نواب صاحب خود تحریر فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک ساس سے ایسے افعال کرنے والے کا نکاح بھی گیا اور اس کی عورت بھی اس پر حرام ہو گئی لیکن وہابی مذہب تو یار عجیب ہے بیوی اور ساس کا اس مذہب میں کوئی فرق ہی نہیں۔

ساس کے متعلق قرآنی فیصلہ

نساء ۴/۴ } وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری عورتوں کی مائیں بھی تم پر حرام کی گئی ہیں

وہابی لٹیکہ

فقہ محمدی کلاں ۲/۵ } نکاح اور شادیوں میں نابالغہ لڑکیوں کا گانا جائز ہے بشرطیکہ

marfat.com

کے ہی پاک ہے۔

وہابی مہتابی

وہابی مذہب میں عیاشی کی اجازت ہے

نزل الابرار ۲/۲۸ { وَلَوْ اَیْقَظَ زَوْجَتَہٗ اَوْ اَیْقَظَتْ ھِیَ لَجَامَعَھَا فَمَسَتْ یَدَہٗ بِنْتُھَا الْمُشْتَھَاۃُ سَوَاءٌ کَانَ مِنْہُ اَوْ مِنْ غَیْرِہٖ اَوْ مَسَتْ یَدَھَا اِبْنُہٗ سَوَاءٌ کَانَ مِنْھَا اَوْ مِنْ غَیْرِھَا لَا تَحْرُمُ الْاُمُّ عَلَیْہِ خِلَافًا لِلْاَحْنَافِ وَسَوَاءٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَمْدُ وَالنِّسْیَانُ وَالْخَطَاءُ وَالْاِکْرَاہُ۔

اور اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو جگایا یا بیوی نے اپنے خاوند کو جگایا خاوند نے اپنی بیوی سے جماع کیا پھر اس آدمی کی بیوی جس سے اس نے جماع کیا ہے اس کی بیٹی شہوۃ زدہ نے اپنے باپ کو چھوا اسی خاوند سے بیٹی ہے یا کسی دوسرے خاوند سے یا عورت نے اپنے بیٹے کو چھوا اسی خاوند سے ہو یا کسی اور خاوند سے (تو وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوگی) اس کا نتیجہ اگلی عبارت میں لکھا ہے سنیئے۔

وہابی پٹاخہ

نزل الابرار ۲/۲۸ وحید الزمان { وَلَوْ قَبَّلَ اُمَّ امْرَاَتِہٖ لِشَھْوَۃٍ اَوْ بِلَا شَھْوَۃٍ اَوْ فِیْ مَوْضِعٍ کَانَ لَمْ تَحْرُمْ عَلَیْہِ امْرَاَتُہٗ خِلَافًا

marfat.com

وہابی مذہب میں نابالغ لڑکیوں کا گانا اس لئے جائز کیا گیا کہ اگر سننے والے وہابی کو شہوۃ غالب ہو جائے تو مضائقہ نہیں کسی وہابن سے زبردستی زنا کرے تو جائز ہے اس پر کوئی حد نہیں اور جو اس سے پیدا ہوگا وہ وہابی ہی کہلائے گا۔ فافہم وتب عن ھذا المذھب۔

فتوی ثنائیہ ۲/۹۱ } نکاح میں دف بجانا مشروع بلکہ نکاح کا اعلان دف کے ذریعہ سے مستحب معلوم ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو مشکوٰۃ ص ۲۷۳ عن عائشہ . . . واضربو اعلیہ بالدف

کہدو وہابیو آمـــــــــــــــــــین

اور خوشیوں میں باجے اور گانے دف وغیرہم شروع کر دو۔

وہابن اگر کسی صورت سے سیر نہ ہو تو وہابی مذہب میں ایک اور طریقہ بھی رائج ہے سنیئے

وہابی پھلجھڑی

نزل الابرار ۲/۵۷ } زِنَا بِامْرَأَةٍ أَجْنَبِيَّةٍ بِالطَّرِيقِ الْغَيْرِ الْمُعْتَادِ أَوْ بِالْحَجَرِ أَوِ الْحَدِيدِ أَوِ الْخَشَبَةِ وَهَلَكَتْ فَعَلَيْهِ إِرْشُ الْجِنَايَةِ وَلَا مَهْرَ أَوْ لَا عَقْرَ وَقِيلَ يَجِبُ الْعَقْرُ أَيْضًا كَمَا فِي الْمَعْلُوطَةِ بِهَا۔

اگر کسی آدمی نے کسی اجنبیہ عورت کے ساتھ خلاف عادت جماع کیا یعنی دبر زنی کی فرج میں پتھر لوہا یا لکڑی گھسیڑ دی عورت مرگئی تو اس پر قتل کی

marfat.com

اس میں فحش اور جھوٹ نہ ہو جب کوئی عورت خاوند کے پاس بیاہی جائے تو مستحب ہے کہ اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا جائے جو اس کے ساتھ یہ شعر پڑھتی جائے۔

شعر اَتَیْنَاکُمْ اَتَیْنَاکُمْ فَحَیَّانَا وَحَیَّاکُمْ

ہم تمہارے پاس آئی ہیں ہم تمہارے پاس آئی ہیں اللہ تعالےٰ ہمیں بھی زندہ رکھے اور تمہیں بھی زندہ رکھے۔

وَلَوْ لَا حِنْطَةٌ حَمْرَاءُ لَمْ تُسْمَنْ عَذَارَاکُمْ

اور اگر گندم سرخ رنگ کی نہ ہوتی تو تمہاری کنواریاں موٹی نہ ہوتیں۔

نزل الابرار ۲/۷۳ وحید الزمان حیدر آبادی } وَلَا بَاسَ بِالْغِنَاءِ وَالْمَزَامِیْرِ فِیْ زَوَاجٍ اَوْ خِتَانٍ اَوْ نَحْوِهِمَا مِنْ مَوَاسِمِ الْفَرَحِ بِشَرْطِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ الْمُغَنِّیْ اِمْرَاَةً اَجْنَبِیَّةً مُشْتَهَاةً اَوْ اَمْرَدَ صَبِیْحَ الْوَجْهِ اِمَّا لَوْ غَنَّتْ جَارِیَةٌ مِنَ الْجَوَارِیْ اَوْ غَنَّی رَجُلٌ شَابٌّ اَوْ شَیْخٌ فَلَا بَاسَ بِهٖ ۔۔۔۔ وَمِنْ اَصْحَابِنَا مَنْ مَّنَعَ عَنْهُ وَالَّذِیْ یَشْتَدُّ فِیْهِ وَهُوَ یُخْطِیُٔ اَفْعَالٌ

نکاح اور ختنوں میں یا اس کے علاوہ خوشیوں کے مواقع پر گانا اور باجے بجانا جائز ہے بشرطیکہ عورت اجنبیہ شہوۃ کے قابل یا ہیجڑا خوبرو نہ ہو اگر لونڈی جوان یا بوڑھا گائیں تو کوئی حرج نہیں اور ہمارے بعض دوست منع کرتے ہیں اور اس میں سختی کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں گمراہ ہیں۔

وہابی عالم کی زبانی یہ بھی ثابت ہوا کہ مساجد میں وقت رمضان شریف کے روزہ افطار کرنے کے لئے بجائی جائے تو خوشی کا وقت ہے جائز ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ اس کو اندھا کر دے یا اس کی آنکھوں پر پردہ آجائے

نوٹ :- وہابی ان سب عیشوں سے اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے بدنام کرتا ہے اور غیر مسلموں کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اہلحدیث ہیں اسلام اصل مذہب ہمارا ہی ہے جو قرآن وحدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے براہ راست ماننے والے ہیں باقی سب غیروں کے ماننے والے ہیں لیکن غیر بیچارے کیا سمجھیں کہ داڑھی کے پردے میں یہ کیا کچھ کرتے ہیں حالانکہ جب تک اولیاء اللہ کا دامن نہ لیا جائے انسان اپنی عقل سے بھٹکتا ہے اور اس کو ابلیس راہ مستقیم پر چلنے ہی نہیں دیتا اور اولیاء اللہ اور انبیاء علیہم السلام کی حد میں ابلیس آ نہیں سکتا کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰن اے ابلیس میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں ہوگا۔ لہٰذا اولیاء اللہ کے دامن پکڑنے سے انسان نبی اللہ تک پہنچ سکتا ہے اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم تک پہنچا دیتی ہے فافہم عیشوں سے خداوند کریم نہیں ملتا۔

وہابیوں کو چیلنج

اور انعام

جو وہابی ان مذکورہ نسلوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے صراحۃ دکھا دے گا یا یہ ثابت کرے کہ اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ان دسویں امورات سے کسی پر عمل کیا تو اس کو فقیر مبلغ یکصد روپیہ انعام دیگا۔

وہابی چونکہ عیاشی میں غیر مسلموں سے بھی ترقی کر چکا ہے جب اس کو کوئی عورت میسر نہ ہو تو عیاشی میں اس کی زندگی اس کی قوۃ شہوانی کو بھڑکاتی ہے اغیر بجا

marfat.com

چٹی ہے نہ زنا کا حق مہر، بعض نے کہا ہے کہ زنا کا حق مہر دینا پڑے گا۔
جیسا کہ جس نے غیر عورت کے ساتھ غیر آدمی نے دبر زنی کی تو زنا کا حق مہر
دینا پڑتا ہے۔

وہابی مسئلہ

کہ اگر کسی شخص نے کسی غیر عورت اجنبیہ کے ساتھ دبر زنی کی یا اجنبیہ کی فرج میں پتھر یا لکڑی
داخل کر دی اور عورت ہلاک ہو گئی، تو ایسے شخص پر کوئی سزا نہیں۔
بالفرض اگر زن وہابیہ کا کوئی اور چارہ نہ چلے تو نگاہ سے ہی گزارہ کر سکتی ہے۔

وہابی مہتابی

نزل الابرار ۲/۷۴ } وَيَجُوْزُ لِلْمَرْءَةِ النَّظْرُ اِلَى الرِّجَالِ الْاَجَانِبِ
وَحَدِيْثُ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا مَحْمُوْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ
خَاصٌّ بِاَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَذَا اِلَّا يَجُوْزُ لِلرَّجُلِ النَّظْرُ
اِلٰى فَرْجِ اِمْرَءَتِهٖ وَحَدِيْثُ يُوْرِثُ الطَّمْسَ اَوِ الْعَمٰى ضَعِيْفٌ۔

اور عورت کو غیر آدمیوں کو دیکھنا جائز ہے اور حدیث کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی عورتوں کو فرمایا عبداللہ بن ام مکتوم تو اندھا ہے کیا تم بھی اندھی ہو یہ
صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے تخصیص ہے اور
اسی طرح آدمی کے لئے بھی جائز ہے اپنی عورت کی فرج کو دیکھنا اور جو نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورت کی مقعد گاہ کو دیکھنے والا اوندھا نہیں کہ

marfat.com

اس سے پیدا ہوا تو پکا غیر مقلد وہابی اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

وہابی فرقے میں مشت زنی واجب ہے

وہابی بھائی

۱ اعرف الجادی ۲/۲۰ } بالجملہ استنزال منی بکف و بچیزے از جمادات نزد دعائے حاجت مباح است و لاسیما چوں فاعل خائف از وقوع در فتنہ یا معصیت کہ اغلب احوالش نظر بازیست باشد کہ دریں حین مندوب است بلکہ گاہے واجب گردد۔

حاصل کلام کا یہ ہے کہ مشت زنی یا کسی سخت چیز سے رگڑ کر منی بہانا قوۃ شہوانی کے وقت مباح ہے خاص کر جب فاعل کو گناہ میں پڑنے کا خطرہ ہو کیونکہ اس کی نگاہ نے اس کو مجبور کر دیا ہو تو اس وقت مباح بلکہ کبھی واجب بھی ہو جاتی ہے۔

محمد عمر جب وہابی سے مشت زنی کی دلیل طلب کی جاتی ہے کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعویٰ رکھتے ہو اور اپنے آپ کو قرآن و حدیث پر براہ راست عمل کرنے کے مدعی ہو تو اپنے مذہب کی مشت زنی کے وجوب کی دلیل قرآن سے دکھاؤ تو وہ فوراً (معاذ اللہ) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تہمت لگاتا ہے حالانکہ کسی صحابی نے نہ مشت زنی کی ہے اور نہ ہی مشت زنی کا فتویٰ دیا ہے اب وہابی ٹوٹکہ سنا دیتا ہوں ثابت ہوتا ہے کہ وہابی کی قوت باہ بڑی طاقتور ہے منکوحہ سے تجاوز کر کے اپنے لطفے کی لڑکی سے نکاح کر لیتا ہے پھر بھی قوت شہوانی غالب ہے تو پھر ساس سے صحبت کرتا ہے پھر اس کے ساتھ پھر نانی دادی سے بھی نکاح کر لیتا ہے کئی اوروں سے تجاوز کر کے پھر بھی نہیں رکتا تو کہتا ہے مشت زنی بھی واجب ہے معلوم ہوا کہ وہابی مذہب میں دنیا کی کوئی ایسی برائی

marfat.com

رہ نہیں سکتا پھر مشت زنی پر اُتر آتا ہے۔ سنیئے وہابی کتب سے عرض کرتا ہوں۔
کسی نے صحیح کہا ہے۔

بازند سگ بیاں دروں کوچہ ہائے زن
مہتاب وٹوکہ و پٹاخہ و پھلجھڑی

وہابی تطہیر

فقہ محمدیہ کلاں ۱۷۰/۱ } جماع کے بعد نہانا فی الفور واجب نہیں بلکہ واجب ہوتا ہے نہانا وقت نماز کے۔

وہابی چونکہ دن رات اپنی عورت سے مشغول رہتا ہے اگر عورت سے موقعہ نہ ملا تو کمجری بازی سے فائدہ اُٹھا لیا اگر وہ بھی چارہ نہ چلا تو مشت زنی سے گزارہ کر لیا رات کو لیٹ گیا اس لئے وہابی بیچارے کو شہوۃ ہر وقت مجبور رکھتی ہے تو جنابت کے غسل میں ڈھیل دے دی۔

وہابن کی حقیقی طہارۃ

فتوی ثنائیہ ۲/۱۳۶ } س۔ ایک عورت اپنے خاوند کے گھر سے چوری سے کسی غیر آدمی کے ساتھ چلی جاتی ہے تین ماہ کے بعد واپس لائی گئی کیا اس عورت کا نکاح پہلے خاوند سے دوبارہ کرنا چاہیئے یا نہیں؟

ج۔ اغوا شدہ عورت کا نکاح خاوند سے بحال رہتا ہے اگر وہ واپس خاوند کے گھر لائی جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں اللہ اعلم! (اہلحدیث امرتسر ص۱۳ ۱۲ جنوری ۱۹۴۴ء

marfat.com

تراویح پڑھیں شبینہ پڑھیں درود شریف بکثرت پڑھیں کنویں پاک رکھیں پاک پانی سے غسل و وضو بنائیں مرد عورت منی سے بغیر دھوئے کپڑے نہ پہنیں حلال پاک کھائیں اور حلال پاک بہترین مِمَّا تُحِبُّوْنَ سے خرچ کر کے اپنے اکابرین اور بزرگان دین کو اس کا ثواب پہنچائیں۔

تو تم ہم پر شرک و بدعت اور کفر کے فتوے جڑ دو تم قرآن کریم کے معانی بدلو قرآن کریم کو چٹائیوں پر رکھ کر بے ادبی کرو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مشت زنی سے متہم کرو کچھوے، گوہ اور بجو سے پیٹ بھرو کتے بلے اور خنزیر کا معرق پانی پیو اور اسی سے وضو اور غسل بناؤ منی سے اپنے کپڑے، بدن، چٹائیاں اور مسجدوں کے فرش گندے رکھو۔ نانی، دادی اور بیٹی سے نکاح کرو ساس، بہو سے جماع کر کے نسل وہابین کو ترقی دو کنواری عورتوں سے منع کر کے فتوی دے کر لطف اٹھاؤ مشت زنی کرو اور کراؤ تاکہ وہابی نامرد ہو جائیں اور وہابی ملاؤں کا کام بنے وہابی ملاؤں نے اسی لئے منی کو پاک کر دیا ہے تاکہ کپڑا بھی نہ بدلنے کی ضرورت پڑے تمہارا مذہب تو یار ہندو سے بدتر ہے یہ تمہاری توحید ہے کچھ خدا کا خوف کرو نوافل، دعا شب بیداری اپنا وطیرہ بناؤ اور یہ امور پاک رہنے اور حلال پاک کھانے اور برائی سے پرہیز کرنے پر مبنی ہیں اللہ تعالے تمہیں ہدایت دے اور نیکی کی توفیق دے اور وہابی مذہب سے نجات دے تم نے تو غیر مسلم مذاہب کے روبرو اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔

marfat.com

نہیں جو اس مذہب میں داخل نہ ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہابی مذہب میں ہر سودا ملتا ہے کنواری مل جاتی ہے نہ ملے تو اس سے ہمبستری کر کے اس کی اولاد نکال لے اور نکاح کرے متعہ کرے وہابی اپنے مسلک سے کسی کو خارج نہیں کرتا۔

وہابی بہتان

مشت زنی کے متعلق وہابی ٹوٹکہ،

عرف الجادی ۲۰۷ } بعض اہل علم نقل ایں استمناء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کردہ اند و در مثل ایں کار حرجے نیست بلکہ ہمچو استخراج دیگر فضلات موذیہ بدن است۔

مشت زنی کو بعض اہل علم نے صحابہ سے نقل کیا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی سے غائب ہو دوسرے فضلات موذیہ کی طرح اس کو بدن سے نکال دیا جائے تو مشت زنی میں کوئی حرج بھی نہیں

محمد عمی: یہ تھا وہابی ٹوٹکہ وہابی صاحب! قرآن وحدیث کا نام لے کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہو کیا یہ قرآن وحدیث پر عمل ہے کہیں قرآن وحدیث سے دکھا سکتے ہو؟ منی کو تم نے پاک کر دیا ہے تاکہ مساجد میں مشت زنی کر لی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اسی لئے وہابی مسجدوں میں مسلمانوں کی نماز حرام ہے۔

ہم مسلمان اگر قرآن وحدیث صحیحہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم منائیں اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادت کا ذکر خیر قرآن واحادیث صحیحہ سے بیان کریں نوافل پڑھیں اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر اللہ سکھیں ہیں سکھت

marfat.com

نازہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب (۲۸۱) کتاب وسنت کی رو سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز و درست بلکہ مسنون ہے۔

محمد عمر: نجدی وہابیو ہم نے تو کتاب اللہ کو اپنا معمول بنایا ہوا ہے جیسا کہ تم نے ملاحظہ فرما لیا بعد ازاں مسند حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں تو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے والے کا جنازہ نہیں ہوتا لہٰذا ہم تو مسجد میں جنازہ نہیں پڑھتے جنازگاہیں ہمارے سینوں نے مستقل علیحدہ بنائی ہوئی ہیں فقیر تمہیں یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

ابو داؤد شریف ۲/۹۸ } حدثنا مسدد نا یحییٰ عن ابن ابی ذئب حدثنی صالح مولی التوأمہ عن ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَہٗ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی جنازہ نہیں ہوا اور نہ ہی پڑھنے والے کو کوئی ثواب ملا۔

ابن ماجہ ۱۱۰ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن ابن ابی ذئب عن صالح مولی التوأمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَیْسَ لَہٗ شَیْءٌ

marfat.com

غیر مقلد وہابی کی قربانی مُرغا

فتوی ستاریہ ۲/۲۷ } (سوال نمبر ۲۹۰) معروض آنکہ زمانہ حال میں چیزوں کی گرانی حد سے بڑھ گئی ہے اس وجہ سے امسال قربانی کا جانور پندرہ بیس روپے سے کم ملنا دشوار ہے۔ بندہ نے سنا تھا کہ پہلے کسی صحیفہ میں یہ مضمون نکل چکا ہے کہ مرغ کی قربانی بھی جائز ہے فرمان نبوی الدین یسر اور فرمان الٰہی ما جعل علیکم فی الدین من حرج کے عموم کے تحت اگر آپ مرغ کی قربانی جائز سمجھتے ہوں تو بندہ کی تحقیق کرادیں۔ (از مولوی محمد (صاحب) ضلع فیروز پور)

جواب (۲۹۰) شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے۔

وہابیو آؤ انعام حاصل کرو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی اصحابی نے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مرغا قربانی دیا ہو دکھادو تو فقیر ایسے شخص کو مبلغ

دس روپے نقد انعام

پیش کرے گا۔

یہ فرقہ صرف اہلحدیث نام رکھا کر سابقہ اصل حدیث مصطفےٰ کے رواۃ کو بدنام کر کے دھوکہ دے رہے ہیں حقیقۃً یہ فرقہ سیاسی ہے اور خداوند کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اور اسلام کا دشمن ہے۔

وہابیوں کا جنازہ مسجد میں

فتوی ستاریہ ۲/۲۴ } سوال (۲۸۱) مفصل طور سے درج فرمادیں کہ آیا مسجد میں نماز

marfat.com

وہابی فرقے کی
مختصر تاریخ

marfat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی اس کی نماز جنازہ نہیں ہوتی۔

کیوں جی وہابیو تمہارے تو جنازے بھی گئے تمہارے ملاں تمہیں بغیر جنازے اور بغیر دعا کے ہی دفن کر دیتے ہیں تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ جنازے کے بعد دعا نہیں مانگتے انہیں یقین ہے کہ نماز جنازہ ہی نہیں ہوئی تو دعا کس لئے اور صرف دعا ہی رب العزت سے منگ دین کہ یا اللہ ہماری میت کے گناہ معاف فرمادے لیکن تمہارے ملاؤں کو یقین ہے کہ ہماری تمام عمر تو شرک اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نجاست کھانے اور استعمال کرنے میں گزری ہے یہ بخشش کے قابل ہی نہیں اور انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ہم توحید و رسالت و ولایت کے منکرین ہیں۔ اور فرمان خداوندی ہے کہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ کہ اللہ تعالےٰ کفار کی دعا ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ ہمارے دعا مانگنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں کیونکہ نامنظور ہے۔ وہابیو تمہاری تو زندگی تمہارے ملاؤں نے برباد کر دی اب بھی وقت ہے بچ جاؤ اور وہابیت سے توبہ کر لو۔ وَمَا علینا الا البلاغ المبین۔

marfat.com

الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ بند ہو گیا پھر قاضی امام الدین کے ساتھ حاضر ہوا قاضی نے اس کی مدد کی قاضی اور اس کے بھائی جلال الدین نے اعلان کیا کہ جس نے تقی الدین کی طرف سے

شَیْئًا عَزَّرْنَاہُ ثُمَّ طُلِبَ ثَانِیَ مَرَّۃٍ فِیْ سَنَۃِ ۷۰۵ھ اِلٰی مِصْرَ فَتَعَصَّبَ عَلَیْہِ کچھ کہا ہم اس کو سزا دیں گے پھر دوبارہ ۷۰۵ھ میں عدالت میں بلایا گیا۔

بِیَبْرَسَ الْجَاشْنَگِیْرِ وَانْتَصَرَ لَہٗ سَلَارتم آل امرہ اَنْ حُبِسَ فِیْ خِزَانَۃِ الْبُنُوْدِ مُدَّۃً ثُمَّ نُقِلَ فِیْ صفر ۷۰۹ھ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ ثُمَّ اَخْرَجَ عَنْہُ وَاُعِیْدَ اِلَی الْقَاھِرَۃِ پھر صفر ۷۰۹ھ میں اسکندریہ میں منتقل کیا گیا پھر وہاں سے نکال کر قاہرہ لوٹایا گیا پھر اسکندریہ لایا گیا۔

ثُمَّ اُعِیْدَ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ ثُمَّ حُضِرَ النَّاصِرُ مِنَ الْکَرَکِ فَاَطْلَقَہٗ وَوَصَلَ اِلٰی دِمَشْقَ پھر ناصر کے روبرو کرک میں پیش کیا گیا تو اس نے ابن تیمیہ کو بری کر دیا فِیْ آخِرِ سَنَۃِ ۷۱۲ھ وَکَانَ السَّبَبُ فِیْ ھٰذِہِ الْمِحْنَۃِ مَرْسُوْمُ السُّلْطَانِ وَرَدَّ عَلَی النَّائِبِ اور ۷۱۲ھ کے آخر میں دمشق جا پہنچا۔

بِامْتِحَانِہٖ فِیْ مُعْتَقَدِہٖ لَمَّا وَقَعَ اِلَیْہِ مِنْ اُمُوْرٍ تُنْکَرُ فِیْ ذَالِکَ فَعُقِدَ لَہٗ مَجْلِسٌ فِیْ ابن تیمیہ کے عقائد کے اظہار کے لئے بادشاہ کے نائب کے روبرو پیش کیا گیا جب ابن تیمیہ نے پھر غلط مسائل بیان کئے تو اس کے لئے سات رجب کو ایک مجلس منعقد کی سَابِعِ رَجَبٍ وَسُئِلَ عَنْ عَقِیْدَتِہٖ فَاَمْلَا مِنْھَا شَیْئًا ثُمَّ اَحْضَرُوا الْعَقِیْدَۃَ الَّتِیْ لُعِنَ گئی اور اس کا عقیدہ دریافت کیا گیا ابن تیمیہ نے ان مسائل سے کچھ تحریر کر دیے پھر انہوں نے ابن تیمیہ کے عقیدے کو پیش کیا وہ جو واسطیہ میں مشہور تھا۔

marfat.com

وہابیت اور سلاطین اسلامیہ

وہابی فرقے کی ابتدا اسلام میں

درر کامنہ ۱۴۴ لابن حجر عسقلانی

احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن تیمیۃ الحرانی ثم الدمشقی الحنبلی تقی الدین ابو العباس بن شہاب الدین بن مجد الدین ولد فی عاشر ربیع الاول سنہ ۶۶۱ھ ۔ احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ حرانی ثم الدمشقی حنبلی کنیت ابو العباس ابتداء ربیع الاول سنہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا۔

ابن تیمیۃ نے فتوی حمویۃ لکھا جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے متعلق بہت زیادتیاں لکھیں جس سے مسلمان بہت مخالف ہو گئے۔

الدرر الکامنۃ ۱۴۵

وَاَوَّلُ مَا اَنْکَرُوْہُ عَلَیْہِ مِنْ مَقَالَاتِہٖ فِیْ شَہْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سنہ ۶۹۸ھ قَامَ عَلَیْہِ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الْفُقَہَاءِ ابن تیمیہ کی پہلے تھوڑی تھوڑی باتوں کا لوگوں نے ربیع الاول سنہ ۶۹۸ھ میں انکار شروع کیا اور ابن تیمیہ کے

بِسَبَبِ الْفَتْوَی الْحَمْوِیَّۃِ وَبَحَثُوْا مَعَہٗ وَ مَنَعَ مِنَ الْکَلَامِ ثُمَّ حَضَرَ مَعَ الْقَاضِیْ امام الدین فتوی حمویہ لکھنے کی وجہ سے فقہاء کی ایک جماعت اس کے مقابلے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ اور ابن تیمیہ کے ساتھ مناظرے شروع ہو گئے اور الفزویني فَانْتَصَرَ لَہٗ وَ قَالَ ھُوَ وَاَخُوْہُ جلال الدین مَنْ قَالَ عَنِ

بِتَحَيُّزٍ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْسِبُهُ إِلَى النِّسْبَةِ لِقَوْلِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَا يُسْتَغَاثُ بِهِ وَإِنَّ فِي ذَالِكَ تَنْقِيصًا وَمَنْعًا مِنْ تَعْظِيمِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ أَشَدَّ النَّاسِ عَلَيْهِ فِي ذَالِكَ النُّورِ الْبَكْرِيِّ فَإِنَّهُ لَمَّا عُقِدَ لَهُ الْمَجْلِسُ بِسَبَبِ ذَالِكَ قَالَ بَعْضُ الْحَاضِرِينَ لِعُزَيْرٍ فَقَالَ الْبَكْرِيُّ لَا مَعْنَى لِهٰذَا الْقَوْلِ فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ تَنْقِيصًا يُقْتَلُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ تَنْقِيصًا لَا يُعَزَّرُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْسِبُهُ إِلَى النِّفَاقِ لِقَوْلِهِ فِي عَلِيٍّ مَا تَقَدَّمَ وَلِقَوْلِهِ أَنَّهُ كَانَ مَخْذُولًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَ وَإِنَّهُ حَاوَلَ الْخِلَافَةَ مِرَارًا فَلَمْ يَنَلْهَا وَإِنَّمَا نَالَتْ لِلرِّيَاسَةِ لَا لِلدِّيَانَةِ وَلِقَوْلِهِ أَنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الرِّيَاسَةَ وَأَنَّ عُثْمَانَ كَانَ يُحِبُّ الْمَالَ وَلِقَوْلِهِ أَبُو بَكْرٍ أَسْلَمَ شَيْخًا يَدْرِي مَا يَقُولُ وَعَلِيٌّ أَسْلَمَ صَبِيًّا وَالصَّبِيُّ لَا يُصَحُّ إِسْلَامُهُ عَلَى قَوْلٍ بِكَلَامِهِ فِي قِصَّةِ خِطْبَةِ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ وَمَا تَ وَمَا نَسَبَهَا مِنَ الثَّنَاءِ عَلَيَّ وَقِصَّةِ أَبِي الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِيعِ وَمَا يُؤْخَذُ مِنْ مَفْهُومِهَا فَإِنَّهُ شَنَّعَ فِي ذَالِكَ فَالْزَمُوهُ بِالنِّفَاقِ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

ابن تیمیہ کو شام کی طرف شہر بدر کیا گیا اور شام میں وہابیوں کے کئی فرقے بن گئے ایک فرقہ جو خداوند کریم کو مجسم ماننے لگا جیسا کہ ابن تیمیہ کی تصنیف عقیدہ حمویہ اور واسطیہ وغیرہما میں لکھا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ہاتھ "قدم" پنڈلی اور منہ اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں حقیقۃً ہیں اور اللہ

marfat.com

بالواسطیۃ فقرئ منھا وبحثوا فی مواضع ثم اجتمعوا فی ثانی عشرۃ وقرروا الصفدی یبحث معہ ثم اخروہ وقد سوا الکمال الزملکانی ثم الفصل الامر علی انہ شھد علی نفسہ انہ شافعی المعتقد۔

ابن تیمیہ کی کتاب عقیدہ واسطیہ سے ابن تیمیہ کے عقائد کو بیان کیا گیا اور کئی مقامات پر مناظرے ہوئے پھر بارہ رجب کو اجتماع ہوا اور انہوں نے صفدی ہندی کو ابن تیمیہ سے مناظرے کے لئے تیار کیا پھر لوگوں نے اس کو پیچھے ہٹا کر کمال زملکانی کو آگے کیا پھر حاکم نے فیصلہ دیا کہ ابن تیمیہ خود اقرار کرتا ہے کہ وہ امام شافعی کا مقلد ہے

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ غیر مقلدیت کے دلائل پیش کرتے رہے اس وقت غیر مقلد کوئی نہ تھا اخیر ابن تیمیہ نے شکست کھا کر اقرار کیا کہ میں امام شافعی کا معتقد ہوں یا تقیہ کیا کیونکہ ابن تیمیہ پہلا غیر مقلد تھا اس سے پہلے سب مقلدین تھے۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۵۵ ابن حجر عسقلانی

وَاُطْلِقَ اِبْنُ تَیْمِیَّۃَ اِلَی الشَّامِ وَافْتَرَقَ النَّاسُ فِیْہِ شِیَعًا فَمِنْھُمْ مَنْ نَسَبَہٗ اِلَی التَّجْسِیْمِ لِاَذْکُرَ فِی الْعَقِیْدَۃِ الْحَمْوِیَّۃِ وَالْوَاسِطِیَّۃِ وَغَیْرِھَا مِنْ ذَالِکَ کَقَوْلِہٖ اِنَّ الْیَدَ وَالْقَدَمَ وَالسَّاقَ وَالْوَجْہَ صِفَاتٌ حَقِیْقَۃٌ لِلّٰہِ وَاِنَّہٗ مُسْتَوٍ عَلَی الْعَرْشِ بِذَاتِہٖ فَقِیْلَ لَہٗ یَلْزَمُ مِنْ ذَالِکَ التَّحَیُّزُ وَالْاِنْقِسَامُ فَقَالَ اِنَّا لَا نُسَلِّمُ اَنَّ التَّحَیُّزَ وَالْاِنْقِسَامَ مِنْ خَوَاصِّ الْاَجْسَامِ فَاُلْزِمَ بِاَنَّہٗ یَقُوْلُ

marfat.com

تعریف نہیں کی اور ابو العاص بن ربیع کا واقعہ اور اس کا پورا مفہوم اس میں ابن تیمیہ نے طعن کیا لوگوں نے ان تمام واقعات کی وجہ سے ابن تیمیہ کو منافق کہنا شروع کر دیا کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی المرتضیٰ کا مبغض منافق ہے۔

"محمد عربی" اب یہ تمام عقائد موجودہ غیر مقلدین وہابیوں کے ہیں اور انہی پر ان کا ایمان ہے۔ تو یہ سب وہابی تیمی ہیں۔

اسلام میں وہابیت کا تفرقہ توحید و رسالت کے خلاف ابن تیمیہ نے شروع کیا

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے درر کامنہ کے صہ ۱۵۵ پر جو لکھا ہے اس کا مطلب عرض کرتا ہوں۔

(۱) ابن تیمیہ کو اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے کی بنا پر مذاہب اربعہ کے مفتیوں نے شہر بدر کر دیا اور شام بھیج دیا۔

(۲) ابن تیمیہ نے شام میں اپنے تیمی عقیدے کا جو کہ آج کل وہابی حامل ہیں اسلام میں تفرقہ ڈال دیا۔ جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے اِفْتَرَقَ النَّاسُ فِیْہِ شِیَعًا سے صاف واضح کر دیا۔

(۳) اسلام میں وہابی فرقہ جو حقیقۃً تیمی ہیں شروع سے بڑے تفرقہ باز ہیں ۷۰۵ھ میں اس نئے فرقے کی ابتدا ہوئی۔

(۴) ابن تیمیہ نے فتوی حمویہ اور واسطیہ میں خداوند کریم کو عرش پر مجسم ثابت کیا جیسا آجکل بھی وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے اور ابن تیمیہ اسلام میں سب سے پہلا شخص ہے

marfat.com

تعالےٰ عرش پر بذاتہٖ موجود ہے تو بعض نے کہا کہ اس سے تحیز اور انقسام لازم آتا ہے۔ ابن تیمیہ نے کہا کہ ہم نہیں مانتے کہ تحیز اور انقسام اجسام کے خواص سے ہے تاکہ ذات باری تعالےٰ میں تحیز لازم آئے اور ایک فرقہ ان کو زندیق کا خطاب دینے لگا کیونکہ ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارنا شرک ہے اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے روکتا ہے اور سب مسلمانوں سے ابن تیمیہ پر زیادہ سختی کرنے والا نورالبکری تھا ان مسائل پر جب مجلس قائم کی گئی بعض علماء حاضرین نے فتوی دیا کہ سزا دی جائے نورالبکری نے کہا کہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرے اس کو تعزیر لگا کر چھوڑا جائے یہ واجب القتل ہے اور اگر تنقیص نہیں ہے تو تعزیر بھی نہ لگائی جائے مسلمانوں کا ایک فرقہ ابن تیمیہ کو منافق کہنے لگا کہ یہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا مخالف ہے کیونکہ ابن تیمیہ نے حضرت علی المرتضیٰ کو (معاذ اللہ) کہا علی بدر میں متوجہ ہوا ذلیل ہوا کیونکہ وہ حق پرست نہ تھا بلکہ خلافت کے طمع کے لئے جنگ کرتا رہا اور حاصل نہ کر سکا ملک گیری کے لئے جنگ کئے دیانتداری سے کام نہیں لیا اپنی حکومت چاہتے تھے عثمان دولت پسند تھے اور ابن تیمیہ نے یہ بھی لکھا کہ ابوبکر بوڑھا اسلام لایا جو کہتا تھا سمجھتا تھا اور علی نے بچپن میں اسلام قبول کیا اور بچے کی بات کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور ابوجہل کی لڑکی سے رشتہ شروع کر دیا ابن تیمیہ نے مرنے تک حضرت علی المرتضیٰ کی

marfat.com

ابن تیمیہ نے تقیہ کر کے اپنے آپ کو امام شافعی کا مقلد ظاہر کیا،

ابن تیمیہ کے معتقدین کو اسلامی حکومت کی طرف سے سزائیں،

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۵ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ شَافِعِيُّ الْمُعْتَقِدِ فَاشَاعَ اَتْبَاعُهٗ اَنَّهٗ اِنْتَصَرَ فَغَضِبَ خَصُوْمَةٌ وَرَفَعُوْا وَاحِدًا مِنْ اَتْبَاعِ ابْنِ تَيْمِيَةَ اِلَى الْجَلَالِ الْقَزْوِيْنِيِّ نَائِبِ الْحُكْمِ بِالْعَادِلِيَّةِ فَعَزَّرَهٗ وَكَذَا فَعَلَ الْحَنَفِيُّ بِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ۔

ابن تیمیہ نے اقرار کیا کہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں ابن تیمیہ کے عقیدت مند بھاگ نکلے کہ ابن تیمیہ نے غیر اللہ سے مدد لے لی تو وہ ممانعت کی وجہ سے بڑا ناراض ہوا اور پھر مسلمانوں نے ابن تیمیہ کے ایک عقیدتمند کی شکایت جلال قزوینی کے سامنے پیش کی جو عدالت اسلامیہ کا پی اے تھا تو اس نے ابن تیمیہ کے اس عقیدتمند کو سزا دی اور اسی طرح قاضی حنفی نے بھی ابن تیمیہ کے دو عقیدتمندوں کو سزا دی۔

(۱) "محمد عمر":۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تیمیہ بڑا تقیہ باز تھا جو جھوٹ کا بڑا عادی تھا

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اکابرین سلاطین اسلامیہ کے قضاۃ ابن تیمیہ کے اس عقیدے پر کہ روضہ اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جانا جائز نہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ جائز نہیں وغیرہما اس کو اور اس کے اس عقیدہ رکھنے والوں کو سزائیں دیتے رہے۔

marfat.com

جس نے اس عقیدے کی ایجاد کی پہلے اس عقیدے کا نام ونشان نہ تھا۔

(۵) ابن تیمیہ نے اسلام میں یہ عقیدہ بھی ایجاد کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارنا شرک ہے۔

(۶) ابن تیمیہ نے یہ بھی بدعت جاری کی کہ یا رسول اللہ کہکر پکارنا شرک ہے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا اسلام کا ایک حصہ تھا۔

(۷) اسلام میں سب سے پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کی بنیاد ابن تیمیہ نے ۱۳۱۵ء میں رکھی۔

(۸) ابن تیمیہ کے زمانے کے اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مفتیوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ابن تیمیہ کو یا قید رکھا جائے یا قتل کیا جائے کیونکہ یہ خداوند کریم کا بھی منکر ہے خداوند کریم کو مجسم عرش پر بیٹھا مانتا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔

(۹) بعض علما امت محمدیہ نے ابن تیمیہ کو منافق لکھ دیا۔

(۱۰) ابن تیمیہ اسلام میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا گستاخ اور مخالف تھا اور معاذاللہ ان کو طالب دنیا و وقار سمجھتا تھا تو یہ جماعت وہابیہ شروع سے ہی پکے خارجی اور اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

(۱۱) ابن تیمیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی دشمن تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر نکتہ چینی کرتا رہا۔ جیسا کہ مودودی صاحب بھی یہی لکھ رہے ہیں۔

marfat.com

فَكَرَّرَ عَلَيْهِ فَاَصَرَّ فَحَكَمَ الْمَالِكِيُّ بِحَبْسِهٖ فَاُقِيْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَحُبِسَ فِيْ بُرُجٍ ثُمَّ بَلَغَ الْمَالِكِيَّ اَنَّ النَّاسَ يَتَرَدَّدُوْنَ اِلَيْهِ فَقَالَ يَجِبُ التَّضْيِيْقُ اِلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَقْتُلْ وَاِلَّا فَقَدْ ثَبَتَ كُفْرُهٗ فَنَقَلُوْهُ لَيْلَةَ عِيْدِ الْفِطْرِ اِلَى الْجُبِّ وَعَادَ الْقَاضِيُّ الشَّافِعِيُّ اِلٰى وَلَايَتِهٖ وَنُوْدِيَ بِدِمَشْقَ مَنِ اعْتَقَدَ عَقِيْدَةَ ابْنِ تَيْمِيَةَ حَلَّ دَمُهٗ وَمَالُهٗ خَصُوْصًا الْحَنَابِلَةَ فَنُوْدِيَ بِذَالِكَ۔

تیرھویں رمضان المبارک جمعہ کی نماز کے بعد مجلس قائم ہوئی قاضی مالکی کے روبرو ابن تیمیہ پر دعوی ہوا ابن تیمیہ نے جواب دعوی پیش نہ کیا اور کہا یہ مدعی میرا دشمن ہے۔ اس نے پھر دعوی دائر کر دیا اور اصرار کیا قاضی مالکی نے ابن تیمیہ کو قید کا حکم سنا دیا مجلس سے اٹھا کر برج میں قید کر دیا گیا پھر قاضی مالکی کو اطلاع ملی کہ لوگ ابن تیمیہ کے پاس آتے جاتے ہیں۔ قاضی مالکی نے کڑی نگرانی کا حکم جاری فرما دیا اگرچہ قتل نہ کیا گیا مگر اس کا کفر ثابت ہو چکا ہے عید الفطر کی رات حکام نے برج سے منتقل کر کے اندھے کنویں میں ڈال دیا قاضی شافعی کے عہدے کی جب باری آئی دمشق میں اعلان کیا گیا جس شخص نے ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اس کو پھانسی دیا جائیگا اور اس کا مال ضبط کر لیا جائیگا خصوصاً حنبلیوں کا (کیونکہ ابن تیمیہ حنبلی ہونے کا مدعی تھا) یہ ڈھنڈورا تمام ملک میں دیا گیا۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۶ ثُمَّ عُقِدَ لَهُمْ مَجْلِسٌ فِيْ سَلْخِ رَجَبٍ وَجَرٰى فِيْهِ بَيْنَ ابْنِ الزَّمْلَكَانِيِّ وَابْنِ الْوَكِيْلِ مُبَاحَثَةٌ فَقَالَ

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۵

ثُمَّ فِیْ ثَانِیْ عِشْرِیْنَ رَجَبٍ قُرِئَ الْمُزِی فَصْلاً مِنْ کِتَابِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ لِلْبُخَارِیْ فِی الْجَامِعِ فَسَمِعَہٗ بَعْضُ اَشَافِعِیَّۃَ فَغَضِبَ وَقَالُوْا نَحْنُ الْمَقْصُوْدُوْنَ بِھٰذَا وَرَفَعُوْہُ اِلَی الْقَاضِیْ اَشَّافِعِیْ فَاَمَرَ بِحَبْسِہٖ فَبَلَغَ اِبْنُ تَیْمِیَۃَ فَتَوَجَّہَ اِلَی الْحَبْسِ فَاَخْرَجَہٗ بِیَدِہٖ فَبَلَغَ الْقَاضِیَ فَطَلَعَ اِلَی الْقَلْعَۃِ فَوَافَاہُ اِبْنُ تَیْمِیَۃَ فَتَشَاجَرَا بِحَضْرَۃِ النَّائِبِ وَاشْتَطَّ اِبْنُ تَیْمِیَۃَ عَلَی الْقَاضِیْ بِکَوْنِ نَائِبِہٖ جَلَالَ الدِّیْنِ آذٰی اَصْحَابَہٗ فِیْ غَیْبَۃِ النَّائِبِ فَاَمَرَ النَّائِبُ مَنْ یُنَادِیْ اِنَّ مَنْ تَکَلَّمَ فِی الْعَقَائِدِ نُعِلَ کَذَا بِہٖ وَقُصِدَ بِذَالِکَ تَسْکِیْنُ الْفِتْنَۃِ۔

پھر جامع میں بخاری شریف سے معاملات کا کچھ حصہ بائیس رجب کو پڑھایا گیا بعض شوافع نے سنا تو ابن تیمیہ کی غرض کو وہ سمجھ گئے تو انہوں نے قاضی شافعی کے پاس شکایت کی قاضی شافعی نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا۔ جلال الدین بادشاہ کے نائب سے ابن تیمیہ کی مخالفت ہو گئی تو جلال الدین نے ابن تیمیہ کے ماننے والوں کو سخت تکلیفیں دینی شروع کر دیں اور ملک میں وہابی فتنے کو بند کرنے کے لئے اعلان کر دیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کا عقیدہ رکھے گا اس کو یہ سزا دی جائیگی۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۶

وَعَقَدَ مَجْلِسٌ فِیْ ثَالِثِ عَشَرَ مِنْہُ (اَیْ مِنْ رَمَضَانَ) بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ فَادَّعٰی عَلَی ابْنِ تَیْمِیَۃَ عِنْدَ الْمَالِکِیِّ فَقَالَ ھٰذَا عَدُوِّیْ وَلَمْ یَجِبْ عَنِ الدَّعْوٰی

marfat.com

ابن تیمیہ کو پیغام بھیجا گیا لیکن اس نے حاضر ہونے سے انکار کر دیا اور قید میں ہی بند رہا پھر اس کی سفارش کی گئی جن سفارش کرنے والوں سے امیر ال فضل بھی تھا۔ تیئس ربیع الاوّل کو قید سے نکال کر قلعہ میں فقہا کے ساتھ بحث کے لئے پیش کیا گیا عدالت میں اس نے لکھ دیا کہ میں اشعری ہوں۔ (یہ بھی ابن تیمیہ کا تقیہ تھا) کیونکہ بعد میں بدل گیا تھا۔

اسلام میں سب سے پہلے "خداوند عرش پر حقیقۃ بیٹھا ہے" کا عقیدہ ابن تیمیہ نے نکالا

البدایۃ والنہایۃ ۱۴/۳۸

وَادُّعِیَ عَلَیْہِ عِنْدَ ابْنِ مَخْلُوْفِ الْمَالِکِیِّ اَنَّہٗ یَقُوْلُ اَنَّ اللّٰہَ فَوْقَ الْعَرْشِ حَقِیْقَۃً وَ اَنَّ اللّٰہَ یَتَکَلَّمُ بِحَرْفٍ وَصَوْتٍ۔

ابن مخلوف مالکی کے روبرو ابن تیمیہ پر دعویٰ کیا گیا کہ ابن تیمیہ کہتا ہے اللہ تعالےٰ عرش پر حقیقۃً ہے اور بے شک اللہ تعالےٰ حروف اور آواز سے کلام کرتا ہے۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۵۴

وَقَالَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ اَخْطَأَ فِیْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَیْئًا ثُمَّ خَالَفَ فِیْہَا نَصَّ الْکِتَابِ مِنْہَا اِعْتِدَادِ الْمُتَوَفّٰی عَنْہَا زَوْجُہَا اَطْوَلُ الْاَجَلَیْنِ۔

اور ابن تیمیہ نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں کہا ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سترہ مقامات پہ خطا کی ہے پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سترہ مقامات میں قرآن کریم کی

marfat.com

ابْنُ الزَّمْلکانی لِابْنِ الوکیل مَا جَرٰی عَلَی الشَّافِعِیَّةِ قَلِیْلٌ حَتّٰی تَکُوْنَ اَنْتَ رَئِیْسُهُمْ فَظَنَّ القاضی نجم الدین ابن مصری انهٗ عناهٗ فَعَزَلَ نَفْسَهٗ

رجب میں پھر ان کے لئے مجلس منعقد ہوئی ابن زملکانی اور سرکاری وکیل کے درمیان بحث چلی ابن زملکانی نے سرکاری وکیل کو کہا شافعی کمزور نہیں ہیں کہ تو ان کا رئیس بن گیا ہے قاضی نجم الدین مصری نے سمجھ لیا کہ زملکانی مجھے کہ رہا ہے تو اس نے استعفٰی دے دیا۔

ابن تیمیہ کا اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے پر حکومت کی طرف سے سزا

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۸

وَاحْضِرَ الْقُضَاةُ الثَّلَاثَةُ الشَّافِعِیُّ وَالْمَالِکِیُّ وَالْحَنَفِیُّ وَتَکَلَّمَ مَعَهُمْ فِیْ اِخْرَاجِهٖ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّهُمْ یَشْتَرِطُوْنَ فِیْهِ شُرُوْطًا وَاَنْ یَّرْجِعَ عَنْ بَعْضِ الْعَقِیْدَةِ فَاَرْسَلُوْا اِلَیْهِ مَرَّاتٍ فَامْتَنَعَ مِنَ الْحُضُوْرِ اِلَیْهِمْ وَاسْتَمَرَّ وَلَمْ یَزَلِ ابْنُ تَیْمِیَةَ فِی الْحَبْسِ اِلٰی اَنْ شَفَعَ فِیْهِ مِنْهَا اَمِیْرُ آلِ فَضْلٍ فَاُخْرِجَ فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ فِی الثَّالِثِ وَعِشْرِیْنَ مِنْهُ وَاُحْضِرَ فِی الْقَلْعَةِ وَوَقَعَ الْبَحْثُ مَعَ بَعْضِ الْفُقَهَاءِ فَکُتِبَ اِلَیْهِ مَحْضَرٌ بِاَنَّهٗ قَالَ اَنَا اَشْعَرِیٌّ۔

ابن تیمیہ کا معاملہ تین قاضیوں شافعی، مالکی اور حنفی کے روبرو پیش کیا گیا ان کے ساتھ اس کے جیل سے نکالنے کے متعلق بات ہوئی تو تمام نے اتفاق کیا کہ اس کو بعض شرطوں پر رہا کیا جائے کہ وہ اپنے بعض عقائد سے توبہ کرے بار بار

marfat.com

طریقت کے حق میں گستاخی کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فریاد نہیں کر سکتے مقتضی حال یہ ہے کہ اس کو شام کی طرف بھیج دیا جائے۔

ابن تیمیہ حرانی کا اولیاء اللہ کی عموماً اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصاً گالیاں دینا

الدرر الکامنۃ ۱/۱۵۴

وَكَانَ لِتَعَصُّبِهٖ لِمَذْهَبِ الْحَنَابِلَةِ يَقَعُ فِي الْأَشَاعِرَةِ حَتّٰى اَنَّهٗ سَبَّ الْغَزَالِيَ فَقَامَ عَلَيْهِ قَوْمٌ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَهٗ

ابن تیمیہ حنبلیوں کا سخت مخالف تھا اشاعرہ کے متعلق بکواس بھی کرتا تھا حتیٰ کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں بکتا مسلمانوں کی ایک جماعت ابن تیمیہ کے قتل کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

محمد علی" یہی حال عقیدہ اور طریقہ آج کل کے وہابیوں کا ہے جو اولیاء اللہ کو معاذ اللہ کبر اللہ اور مشرک کہتے ہیں۔ یہ خاص ابن تیمیہ کے پیروکار ہیں جن کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں آن و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف الحین اولیاء اللہ کے سخت دشمن ہیں اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مٹانے درپے ہیں۔

ابن تیمیہ حرانی کے آخری لمحات

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۹

ثُمَّ عُقِدَ لَهٗ مَجْلِسٌ آخَرُ فِي رَجَبٍ سَنَةَ عِشْرِيْنَ ثُمَّ حُبِسَ بِالْقَلْعَةِ ثُمَّ اُخْرِجَ فِي عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ ۷۲۱ ثُمَّ قَامُوْا عَلَيْهِ مَرَّةً اُخْرٰى

marfat.com

مخالفت کی ہے بعض ان سے متوفی عنہا زوجہا کی عدۃ جو اطول الاجلین کر لیا ہے۔ یہ صراحۃً قرآن کریم کے خلاف ہے۔

محمد عمر کیوں بی وہابیو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو قرآن کریم کے مخالف سمجھے کیا وہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے شان میں فرمایا ہے اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں اسلامی علم کا شہر ہوں اور علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کے دروازہ ہیں یہ حدیث مرفوع ہے اب وہابیو تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باب علم کو جو قرآن کریم کا مخالف کہے اور اپنے آپ کو حق پر کہے وہ دنیائے اسلام میں کبھی سچا کہلا سکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں وہ جھوٹا ہے اور خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ نجو قرآن کریم سمجھا ہے سچ ہے۔

ابن تیمیہ حرانی کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ شرک کہنے پر سزا

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۸

ثُمَّ اجْتَمَعَ جَمْعٌ مِّنَ الصُّوْفِیَّۃِ عِنْدَ تَاجِ الدِّیْنِ ابْنِ عطا فَطَلَعُوْا فِی الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ شَوَّالٍ اِلَی الْقَلْعَۃِ وَشَکَوْا مِنِ ابْنِ تَیْمِیَّۃَ اَنَّہٗ یَتَکَلَّمُ فِیْ حَقِّ الْخَائِضِ الطَّرِیْقِ وَاَنَّہٗ قَالَ لَا یُسْتَغَاثُ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاقْتَضَی الْحَالُ اَنْ اُمِرَ بِنَیْبَرَۃَ اِلَی الشَّامِ۔

پھر اولیاء اللہ کی ایک جماعت شوال کے آخری عشرے میں قلعے میں تاج الدین ابن عطا کے پاس جمع ہو کر آئے اور ابن تیمیہ کے متعلق شکایت کی کہ وہ بزرگان

marfat.com

بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی مسئلۃ الزیارۃ وغیرھما علی طریق ابن تیمیۃ فوثب بہ جماعۃ من العامۃ ومن یتعصب للصوفیۃ واراد وا قتلہ فھرب۔

احمد بن محمد بن مخلوف ابن تیمیہ کے مسلک پر چل کر صوفیوں پر برسنا شروع کر دیا (یعنی کافر و مشرک و بدعتی کہنا شروع کر دیا)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے جانے کو شرک کہنا شروع کر دیا اور اس کے علاوہ ابن تیمیہ کے عقائد کی تبلیغ شروع کر دی امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عوام اس کے خلاف بھڑکے اور اس کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ مصر سے بھاگ گیا۔

الدرر الکامنۃ ۱/۳۰۲ } احمد بن محمد بن مری البعلی الحنبلی کان متحرفا عن ابن تیمیۃ ثم اجتمع بہ واحبہ وتلمذ لہ وکتب مصنفاتہ وبالغ فی التعصب لہ وکان یلزم القاھرۃ فتکلم علی الناس بجامع امیر حسین بن جندر بحکم ھو النوبی وبجامع عمرو بن العاص وسلک طریق ابن تیمیۃ فی الخط الصوفیۃ ثم انہ تکلم فی مسألۃ التوسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم مسألۃ الزیارۃ وغیرھما علی طریق ابن تیمیۃ فوثب بہ جماعۃ العامۃ ومن یتعصب للصوفیۃ واراد وا قتلہ فھرب فرفعوا امرہ الی القاضی المالکی تقی الدین الاخنائی فطلبہ وتغیب عنہ فارسل فی طلبہ واحضرہ وسجنہ ومنعہ من الجلوس وذالک بعد ان عقد لہ مجلس

فِیْ شَعْبَان سنہ ۷۲۶ھ بِسَبَبِ مَسْئَلَةِ الزِّیَارَةِ وَاعْتُقِلَ بِالْقَلْعَةِ فَلَمْ یَزَلْ بِهَا اِلٰی اَنْ مَاتَ فِیْ لَیْلَةِ الْاِثْنَیْنِ الْعِشْرِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ سنہ ۷۲۸ھ۔

پھر رجب سنہ ۷۲۰ھ میں حکومت کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی اور ابن تیمیہ کو قلعے میں قید کیا گیا پھر محرم سنہ ۷۲۱ھ میں بری کیا گیا پھر دوبارہ شعبان سنہ ۷۲۶ھ میں مسلمانوں نے شہادتیں دیں کہ ابن تیمیہ روضہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے سفر کرکے جانے کو شرک کہتا ہے پھر حکومت نے قلعے میں پاؤں کو زنجیر باندھ کر قید کر دیا یہاں تک کہ ذیقعدۃ کی بائیسویں رات سنہ ۷۲۸ھ کو قید میں ہی مرا۔

"محمد عمر" یہ ہے وہابیوں کا پہلا پیشوا جس نے اسلام میں نیا فتنہ کھڑا کرکے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔

ابن تیمیہ سے پہلے اسلام میں مسلمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑتے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکار کر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد حاصل کرتے خداوند کریم کو اپنے قریب سمجھتے خداوند کریم کو زمان مکان سے مبرا سمجھتے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبور پر سفر کرکے پہنچتے اور فیوض و برکات اہل قبور سے مستفیض ہوتے طیبات کو پسند کرتے خبائث اشیاء سے نفرت کرتے کھانے پر قرآن کریم پڑھ کر کھانا کھایا جاتا اور کھایا جاتا۔ ابن تیمیہ نے ان سب کو حرام لکھا ہے۔

ابن تیمیہ کا شاگرد اور خلیفہ جس نے وہابی عقیدے کی افشا کی

الدرر الکامنہ ۱/۳۰۲ } احمد بن محمد بن مخلوف الحنبلی وَسَلَكَ طَرِیْقَ ابْنِ تَیْمِیَّةَ فِی الْحَطِّ عَلَی الصُّوْفِیَّةِ ثُمَّ اَنَّهٗ تَكَلَّمَ فِیْ مَسْئَلَةِ التَّوَسُّلِ

marfat.com

بُرے عقیدے کی وجہ سے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد مخلوف کو بادشاہ اسلام کی طرف سے سزا

الدرر الکامنہ ۱/۳۰۳

حَتّٰی کَادَتْ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ فَفَوَّضَ السُّلْطَانُ الْاَمْرَ لِاَرْغُوْنَ النَّائِبِ فَاَغْلَظَ الْقَوْلَ لِلْفَخْرِ نَاظِرِ الْجَیْشِ وَ ذَکَرَ اَنَّہٗ یَسْعٰی لِلصُّوْفِیَۃِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَاِنَّھُمْ تَعَصَّبُوْا عَلَیْہِ بِالْبَاطِلِ فَاَلَ الْاَمْرُ اِلٰی تَمْکِیْنِ الْمَالکی مِنْہُ فَضَرَبَہٗ بِحَضْرَتِہٖ ضَرْبًا مُبَرِّحًا حَتّٰی اَدْمَاہُ ثُمَّ شَھَّرَہٗ عَلٰی حِمَارٍ اَرْکَبَہٗ مَقْلُوْبًا ثُمَّ نُوْدِیَ عَلَیْہِ ھٰذَا جَزَاءُ مَنْ یَتَکَلَّمُ فِیْ حَقِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَادَتِ الْعَامَّۃُ تَقْتُلُہٗ ثُمَّ اُعِیْدَ اِلَی السِّجْنِ ثُمَّ شُفِّعَ فِیْہِ فَاَلَ اَمْرُہٗ اِلٰی اَنْ سَفَّرَ مِنَ الْقَاھِرَۃِ اِلَی الْخَلِیْلِ فَرَحَلَ بِاَھْلِہٖ وَ اَقَامَ بِہٖ وَتَرَدَّدَ اِلٰی دِمَشْقَ وَمِنَ الْاِتِّفَاقِ ثَبَتَ اَنَّ شَخْصًا یُقَالُ لَہٗ ابْنُ شَاسٍ حَضَرَ دَرْسًا فَجَرَی الْبَحْثُ اِلٰی اَنْ صُوِّبَ مَا نُقِلَ عَنِ ابْنِ مُرِّیْ فِیْ مَسْاَلَۃِ التَّوَسُّلِ فَوَثَبَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ وَحَمَلُوْہُ اِلَی الْقَاضِی الْمَالکی الْمَذْکُوْرِ وَشَھِدَ عَلَیْہِ جَمْعٌ کَثِیْرٌ فَدَافَعَ عَنْہُ الْقَاضِی فَجَھَدُوْا بِہٖ اَنْ یَّفْعَلَ مَعَہٗ مَا فَعَلَ بِابْنِ مُرِّیْ۔

فساد ہونے کے قریب تھا کہ بادشاہ نے یہ امر نائب وزیر کے سپرد کر دیا پھر بات سخت ہو گئی تو اس نے چیف ایڈمنسٹریٹر فوج کے سپرد کر دیا

marfat.com

بَیْنَ یَدَیِ السُّلْطَانِ وَذَالِکَ فِی رَبِیْعِ الْاٰخِر سنہ ۷۲۵ھ

احمد بن محمد حنبلی ابن تیمیہ کے عقیدے سے بدل گیا پھر موافق ہو گیا اور اس کو دوست بنا لیا اور ابن تیمیہ کی شاگردی کی اور ابن تیمیہ کی تصنیفات کو لکھا اور بہت بڑا متعصب بن گیا۔ اور قاہرہ میں آ گیا اور وہاں مدرسہ جامع امیر حسین اور جامع عمر بن عاص میں جوہر زبانی کے حکم سے مسلمانوں پر اعتراضات شروع کر دیے اور ابن تیمیہ کے مسلک کا پرچار شروع کر دیا اور اولیاء اللہ کی مخالفت سے خوب حملے کیے اور اولیاء اللہ پر خوب برسا پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر سفر کرکے جانے پر اعتراض کیا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کے اور مسائل کی اشاعت شروع کر دی تو عوام مسلمانوں کی جماعت اور جو اولیاء اللہ کے خواص معتقدین تھے بھڑک اٹھے اور انہوں نے احمد بن محمد حنبلی تقی کے قتل کا چیلنج کر دیا تو محمد بن احمد حنبلی ثم التیمی قاہرہ سے بھاگ نکلا پھر مسلمانوں نے قاضی مالکی تقی الدین اخنائی کو اس کے خلاف درخواست دے دی تو قاضی مالکی نے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد بن محمد کو طلب کر لیا احمد بن محمد ابن تیمیہ کا شاگرد روپوش ہو گیا قاضی تقی الدین نے بذریعہ پولیس گرفتار کرکے عدالت میں حاضر کرا لیا قاضی مالکی تقی الدین نے بادشاہ کی میٹنگ بلا کر مشورے سے قید کا حکم سنا دیا اور کھڑے رہنے کی سزا دی کہ تم بیٹھ نہیں سکتے یہ حکم ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ھ میں ہوا۔

marfat.com

یہی عقیدہ تیمی آجکل موجودہ مروجہ فرقہ غیر مقلدین وہابیوں کا ہے جو اس کو اپنا شیخ تسلیم کرتے ہیں اور بعینہ اسی کے عقائد پر من وعن گامزن ہیں۔

ابن تیمیہ نے ۶۷ سال کی عمر میں اپنے کئی شاگرد بنائے اور اپنے مذہب میں کامیاب بنائے چنانچہ ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ابن تیمیہ کے مذہب کی بڑی تبلیغ کی اور اس کے عقیدے پر کئی کتابیں لکھیں اور مخالفین کا بڑا رد لکھا اور بڑا عرصہ ابن تیمیہ کی خدمت میں رہا اور اسی اثر پر کتابیں تحریر کیں اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مسلمانوں کو گمراہ بنالیا۔

محمد بن اسماعیل یمنی

۱۰۶۹ھ میں محمد بن اسماعیل پیدا ہوا جو بعد میں صنعان یمنی کا امیر بنا تیمی یعنی وہابی عقیدہ قبول کیا اور ایسا متعصب غیر مقلد بنا کہ تقلید کو کفر کہنے لگا تعصب میں اتنا تجاوز کر گیا کہ اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا جس کا نام تطہیر الاعتقاد رکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت زہر اگلا حتیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کے متعلق بہت بکواسات کئے جو پہلے گزر چکے ہیں آخر ۱۱۸۲ھ میں فوت ہو گیا ہے۔

محمد بن عبد الوہاب نجدی جو ۲۸ ذیقعد ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوئے محمد بن عبد الوہاب جوان ہونے پر نجد کا امیر بنا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اور تیمی عقیدے کے اظہار میں سرتوڑ کوشش کی حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے عقیدہ قبول کرنے والے کو اس کے باپ وہابی کی طرف منسوب کیا جاتا رہا جو اسی نام سے آج تک شہرت حاصل کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو دور سے دیکھ کر ہی پہچان آجاتی ہے کہ یہ وہابی ہے۔

marfat.com

اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ تصوف سے جاہل ہے اور اولیاء اللہ کے متعلق بکواس بکتا ہے اس کی بطالت کی وجہ سے لوگ اس کے سخت مخالف ہو گئے ہیں اس نے یہ امر مالکی حاکم کے سپرد کر دیا تو اس نے عدالت میں ہی ابن تیمیہ کے شاگرد محمد بن احمد مخلوف کو خوب مارا حتی کہ خون آلود کر دیا پھر اس نے گدھے پر الٹا سوار کر کے پھرایا اور تشہیر کی کہ جو گستاخ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا منکر ہو اس کا یہی بدلہ ہے پھر قریب تھا کہ مسلمان اس کو قتل کر دیتے اس کو قید خانے میں ڈالا گیا پھر اس کی سفارش کی گئی تو اس کو قاہرہ سے شہر خلیل کی طرف شہر بدر کیا گیا تو وہ بمع اپنے عیال کے شہر خلیل چلا گیا اور وہیں قیام کر لیا اور دمشق کا دورہ بھی کرتا اتفاقاً ایک شخص ابن شاس اس کے درس میں حاضر ہوا بحث یہاں تک پہنچی کہ وسیلے کے مسئلے میں ابن مری کا ہمعقیدہ منکر ہے عوام مسلمان پھر بھڑک اٹھے اور یہ مقدمہ اسی پہلے قاضی مالکی کے روبرو پیش ہوا جماعت کثیر نے اس کے خلاف شہادتیں دیں کہ اس کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو ابن مری کے ساتھ کیا گیا ابن حجر کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد اولیاء اللہ کے خلاف زہر اگلتے تھے۔

(۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار بھی سب سے پہلے ابن تیمیہ اور اس کے شاگردوں نے کیا۔

(۳) یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی مخالفت میں یہ سب سے اول سزا یافتہ اور فسادی ہیں۔

marfat.com

شرک ہے، گوہ بجو وغیرہما حلال کر دیے کنوؤں میں کتا بلا خنزیر وغیرہ گر جائے تو بغیر پانی نکالنے کے پاک بنا دیا اپنے نطفے کی لڑکی سے ساس سے زنا کا بہانہ بنا کر حلال بنا دیے یعنی وہابیوں کو غیر مقلدیت کا جھانسہ دے کر وہابیوں کو اپنا ایسا مقلد بنایا کہ وہابیوں کی نسلیں تمام حرام بنا دیں، پانی پینے کے کنویں پلید کر دیے "مسجدیں پلید کر دیں" "منی کو پاک کا فتوی دے کر سارے وہابی بیچاروں کے کپڑے بدن پلید کر دیے اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بدعقیدہ کر کے ان کو سانپوں اور جانوروں اور چار پائیوں سے بدتر بنا دیا چوپائے درندے اپنے گوبروں وغیرہ سے لبریز ہوں گے لیکن ان کی منی سے ان کے بدن ضرور صاف ہوتے ہیں لیکن وہابی درندوں اور چار پائیوں سے بھی بدتر ہیں جس کے کپڑے اور بدن منی سے لبریز ہوتے ہیں۔ درندے گوہ، بجو کچھوے اور خاردار چوہے کو کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن وہابی محبت سے کھاتا ہے۔ وہابیو یار تم کو اللہ تعالے نے انسان پیدا کیا لیکن حقیقت وصفات وخوراک میں تم وہابی جنگلی درندوں سے بھی گئے گزرے افسوس صد افسوس اللہ تعالے تمہیں بجائے انسان کے درندہ ہی پیدا فرما دیتا تو کم از کم تم ان گندگیوں سے تو بچ جاتے ان غیر مقلدین نوابوں نے کئی تصنیفات لکھیں جو اسلام، قرآن واحادیث مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف ہیں ان سے اسلام میں ایسی تفرقہ بازی پیدا ہوئی مطہرین علیحدہ ہو گئے نجاست والے علیحدہ ہو گئے۔ حلال خور علیحدہ ہو گئے حرام خور علیحدہ ہو گئے۔ پاکیزہ مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر لی مساجد وغیرہ علیحدہ بنا لیں۔ شرب واکل میں مختلف ہو گئے رشتے ناطے میں حلت وحرمت کے امتیازی مسائل میں علیحدہ ہو گئے نماز روزہ حج وزکوٰۃ میں بلکہ تمام عبادات کو ترک کر کے بلکہ عبادات خداوندیہ پر حرمت کے فتوے لگا کر مسلمانوں کو عبادت خداوندی سے

marfat.com

ان کے بعد محمد بن علی بن محمد الشوکانی یمنی صنعانی نے ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ میں وہابی فرقے کا انشا کیا اور چند کتابیں بھی لکھیں۔ لیکن تقیے سے کچھ ابن تیمیہ کے عقیدے کی تبلیغ کی اور کچھ مسلمانوں کے عقائد کی بھی امداد کی مثلاً وسیلے کا اقرار کر لیا وغیرہ وغیرہ۔

ہندوستان کے وہابی نواب

ہندوستان میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ نواب وحید الزمان صاحب والی ریاست حیدر آباد دکن اور نواب صدیق حسن خان صاحب والی ریاست بھوپال نے تیمی اور وہابی مذہب کو فروغ دیا ان دونوں نوابوں نے ریاست کے خزانے سے ہندوستانی مولوی کو تنخواہیں مقرر کر کے خریدا اور مسلمانوں کی مسجدوں میں ان ملاؤں نے تقیہ کر کے مفت امامت کی پیش کش کر کے امامت کو سنبھال کر سادے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ ورغلا کر اس عقیدے کو مسلمانوں کے ذہن میں بٹھاتے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے رسالت کے کچھ نہیں، کوئی اختیار نہیں، کچھ سنوار بگاڑ نہیں سکتے یعنی نفع نقصان کے مالک نہیں نبی اللہ کو کوئی علم نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جبریل آوے کچھ بتا دے تو معلوم ہو جاتا ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے براہ راست کوئی تعلیم نہیں ہوتی۔ معاذ اللہ خداوند کریم کی طرف سے بے علم اور اپنی امت سے بھی بے خبر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ مر کر مٹی ہو چکے نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں، نہ کسی کی تکلیف دور کرتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم امتی کی مدد نہیں کر سکتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا شرک ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شرک ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے مدینہ شریف جانا سفر کرنا

marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی وہابی

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی تالیف مولوی عبدالجبار غزنوی

ص۱ (امیر کابل دوست محمد خان) نے کہا کہ مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ اور شہر کابل سے آپ کو نکال دیا۔

سوانح عمری ۱۲ مولوی عبداللہ صاحب

پھر آپ پنجاب کے ملک سے ڈیرہ اسماعیل خان میں گئے پھر اس جگہ سے بدیں امید کہ اب امیر دوست محمد خان کا خیال بدل گیا ہوگا اپنے وطن مالوف میں پہنچے ایک ماہ اپنے وطن میں اقامت کئے کو ہوگیا ہوگا کہ یکایک امیر دوست محمد خان کے اسوار آپ کے اخراج کا پروانہ لے کر پہنچے آپ وہاں سے نکل کر ملک نادہ میں گئے اور وہاں اقامت فرمائی اس شہر کے حاکم جمع ہوئے اور لشکر کو فراہم کیا تاکہ آپ کو وہاں سے بھی نکال دیں اور آپ کا اسباب اور کتابیں لوٹ لیں۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۳

اخرالامر امیر دوست محمد خان نے وہاں سے بھی نکالنے کا حکم بھیج دیا بستی والے اگرچہ زبردست تھے لیکن وقت کے بادشاہ کا مقابلہ تو نہ کرسکتے تھے ناچار ہوکر آپ سمیت آپ کے اہل وعیال کے یاغستان کے پہاڑوں میں پہنچ گئے۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ ۱۳

ملک نادہ کے حاکموں نے اس وقت کو غنیمت سمجھا کہ اس وقت پہاڑوں میں تو ان کا کوئی مددگار نہیں ہے سینکڑوں لوگوں کو جمع کرکے آپ پر چڑھ آئے اور آپ کے گھروں کو جلا دیا۔

marfat.com

محروم کر دیا۔

ہندوستان کے وہابی علماء

ہندوستان میں مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی سید نذیر حسین صاحب پھاٹک حبش خاں دہلوی محمد بشیر شہسوانی نے وہابی فرقے کی بڑی اشاعت کی سید نذیر حسین صاحب نے پھاٹک حبش خاں میں درس شروع کیا جس میں ان کے شاگرد حافظ محمد لکھوی حافظ عبد المنان وزیر آبادی اور مولوی عبداللہ غزنوی پڑھتے تھے حافظ محمد لکھوی ضلع فیروز پور اور دریائے ستلج کے کنارے کو اسلام سے نکال کر وہابیت میں لے گئے اور حرمت کو توڑ کر خبائث چیزوں کے کھانے کا عادی بنا دیا اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی نے وزیر آباد گجرات اور گوجرانوالہ وماجولھم کو وہابی فرقے کی تعلیم سے ظاہر و باطن خراب کر دیا غیر مقلدیت پہ انحصار نہیں بجاست، حرمت شرک و کفر کا بیج بویا ہندو کی کانگرسی جماعت میں شامل ہو گئے مسلمانوں کے گھروں کی پکی ہوئی چیزوں پر بوجہ کثرۃ عبادۃ و ایمان بالتوحید اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وعمل علی طریقۃ الاولیاء کے حرمت کا فتویٰ دے دیا اور بدھ اندستی یعنی آگاگون کالکا دیوی کے سجدہ کرنے والوں کی پکی ہوئی چیزیں حلال طیب قرار دے دیں یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے غیر مقلدین وہابیوں کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور عناد کی سزا ہے آج کل کے ملا غیر مقلدین بھی تمام بڑے سے چھوٹے تک درجہ بدرجہ پہلے ابن سعود نجدی کے راتب خوار رہے اب سعود امیر نجد کے راتب خوار بنے ہوئے ہیں پورے پاکستان ہندوستان میں یہی حال ہے ان غیر مقلدوں نوابوں امراؤں مولویوں سے ایک بھی ولی اللہ نہ بن سکا اور نہ ہی انشاء اللہ ہو سکتا ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے

marfat.com

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۸ } آپ کو سمیت تینوں بیٹیوں کے تمام شہر میں مشہور کیا خاص آپ کو سو دُرّوں سے زیادہ لگائے ہوں گے تین آدمی نوبت بنوبت آپ کو مارتے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا اس کے ہاتھ سے دُرّہ پکڑ لیتا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۹ } بعض دوستوں کے استدعا سے ملک پنجاب کے شہر امرتسر میں پہنچے اور کتاب وسنت کے رواج دینے میں ایسی کوشش فرمائی کہ توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت کتابیں اور رسالے عام لوگوں کے نفع کے واسطے فارسی اور اردو زبان میں ترجمہ کروا کر چھپوا دیے اور للّٰہ تقسیم کر دیے۔

ابن سعود نجدی کے زمانے میں وہابیت کا فروغ

تحفہ وہابیہ مصنفہ مولوی اسماعیل غزنوی امرتسری ۵۹ } کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد طلب کرنا شرک ہے جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگر ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہرحال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

تحفہ وہابیہ ۷۰ } ان کا ٹیڑھا پن موحدوں کی تلواریں سیدھا کریں گی۔

محمد عمر جو شخص اسی بیبیاں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھے وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مٹی برابر سمجھے۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص

marfat.com

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۳ | حاصل کلام آپ بڑے عالم اور ظالم حاکموں کے ہاتھ سے جو اٹھاتے دیہ بدیہ اور کوہ بکوہ پھرتے رہے اور جس جگہ پہنچے وہاں کے لوگ آپ کے مخالف ہو جاتے اور وہاں سے نکال دیتے۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۴ | ان دنوں میں امیر دوست محمد خان نے شہر ہرات میں وفات پائی چونکہ ان پہاڑوں میں آپ کو کئی سکونت کی جگہ نہیں پاتے تھے پھر اپنے وطن کی طرف کہ وہاں کے باشندے آپ کے عقیدت مند تھے مراجعت کی امیر شیر علی خاں ملک کا امیر ہوا انہیں بڑے عالموں نے امیر شیر علی خان کو آپ کو ایذا دینے پر ترغیب دی۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۴ | امیر نے جواب میں لکھا کہ میں ایک شخص کی تمام رعایا کے خلاف رعایت نہیں کر سکتا تم کو لازم ہے کہ تم ہماری ولایت سے باہر ہو جاؤ۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۶ | ملا مشکی اور ملا نصر اللہ وغیرہ امیر افضل خان اور اعظم خاں کے پاس گئے اور بولے کہ امیر دوست محمد خاں کے عہد میں ہم اس کا کفر ثابت کر چکے ہیں اب دوبارہ تحقیق کی حاجت نہیں ہے سب نے متفق ہو کر قتل کا فتوی لکھا مگر ملا مشکی کہ وہ ان میں سے قدرے انصاف رکھتا تھا اس فتوی پر ان کا شریک نہ ہوا بہت گفتگو کے بعد قتل کے فتوی کو چھوڑا گیا اور یہ فتوی دیا کہ درے مارے جائیں اور سر اور داڑھی مونڈھی جائے اور منہ کالے کئے جائیں اور گدھے پر اسوار کر کے مشہور کیا جائے امیر محمد افضل خان نے بڑے عالموں اور محمد اعظم خان کی رعایت کے واسطے مجبوراً ان کی مرضی کے مطابق حکم کر دیا۔

marfat.com

منکم فانہ منہم۔

۳) غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا پڑھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان کی چٹائیاں پلید فرش پلید پانی پلید جسم پلید کپڑے پلید کیونکہ ان کا پانی شرعاً پلید ہے ان کے نزدیک منی پاک ہے جو بدن، کپڑوں، چٹائیوں اور فرشوں کو پاک نہیں ہونے دیتا جیسا کہ بیان ہو چکا۔

۴) غیر مقلدین وہابی خداوند کریم کے منکر کیونکہ اللہ الصمد اور لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ کا انکار کر کے خداوند کریم کو کرسی پر مقید اور محدود سمجھتے ہیں۔ اسی لئے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر کچھ مانگنے سے محروم ہیں۔

۵) غیر مقلدین وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر اور دشمن ہیں اسی لئے دربار رسالت مآب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کو شرک کہتے ہیں جیسا کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پرزور گستاخی اور توہین کرتے ہیں۔

۶) ولایت خداوندی سے محروم ہیں کیونکہ ولایت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوتی ہے اور یہ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری کو ہی شرک سمجھتے ہیں۔

۷) غیر مقلدین وہابی فرقہ خداوند کریم "قرآن کریم" محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں یعنی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے منکرین ہیں جیسا کہ مذکور ہو چکا۔

۸) غیر مقلدین وہابیوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے اہل سنت وجماعت کا سابقہ ایمان واعمال

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے خاندان کو شہید کرے۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیرالمومنین اور جنتی اور جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر بیٹھنے والا ہے جس کی گردن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا اور ان کے مقام شہادت کو کرب و بلا کا مقام فرمایا وہ غلطی پر تمہارے نزدیک شہید نہیں بلکہ معاذاللہ باغی ہیں اور جو شان رسالت میں گستاخی کرے اور شہید کرے ان کو شہید کا خطاب کرتے ہو یہ فرقہ محض سادے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والا ہے مسلمانوں کو ان سے اجتناب دینی فرض ہے۔ شہید کرنے والا تمہارے مذہب میں جنتی اور شہید اعظم تمہارے مذہب میں دنیادار طالب دنیا یہ ہے وہابی مذہب

غیر مقلدین وہابیہ کا عناد صرف رب العزۃ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک تک ہی محدود نہیں بلکہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاء اللہ اور خواص مومنین سے بھی ہے کچھ مذکور ہو چکا اور کچھ اب عرض کر دیتا ہوں سنیئے

اُمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام عبرت

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کی مذکورہ بالا تحریروں اور عقائد سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی ذات "حقیقت" وجود "جبلت" اسلامی اصولوں کے خلاف ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں سے رشتہ داری یعنی رشتہ دینا یا لینا حرام ہے کیونکہ اسلامی نسب بدل جائے گی۔

(۲) اور یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں بھی پلید ان کے کنوؤں گھروں۔ گھڑوں حماموں، ٹینکیوں اور برتنوں سے پانی استعمال کرنا مسلمان کے لئے حرام ہے غیر مقلدین وہابیوں کے برتنوں کو استعمال کرنا یا اپنے برتن ان کو استعمال کرانا ان کے کپڑے استعمال کرنا یا اپنے کپڑے ان کو استعمال کرانا ان کے گھر کا کھانا ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا ان کی مسجدوں میں نماز پڑھنا حرام ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ ومن یتولھم

marfat.com

وہابیوں کا تعلق

اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں سے

وہابی اعتراضوں کے مختصر جوابات

marfat.com

برباد ہو جاتے ہیں۔

(۹) غیر مقلدین وہابیوں کی نماز شرعی نماز نہیں کیونکہ اسلامی قوانین کے خلاف ہے۔

(۱۰) غیر مقلدین وہابی کی موت مسلمانوں والی نہیں بلکہ سزا یافتہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ انشاء اللہ عنقریب مذکور ہوگا۔ تُوْبُوْا وَتُصْلِحُوْا وَاِلَّا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ

---

marfat.com

اور مسلمانوں کو اس فرقہ سے قطع تعلق فرض ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم ۔ یہ فرقہ فرج پرستی اور ذکر پرستی میں ہندوؤں سے بھی تجاوز کر گئے ہیں۔

وہابی فرقہ عوام مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں

وہابیوں کے نزدیک عیسائی سناتن دھرمی ہندو اور نبی کریمؐ کو نور کہنے والے یکساں ہیں

نور توحید ۴/۵ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری

حق تو یہ ہے کہ غالیہ، مسیحیہ اور سناتن دھرمی ہنود کے عقائد کو مثلث کی صورت میں دکھایا جائے تو بالکل مثلث متساوی الاضلاع بن جاتا ہے۔

مسیحی کہتے ہیں مسیح الوہیت کا اقنوم ہے ہندو کہتے ہیں رام اور کرشن وغیرہ پرمیشور کے اوتار ہیں طائفہ غالیہ کا عقیدہ اوپر آپ کے سامنے ہے پس ان تینوں گروہوں کا مثلث متساوی الاضلاع ایسا بنتا ہے جس کی صورت یہ ہے،

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نور تسلیم کرنے والوں کو ہندوؤں کے فرقہ سناتن دھرمی اور عیسائی تثلیثوں کو یکساں لکھا ہے حالانکہ قرآن کریم احادیث صحیحہ مصطفویہ

marfat.com

وہابیوں کے نزدیک وہابن کا نکاح سُنّی سے حرام ہے

فتویٰ ستاریہ ۱/۴ "سوال" نام کا مسلمان شرکیہ افعال کرنے والے کا نکاح موحدہ عورت سے جائز ہے یا ناجائز ؟

"جواب" حرام ہے۔

فتویٰ ستاریہ ۱/۷۸ سوال (۱۱۱) عند اللہ وعند الرسول نکاح کس بات سے ٹوٹ جاتا ہے (مسائل مذکور گل محمد ابوہر منڈی)

جواب (۱۱۱) عورت موحدہ مسلمہ صوم وصلوٰۃ کی پابند ہو اور خاوند مشرک بدعتی مولود پرست گیارھویں پرست تعزیہ پرست وغیرہ وغیرہ یا تارک صوم وصلوٰۃ ہو وغیرہ وغیرہ یا اس کے برعکس بس نکاح ٹوٹ گیا لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ۔

محمد عمر وہابیوں کے اس فتوی سے ثابت ہوا کہ جو وہابن کسی سُنی مسلمان کے نکاح میں کسی وہابی نے دے دی ہو تو مسلمان کے طلاق دینے کے بغیر ہی اس وہابن سے کوئی وہابی نکاح کرسکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں مذکورہ وہابی فتوی سے ثابت ہوا کہ وہابن کا نکاح سوائے وہابی فرقہ کے کسی مسلمان سے نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی مسلمان کے لئے وہابن حلال ہے۔

مسلمانو! اب تم خود سوچو کہ غیر مقلدین وہابیوں کا تعلق نوافل وعبادت خداوندی میں زیادہ مشغول رہنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور ان کی غلامی سے فیض یاب ہونے والوں سے وہابیوں کا کیا تعلق ہے اور کیا سمجھتے ہیں اب باغیرت مسلمانوں کو اس فرقہ وہابیہ سے میل جول اور رشتہ دینا حرام سمجھنا چاہیئے

marfat.com

دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہی کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا پھر علاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہی کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعات کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا اور جب علاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز و دروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو ان کو مرتد بنا دیا اور جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتمۃ الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے داخل ہو کر کیا جو کچھ کیا۔

کتاب التوحید والسنۃ مولفہ مولوی عبدالاحد خانپوری ۲۶۳ } ان جہال بدعتی کاذب اہلحدیثوں میں ایک دفعہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جس کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بد اعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلائے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں۔

نوٹ :- اس کتاب کے متعلق جماعت اہلحدیث کے اکابرین کے دستخط مع تقریظات کے ثبت ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴۴ ؛

یہ ہے مروجہ جماعت اہلحدیث کا نقشہ اب فیصلہ اسی جماعت کے اکابرین کی زبانی عرض کر دیا ہے اور ان کے افعال و اعمال کا نمونہ بھی فقیر نے عرض کر دیا اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

وہابی مذہب میں عوام مسلمان مقلدین سے میل جول سلام وغیرہ ممنوع ہے

فتوی ستاریہ ۲/۱۴ } سوال (۲۶۸) مشرک بدعتی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا

marfat.com

محدثین اور سلف وخلف کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے انسانوں سے نوری وجود پیدا فرمایا ہے۔ فقیر نے اپنی کتاب مقیاس نور میں مدلل بیان کیا ہے اور دشمنان نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دندان شکن جوابات دیے ہیں جس کا جواب کئی برسوں سے کسی وہابی نے نہ دیا ہے اور انشاء اللہ نہ ہی دے سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے تو مولوی ثناء اللہ نے قرآن وحدیث کے مصدقہ مسلمانوں کو جہنمیوں اور سنتیوں میں شمار کیا ہے بلکہ فرقہ وہابیت نے ہندو سے بھی بدتر لکھا ہے کہ ہندو کے گھر کی پکی ہوئی شئی وہابی مذہب میں حلال ہے لیکن مسلمان کی گیارھویں حرام ہے اسکا بدلہ رب العزت نے ان کے بڑے مولوی علامہ عبد الاحد خانپوری کی زبان وقلم سے لیا فقیر عرض کرتا ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا فیچر وہابیوں کے مسلمہ عالم کی زبانی

تمہارے وہابیوں کے بڑے معتبر عالم پیشوا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے مسلمہ مولوی اور وہابیوں کے بڑے مولوی قاضی عبد الاحد خانپوری اپنی جماعت اہلحدیثوں کا یوں نقشہ کھینچتے ہیں۔

کتاب التوحید والسنۃ فی رد اھل الالحاد والبدعۃ
مصنفہ مولوی عبد الاحد خانپوری
۱/۲۶۲

پس اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ما جاء بہ الرسول سے جاہل ہیں وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں۔ شیعہ ورافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر ونفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ وزنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں وہ بھی انہی کے باب اور

marfat.com

سیف الدین خاں اہلحدیث۔

"محمد عمر"۔ اصل وجہ یہ ہے کہ بریلوی امام نماز پڑھاتے وقت وہابیوں کے بچے نہیں کھلا سکتا اور اپنے ذکر کو وہابیوں کی طرح ہاتھ میں ذکر پکڑ کر نماز نہیں پڑھاتا۔

کیونکہ بریلوی امام کے ذکر میں منی آجائے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وہابی کی نماز میں فرق نہیں آتا۔

تیسری وجہ چونکہ بریلوی امام کے کپڑے منی سے لبریز نہیں ہوتے۔

چوتھی وجہ بریلوی امام مردوں کی صفوں میں وہابیہ عورتوں کو کھڑا نہیں ہونے دیتا کیونکہ ان کے فروج میں عطر کا پنبہ ہوتا ہے جو مردوں کو برائی کی طرف راغب کرتا ہے۔

باقی بات رہی مقلدین کی تقلید جس کو تم حرام کہتے ہو۔

آیئے فقیر صرف تمہارے اکابرین کی زبانی تقلید کا فیصلہ سنا دیتا ہے تمہارے غیر مقلدیت کے مدعیوں کا بھی تقلید کے بغیر گزارہ نہ ہوا سنیئے۔

تقلید کے متعلق مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کا عقیدہ

مجموعۃ الفتاوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳

مسئلہ بحکم آیۂ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ جاہل را تقلید ائمہ اسلام و مجتہدان امت بلا تعین امام مفرد مجتہد واحد واجبست۔

مسئلہ فرمان خداوندی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے حکم سے جاہل کو ائمہ اسلام و مجتہدین امت کی بلا تعین کسی ایک امام اور مجتہد کے تقلید کرنی واجب ہے۔

مولوی عبدالجبار صاحب وہابیوں کے پیشوا نے تسلیم کر لیا کہ تقلید عوام مسلمانوں کے لئے

marfat.com

میل جول رکھنا جائز ہے۔ یا نہیں اگرچہ وہ کلمہ گو ہو۔ (سائل مذکور)

جواب (۲۶۸) مشرکین مبتدعین کو سلام کرنا یا ان سے اسلامی تعلقات و موالات قائم رکھنا شرعاً سخت معیوب و مذموم ہے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کہلا بھیجا تو عبد اللہ بن عمر صحابی رسول نے اس کا جواب نہیں دیا۔ . . . . پس حدیث ھذا سے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہو گیا کہ مشرکین مبتدعین بدین فساق و فجار کے ساتھ نشست و برخاست کرنا ان کے ساتھ سلام و کلام کرنا ان کے سلام کا جواب دینا معیوب و مذموم ہے الخ

وہابی کی نماز بریلوی کی اقتدا میں نہیں ہوتی

فتوی ستاریہ ۴/۴۳ سوال (۴۸۸) ہمارے علاقہ میں مولوی محی الدین صاحب اہلحدیث ہیں جو فرماتے ہیں کہ بریلوی علماء کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ کیا یہ فتوی صحیح ہے جو بندہ بھی نماز بریلوی امام کے پیچھے پڑھ لیا کرے عقیدہ امام مذکور کا یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور آپ حاضر و ناظر ہیں اور گیارھویں دینی بڑے پیر صاحب کی ضروری ہے تیسرا ساتھ قل بر طعام امداد از غیر اللہ چالیسواں وغیرہ وغیرہ بینوا وتوجروا (سائل محمد زکریا)

جواب: بریلوی حنفی ہو یا دیوبندی یہ سب مقلد ہوتے ہیں متبع سنت نہیں ہوتے ان کی امامت میں نماز پڑھنا سنت کے خلاف ہے آیت کریمہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ

لہٰذا ایک اہلحدیث کا امام صرف اہلحدیث یعنی غیر مقلد متبع سنت ہی ہو سکتا ہے۔

marfat.com

دوسرا جواب۔ ائمہ اربعہ کا اختلاف توحید، رسالت اور ولایت یا قرآن کریم میں نہیں ہے فروعی اختلاف اصل پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

"وہابی" جب تمہارا مقلدین کا آپس میں اختلاف ہے تو ہم کس کی تقلید کریں لہٰذا ہم غیر مقلدیت کو اختیار کرتے ہیں۔

"محمد عمر" ماں باپ کی آپس میں کسی قسم کا خلش ہو جائے تو اولاد کا کام ان کو چھوڑ دینا نہیں کیونکہ پھر اولاد کس کی کہلائے گا تمہاری چونکہ نسب میں فرق ہے اس لئے اتباع میں بھی فرق ہے فرمان خداوندی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب تک ائمہ کرام کی اتباع نہ ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں ہو سکتی اور جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ ہو خداوند کریم کی اطاعت محال ہے باقی رہا ائمہ کرام کا آپس میں اختلاف تو وہ ہمارے لئے باعث رحمت ہے کیونکہ ہم ان کے اختلاف کی وجہ سے احادیث صحیحہ میں تحقیق حق کر سکتے ہیں۔ اب فقیر تمہارے امام کی زبانی جواب دیتا ہے مسئلہ تقلید کی زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حنفیت ملاحظہ فرمادیں۔

ائمہ کرام کا اختلاف اور غیر مقلدین کا جواب ان کے اکابرین کی زبانی

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } سلف صالحین کا اختلاف موجب ثواب و رحمت ہے کیونکہ ان کا اختلاف خالی از افراط و تفریط اور پاک از تعصب و نفسانیت تھا اور یہ اختلاف جس میں سراسر غلو اور افراط ہے بدعت اور سلف صالحین سے مخالف ہے حررہٗ عبدالجبار الغزنوی۔

marfat.com

واجب ہے اور قرآن کریم کی آیت استدلالاً پیش کر کے ثبوت دیا اب اگر تم وہابی قرآن کریم اور اپنے پیشوا کو بھی مشترک کر دو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

مولوی عبدالاحد خانپوری کی زبانی

کتاب التوحید والسنۃ ۲۶۳ } امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جس کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے۔

کہدو وہابیو! آمنا

"وہابی" تمہارے تمام مقلدین کا آپس میں بہت اختلاف ہے تم غیر مقلدین کو تقلید کی دعوت کیسے دے سکتے ہو۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے گھر سے جواب عرض کرتا ہے۔

ائمہ اربعہ کے اختلاف کے متعلق مولوی عبدالجبار وہابی کا فتویٰ

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں۔ قالوا جب علی المسلم اذا صار فی مدینۃ من مدائن المسلمین ان یصلی معھم الجمعۃ والجماعۃ ویوالی المومنین ولا یعادیھم وان رای بعضھم ضالا او غاویا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں جاوے تو ان کے ساتھ جمعہ جماعت پڑھے اور ایمانداروں سے دوستی رکھے دشمنی نہ کرے اگرچہ ان میں سے بعض کو گمراہ اور حد سے تجاوز کرنے والا دیکھے۔

marfat.com

خلق ہے انسانوں والا نہ ان کا برتاؤ ہے نہ انسانوں والے ان کے اعمال ہیں نہ عوارک ہی انسانوں والی ہے جیسا کہ فقیر پہلے بیان کر چکا ہے کہ تمام انسانوں میں یہ نجس فرقہ ہے اور فرج و ذکر پرستی کے زیادہ شائقین ہیں عبادۃ خداوندی اور طہارۃ اسلامی ان کے فرقے میں محض لاشی ہے۔ کفار و مشرکین بت پرستوں کی اشیاء کو حلال پاک سمجھتے ہیں ان سے میل جول کو گناہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کے قرآن و حدیث سے مبینہ اعمال کو کفر و شرک کہہ کر ٹھکراتے ہیں۔

وہابی شرک و بدعت

فتوی ستاریہ ۲/۱۱۲ } سوال (۲۹۴) اکثر لوگ کھانا آگے رکھ کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں بغیر فاتحہ پڑھوائے اس میں سے کھانے نہیں دیتے کیا شرعاً یہ فعل اور اس قسم کے دیگر افعال ثابت ہیں اگر نہیں تو ان کی ابتدا کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب (۲۹۴) مولود گیارھویں "نیتجہ" دسواں چالیسواں "ششماہی" برسی "عرس" قوالیاں کرنا کرانا قبروں پر میلے ٹھیلے مقرر کرنا "کھانا آگے رکھ کر مروجہ فاتحہ خوانی کرنا" ماہ رجب میں رجبی منانا "تبرک کی روٹیاں تقسیم کرنا" لکھی ہزاروی روزے رکھنا "شب برات منانا" "شعبان کی پندرھویں تاریخ کو خصوصاً والتزاماً حلوا کھانا اور کھلانا" بیوی فاطمہ کی صحنک کرنا" امام ضامن کا کونڈا کرنا" امام ضامن کے نام کا پیسہ بچوں کے گلے میں ڈالنا "تل کے ڈھیلے قبر میں رکھنا" قبر پر اذان کہلوانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور بدعات و محدثات اور بعض ان میں سے کفریات ہیں اور ان کے قائلین و فاعلین شرعاً اہل بدعت ہیں بدعتی جب تک بدعت سے تائب نہ ہو اس کا کوئی عمل قبول نہیں حدیث میں ہے ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب

marfat.com

وہابی اور تکفیر اکابرین وہابیوں کی زبانی

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۲

آدمی کو کافر اور بدعتی بنانا تھوڑی سی بات پر معاذ اللہ خوارجوں کا طرز ہے اہلحدیث کا عمل اسی حدیث پر ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وماله وعرضه ۔

ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اور مال اور عزۃ ضائع کرنا حرام ہے،

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں وَالْخَوَارِجُ هُمْ اَوَّلُ مَنْ كَفَّرَ الْمُسْلِمِيْنَ يُكَفِّرُوْنَ بِالذُّنُوْبِ وَيُكَفِّرُوْنَ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْهَا وَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ يَتَّبِعُوْنَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَيَتَّبِعُوْنَ الْحَقَّ وَيَرْحَمُوْنَ الْخَلْقَ ۔

سب سے پہلے خارجیوں نے مسلمانوں پر کفر کا فتوی لگایا گنہگاروں پر فتوی کفر ثبت کرتے ہیں اور جو ان کے مخالف ہیں ان پر بھی کفر کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ اہل سنت وجماعت قرآن وحدیث کے تابع ہوتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں حق کی اتباع کرتے ہیں اور مخلوق پر رحم کرتے ہیں۔

فرقہ وہابیہ کے سرغنہ کی زبانی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ وہابیوں نے شیعوں سے لیا ہے اور فرقہ وہابیہ نے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں سے میل جول کو حرام کر دیا یہ تو ٹھیک ہے کہ مسلمانوں کو وہابیوں سے ملنا جلنا حرام ہے کیونکہ یہ فرقہ بدترین

marfat.com

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر یہ خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔
کیوں بھی وہابیو اب مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ایمان رکھیں اور آپ کی اُمت کو کافر و مشرک کہنے سے اجتناب کریں یا تمہاری اقتدار کر کے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بن جائیں۔

مسلمانوں کے اکابرین پر وہابیوں کے عناد کی حد ٹوٹ گئی سنیئے

وہابی بزرگان اسلام اولیاء اللہ کے حقیقی دشمن ہیں

شہباز شریعت مصنفہ مولوی نور محمد سوتروی ۱۳۲

ایہ جامی کتا بھونکیا اندر تحفے کفر انوالے
جو جامی رومی دے پھلگ اوہ کافر سڑن منہ کالے

تذکیر الاخوان ۳۴۳

تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد — فی الحقیقت ہے وہی مشرک لعین
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد — ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔

وہی ابن تیمیہ کے عقیدے کی شاخ چلی آ رہی ہے اور اسی عقیدے کی تبلیغ کی ایک لڑی ہے۔

تقویۃ الایمان ۵

کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین۔ سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔

مسلمانو! آپ نے سن لیا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی کفر و شرک سے کوئی مسلمان بچ نہیں سکا

marfat.com

بدعۃ حتی یدع بدعتہ۔

"محمد عمی" غیر مقلدین وہابیوں کے ان مذکورہ عقائد سے ثابت ہوا کہ اسلامی قوانین پر عمل کرنے والے مسلمان اور قرآن پڑھنے والا جس کے سامنے کھانا رکھا ہو وہ بھی بدعتی ہے۔

ان مذکورہ مسائل کے استدلال اسلامیہ فقیر کی تصنیف مقیاس توحید سے ملاحظہ فرمائیں اور مذکورہ حوالجات سے مسلمانوں سے وہابیوں کی دلی دشمنی ثابت ہو گئی کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ بھی وہابیوں کو شرک اور کفر نظر آتے ہیں۔

وہابی شرک سے دنیا کے اسی کروڑ مسلمان سب کافر ہیں

تذکیر الاخوان ضمیمہ تقویۃ الایمان ۸۷

ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہاں ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے کھڑا ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت کی یہاں آتی ہے اور ربیع الثانی کو گیارھویں کرنا اور جمادی الاول میں نمکن پور کو بدیع الزمان شاہ مدار کے چلے کے عرس میں جانا اور شعبان میں آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان میں آخر جمعہ کو جمعۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا اور شوال میں عید کے روز سیویاں پکانا اور بعد نماز عیدین کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا۔ . . . وہ شخص اس آیۃ بموجب مسلمان نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اپنی امت کے متعلق

بخاری شریف ۲/۵۷۸ { وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا

marfat.com

وہابی اعتراضوں کے مختصر جوابات

marfat.com

فرقہ وہابیہ کی نسبی والدین سے محرومی

حنفی والدین کی نماز جنازہ وہابی نہیں پڑھ سکتا

فتوی نساریہ ۳/۳۸ } سوال (۳۵۴) اگر نام کا حنفی باپ ہو یا ماں ہی کیوں نہ ہو ان کی دنیاوی خدمت بجالانی کیسی ہے؟ اور ان کا جنازہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں مخالف اسلام ہونے کی وجہ سے دل تو ان کی خدمت کو بھی نہیں چاہتا (سائل مذکور)

جواب (۳۵۴) والدین کی دنیاوی امور میں اطاعت خدمت کرنی چاہیئے لقولہ تعالےٰ وصاحبھما فی الدنیا معروفا الایۃ اور اگر بے نماز مشرک ہیں تو نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔

میرے خیال میں غیر مقلدین وہابیوں کو رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ بھی نمازیں پڑھنا چھوڑ دینا چاہیئے۔

اسی کروڑ مسلمانوں سے وہابیوں کا تعلق

"محمد عمر" غیر مقلدین وہابی ایسے متعصب ہیں کہ اگر ان کے والدین حنفی ہوں تو ان کا جنازہ نہیں پڑھتے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس جگہ کوئی اور حنفی نہ ہو محض ان کے والدین ہی حنفی ہوں تو بے غیر مقلدین وہابی اس کو بغیر جنازے پڑھے ہی دفن کر دیں یہ ہے ان کا تعلق مسلمانوں سے معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو انہوں نے اصحاب صفہ سے برتاؤ کیا تھا ہم ان کی ابتدا کو جانتے ہیں خداوند کریم اس فرقہ سے بچائے۔

marfat.com

عَلَيْهِ الْحَدُّ اِذَا كَانَ عَالِمًا بِذَالِكَ۔

ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کر لیا جو اس کے لئے حلال نہ تھی پھر اس عورت سے اس نے وطی بھی کی ایسے شخص پر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حد شرعی واجب نہیں لیکن اس کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ جب اسے معلوم ہو کہ میری منکوحہ محرمات سے تھی ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جب اسے معلوم ہو تو اس پر حد شرعی واجب ہو گی۔

اب ہدایہ سے والدہ کی حرمت دکھاتا ہوں ملاحظہ ہو۔

ہدایہ ۲۸۷ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِاُمِّهٖ وَلَا جَدَّاتِهٖ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لقوله تعالٰی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ۔

مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنی ماں سے نکاح کرے اور نہ ہی اپنی نانیاں اور دادیاں سے کیونکہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے کہ تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں اور بیٹیاں بھی۔

کیوں جی ہدایہ سے ہی ثابت ہوا کہ ماں سے نکاح کرنا حرام ہے یہ کہیں نہیں لکھا کہ ماں سے نکاح کرنا حلال ہے۔

اب تمہارا اعتراض امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اس عبارت میں یہ لکھا ہے کہ محرمات سے نکاح جائز ہے یہ تمہارا بہتان ہے لعنت اللہ علی الکاذبین یہ تو ایک مسئلہ حد شرعیہ کا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی محرمات ماں بہنیں خالہ وغیرھن سے نکاح کر لیا تو یہ صورت مسئلہ پہنچی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے پاس تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فتوی دیا کہ جس سے اس نے نکاح کیا ہے یہ شرعی حد سے باہر ہو گیا جب اس شخص نے حد شرعی کو توڑ دیا ہے

marfat.com

"عبدالقادر" میں تمہارے حنفیوں کے پول بتاتا ہوں حنفیوں کے مذہب میں اپنی سگی ماں سے نکاح جائز ہے دیکھو ھدایہ

(۲) حنفی مذہب میں ٹٹی کھانا جائز ہے دیکھو ان کی فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کسی کی انگلی یا چھری کو گوہ لگ جائے تو تین دفعہ منہ سے چاٹ لے تو انگلی پاک ہے

(۳) حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں ۔

(۴) حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو پاک ہو جاتا ہے اس پر نماز جائز ہے

"محمد عمر" = وہابی مذہب جھوٹا اور وہابی مذہب کے مُلاں بھی جھوٹے اگر تم ہماری حنفیوں کی کسی کتاب سے نکال کر دکھا دو کہ اپنی سگی ماں سے نکاح جائز ہے تو فقیر تمہیں یکصد روپیہ نقد انعام دیتا ہے'

فقیر نے سو روپے کا نوٹ نکال کر سامنے کر دیا لیکن حافظ عبدالقادر صاحب بیچارے شائیں بائیں کرنے لگ گئے اور کہنے لگے جواب دو جواب دو فقیر نے کہا کہ فقیر جواب دیئے بغیر جائیگا نہیں لیکن مسلمانوں کو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ حافظ عبدالقادر صاحب نے صراحۃً جھوٹ بولا ہے فقیر اب تمہیں اصل حوالہ دکھاتا ہے اور اس کا مطلب بیان کرتا ہے سنو

ذی محرم سے نکاح کا رد

ھدایہ اولین ۴۹۴ } وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةً لَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُهَا فَوَطِيَهَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَلٰكِنَّهٗ يُوْجِعُ عُقُوْبَةً اِذَا كَانَ عَلِمَ بِذَالِكَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِيُّ

حد لگائی جائے گی اور نسب بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔

اور یہی فرمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے سنیئے

تمہارے بہتان اوّل کا حل صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) ابن ماجہ ۱۸۷ } قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی بَھِیْمَۃٍ فَاقْتُلُوْہُ وَاقْتُلُوا الْبَھِیْمَۃَ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو قتل کرو اور جس شخص نے چوپائے سے وطی کی اس کو بھی اور چوپائے کو بھی قتل کر دو۔

(۲) بیہقی شریف ۸/۲۳۷ } عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ علی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو قتل کر دو۔

کیوں وہابیو! اب بتاؤ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ فرمایا کہ اس کو رجم کیا جائے شرعی حد کیوں نہ لگانے کا حکم جاری فرمایا بلکہ فرمایا فَاقْتُلُوْہُ ایسے شخص کو قتل کر دو ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام سے خارج قرار دیا اسی لئے مرتد کا حکم سنایا کہ محرمات سے نکاح کرنے والا اسلام سے خارج ہو چکا ہے مرتد ہو گیا لہٰذا اس کو مرتدین کی سزا قتل سنائی نہ کہ حد شرعی رجم یا کوڑے۔

marfat.com

محرمات سے نکاح کیا تو اب اس پر حد شرعی نہیں لگ سکتی کیونکہ حد شرعی اس پر لگتی ہے جو شرعی جرم ہر محرمات سے جان بوجھ کر نکاح کرنے والا اسلام سے خارج ہے مرتد ہے اس جرم سے مرتد پر حد شرعی نہیں لگ سکتی ایسے شخص کو عذاب سخت دیا جائے کیونکہ حد شرعی اس لئے لگائی جاتی ہے کہ مسلمان کو حد لگانے سے اس کا جرم دھل جائے اور یہ محرمات سے اس کا نکاح کرنا جرم نہیں بلکہ عمداً کفر ہے حد لگانے سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کا جرم دھلنے والا ہے اس کو سخت عذاب کیا جائے کہ وہ مر جائے اس کو کافر سمجھ کر عذاب کیا جائے کیونکہ حد مسلمان کے لئے ہے عذاب کافر کے لئے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی دینا وَلٰكِنَّهٗ يُوْجِعُ عُقُوْبَةً کہ اس کو سخت عذاب دیا جائے یہ اس امر کی دلیل ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس کی دلیل فقہ سے پیش کرتا ہوں کہ متبنی ماں سے زنا کرنے والے کو حد لگائی جاتی ہے سنئے

فتوی قاضیخاں ۳/۴۷۹ { وَاِنْ وَطِئَ الْاِبْنُ اِمْرَاَةَ اَبِيْهِ حُدَّ وَاِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِيْ وَلَوْ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ بِاِمْرَاَةِ اَبِيْهِ بَعْدَ مَوْتِ الْاَبِ فَوَلَدَتْ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْبَلْخِيُّ رحمہ اللہ تعالیٰ اِنْ اَقَرَّ بِالْوَطْئِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيْ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ حُدَّ اجْمَاعًا وَلَا يَثْبُتُ نَسَبُ الْوَلَدِ۔

اور اگر بیٹے نے اپنے باپ کی بیوی سے وطی کی حد لگائی جائیگی اگرچہ وہ کہے کہ میرے خیال میں یہ حلال تھی اور اگر کسی آدمی نے باپ کے مرنے کے بعد اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا اس سے اولاد بھی ہو گئی ابو بکر بلخی نے کہا کہ اگر اس نے ایک ہی مختلف مجلس میں چار مرتبہ وطی کا اقرار کر لیا دونوں کو

marfat.com

علیہ کا معتبر ہے اور معاملات میں صاحبین رحمہم اللہ تعالےٰ عنہما کا معتبر ہے اور یہ مسئلہ بھی معاملات میں شامل ہے اس لئے فتویٰ بھی صاحبین رحمہما اللہ تعالےٰ عنہما کے قول پر یعنی حد لگائی جائیگی مسلم الثبوت شرح حدایہ میں لکھا ہے۔ دیکھئے

(۴) فتح القدیر ۴/۱۵۰ وَالْحَقُّ فِیْ هٰذَا كُلِّهٖ وُجُوْبُ الْحَدِّ اِذَا الْمَذْكُوْرُ مَعْنٰی یُعَارِضُهٗ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا۔

اور اس مسئلہ میں حق یہ ہے کہ ان تمام صورتوں میں حد واجب ہے اس لئے کہ مذکورہ بالا صورۃ قرآن کے مخالف ہے۔

یعنی قرآن مجید نے جب زانی کی حد مقرر کر دی ہے تو حد ضرور لگائی جائیگی یہی مذہب حق ہے احناف کا گو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اتفاق کی طرف ہے کہ اس کو اسلام سے خارج کیا گیا لیکن احناف کے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول متروک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے قول سے حد لگائی جاوے پر فتویٰ صحیح ہے۔

وہابیو فقہا نے کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ محرمات سے یعنی ماں بہن سے نکاح جائز ہے بلکہ قرآنی فیصلے کے موافق حرام لکھا ہے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ جس نے ماں یا بہن سے نکاح کر لیا اس کو کیا سزا چاہیئے کیونکہ عام زنا کی حد تو کنواری کنوارے کو دو سو درہ اور شادی شدگان کو رجم لیکن اگر کسی نے ماں یا بہن سے نکاح کر لیا تو ایسے شخص کو کیا سزا چاہیئے تو اس میں فقہا کا اختلاف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا کا مصداق ہے گو محرمات سے ہی ہے لیکن امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اتفاق میں زیادہ ہیں انہوں نے ایسے شخص کے متعلق فتویٰ یا

marfat.com

معلوم ہوا کہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ عین حدیث کے مطابق ہے ملاحظہ ہو

والدہ سے زنا کرنے والے کا فقہی فیصلہ

(۳) فتح القدیر شرح ھدایہ ۴/۱۴۸ ابن ماجہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْہُ فَاقْتُلُوْہُ وَاُجِیْبَ بِاَنَّ مَعْنَاہُ اَنَّہٗ عَقَدَ مُسْتَحِلًّا فَارْتَدَّ بِذٰلِکَ وَھٰذَا لَا تُحَدُّ لَیْسَ ضَرْبُ الْعُنُقِ وَاَخْذُ الْمَالِ بَلْ ذٰلِکَ لَازِمٌ لِلْکُفْرِ ۔

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محرمات سے وطی کی تو اس کو قتل کر دو اس کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ثابت ہوا کہ اس نے حلال سمجھ کر نکاح کیا تو اس سے وہ مرتد ہو گیا اور قتل کا حکم یا اس کا مال لوٹ لینا حد شرعی نہیں بلکہ مرتد کی سزا ہے تو یہ کفر لازم ہو گیا اسلام کے دائرے میں نہ رہا لہٰذا اس کو سزا ارتداد ملے گی نہ کہ حد شرعی۔

یہ ہے تمہارے بہتان کا حل جو تم نے حنفیوں پر بہتان گھڑا تیسرا جواب آگے اسی ھدایہ کی عبارت ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فتویٰ دیا ہے علیہ الحد اذا کان عالما بذالک جس شخص نے محرمات سے نکاح کیا اور اسے محرمات کا علم ہے تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا ثابت ہو گیا تو زنا کی حد بھی ضرور لگائی جائیگی اور یہ اصول فقہ میں لکھا ہے کہ عبادات میں فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

marfat.com

سے خارج ہیں مرتد ہیں مرد میدان بنو تم بھی لکھ دو کہ مزینہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے لیکن تم اپنا عقیدہ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ حرام کا لطف زیادہ ہوتا ہے۔ میدان مناظرہ میں اس بات کا بڑا اثر ہوا اور کئی غیر مقلدین وہابی تائب ہوئے۔

فتوی قاضیخاں کی بھی عبارت یہی ہے قاضیخاں نے بھی یہ نہیں لکھا کہ محرمات یعنی ماں یا بہن سے نکاح جائز ہے وہاں بھی اختلاف ایمان کا ہی ہے کہ ایسے شخص کو ایمانی حد لگائی جائے یا ارتدادی حد تو وہاں بھی دونوں حدیں بتائی گئی ہیں اور ہمارے احناف کے نزدیک بھی صاحبین کے فتوے کے موافق فتوی ہے میں تو کہوں گا کہ ایسے شخص کو شرعی حد بھی لگائی جائے اور قتل بھی کیا جائے اور سنیئے۔

فتوی قاضیخاں ۱/۲۸۳ ۳/۴۶۸

إِذَا تَزَوَّجَ بِذَاتِ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ نَحْوَ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ وَالْأُخْتِ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ أَوْ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ أَوِ ابْنِهِ وَدَخَلَ بِهَا لَا حَدَّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ رحمه الله تعالى وَعَلَيْهِ مَهْرُ مِثْلِهَا بَالِغًا مَا بَلَغَ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِيُّ رحمهم الله إِنْ عَلِمَ أَنَّهَا ذَاتُ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا مَهْرَ عَلَيْهِ۔

جب کسی شخص نے محرمات یعنی ماں، بیٹی، ماں، بہن، پھوپھی یا خالہ سے نکاح کر لیا یا اپنے باپ کی بیوی یا بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اور اس سے دخول بھی کر لیا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر حد شرعی نہیں مہر دینا پڑے گا لیکن ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک

marfat.com

کہ یہ شرعی جرم نہیں ہے بلکہ یہ شخص حد شرعی سے تجاوز کر چکا ہے مرتد ہو گیا اسلام سے خارج ہو چکا ہے۔ اب اس کو ارتداد کی سزا دی جائے گی لہٰذا سخت سے سخت عذاب قتل ہے حد شرعی تب ہوتی ہے کہ دائرہ شریعت کے اندر ہو تا چونکہ ایسا شخص مرتد ہے لہٰذا مرتد کی سزا دی جائے گی یہ فقہاء احناف پر تمہارا بہتان بنانا صرف اپنے مذہب کے پول کا بدلہ لینا مقصود ہے کہ تم نے ہمارے وہابی مذہب کا مسئلہ لوگوں کو سنا دیا ہے کہ وہابی مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے مزنیہ کی ماں سے نکاح جائز ہے لیکن ہم حنفی مذہب میں ماں سے نکاح دکھاتے ہیں وہابی صاحب بدلہ بہتانوں سے نہیں لیا جاتا۔

انصاف

جیسا کہ فقیر نے اپنی کتب فقہ سے دکھا دیا ہے کہ ماں نانی پر نانی دادی پر دادی سے نکاح حرام ہے وہابیوں نے تو نانی دادی سے نکاح کو بھی حلال کر دیا اگر یہ ہمارے نزدیک جائز ہوتا تو حرمت کا فتوی نہ دیتے ایسے ہی تم اپنی وہابی فقہ سے دکھا دو کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہو گئی اب وہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا حرام ہے ابھی تمہارے اکابرین لکھ دیں کہ حرام ہے فقیر ابھی وہابی کی اس نسل کو ترک کر دے گا۔ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ۔

مولوی صاحب ان بہتانوں سے بدلے نہیں لئے جا سکتے آؤ میں اپنے تمام احناف کی طرف سے لکھا دیتا ہوں کہ ماں سے نکاح کرنے والا پڑھنے والا گواہان سب اسلام

marfat.com

حرام ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی انصاف کرو کہ تم نے تو جس سے باپ نے زنا کیا اس کو بھی بیٹے کے لئے حلال کہتے ہو لیکن قاضیخاں نے لکھا کہ باپ کے نکاح سے جو ماں بنی بیٹے کے لئے حرام ہے اور جس سے باپ نے زنا کیا وہ بھی والدہ مزنیہ ہے وہ بھی حرام ہے کیونکہ جس سے والد نے زنا کر لیا بیٹے کے واسطے وہ بھی ماں کا مقام رکھتی ہے اس سے بھی بیٹا نکاح نہیں کر سکتا جس مذہب کا ایسا اتقا ہے وہ سگی ماں کے ساتھ نکاح کا حکم کیسے جاری کر سکتا ہے قاضیخاں کی ایک عبارت دکھا دو کہ ماں کے ساتھ نکاح کر لیا کرو تو فقیر اس کو

یکصد روپیہ انعام پیش کرے گا

سزا میں اختلاف ضرور ہے کہ ماں سے نکاح کرنے والے کو سزا شرعی حد والی دینی چاہیئے یا ارتداد کی تو اس میں فقہا کا فیصلہ ہے کہ عبادات میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی معتبر ہو گا اور عبادات میں صاحبین کا فتوی معتبر اور قابل عمل ہو گا سنیئے

شامی ۱/۶۶ } وَقَدْ جَعَلَ الْعُلَمَاءُ الْفَتْوٰی عَلٰی قَوْلِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ فِی الْعِبَادَاتِ مُطْلَقًا . . وَقَدْ صَرَّحُوْا بِاَنَّ الْفَتْوٰی عَلٰی قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِیْ جَمِیْعِ مَسَائِلِ ذَوِی الْاَرْحَامِ وَفِیْ قَضَاءِ الْاَشْبَاہِ وَالنَّظَائِرِ الْفَتْوٰی عَلٰی قَوْلِ اَبِیْ یُوْسُفَ ۔

فقہائے احناف نے عبادات میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے فیصلے پر فتوی دیا ہے (کیونکہ وہ اتقا میں زیادہ ہیں) . . ذوالارحام کے فیصلے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے موافق عمل کیا جائے اور اشباہ والنظائر کے مسائل میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر عمل کیا جائے۔

marfat.com

یہ ہے کہ اس کو محرمات کا علم ہے تو اس پہ حد ہے اور اس پر حق مہر لازم نہیں۔

وہی حد لئے والا مسئلہ اور وہی تحقیق ہے یہ تو ہے حد کا اختلاف ہے نہ کہ یہ لکھا ہے کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو ثابت ہوا کہ تمہارا کہنا کہ احناف کے نزدیک ماں سے نکاح کرنا جائز ہے محض بہتان ہے اور وہابی جھوٹ ہے یہ تو لکھا ہے کہ اگر کسی نے ماں سے نکاح کر لیا تو حد ایمان والی لگائی جائے یا مرتد والی جس نے نکاح کیا ایمان و اسلام سے وہ خارج ہو گیا دونوحدوں سے کوئی حد بھی لگائی جائے اسلام میں داخل نہیں۔ کیونکہ اسلام ماں سے نکاح کی اجازت دیتا ہی نہیں اور نہ ہی فقہاء نے لکھا ہے کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو۔

اب ان کی حرمت کا مسئلہ قاضیخاں سے ہی دکھاتا ہوں سنیئے۔

(۵) فتوی قاضیخاں ۱/۳۶۰ (باب فی المحرمات) حُرْمَةُ النِّكَاحِ عَلَى نَوْعَيْنِ مُؤَبَّدَةٌ وَغَيْرُ مُؤَبَّدَةٍ تثبت بالنسب والرضاع والصهرية أَمَّا الْمُحَرَّمَاتُ بِالنَّسَبِ مَا نَصَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي قَوْلِهٖ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الآية الْأُمُّ بِالرُّشْدَةِ وَالزِّنَاةُ حَرَامٌ۔

(محرمات میں یہ باب ہے) نکاح کی حرمت دو قسموں پر ہے ایک قسم یہ ہے کہ کبھی بھی کسی صورت میں حلال نہیں جو نسب اور رضاع اور داماد گی سے ثابت ہوتی ہے نسب سے محرمات وہ ہیں جو فرمان الٰہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ سے حرام کی گئیں نکاح والی ماں ہو یا باپ کے زنا سے ہو دونو

marfat.com

کر دو اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے ایسا کر لیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

(ا) مسلمان دیکھ کر عمداً نجاست کو کھا نہیں سکتا اور نہ ہی کسی حنفی کتاب میں لکھا ہے کہ ٹٹی کھانا جائز ہے یہ تمہارا صاف جھوٹ اور بہتان ہے یا ایک حوالہ دکھاؤ۔

(ب) اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ کسی کی انگلی کو نجاست لگی بعد میں وہ بھول گیا اور منہ میں ڈال بیٹھا یا گود کا بچہ ہے ٹٹی سے اس کا ہاتھ لبریز ہو گیا بعد میں اس نے منہ میں چوس لیا یا دیوانے نے ایسا کر لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا۔ اب اس کی انگل کا کیا حکم ہے۔ یا کسی نے شراب پی لی وقت کافی گزرنے کے بعد اس کے منہ کا لعاب اندر باہر جانے سے منہ سے شراب کا اثر زائل ہو گیا بعد انہوں نے نماز ادا کی تو کیا اس کی نماز صحیح ہو گی یا نہ ؟ تو بعض فقہاء نے فتوی دیا کہ نماز جائز ہو گئی کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا ہے نجاست کا فوراً ازالہ ہی شرط ہے بچے نے اگر ایسا کیا پھر وہ ماں کو چھونے لگ گیا تو کیا ماں پلید ہو گئی ؟ نہیں کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ نماز ادا نہیں ہوئی کیونکہ نجاست کا ازالہ پاک پانی سے ہوتا ہے۔

اس مسئلہ کی مثال یوں سمجھیئے کہ کسی شخص نے سوال کیا کہ مولوی صاحب ایک شخص نے زنا کیا اور بعد میں غسل کر لیا پاک ہو گیا نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

مولوی صاحب جواب دیں گے کہ وہ شخص نجاست سے پاک ہو گیا اس کی نماز صحیح ہے اب کوئی وہابی شور مچا دے کہ دیکھئے دیکھئے فلاں مولوی نے فتوی دے دیا کہ زانی غسل کرنے سے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور اس نے حکم دے دیا کہ زنا کر لیا کرو۔ تو سننے والا وہابی ہی اس کی زبان پر اعتبار کرے گا کہ واقعی مولوی بڑا ظالم ہے جو

marfat.com

نجاست چاٹنے کا رد

"محمد عمر" :- تمہارا کہنا کہ حنفی مذہب میں ٹٹی کھانا جائز ہے یہ بہتان عظیم ہے جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین حوالہ دکھاؤ۔

حافظ صاحب حوالہ نہ دکھا سکے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ فقہاء نے ٹٹی اور شراب کو یکساں ثابت کرنے کے لئے بیان کیا کہ جس نے پاخانہ چاٹ لیا یا شراب چاٹ لی اور اس کا اثر جاتا رہا نجاست کا اثر نہیں رہا انگلی پاک ہو گئی کیونکہ اس پر نجاست کا اثر نہیں رہا لیکن یہ نہیں کہا کہ اس کا چاٹنا بھی حلال ہوا یا حرام اس کا فیصلہ دوسری جگہ ہے

بحر الرائق ۱/۲۳۳ } وَكَذَا إِذَا لَحِسَ إِصْبَعَهُ مِنْ نَجَاسَةٍ بِهَا حَتَّى ذَهَبَ الْأَثَرُ أَوْ شَرِبَ خَمْرًا ثُمَّ تَرَدَّدَ رِيقُهُ فِي فِيهِ مِرَارًا طَهُرَ حَتَّى لَوْ صَلَّى صَحَّتْ صَلَاتُهُ وَعَلَى قَوْلِ مُحَمَّدٍ لَا تَصِحُّ وَلَا يُحْكَمُ بِالطَّهَارَةِ بِذَالِكَ لِأَنَّهُ لَا يُجْبِرُ إِزَالَتَهَا إِلَّا بِالْمَاءِ الْمُطْلَقِ۔

اور اسی طرح جب کسی شخص نے نجاست کی انگلی کو چاٹ لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا یا کسی شخص نے شراب پی لی پھر اس کے منہ میں لعاب اندر باہر کئی بار آتا جاتا رہا حتیٰ کہ اسنے نماز پڑھ لی اس کی نماز ادا ہو گئی اور امام محمد کے قول کے موافق صحیح نہیں ہو گی اور پاک ہونے کا حکم بھی نہیں ہو گا کیونکہ سوائے صاف پانی کے نجاست کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔

جواب (۱) اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے نجس انگلی کو چاٹ لیا تو انگلی کا کیا حکم ہے اس میں یہ نہیں لکھا کہ انگلی کو نجاست لگ جائے تو زبان سے چاٹ کر پاک کر لیا

marfat.com

فقہا کے نزدیک حرام اور نجس چیزیں کھانے والے کو حد لگائی جاتی ہے

فتوی قاضیخان ۳/۲۳۱ { اِذَا شَرِبَ قَطْرَةً مِنَ الْخَمْرِ اَوْ سُكْرًا مِنَ الْاَشْرِبَةِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا اَنَّهٗ يُوْجِبُ الْحَدَّ فَاِنَّهٗ يُحَدُّ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا فِیْ اِذَا ءٍ وَّاحِدٍ۔

جب کسی مسلمان نے شراب یا منشی چیز کا ایک قطرہ پی لیا جن کا ہم نے ذکر کر دیا ہے اس کو ایک ہی دفعہ اسی کوڑوں کی حد لگائی جائیگی۔

کیوں بی وہابیوں اب بتاؤ کہ شراب کا ایک قطرہ پینے سے اسی کوڑوں کی سزا دی جائے اور سیر ہو کر پینے کا حکم دیا جائے کیا یہ کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ اور وہاں بھی فقہا نے ٹٹی اور شراب کو ایک ہی حکم میں رکھا تاکہ ثابت ہو جائے ہر نجس چیز کا حکم یکساں ہے لیکن وہابی دھوکہ مشہور ہے یہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور بہتان لگا کر بدظن کرنے سے باز نہیں آتا جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑ گھڑ کر بدظن کر دیتا ہے اس کے لئے فقہاء سے بدظن کرنا معمولی بات ہے لیکن یاد رکھئے مسلمان ابھی زندہ ہے وہ سلف صالحین اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگا کر بدظن ہونے نہیں دے گا۔ لہٰذا فقیر نے احناف پر بہتان کو فک کر دیا ہے اگر ہوش ہے تو آئندہ اعتراض کا منہ نہ کھولنا۔

اب نفس مسئلہ کو فقہاء کی زبانی واضح کرتا ہوں اور ان کا فتوی عرض کرتا ہوں سنیئے:۔

marfat.com

زنا کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن جو مسلمان عقلمند ہے وہ بات کو سوچ کر جواب دے گا کہ غلام اس نے تو غسل سے بدن پاک ہونے اور نماز کی تصحیح کا جواب دیا ہے نہ کہ زنا کرنے کا حکم دے دیا ہے تمہارا دماغ خراب ہے کسی پر اعتراض نہ کرو اپنے دماغ کا علاج کراؤ پھر مسئلہ سمجھو پھر بات کرنا زنا کے فعل کا جرم علیحدہ ہے یعنی اس کے جرم کی سزا علیحدہ ہے شادی شدہ کو پتھر مار مار کر ہلاک کرنا اور کنواروں کو سو سو کوڑا مارنا اور اس کے بدن کے پاک ہونے اور نماز پڑھنے کا مسئلہ الگ ہے سو جو اس سے مسئلہ دریافت کیا گیا اس نے صحیح بتا دیا آمدم برسر مطلب ایسے ہی یہ مذکورہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ ایک شخص کی انگلی کو نجاست لگ گئی اس نے اس کو زبان سے چاٹ کر نجاست صاف کر دی اب انگلی کا کیا حکم ہے پاک ہو گئی یا نہ ؟ اس کے چاٹنے کے فعل کا مسئلہ تو الگ ہے حکم تو انگلی کا ہے کہ اس شخص بعد میں نماز بھی ادا کر دی تو کیا اس کی نماز ادا ہو گئی یا نہ ؟ بعض فقہاء نے فتوی دے دیا کہ نماز ادا ہو گئی کیونکہ بدن کی طہارۃ شرط تھی انگلی پاک ہو گئی ایسے ہی ایک شخص نے شراب پی لی اب اس کا لعاب دھن اندر باہر جانے سے منہ صاف ہو گیا زیادہ دیر ہونے سے اس میں شراب کا اثر زائل ہو گیا اس نے نماز ادا کر لی کیا نماز ادا ہوئی یا نہ ؟ بعض فقہاء نے فتوی دے دیا کہ نماز ہو گئی۔

اب تم کہو کہ دیکھو جی حنفیوں نے ٹٹی کھانے اور شراب پینے کا حکم جاری کر دیا یہ کیسی نادانی ہے دراصل وہابیوں کا دماغ اپنے نطفے کی لڑکی، ساس، بہو سے زنا کر کر کے اور مشت زنی کر کر کے مفلوج ہو چکا ہے کسی مسئلہ کو سمجھ نہیں سکتے انہوں نے تو نماز کی صحت کا فتوی دیا ہے نہ کہ حکم جاری کر دیا ہے کہ گندگی کھا لیا کرو اگر تمہارے خیال کے موافق ان کا فتوی ہوتا تو وہ حرام چیزیں کھانے والے پر حد لگانے کا فتوی کیوں دیتے سنیئے۔

marfat.com

کوئی اختلاف نہیں۔ بحرالرائق کی اس عبارت نے فرقہ وہابیہ کے بہتان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اگر شرم تو پھر ایسا بے تکا اعتراض نہ کرنا کیونکہ فقہاء غلط بیانی سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۵) بحرالرائق ۱/۲۴۲ { کُلُّ مَا یَخْرُجُ مِنْ بَدَنِ الْاِنْسَانِ مِمَّا یُوْجِبُ خُرُوْجُهُ الْوُضُوْءَ اَوِ الْغُسْلَ فَهُوَ مُغَلَّظٌ کَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْمَنِیِّ وَالْمَذِیِّ وَالْوَدِیِّ وَالْقَیْحِ وَالصَّدِیْدِ وَالْقَیْءِ۔

جو شیی انسان کے بدن سے نکلے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے وہ نجاست غلیظہ ہے مثل مٹی پیشاب منی جو پیشاب کے پہلے یا بعد میں پیشاب کے رستے مادہ نکلے پیپ کچلوہ اور قے سب نجاست غلیظہ ہیں۔

(۶) بزازیہ ۱/۲۱ { وَالْخَارِجُ مِنْ بَدَنِ الْاِنْسَانِ عَلٰی نَوْعَیْنِ طَاهِرٌ کَالْعَرَقِ وَالنُّخَامَةِ وَاللَّبَنِ وَالدَّمْعِ وَالرِّیْقِ وَنَجِسٌ ذَالِكَ کُلُّ مَا یُوْجِبُ خُرُوْجُهُ الْوُضُوْءَ اَوِ الْغُسْلَ وَمَا یَخْرُجُ مِنْ اَبْدَانِ سَائِرِ الْحَیَوَانِ فَاِنَّهُ نَجِسٌ . . . . . وَجَمِیْعُ الْاَرْوَاثِ نَجِسٌ بِلَا خِلَافٍ بَیْنَ عُلَمَائِنَا۔

انسان کے بدن سے جو نکلے اس کی دو قسمیں ہیں ایک پاک مثل پسینے تھوک دودھ آنسو اور لعاب نجس ہیں اور دوسری قسم پلید ہے اور یہ ہر وہ شیی ہے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے اور جو تمام حیوانات کے بدنوں سے نکلے وہ سب پلید ہیں۔

(۷) فتوی قاضیخان ۱/۱۹ { ثُمَّ النَّجَاسَةُ الْغَلِیْظَةُ مَا لَا شُبْهَةَ فِیْ نَجَاسَتِهَا

marfat.com

ٹٹی وغیرہ کا نجاست غلیظہ ہونا فقہاء کے نزدیک

(۱) فتوی قاضیخاں ۱/۱۹ { (العذرۃ، وَنَحْوُ الْکَلْبِ وَرَجِیْعُ السِّبَاعِ نَجِسٌ نَجَاسَۃً غَلِیْظَۃً۔

نجاست مثل کتے کی ٹٹی اور درندوں کی ٹٹیاں نجس ہیں نجاست غلیظہ۔

(۲) بحر الرائق ۱/۲۴۲ { وَاَشَارَ بِالرَّوْثِ وَالْخِثِّ اِلٰی نَجَاسَۃِ خُرْءِ کُلِّ حَیَوَانٍ غَیْرِ الطُّیُوْرِ۔

اور مصنف نے لید اور ٹٹی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہر حیوان کا پاخانہ پلید ہے سوائے پرندوں کے۔

(۳) فتوی قاضیخاں ۱/۱۹ { وَاخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِیْ بَوْلِ الْھِرَّۃِ وَالْفَارَۃِ اِذَا اَصَابَ الثَّوْبَ قَالَ بَعْضُھُمْ یُفْسِدُ۔

مشائخ نے اختلاف کیا ہے بلی اور چوہے کے پیشاب کے متعلق جب کپڑے کو لگ جائے بعض نے کہا ہے کہ کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔

آدمی کتے اور تمام درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں کسی فقیہ کو اختلاف نہیں،

(۴) بحر الرائق ۱/۲۴۲ { وَلَا خِلَافَ فِیْ تَغْلِیْظِ غَائِطِ الْاٰدَمِیِّ وَنَحْوِ الْکَلْبِ وَرَجِیْعِ السِّبَاعِ۔

آدمی کی ٹٹی، کتے اور باقی درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں فقہاء میں

marfat.com

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پلید ہے۔

بحر الرائق ۱/۲۳۳ } وغسل الثوب المتنجس بالدم ببول ما یؤکل لحمہ زالت نجاست الدم وبقیت نجاسۃ البول۔

نجاست کے ازالہ کا فیصلہ کتب فقہ سے

(۱) مجمع الانہر ۱/۳۲ } وَقَالَ الزَّاهِدِيُّ فِيْ شَرْحِ الْمُخْتَصَرِ سَيْفٌ اَوْ سِكِّيْنٌ اَصَابَهُ الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ فِي الْاَصْلِ اَنَّهُ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ وَالْقَدُوْرَةُ الرَّطْبَةُ وَالْبَالِيَةُ تَطْهُرُ بِالْحَتِّ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ۔

زاہدی نے شرح مختصر میں کہا ہے کہ تلوار یا چھری پیشاب یا خون سے آلودہ ہو گئیں حقیقۃً وہ بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں پلیدی تر ہو یا خشک شیخین کے نزدیک زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتے ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب بتاؤ دیکھ لیا فقہا کا فتویٰ دشمن کو یقین آئے یا نہ۔

نجاست حقیقیہ کو پانی سے دھونے میں کسی کو اختلاف نہیں

(۲) مجمع الانہر ۱/۳۲ } اَنَّ النَّجَاسَةَ الْحَقِيْقِيَّةَ تَرْتَفِعُ بِالْمَاءِ اِلْقَاءً لِقَلْعَةِ النَّجَاسَةِ عَنْ مَحَلِّهَا۔

marfat.com

ثَبَتَتْ نَجَاسَتُهَا بِدَلِيْلٍ مَقْطُوْعٍ بِهٖ كَالْحُمُرِ وَالدَّمِ الْمَسْفُوْحِ وَلَحْمِ الْمَيْتَةِ وَبَوْلِ مَالَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَاَلْرَّوْثِ وَالْخُثَاءِ الْبَقَرِ فَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ نَجَسٌ نَجَاسَةٌ غَلِيْظَةٌ۔

پھر نجاست غلیظہ جس کی نجاست میں شبہ نہیں اس کی نجاست دلیل یقینی سے ثابت ہو گئی جیسا کہ شراب، بہنے والا خون مردے کا گوشت جس کا گوشت کھایا نہیں جاتا اس کا بول، لید گائے کا پاخانہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پلید ہے نجاست غلیظہ ہے۔

کیوں بی وہابیوں فقہا کے نزدیک نجاست غلیظہ کا فیصلہ واضح ہوا یا نہ؟ اور ایسے ہی فقہاء پر تمہارا بہتان لگانا بھی واضح ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ بہتان لگا کر محض بدنام کرنا چاہتے ہیں کیونکہ خود بدنام ہیں اور بزرگوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔

(۸) مجمع الانہر ۱/۳۰ { وَفِيْ اَظْهَرِ الرِّوَايَتَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ اَنَّهٗ لَا يُقْلِلُ النَّجَاسَةَ بِالْفَرْكِ وَلَا نَحْكُمُ بِطَهَارَتِهٖ حَتّٰى لَوْ اَصَابَهٗ مَاءٌ عَادَ نَجِسًا ۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں روایتوں سے ظاہر ہے کہ نجاست کھرچنے سے کم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے پاک ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے حتیٰ کہ اگر اس کو پانی لگ گیا تو اس کی نجاست ظاہر ہو جاتی ہے۔

احناف کے مذہب میں جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب وغیرہ پلید ہے

(۹) فتوی قاضیخان ۱/۱۹ { وَبَوْلُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ نَجِسٌ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ :

marfat.com

تمہارا تیسرا اعتراض کہ حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں یہ سراسر جھوٹ ہے بلکہ تمہارے مروجہ اہلحدیث وہابیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ناحق پر لکھا ہے کہ انہوں نے خلافت کی ہوس میں جنگ کیا اور یزید کو تم نے امیرالمومنین تسلیم کیا اور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا اور اس کا جنگ کرنا بھی صداقت پر مبنی لکھا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے اپنا عقیدہ ہم پر تھوپنا چاہتے ہو۔

انصاف

اور وہابیو آؤ یزید کو تم بھی کافر بے ایمان اور جہنمی لکھ دو میں بھی لکھ دیتا ہوں ثابت ہو جائے گا کہ کون یزیدی ہے اور کون حسینی ہے کون لکھے حافظ عبدالقادر وہابی کا رنگ ھباً منثوراً ہو گیا اور بغلیں جھانکنے لگے اور شائیں بائیں کرنے لگ گئے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ واقعی یزیدی فرقہ ہے حنفیوں پر وہابیوں کا یہ بہتان بھی جڑ سے اکھڑ گیا۔

تمہارا چوتھا اعتراض کہ حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو اس پر نماز جائز ہے یہ احناف پر سخت بہتان ہے یہ وہابیوں والا بدلہ لینے ہو کم از فقہ کی چھوٹی سی چھوٹی کتاب قدوری پڑھے ہوتے تو ایسا جھوٹ تو نہ بولتے۔

منیۃ المصلی ۴۶
قدوری ۹
کنز الدقائق
شرح وقایۃ ۱/۸۳
ھدایہ ۱/۴۴

وَكُلُّ اَهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ جَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَالْوُضُوْءُ مِنْهُ اِلَّا جِلْدَ الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِيِّ

ہر چمڑا جو رنگا جائے تو پاک ہے اس میں نماز جائز ہے اور اس سے وضو جائز ہے سوائے خنزیر اور آدمی کے چمڑے کے۔

marfat.com

بے شک نجاست حقیقی پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے یہ تمام ائمہ کرام کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست کو دور کرنے کے لئے پانی ہی ہے۔

یہ ہے فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ جس میں کسی کو اختلاف ہی نہیں کہ نجاست حقیقی کو پانی سے صاف کیا جائے۔ فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست حقیقیہ کا بغیر دھونے کے پاک ہونا ممکن ہی نہیں۔

(۳) بحر الرائق ۱/۲۳۳ } وَيُطَهِّرُ الْبَدَنُ وَالثَّوْبُ بِالْمَاءِ ۔
بدن اور کپڑا پانی سے ہی پاک کیا جائے فقہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہو گیا کہ بدن اور کپڑا پانی سے دھوئے بغیر پاک ہوتا ہی نہیں۔

(۴) کتاب المبسوط للسرخسی ۱/۹۳ } ثُمَّ النَّجَاسَةُ عَلَى نَوْعَيْنِ مَرْئِيَّةٌ وَغَيْرُ مَرْئِيَّةٍ ثُمَّ الْمَرْئِيَّةُ لَا بُدَّ مِنْ إِزَالَةِ الْعَيْنِ بِالْغَسْلِ . . . . فَأَمَّا النَّجَاسَةُ الَّتِي هِيَ غَيْرُ مَرْئِيَّةٍ فَإِنَّهَا تُغْسَلُ ثَلَاثًا۔

پھر نجاست دو قسموں پر ہے مرئیہ اور غیر مرئیہ پھر مرئیہ جو آنکھوں سے دیکھی گئی اس کو اپنی نظروں کے سامنے دھو کر زائل کرو اور جو آنکھوں سے نہیں دیکھی جاتی مثلاً پیشاب وغیرہ اس کو تین مرتبہ دھویا جائے۔

کیوں بھئی وہابیو یہ دکھاؤ کہ فقہ کی کسی کتاب میں کسی فقیہ نے لکھا ہو کہ نجاست غلیظہ مرئیہ کو منہ میں ڈال کر پاک کر لیا کرو ایسے بھی ہو جاتا ہے ایسے بہتان گھڑتے ہو کیوں نہ ہو وہابی فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان تراشی سے نہیں ٹلتا فقہاء پر بہتان گھڑا تو مضائقہ نہیں لیکن اصل ظاہر ہو کر ہی رہتا ہے۔

marfat.com

ہیں میں اس قابل نہ تھا اور نہ ہی ہوں کہ دربار خداوندی میں کچھ عرض کروں یہ میرے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہے کہ دین سچا قبول کیا ہے اور دنیائے مقلدین کے اولیاء اللہ کی کرم نوازی ہے اور دعا ہے کہ فقیر نے بد دعا کے ہاتھ کسی کے لئے نہیں اٹھائے فرقہ وہابیہ کے اکابرین اور عوام وہابیہ کی اللہ تعالیٰ نے ایک نہ سنی۔

یہ واقعہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۵ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۷۴ھ کا ہے۔

فقیر محمد عمر اچھروی بفضلہ تعالیٰ اور برکت رحمت للعالمین اور اولیاء اللہ مقلدین کی دعا کے صدقے ابھی ۹ جون ۱۹۷۰ء ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

تک زندہ ہے اور دین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہا ہے

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کرتا ہے

اور اسی پہ اللہ تعالیٰ نے ثابت قدم رکھا ۔۔

لیکن فرقہ وہابیہ کے نام غنہ کا اخیر بہ مرض فالج دائیں پہلو پر گرا اور مر گئے اور مرتے وقت کلمہ طیبہ سے بھی محروم گئے اور بری حالت میں ہی مر گئے۔ مولوی عبدالرحیم کو ان بیچاروں نے اپنا پیشوا بنا کر آگے بڑھایا جس کا چند ماہ میں ہی نام و نشان مٹ گیا۔ یہ ہے عذاب الٰہی جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

آمین

marfat.com

انصاف

حافظ صاحب یہ بہتان کسی کے مذہب پر جائز نہیں ہے۔

تم اپنی کتابوں میں دکھا دو کہ کتا خنزیر کنویں میں گر جائے تو کنواں پلید ہے۔ تم اپنی کتابوں سے کہیں دکھا دو کہ کچھوا حرام ہے۔

تم کہیں اپنی کتابوں سے دکھا دو کہ گوہ حرام ہے۔

جو تم نے سوال کیا اس کا رد فقیر نے اپنی فقہ کی کتابوں سے دکھا دیا تم بھی کسی کتاب وہابیہ سے ان کا رد دکھا دو۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیْنَ۔

وہابیوں کی بددعا اور مباہلہ

وہابیو بتاؤ کیا تمہاری جماعت کے خواص عوام نے جس میں مولوی عبداللہ صاحب روپڑی مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی لاہور کے گول باغ جماعت فرقہ وہابیہ کی معیت میں اور مولوی اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ صدر جماعت اہلحدیث پاکستان اور سید عبدالغنی صاحب کاموں کے والے نے اپنے اپنے مقامات پر آٹھ دن تمام رات نوافل پڑھ پڑھ کر دربار خداوندی میں گڑگڑا کر فقیر کے خلاف بددعائیں مانگتے رہے کہ یا اللہ محمد عمر اچھروی کو تباہ و برباد کر اور فوری موت کے گھاٹ اتار دے ایک سیکنڈ کی بھی اس کو مہلت نہ دے لیکن فقیر چونکہ اپنے آپ کو محض گناہوں کا پتلہ سمجھتا ہے اور میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ میرے گناہوں کے سامنے آسمان و پہاڑ بھی چھوٹے

marfat.com

سیرۃ ثنائی ۳۹۷ } ۱۲ فروری ۱۹۴۸ء آپ پر دائیں جانب فالج گرا حملہ مرض نہایت شدید تھا سماعت، شناخت اور تکلم کی قوتیں ضائع ہو گئیں۔

(۳) مولوی حماد رضا سندھی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۴) مولوی محمد اسماعیل صاحب روپڑی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور ہسپتال میں مرا۔

(۵) مولوی محمد داؤد غزنوی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور اسی عذاب سے مارے گئے۔

(۶) مولوی عبد اللہ اوڈ دائیں پہلو پر فالج گرنے سے مرے۔

(۷) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ غیر مقلدین کے محدث اعظم کے دائیں پہلو پر ڈیڑھ برس فالج گرا رہا اور اسی مرضی میں بُری طرح مرے۔

(۸) ابن سعود نجدی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۹) سید عبد الغنی شاہ کامونکی والا کے دائیں طرف فالج گرا اور اسی مرض سے مرا۔

(۱۰) مولوی احمد دین گکھڑوی بیچارے کو بھی دائیں طرف فالج گرا ہوا ہے اور صاحب فراش ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابیو دیکھ لو اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ فرمان خداوندی فرقہ وہابیہ پر صادق آیا یا نہ؟

المائدہ ۶/۳ } وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم۔

یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے بیٹے اور محب ہیں فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اگر واقعی تم ایسے ہی ہو) تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے

marfat.com

قل فتنظروا انی معکم من المنتظرین

دُنیا میں سچے اور جھوٹے کا خُدائی فیصلہ

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۔ اگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر بعض باتیں گھڑ کر تھوپتے تو ہم اس کا دایاں پہلو پکڑ لیتے پھر اس کی شہ رگ کاٹتے ۔

خداوند کریم کے اس فرمان سے واضح ہو گیا کہ جو بات قرآن کریم میں موجود نہیں اور بیان کنندہ اپنی من گھڑت بات کو اللہ تعالےٰ پر تھوپ دے تو اللہ تعالےٰ دنیا میں ہی اس کا دایاں پہلو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کی شہ رگ ختم کر دیتا ہے تاکہ مرتے وقت اس کی زبان سے کلمہ طیبہ بھی نہ نکلے ۔ اب تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لو کہ فرقہ وہابیہ کے اکابرین عذاب الٰہی سے دنیا میں گرفتار ہوئے یا نہ ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

جامع صغیر ۱/۶۶ } قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا ۔
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا نتیجہ مرتے وقت ظاہر ہوتا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کا دایاں پہلو اللہ تعالےٰ کے عذاب میں گرفتار ہوا ۔

(۲) مولوی ثناء اللہ امرتسری کا دائیں پہلو پر فالج گرا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا ۔
(فتویٰ ثناسہ صیمہ از مولیٰنا قمر بنا ، ، ، ۱۹۰۰ء میں مولانا پر فالج کا حملہ ہوا اور سخت دائیں جانب فالج کا حملہ تھا

marfat.com

وہابیوں کے برتن استعمال کرنا حرام ہے

(۳) وہابیوں کے نزدیک جب گوہ، بجو، کچھوا، کتا اور خنزیر پلید پانی حلال ہے۔ تو ان کے برتنوں میں استعمال مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔

وہابیوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۴) مسلمانوں کی نماز وہابیوں کی مساجد میں نہیں ہوتی وہابیوں کی مساجد چونکہ پلید ہیں لہٰذا وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے مسلمان پلید ہو جاتا ہے مسلمانوں کو وہابیوں کی مساجد میں داخل بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

وہابیوں سے رشتہ داری

(۵) وہابیوں کی نسل واصل تم سن چکے ہو اس لئے ان کو رشتہ دینا لینا امت محمدیہ اور ایمان سے خارج ہونا ہے جو کر چکے ہو ان کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے۔ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا الخ

(۶) وہابی چونکہ یزید علیہ اللعنۃ پر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے سلام کا جواب دینے اور سلام کہنے سے مسلمان امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو جاتا ہے۔

(۷) وہابی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اگر پڑھی ہے تو توبہ کرے اور آئندہ باز رہے اور نماز دہرائے۔

(۸) وہابیوں کو زکوٰۃ وخیرات دینے سے فریضہ ادا نہیں ہوتا ثواب سے بھی محروم ہے۔ بلکہ

marfat.com

گناہوں کی سزا تمہیں کیوں دی۔

اے فرقہ وہابیہ بتاؤ کہ اگر واقعی تم خداوند کریم کے نزدیک سچے ہو تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے اکابرین رہنماؤں کو دائیں پہلو کے فالج سے کیوں پکڑا جس سے ثابت ہوا لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ کی خداوندی سزا قرآن غلط بیان کرنے والوں کو ہی ملتی ہے جو تمہارے فرقہ وہابیہ کے باطل ہونے کی دنیا میں ہی واضح ثبوت ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ بغیر جرم کے ایسی خاصی سزا خواص کو عطا نہیں کرتا جو تمہیں مل چکی اور مل رہی ہے اگر تم تائب نہ ہوئے تو انشاء اللہ قیامت کے دن بھی عذاب میں گرفتار رہو گے۔ فَافْهَمْ وَتُبْ۔

اسلامی فتویٰ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی مسلمانو! ان مذکورہ غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ خوراک اور نسل اور اعمال کا جب تمہیں علم ہو گیا کہ وہابیوں کے کنویں از روئے شریعت محمدیہ پلید ہیں تو ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا چھوڑ دو تو۔

وہابیوں اور مسلمانوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۲) وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے ان کے کپڑے اور بدن اور مسجدیں از روئے شرع محمدی پلید ہوتے لہٰذا وہابیوں سے اپنی مسجدیں بھی پاک رکھو تاکہ تمہاری مسجدیں اور چٹائیاں وہابی نجاست سے پاک رہیں ورنہ نمازیں بھی عند الشرع درست نہ ہوں گی۔

marfat.com

اور جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دینے کفر بیان کرنے، ایمان داروں میں تفرقہ بازی پیدا کرنے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی گھات مساجد تیار کر رکھی ہیں اور قسموں سے یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا نیک ارادہ ہے اللہ تعالےٰ شہادۃ دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ایسی مساجد میں تم کبھی نماز نہ پڑھو البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوے پہ ہو س میں تمہارا نماز پڑھنے کا حق ہے کیونکہ اس میں ایسے اشخاص نمازیں پڑھتے ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ بھی پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے کیا جس شخص نے اللہ تعالےٰ سے ڈر ڈر کر اور رضامندی کے لئے مسجد کی بنیاد رکھی بہتر ہے ؟ یا جس شخص نے مسجد کی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی پھر وہ کھائی مسجد کو جہنم کی آگ میں لے گری یہ بہتر ہے ؟ اللہ تعالےٰ ظالموں کے فرقے کو ھدایت نہیں دیتا۔

کیوں بنی وہابیو ! منی کے لبریز کپڑے پہننے والو، گائوں کی گندگی سے بھرے ہوئے چھپڑ سے غسل اور وضو کرنے والو، حالت نماز میں ذکر کو ہاتھ میں دبانے والو، جوان عورتوں کو اپنے برابر صفوں میں کھڑا کرنے والو، عورتوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے والو، کچھوے، گوہ، اور بجو سے پیٹ بھرنے والو تمہاری مساجد کا نقشہ رب العزۃ نے قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے اور ہماری مسلمانوں کی مساجد جو منی اور گندگی سے پاک، کپڑے اور بدن نجاست سے پاک رکھنے والوں، ذکر اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے درود شریف سے مساجد اللہ کو آباد رکھنے والوں کا نقشہ بھی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں کھینچ دیا ہے اور حکم صادر فرما دیا ہے کہ اے مسلمانو تم ان لوگوں کی ایسی

marfat.com

گنہگار ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

(۹) وہابیوں کی میت کے لئے مغفرت کرنا جنازہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۰) وہابیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دو کیونکہ ان کے مذہب میں جب ہماری قبریں بت ہیں ان کو کہو کہ تم بت خانے میں کیوں دفن کرتے ہو اپنا قبرستان علیحدہ بناؤ کیونکہ مسلمانوں کی قبریں جنت کے باغوں سے باغیچہ ہے اور وہابیوں کی قبریں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دوزخ کا گڑھا ہیں تو اے امت محمدیہ تم ان غیر مقلدین وہابیوں سے بچ جاؤ اور اپنے ایمان کو ان سے محفوظ رکھو اور یہ فیصلہ فقیر کی زبانی نہیں اس فتویٰ کا پورا عکس فقیر قرآن کریم سے پیش کرتا ہے۔

مسلمان اور وہابی کا آخری قرآنی فیصلہ

التوبۃ ۱۱/۱۳ } وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

marfat.com

فہرست کتاب مقیاس وہابیت

نمبر شمار		صفحات
	غیر مقلدین کا مختصر نقشہ قرآن کریم میں	
۱	کتاب مقیاس وہابیت کی تمہید	۱
۲	یکصد روپے کا انعامی اشتہار	۳
۳	فرمان خداوندی ۱	۶
۴	اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شے کو محیط ہے	۶
۵	وہابی عقیدہ ۱ وہابی کا خدا عرش پر ہی ہے	۶
۶	فرمان خداوندی ۲	۶
۷	ذکر اللہ زیادہ کرنا	۴
۸	وہابی عقیدہ ۲ باواز بلند اللہ اللہ کرنا بدعت ہے	۷
۹	فیصلہ قرآنی	۷
۱۰	فرمان خداوندی ۳	۸
۱۱	ایمانداروں کو پاک رہنے کا خداوندی حکم	۸
۱۲	وہابی مذہب میں پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ کرنا جائز ہے اور منی بھی پاک ہے	۸
۱۳	فرمان خداوندی ۴	۹
۱۴	وہابی مذہب میں قبر کو سجدہ کرنا	۹
۱۵	فرمان خداوندی ۵	۱۰
۱۶	وہابیوں کے سرغنہ مولوی ثناء اللہ نے تحریف قرآنی کی	۱۰
۱۷	فرمان خداوندی ۶	۱۰
۱۸	وہابی عقیدہ انبیاء علیہم السلام اور شہداء مردہ ہیں	۱۱
۱۹	فرمان خداوندی ۷	۱۲
۲۰	وہابی مذہب میں قرآن کی طرف پاؤں کرنا نیچے رکھنا	۱۲
۲۱	پیٹھ پیچھے رکھنا جائز ہے۔	۱۲
۲۲	فرمان خداوندی ۸	۱۲
۲۳	وہابی مذہب میں قبلے کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت نہیں	۱۳
۲۴	فرمان خداوندی ۹	۱۴
۲۵	وہابی عقیدہ ۹ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر شرعی نہیں لہٰذا منع ہے۔	۱۵
۲۶	فرمان خداوندی ۱۰	۱۵
۲۷	اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف قرآن میں فرمائی۔	۱۵
۲۸	شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان کرنا خداوندی حکم	۱۶
۲۹	وہابی عقیدہ ۱۰ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنے منع اور حرام ہے	۱۷
۳۰	فرمان خداوندی ۱۱	۱۷
۳۱	وہابی عقیدہ ۱۱ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا منع ہے	۱۷
۳۲	فرمان خداوندی ۱۲	۱۷
۳۳	وہابی عمل ۱۲ اکڑ کر نماز پڑھتا ہے	۱۸
۳۴	متکبر کے دل پر خدائی مہر	۲۰

marfat.com

مساجد میں نماز ادا نہیں کر سکتے جن میں نجس آدمی نماز ادا کرتے ہیں کیوں کہ ان میں دن رات مسلمانوں کو مشرک کافر اور بدعتی بنانے کی مشینیں گڑی ہیں ایسی مسجدیں دنیا میں ہی دوزخ کے کنارے پر واقع ہیں جو ان کے نمازیوں کی عنقریب دوزخ میں گرانے والی ہیں اور نہ ہی وہ لوگ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کے اہل ہیں۔ مسلمانوں کی مسجدیں ذکر اللہ اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مراکز ہیں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدیں مرد و زن کے لئے عیاشی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا الا البلاغ المبين

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۷۵	علامات وہابیہ ۱۱	۶۱
۷۶	علامات وہابیہ ۱۲ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۲
۷۷	علامات وہابیہ ۱۳ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۳
۷۸	علامات وہابیہ ۱۴ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۴
۷۹	علامات وہابیہ ۱۵ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۵
۸۰	علامات وہابیہ ۱۶ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۶
۸۱	ابلیس نجدی کی شکل میں دارالندوہ میں آیا	۶۸
۸۲	ابلیس نے نجدی کی شکل میں حضورؐ کی مخالفت کی	۷۰
۸۳	نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقت کا ابلیس نے بھی اقرار کیا	۷۱
۸۴	صفات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ابلیس نے بھی اقرار کیا	۷۳
۸۵	کفار مکہ کا عقیدہ کہ نبی ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے	۷۴
۸۶	دارالندوہ کا واقعہ	۷۵
۸۷	وہابی خطرے کا اظہار ریاست العزۃ کی زبانی	۷۶
۸۸	ننگے کی سر کی ابتدا	۷۶
۸۹	ننگے سر کی ابتدا کا دوسرا واقعہ	۷۸
	وہابی مذہب کی تفصیل وہابی کتب سے	۷۹
۹۰	وہابی توحید ۱	۷۹
۹۱	وہابی خدا صرف عرش پر بیٹھا ہے	۷۹
۹۲	وہابی خدا صرف عرش پر بیٹھا ہے	۸۱
۹۳	استوی کا قرآن کریم سے فیصلہ	۸۲
۹۴	اللہ تعالےٰ عالمین سے کسی کا محتاج نہیں قرآنی دلائل	۸۴
۹۵	قرآنی توحید	۸۸،۸۰

نمبر شمار		صفحات
۹۶	قرآنی توحید اور وہابی کفر	۸۹
۹۷	اللہ تعالےٰ ہر شئی کا خالق ہے	۹۰
۹۸	اللہ تعالےٰ ایسی کئی کرسیاں اور عرش پیدا کرنے سے	۹۱
۹۹	اللہ تعالےٰ عالمین کا پروردگار ہے	۹۲
۱۰۰	اللہ تعالےٰ عرش کا بھی پروردگار ہے	۹۳
۱۰۱	اللہ تعالےٰ کو عرش و کرسی کے برابر سمجھنا کفر ہے	۹۴
۱۰۲	اللہ تعالےٰ ہر شئی کو محیط ہے	۹۵
۱۰۳	خداوندی موجودیت زمین و آسمانوں میں	۹۶
۱۰۴	اللہ تعالےٰ کا علمی احاطہ	۹۷
۱۰۵	خداوند کریم ہر وقت مسلمان کے ساتھ ہے	۹۸
۱۰۶	حضرت صالح علیہ السلام کا عقیدہ کہ اللہ تعالےٰ میرے ساتھ ہے	۱۰۱
۱۰۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ہمارے پاس موجود ہے۔	۱۰۳
۱۰۸	ملائکہ کے پاس اللہ تعالےٰ کی ذاتی موجودگی	۱۰۳
۱۰۹	اللہ تعالےٰ کی ملاقات زمین پر منکر کافر ہے	۱۰۴
۱۱۰	اللہ تعالےٰ کی ملاقات عرش و کرسی کے بغیر	۱۰۵
۱۱۱	زمین پر اللہ کی موجودگی بلا کیف و کم	۱۰۶
۱۱۲	اللہ تعالےٰ کی بالذات موجودگی ایمانداروں کے پاس حدیث شریف سے	۱۰۹
۱۱۳	اللہ تعالےٰ کی بالذات موجودگی ایمانداروں کے پاس حدیث شریف میں	۱۱۲
۱۱۴	احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دکھانے والے پر خداوندی فتوی	۱۱۸
۱۱۵	خداوند کریم کرسی پر بٹھانا تسلیم کرنا مشرکین کا عقیدہ ہے	۱۲۰

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۳۵	فرمان خداوندی ۱۳	۲۰
۳۶	وہابی مذہب ۱۳ کے موافق بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرانا واجب ہے	۲۱
۳۷	فرمان خداوندی ۱۴	۲۲
۳۸	وہابی نفاق کا جواب	۲۳
۳۹	فرمان خداوندی ۱۵	۲۴
۴۰	وہابی عقیدہ ۱۵	۲۴
۴۱	فرمان خداوندی ۱۶	۲۶
۴۲	فرمان خداوندی ۱۷	۲۶
۴۳	وہابی ۱۷ میں وسیلے اور شفاعت کے منکرین ہیں	۲۷
۴۴	فرمان خداوندی ۱۸	۲۸
۴۵	انصاف	۲۹
۴۶	وہابی عقیدہ ۱۸ نبی کریم کے نفع و نقصان کے منکرین ہیں۔	۳۰
۴۷	خداوندی فیصلہ ۱۹	۳۰
۴۸	وہابی عقیدہ ۱۹	۳۲
۴۹	فرمان خداوندی ۲۰	۳۶
۵۰	وہابی خدا ک ۲۰	۳۶
۵۱	خدائی فیصلہ	۳۶
۵۲	وہابی نفاق پر سوال و جواب	۳۷
۵۳	فرمان خداوندی ۲۱	۳۸
۵۴	وہابی عقیدہ ۲۱	۳۹
۵۵	کافر دعا سے محروم رہتا ہے	۴۰
۵۶	وہابی ایٹم بم وہابی قلعے پر	۴۱
۵۷	علامات وہابیہ ۱ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۲
۵۸	علامات وہابیہ ۲ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۳
۵۹	علامات وہابیہ ۳ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۸
۶۰	علامات وہابیہ ۴ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۸
۶۱	علامات وہابیہ ۵ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۸
۶۲	علامات وہابیہ ۶ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۹
۶۳	وہابیت یزیدیت	۵۱
۶۴	موجودہ فرقہ وہابیہ کا امیر یزید	۵۲
۶۵	فرقہ وہابیہ کا یزید پر صلوٰۃ پڑھنا	۵۲
۶۶	قرآنی فیصلہ	۵۳
۶۷	فرقہ وہابیہ کے نزدیک اسلام میں پہلا تفرقہ امام حسین علیہ السلام نے ڈالا	۵۳
۶۸	وہابیوں کے نزدیک امام حسینؓ کا مقصد اسلامی نہ تھا	۵۳
۶۹	محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دشمن فرقہ وہابی نجدی تھا۔	۵۴
۷۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نجدی اسلام میں خطرناک ہے۔	۵۵
۷۱	نجدیوں کا صحابہ کرامؓ کو دھوکے سے شہید کرانا	۵۷
۷۲	علامات وہابیہ ۷ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۵۸
۷۳	وہابی فرقہ کی خاص علامات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۵۹
۷۴	علامات وہابیہ ۸-۹-۱۰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۰
۷۵	وہابی فرقہ نگاہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں	۴۲
۷۶	علامات وہابیہ ۱ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۲

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۱۶۲	شعائر اللہ کی تعظیم قرآن کریم سے	۱۸۱
۱۶۳	مسجد حرام کے گستاخ کو سزائے خداوندی	۱۸۴
۱۶۴	بیت اللہ کا احترام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان	۱۸۵
۱۶۵	سجدے فروج قبلے کی طرف نہ کرنے کا حکم حدیث سے	۱۸۷
۱۶۶	بیت اللہ کا گستاخ اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے۔	۱۸۹
۱۶۷	وہابی استدلال کا رد اور حدیث میں	۱۹۰
۱۶۸	وہابی کی بے ایمانی	۱۹۲
	وہابیوں کا حضورؐ سے تعلق	۱۹۵
۱۶۹	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور وہابی عداوۃ ۱	۱۹۶
۱۷۰	وہابی مذہب میں درود شریف کا وقت	۱۹۶
۱۷۱	وہابی عداوۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ۲	۱۹۷
۱۷۲	وہابی مذہب میں محمد رسول اللہ کلمے میں شامل نہیں	۱۹۷
۱۷۳	محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ قرآن میں	۱۹۸
۱۷۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۳	۱۹۹
۱۷۵	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار وہابی مذہب میں حرام ہیں	۱۹۹
۱۷۶	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی حدیث سے	۲۰۰
۱۷۷	وہابی اپنے مریدوں کی نعت خوانی کرتا ہے	۲۰۱
۱۷۸	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۴	۲۰۵
۱۷۹	ذکر میلاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وہابی مذہب میں شرک ہے۔	۲۰۵
۱۸۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۵	۲۰۷
۱۸۱	وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام بدعت ہے	۲۰۷

نمبر شمار		صفحات
۱۸۲	وہابی فرقہ نجدی پر سلام پڑھنا ہے	۲۰۸
۱۸۳	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۶	۲۰۹
۱۸۴	وہابی مذہب میں گنبد خضرا اور زیارت گاہیں شرک و الحاد کا سبب ہیں۔	۲۰۹
۱۸۵	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۷	۲۱۲
۱۸۶	وہابیوں کو بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد ہے۔	۲۱۲
۱۸۷	گنبد خضرا وہابی مذہب میں بت ہے	۲۱۳
۱۸۸	وہابی مذہب میں قبر شریف بھی بت ہے	۲۱۳
۱۸۹	اللہ کے بندوں کی رہائش گاہ پر گنبد کی تعمیر قرآن کریم میں	۲۱۴
۱۹۰	قبے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں	۲۱۶
۱۹۱	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان شریف کی ہیئت قبہ تھی	۲۱۹
۱۹۲	قبر مسقف مکان میں سنت ہے	۲۲۱
۱۹۳	حضرت عائشہؓ کے مکان مسقف میں آپ کی قبر شریف	۲۲۳
۱۹۴	قبور پر بنا کرنا سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے	۲۲۵
۱۹۵	تسویہ قبور کا حل	۲۲۶
۱۹۶	تسویہ قرآن کریم میں تیار کرنے کے معنی میں	۲۲۷
۱۹۷	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی ہے حدیث سے	۲۲۸
۱۹۸	قبر زمین سے اونچی کرنا سنت ہے	۲۲۸

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۱۱۶	مخلوق سے مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے برابر سمجھنا کفر ہے	۱۲۱
۱۱۷	انعامی اشتہار	۱۲۱
۱۱۸	محدثین کا عقیدہ	۱۲۲
۱۱۹	**وہابی توحید ۲**	۱۲۴
۱۲۰	وہابی مذہب قبرستان میں نماز جائز ہے۔	۱۲۴
۱۲۱	قرآنی فیصلہ	۱۲۵
۱۲۲	مخلوق کو سجدہ کرنے کی خداوندی ممانعت	۱۲۶
۱۲۳	**وہابی توحید ۳**	۱۲۹
۱۲۴	وہابی مذہب میں ذکر اللہ بھی بدعت ہے	۱۲۹
۱۲۵	ذکر اللہ کے متعلق قرآنی فیصلہ	۱۲۹
۱۲۶	عورتوں کا مکرر ذکر اللہ کرنا خدا کو ناپسند ہے	۱۳۰
۱۲۷	مل کر اکٹھا ذکر کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے	۱۳۰
۱۲۸	حضرت داؤد علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا	۱۳۱
۱۲۹	مل کر ذکر اللہ کرنا حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے	۱۳۱
۱۳۰	ذکر اللہ سے منع کرنے والا عند اللہ شیطان ہے	۱۳۲
۱۳۱	ذکر اللہ کے تارک کو خداوند کریم ترک کر دیتا ہے	۱۳۳
۱۳۲	ذکر اللہ کا تارکین فرقہ شیطانی ہے	۱۳۳
۱۳۳	ذکر اللہ ترک کرنیوالا عند اللہ منافق ہے	۱۳۵
۱۳۴	وہابی اشیشن پر ابلیسی ملاقات	۱۳۶
۱۳۵	وہابی پاخانے میں داخل ہوتے بھی ذکر اللہ کرتا ہے	۱۳۶
۱۳۶	پاخانے میں داخل ہونیکا مصطفائی فیصلہ	۱۳۷
۱۳۷	**وہابی توحید ۴**	۱۳۸
۱۳۸	فرقہ وہابیہ محرف قرآن کریم ہے	۱۳۸
۱۳۹	کتاب اللہ کی تحریف یہود کی سنت ہے	۱۶۵
۱۴۰	کتاب اللہ کو بدلنا کفار کا شیوہ ہے	۱۶۶
۱۴۱	**وہابی توحید ۵**	۱۶۷
۱۴۲	وہابی فرقہ قرآن کریم کا بے ادب ہے	۱۶۷
۱۴۳	وہابی بے ادبی	۱۶۸
۱۴۴	کتاب اللہ کو پشت کرنی یہودی سنت ہے	۱۷۰
۱۴۵	قدموں کے نیچے رکھنے کا قرآنی فیصلہ	۱۷۱
۱۴۶	**وہابی توحید ۶**	۱۷۲
۱۴۷	وہابی فرقہ قرآنی عزت سے محروم ہے	۱۷۲
۱۴۸	**وہابی توحید ۷**	۱۷۳
۱۴۹	وہابی فرقے کا قرآن کریم سے انحراف	۱۷۳
۱۵۰	وہابیوں کے نزدیک شہداء مردہ ہیں	۱۷۳
۱۵۱	شہداء کی زندگی قرآن کریم میں	۱۷۴
۱۵۲	**وہابی توحید ۸**	۱۷۵
۱۵۳	وہابی مذہب اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔	۱۷۵
۱۵۴	**وہابی توحید ۹**	۱۷۵
۱۵۵	وہابیوں کے نزدیک پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ	۱۷۵
۱۵۶	پیشاب کی حالت میں ذکر اللہ کی ممانعت حدیث سے	۱۷۷
۱۵۷	**وہابی توحید ۱۰**	۱۷۷
۱۵۸	وہابی فرقہ بیت اللہ کا بھی گستاخ ہے	۱۷۷
۱۵۹	بیت اللہ کی تعظیم قرآن کریم سے	۱۷۸
۱۶۰	بیت اللہ کا شان حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے	۱۸۱
۱۶۱	حرمت بیت اللہ قرآن کریم سے	۱۸۱

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۲۳۴	اولیاء اللہ کے مزاروں کا مقام شعائر اللہ میں	۲۸۵
۲۳۵	شعائر اللہ کی تعظیم	۲۸۶
۲۳۶	قبور کی زیارت کے لئے جانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۲۸۷
۲۳۷	قبور کی زیارت کے لئے سفر کرنا سنت ہے	۲۹۰
۲۳۸	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی والدہ کی قبر پر سفر کرنے ہمیشہ تشریف لے جانا	۲۹۵
۲۳۹	زیارۃ قبور کے لئے سفر کرکے جانے کے متعلق شوکانی کا فیصلہ	۲۹۹
۲۴۰ ۲۴۱	دخشان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال میدان حشر میں	۳۰۰
۲۴۲	قبرستان میں عورتوں کا جانا اور خشوع وخضوع	۳۰۱
۲۴۳	حضرت عائشہؓ کا قبرستان میں تشریف لے جانا	۳۰۵
۲۴۴	حضرت فاطمہؓ کا قبرستان میں تشریف لے جانا	۳۰۶
۲۴۵	گنبد خضرا کی بعد میں تعمیر کا جواب	۳۰۷
۲۴۶	گنبد خضرا کا شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۳۱۰
۲۴۷	حضرت ابوبکرؓ سے روضۃ الجنۃ کی روایت	۳۱۲
۲۴۸	سعد بن ابی وقاصؓ سے روضۃ الجنۃ کی روایت	۳۱۲
۲۴۹	عبداللہ بن عمرؓ سے روضۃ الجنۃ کی روایت	۳۱۲
۲۵۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبر میں بھی امت کے لئے شفیع ہونا	۳۱۸
۲۵۱	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبر والا گھر اور منبر روضۃ الجنۃ ہے	۳۱۹
۲۵۲	قبر شریف اور ریاض الجنۃ	۳۲۰
۲۵۳	مابین بیتی کی تخصیص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۳۲۱
۲۵۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیا کی سی ہے	۳۲۲

نمبر شمار		صفحہ
۲۵۵	لاتشد الرحال کا حل شوکانی کی زبانی	۳۲۴
۲۵۶	لاتجعلوا قبری عیدا کا حل	۳۲۵
۲۵۷	عید کا قرآنی فیصلہ	۳۲۶
۲۵۸	عید کا مطلب قرآن کریم سے	۳۲۷
۲۵۹	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت	۳۲۸
۲۶۰	وہابی مذہب میں اہل قبور کی تعظیم شرک جلی ہے	۳۲۸
۲۶۱	کتاب التوحید کے جوابات	۳۲۹
۲۶۲	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم	۳۳۰
۲۶۳	قبور کی تعظیم اور خشوع وخضوع سے بیٹھنا	۳۳۱
۲۶۴	قبور کے پاس خشوع وخضوع اور زاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۳۳۳
۲۶۵	اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبر شریف کے پاس رونا اور خشوع	۳۳۴
۲۶۶	حضرت عثمانؓ کا قبرستان میں جاکر رونا	۳۳۵
۲۶۷	قبر کا بوسہ حدیث شریف سے	۳۳۶
۲۶۸	محدثین کا قبور کی تعظیم کرنا	۳۳۷
۲۶۹	قبور پر سبزی رکھنا سنت ہے	۳۳۸
۲۷۰	قبور کی بے حرمتی گناہ ہے	۳۴۰
۲۷۱	قبرستان میں جوتیاں سمیت چلنے کی ممانعت	۳۴۲
۲۷۲	صالحین اہل قبور کے عرس کا ثبوت	۳۴۵
۲۷۳	ہر سال عرس منانا	۳۴۹
۲۷۴	صاحب قبر کے لئے دعا خیر وفاتحہ	۳۵۲
۲۷۵	وہابی فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتے ہیں	۳۵۳

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۱۹۹	ضمناً کا ترجمہ محدثین کی زبانی حدیث سے	۲۲۹
۲۰۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف	۲۳۲
۲۰۱	مصطفےٰ صلے اللہ کی قبر شریف تواریخ سے	۲۳۴
۲۰۲	قبر کا اونچا کرنا وہابی محدث کی زبانی	۲۳۶
۲۰۳	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۸	۲۴۰
۲۰۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرنا وہابی مذہب میں منع ہے۔	۲۴۰
۲۰۵	روضہ اطہر کی زیارت	۲۴۱
۲۰۶	دربار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری قرآن کریم سے	۲۴۹ ۲۵۰
۲۰۷	اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم	۲۵۱
۲۰۸	حضورؐ کی نیت کرکے سفر سے روکنے والا عند اللہ منافق ہے۔	۲۵۲
۲۰۹	بغیر اطاعت کے زبانی اقرار کرنا عند اللہ بے ایمانی ہے	۲۵۳
۲۱۰	ایمان دار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا	۲۵۵
۲۱۱	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کا سفر خرچ اللہ تعالےٰ کے ذمے اور حق خداوندی ہے	۲۵۸
۲۱۲	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنا کی خدا	۲۶۰
۲۱۳	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سفر کرنے سے ابلیس روکتا ہے۔	۲۶۱
۲۱۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا صراط مستقیم پر چلنا ہے۔	۲۶۲
۲۱۵	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بدی چاہنے والا قیامت کو پچھتائے گا۔	۲۶۳
۲۱۶	وہابیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت اسلام کے	۲۶۵
۲۱۷	خداوند کریم کے نزدیک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن شیطان ہے	۲۶۷
۲۱۸	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن خداوندی مجرم ہے	۲۶۸
۲۱۹	دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حال قیامت کے دن	۲۶۹
۲۲۰	اہل قبور کے لئے سفر کرنا قرآن مجید میں سنت اللہ ہے	۲۷۰
۲۲۱	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے لئے سفر کرکے جانا	۲۷۱
۲۲۲	معراج شریف کی رات حضورؐ کو مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی گئی	۲۷۳
۲۲۳	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے سفر کرکے اہل قبور کی زیارت کرائی	۲۷۵
۲۲۴	انبیاء علیہم السلام کے وجود آیات اللہ ہیں	۲۷۶
۲۲۵	اصحاب کہف اولیاء اللہ بھی آیت اللہ ہیں	۲۷۷
۲۲۶	انبیاء علیہم السلام کا مقام بھی آیت اللہ ہے	۲۷۸
۲۲۷	آیات الٰہیہ کے منکرین کو گرفت الٰہی	۲۷۹
۲۲۸	زمین و آسمانوں کے خصوصی مقامات آیت اللہ ہیں	۲۸۰
۲۲۹	آیت کے معنی جملہ قرآنی	۲۸۱
۲۳۰	آیت صرف نشانی کے معنی میں	۲۸۱
۲۳۱	آیت قدرۃ خداوندی	۲۸۲
۲۳۲	انبیاء علیہم السلام کے معجزات بھی آیات اللہ ہیں	۲۸۳
۲۳۳	لفظ آیت کی تحقیق	۲۸۴

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۳۱۸	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس کا مالک تسلیم نہ کرنے کی خرابی	۴۱۲
۳۱۹	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اپنے متبعین کے نفع و نقصان کے مالک ہیں۔	۴۱۳
۳۲۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ اللہ تعالیٰ کی زبانی	۴۱۴
۳۲۱	نبی اللہ اپنے نفس کا مالک ہوتا ہے	۴۱۵
۳۲۲	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع قرآن سے	۴۱۶
۳۲۳	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ایماندار کو	۴۱۸
۳۲۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ عالمین کو	۴۱۹
۳۲۵	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکرین کو نقصان دینا	۴۲۰
۳۲۶	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ایماندار کو مدت سے	۴۲۱
۳۲۷	صحابہؓ کا نفع و نقصان دینا	۴۲۳
۳۲۸	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبل از وصال و بعد از وصال فائدہ دینا	۴۲۶
۳۲۹	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۶	۴۲۸
۳۳۰	وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کہنے کا منکر ہے	۴۲۸
۳۳۱	حدیث شریف میں سید و مولیٰ کا ثبوت	۴۲۹
۳۳۲	منافق کو سید کہنا منع ہے	۴۳۰
۳۳۳	اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکو مولانا کہنا	۴۳۲
۳۳۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۷	۴۳۳
۳۳۵	مرزائی الہاموں کی ابتداء وہابیوں سے ہوئی	۴۳۳
۳۳۶	وہابی الہامات کا سلسلہ	۴۳۴
۳۳۷	وحی الٰہی کے متعلق خدائی فیصلہ	۴۳۸
۳۳۸	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۸	۴۴۰

نمبر شمار		صفحات
۳۳۹	وہابی اشرف المخلوقات کو تمام کائنات سے حقیر سمجھتا ہے	۴۴۰
۳۴۰	تقویۃ الایمان کی عبارت کا جواب	۴۴۰
۳۴۱	چمار سے ذلیل کے جوابات	۴۴۱
۳۴۲	اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے زیادہ عزت بخشی	۴۴۴
۳۴۴	اولیاء اللہ کا شان رب العزۃ کے نزدیک	۴۴۵
	احوال فرقہ وہابیہ اسلامی نگاہ میں	۴۴۹
۳۴۵	وہابی نجاست ۱	۴۵۰
۳۴۶	وہابیوں کے نزدیک پاخانہ پاک ہے	۴۵۰
۳۴۷	وہابی نجاست ۲	۴۵۲
۳۴۸	وہابی مذہب میں منی پاک ہے	۴۵۲
۳۴۹	منی کے متعلق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فیصلہ	۴۵۴
۳۵۰	منی کے متعلق خدائی فیصلہ	۴۵۴
۳۵۱	بعض لوگوں کے مسلمانوں کو اجتناب خداوندی	۴۵۶
۳۵۲	پسندیدی اللہ تعالیٰ نے بے ایمانوں کیلئے پسند فرمائی	۴۵۷
۳۵۳	وہابی نجاست کا نمونہ ۳	۴۵۸
۳۵۴	وہابی کا وضو بھی وضو شرعی نہیں	۴۵۸
۳۵۵	قرآنی فیصلہ	۴۵۹
۳۵۶	وہابی نجاست ۴	۴۶۰
۳۵۷	وہابی جنبی اذان پڑھتا ہے۔	۴۶۰
۳۵۸	وہابی بلا وضو اذان پڑھتا ہے	۴۶۰
۳۵۹	اذان کا فیصلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۶۱
۳۶۰	اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ	۴۶۲
۳۶۱	وہابی نجاست کا نمونہ ۵	۴۶۲

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۲۷۶	قبر کے پاس دعا و نوافل	۳۵۴
۲۷۷	قبر کے پاس پتھر کھڑا کرنیکا وہابی محدث کا اقرار	۳۵۵
۲۷۸	دشنا لعبد کا حل	۳۵۶
۲۷۹	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۹	۳۵۹
۲۸۰	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور کو وہابی معاذ اللہ گدھے کے تصور سے بھی برا سمجھتا ہے	۳۵۹
۲۸۱	حضرت ابوبکرؓ کا حضورؐ کو نماز میں دیکھنا	۳۶۲
۲۸۲	کعب بن مالکؓ کا حضورؐ کو نماز میں دیکھنا	۳۶۳
۲۸۳	اس عقیدے کے ثبوت پر کیصدیے کا انعامی چیلنج	۳۶۴
۲۸۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۱	۳۶۵
۲۸۵	وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مٹی سمجھتا ہے	۳۶۵
۲۸۶	نبی اللہ کا کھانا سربرگ تک خراب نہیں ہوا قرآن سے	۳۶۶
۲۸۷	صالح ایماندار قبر میں بھی زندگی بسر کرتا ہے	۳۶۶
۲۸۸	وہابی مکذب حدیث ہے	۳۶۸
۲۸۹	حیات انبیاء علیہم السلام	۳۶۹
۲۹۰	موت انبیاء علیہم السلام پر انعامی اشتہار	۳۷۳
۲۹۱	گنبد خضرا میں سے اذان و اقامت کی آواز	۳۷۵
۲۹۲	تیس برس کے بعد اصحابی ویسے ہی نکلا	۳۷۶
۲۹۳	اصحابی کی قبر میں زندگی	۳۷۷
۲۹۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۲	۳۷۸
۲۹۵	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے شفاعت چاہنے والا وہابی مذہب میں مشرک ہے	۳۷۸
۲۹۶	یارسول اللہ پکارنے کا ثبوت	۳۷۹
۲۹۷	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۳	۳۸۰

نمبر شمار		صفحات
۲۹۸	یارسول اللہ کہنے سے وہابی مشرک بن جاتا ہے	۳۸۰
۲۹۹	گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے	۳۸۲
۳۰۰	وہابی شرک کا گڑھ وہابی شہر پر	۳۸۴
۳۰۱	وہابیوں کے بڑے کا یارسول پکارنا	۳۸۴
۳۰۲	وہابی گورو دینائے وہابیت پر	۳۸۶
۳۰۳	نواب صدیق حسن خان نے صاحب قبر شوکانی سے غائبانہ مدد طلب کی	۳۹۱
۳۰۴	وہابی قلعے پر وہابی شرک کا بم	۳۹۸
۳۰۵	وہابی عقیدے پر وہابی لعنت	۳۹۸
۳۰۶	نجدی وہابی فرقہ گاندھی کا وظیفہ پڑھتا ہے	۴۰۰
۳۰۷	یارسول مٹانا کس کی سنت ہے؟	۴۰۲
۳۰۸	وہابی عداوۃ ۱۴	۴۰۴
۳۰۹	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابی اختیار میں اپنے سے کم سمجھتا ہے	۴۰۴
۳۱۰	مختار کل کے چند دلائل	۴۰۶
۳۱۱	اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکمرانی میں اختیار کل عطا فرمایا	۴۰۷
۳۱۲	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکومت اور معافی کا اختیار کل	۴۰۷
۳۱۳	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خزائن اللہ پر اختیار کل	۴۰۸
۳۱۴	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۵	۴۰۹
۳۱۵	وہابی مذہب میں حضور کچھ سنوار بگاڑ نہیں سکتے	۴۰۹
۳۱۶	کفار کا عقیدہ کہ حضور کچھ سنوار بگاڑ نہیں سکتے	۴۱۰
۳۱۷	مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کی بھی جائے پناہ بن سکتے	۴۱۱

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۴۱۰	وہابی نماز کا نمونہ ۳	۵۰۹
۴۱۱	وہابن امام بن سکتی ہے	۵۰۹
۴۱۲	عورت کے متعلق خدائی فیصلہ	۵۰۹
۴۱۳	وہابی نماز کا نمونہ ۴	۵۱۰
۴۱۴	حرامی وہابیوں کا امام بن سکتا ہے	۵۱۰
۴۱۵	وہابی نماز کا نمونہ ۵	۵۱۰
۴۱۶	وہابی مذہب میں مرد عورتیں نماز اکٹھی پڑھ سکتے ہیں	۵۱۰
۴۱۷	وہابیہ عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے	۵۱۱
۴۱۸	وہابی نماز کا نمونہ ۶	۵۱۵
۴۱۹	وہابی نماز میں بھی ذکر سے کھیلتا ہے	۵۱۵
۴۲۰	وہابی نماز کا نمونہ ۷	۵۱۷
۴۲۰	وہابی امام امامت کے ساتھ نماز میں بچے کھلائے	۵۱۷
۴۲۱	نماز میں سکون کا فیصلہ نبی کریمؐ کی زبانی	۵۱۸
۴۲۲	وہابی نماز کا نمونہ ۸	۵۱۹
۴۲۳	وہابی نماز میں چڑیا گھر	۵۱۹
۴۲۴	نماز کے متعلق خدائی فیصلہ	۵۱۹
۴۲۵	فرقہ وہابیہ کا امام بچہ	۵۲۰
۴۲۶	وہابی نماز کا نمونہ ۹	۵۲۰
۴۲۷	وہابی عورتیں عیدگاہ میں	۵۲۰
۴۲۸	عیدگاہ میں عورتوں کا فیصلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۵۲۱
۴۲۹	**وہابی حقیقت کا مختصر نقشہ**	۵۲۱
۴۳۰	**غیر مقلدین وہابیوں کی عجلدہ نسل**	۵۲۳
۴۳۰	وہابی مذہب میں اپنے لطف کی لڑکی سے نکاح جائز ہے	۵۲۵

نمبر شمار		صفحات
۴۳۱	انعامی چیلنج	۵۲۷
۴۳۲	قرآنی فیصلہ	۵۲۸
۴۳۳	نطفے کی لڑکی کا فیصلہ قرآن سے	۵۲۹
۴۳۴	نطفے کا اعتبار قرآن کریم سے	۵۳۰
۴۳۵	**وہابیوں کی دوسری نسل**	۵۳۲
۴۳۶	وہابی باپ بیٹے کی مشترکہ عورت	۵۳۲
۴۳۷	ساس کا قرآنی فیصلہ	۵۳۳
۴۳۸	**وہابی کی تیسری نسل**	۵۳۴
۴۳۹	وہابی اگر ماں بہن سے زنا کرے تو لطف کے بدلے حق مہر ادا کرے۔	۵۳۴
۴۴۰	**وہابی کی چوتھی نسل**	۵۳۵
۴۴۱	سسر نے اگر بہو سے جماع کیا تو بیٹے پر حرام نہیں	۵۳۵
۴۴۲	قرآنی فیصلہ	۵۳۶
۴۴۳	**وہابی کی پانچویں نسل**	۵۳۷
۴۴۴	وہابی کے نزدیک ساس سے جماع	۵۳۷
۴۴۵	قرآنی فیصلہ	۵۳۷
۴۴۶	**وہابیوں کی چھٹی نسل**	۵۳۸
۴۴۷	وہابی مذہب میں خالہ اور دادی سے نکاح جائز ہے	۵۳۸
۴۴۸	**وہابیوں کی ساتویں نسل**	۵۳۹
۴۴۹	وہابی مذہب میں کنجری بازی جائز ہے	۵۳۹
۴۵۰	وہابی مذہب میں عورت فرج میں خوشبو لگے	۵۴۱
۴۵۱	وہابیہ عورت استرا کرے	۵۴۲
۴۵۲	**وہابی کی آٹھویں نسل**	۵۴۳
۴۵۳	ایک وہابی تین وہابی	۵۴۳

marfat.com

نمبر شمار		صفحات
۳۶۲	وہابی مذہب میں سجدۂ تلاوت بلا وضو جائز ہے	۴۶۴
۳۶۳	بے وضو آدمی کے پاس سے رحمت کا فرشتہ بھاگتا ہے	۴۶۵
۳۶۴	وہابیوں کی نجاست ۶	۴۶۷
۳۶۵	وہابی کنویں میں خنزیر کتا وغیرہ گر جائے تو پاک ہے	۴۶۷
۳۶۶	چمپڑ وہابیوں کے مذہب میں پاک ہے	۴۶۸
۳۶۷	کنویں کی پاکیزگی حدیث شریف سے	۴۷۰
۳۶۸	وہابی مذہب میں مردہ انسان حلال ہے	۴۷۱
۳۶۹	انار طہور کا حل وہابی امام کی زبانی	۴۷۳
۳۷۰	پانی کی نجاست وہابی امام کی زبانی	۴۷۳
۳۷۱	وہابی رجب کا فیصلہ قرآن کریم سے	۴۷۵
۳۷۲	وہابی نجاست ۷	۴۷۶
۳۷۳	وہابی مذہب میں چوپایوں کا پیشاب پینا جائز ہے	۴۷۶
۳۷۴	مسلمانوں کی مساجد میں وہابیوں کا داخلہ ممنوع ہے	۴۷۷
۳۷۵	وہابی نجاست کا نمونہ ۸	۴۷۸
۳۷۶	وہابی مذہب میں گوہ حلال ہے	۴۷۸
۳۷۷	گوہ کا فیصلہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۴۷۸
۳۷۸	گوہ کی حرمت حدیث شریف سے	۴۷۹
۳۷۹	وہابی نجاست ۹	۴۸۱
۳۸۰	وہابی مذہب میں کچھوا وغیرہ حلال ہیں۔	۴۸۱
۳۸۱	وہابی نجاست ۱۰	۴۸۲
۳۸۲	وہابی مذہب میں گھوڑے کا گوشت حلال	۴۸۲
۳۸۳	وہابی نجاست ۱۱	۴۸۲
۳۸۴	وہابی مذہب میں بجو کھانا جائز ہے	
۳۸۵	بجو کے متعلق قرآنی فیصلہ	۴۸۳
۳۸۶	ہر حرام چیز کے استعمال کرنے والے سے اجتناب	۴۸۹
۳۸۷	وہابی نجاست ۱۲	۴۸۹
۳۸۸	وہابی مذہب میں ہندو کے گھر کی چیز حلال ہے	۴۸۲
۳۸۹	ہندو کے گھر کی روٹی کا خدائی فیصلہ	۴۸۶
۳۹۰	ہندو کی شے کے متعلق احناف کا فتویٰ	۴۸۹
۳۹۱	مسلمانوں کی پسندیدہ چیزیں وہابیوں کی زبانی	۴۹۱
۳۹۲	وہابی نجاست ۱۳	۴۹۲
۳۹۳	داڑھی والا مرد غیر عورت کا دودھ پی سکتا ہے	۴۹۲
۳۹۴	وہابی نجاست ۱۴	۴۹۵
۳۹۵	وہابی مرد اپنی بیوی کا بھی دودھ پی سکتا ہے	۴۹۵
۳۹۶	خدائی فیصلہ	۴۹۶
۳۹۷	وہابی نجاست ۱۵	۴۹۷
۳۹۸	وہابی مذہب میں چوری کا مال حلال ہے	۴۹۷
۳۹۹	چوری کے مال کے متعلق خدائی فیصلہ	۴۹۸
۴۰۰	**وہابی نماز کے وسائل**	۵۰۱
۴۰۱	وہابی مذہب میں محراب بدعت ہے	۵۰۲
۴۰۲	محراب کا قرآنی فیصلہ	۵۰۲
۴۰۳	وہابی مذہب میں شب بیداری اور نوافل بدعت ہے	۵۰۳
۴۰۴	وہابی مذہب میں مرد چادر نہیں اوڑھ سکتا ہے	۵۰۵
۴۰۵	وہابی نماز کا نمونہ ۱	۵۰۶
۴۰۶	وہابی ننگے سر نماز پڑھنا افضل جانتا ہے۔	۵۰۶
۴۰۷	نماز میں سلام کا جواب وہابی مذہب میں جائز ہے	۵۰۷
۴۰۸	وہابی نماز کا نمونہ ۲	۵۰۸
۴۰۹	وہابی ناف نکی کر کے نماز ادا کرتا ہے	۵۰۸

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۴۹۶	محمد بن اسماعیل یمنی نے ابن تیمیہ مذہب کو بھیجا	۶۱۰
۴۹۷	ہندوستان میں وہابی مذہب کی ابتدا اور نواب صدیق حسن خان	۶۱۱
۴۹۸	ہندوستان میں علماء کا وہابی بننا	۶۱۳
۴۹۹	ابن سعود نجدی میں وہابیت کا فروغ	۶۱۶
۵۰۰	امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مقام ہجرت	۶۱۷
۵۰۱	**فرقہ وہابیہ کا تعلق مسلمانوں سے**	۶۲۳
۵۰۲	وہابی مذہب میں وہابیہ عورت کا نکاح سنی سے حرام ہے	۶۲۳
۵۰۳	وہابی فرقہ امت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ کے مسلمانوں کو ہندوؤں سے برتر سمجھتے ہیں	۶۲۴
۵۰۴	وہابیوں کا پیر وہابی عالم کی زبانی	۶۲۵
۵۰۵	وہابی مذہب میں مقلدین سے میل جول حرام ہے	۶۲۶
۵۰۶	وہابی کی نماز بریلوی کی اقتدا میں نہیں ہوتی	۶۲۷
۵۰۷	تقلید کے متعلق مسلہ وہابی عالم کا فیصلہ	۶۲۸
۵۰۸	مولوی عبدالاحد جانپوری کی زبانی	۶۲۹
۵۰۹	ائمہ اربعہ کے اختلاف کا فیصلہ مولوی عبدالجبار کی زبانی	۶۲۹
۵۱۰	ائمہ کے اختلاف کا حل اُن کے اکابرین کی زبانی	۶۳۰
۵۱۱	وہابی تکفیران کے اکابرین کی زبانی	۶۳۱
۵۱۲	وہابی پر مسلمان کا خون اور مال ضائع کرنا حرام ہے	۶۳۲
۵۱۳	وہابی شرک و بدعت	۶۳۲
۵۱۴	وہابی مذہب میں اسّی کروڑ مسلمان سب مشرک و کافر ہیں	۶۳۳

نمبر شمار		صفحہ
۵۱۵	مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اپنی امت کیلئے	۶۳۳
۵۱۶	وہابی فرقہ اولیاء اللہ کے حقیقی دشمن ہیں	۶۳۴
۵۱۷	وہابی اپنے نسبی والدین سے بھی محروم ہیں	۶۳۵
۵۱۸	وہابی اور دنیا کا مسلمان	۶۳۵
۵۱۹	**وہابی اعتراضوں کے جوابات**	۶۳۷
۵۲۰	ذی محرم سے نکاح کا رد	۶۴۰
۵۲۱	ذی محرم سے نکاح کی تعزیر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی	۶۴۲
۵۲۲	والدہ سے زنا کرنیوالے کا فقہی فیصلہ	۶۴۳
۵۲۳	انصاف	۶۴۵
۵۲۴	نجاست چاٹنے کے بہتان کا رد	۶۴۹
۵۲۵	نجس چیزیں کھانیوالوں کو فقہی حد	۶۵۲
۵۲۶	مٹی نجاست غلیظہ ہے	۶۵۳
۵۲۷	آدمی کتے درندوں کی مٹی نجاست غلیظہ ہے	۶۵۳
۵۲۸	اخبا ... ویک بال کل ... پیشاب پلید ہے	۶۵۵
۵۲۹	نجا ... الہ کا فیصلہ حنفی مذہب میں	۶۵۶
۵۳۰	نجاست حقیقیہ پانی سے ہی ... ئے	۶۵۷
۵۳۱	انصاف	۶۵۸
۵۳۲	وہابیوں کی ... سابقہ	۶۵۹
۵۳۳	دنیا میں سچے اور جھوٹے کا خدائی فیصلہ	۶۶۱
۵۳۴	سچے اور جھوٹے کا محمدی فیصلہ	۶۶۱
۵۳۵	اسلامی فتوی	۶۶۳
۵۳۶	مسلمانوں اور وہابیوں کی مسجدوں کا فیصلہ	۶۶۳
۵۳۷	وہابیوں سے برتاؤ	۶۶۴

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۴۵۴	قرآنی فیصلہ	۵۴۴
۴۵۵	**وہابی کی نویں نسل**	۵۴۴
۴۵۶	وہابی میں تین طلاقیں ایک ہی ہے	۵۴۴
۴۵۷	تین طلاقوں کے متعلق قرآنی فیصلہ	۵۴۶
۴۵۸	ایک مجلس میں تین طلاقوں کا وقوع حدیث سے	۵۴۸
۴۵۹	حضور کا فیصلہ ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورت حرام	۵۴۹
۴۶۰	حضرت عمرؓ کے زمانے میں اکٹھی تین طلاقوں سے حرام کا فتویٰ	۵۵۴
۴۶۱	حضرت علی المرتضیٰؓ کا فتویٰ کہ ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورت حرام ہو جاتی ہے۔	۵۵۷
۴۶۲	مغیرۃ بن شعبہؓ کا فتویٰ کہ تین طلاقیں ایک مجلس میں	۵۶۳
۴۶۳	حسن بن علیؓ کا فتویٰ اکٹھی تین طلاقوں پر	۵۶۴
۴۶۴	حضرت حسن بن علیؓ کا خود عمل	۵۷۲
۴۶۵	ائمہ اربعہ کا اتفاقی عقیدہ اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع پر	۵۷۳
۴۶۶	**وہابیوں کی دسویں نسل**	۵۷۴
۴۶۷	وہابی سب زنا بالجبر جائز ہے	۵۷۴
۴۶۸	**وہابیوں کی گیارہویں نسل**	۵۷۵
۴۶۹	وہابی مذہب میں سارا حشفہ داخل ہونے سے نہ حد نہ غسل	۵۷۵
۴۷۰	وہابی مہتابی	۵۷۶
۴۷۱	وہابی مذہب میں عیاشی	۵۷۶
۴۷۲	وہابی پٹاخہ	۵۷۷
۴۷۳	ساس کے متعلق قرآنی فیصلہ	۵۷۷

نمبر شمار		صفحہ
۴۷۴	وہابی ٹوٹکہ	۵۰۰
۴۷۵	وہابی پھلجھڑی	۵۷۹
۴۷۶	وہابی نیا مسئلہ	۵۸۰
۴۷۷	وہابی مہتابی	۵۸۰
۴۷۸	وہابی فرقہ کو چیلنج اور انعام	۵۸۱
۴۷۹	وہابی تطہیر	۵۸۲
۴۸۰	وہابیہ کی حقیقی طہارۃ	۵۸۲
۴۸۱	وہابی مذہب میں مشت زنی واجب ہے	۵۸۳
۴۸۲	مشت زنی کے متعلق وہابی ٹوٹکہ	۵۸۴
۴۸۳	وہابی کی قربانی مرغا	۵۸۶
۴۸۴	وہابیوں کا جنازہ مسجد میں	۵۸۶
۴۸۵	**وہابی فرقے کی مختصر تاریخ**	
۴۸۶	وہابی فرقے کی ابتدا اسلام میں	۵۹۱
۴۸۷	اسلام میں وہابیت کا تفرقہ ابن تیمیہ نے شروع کیا	۵۹۲
۴۸۸	ابن تیمیہ نے تقیہ کر کے شافعی مذہب کا مقلد ظاہر کیا	۵۹۸
۴۸۹	اسلامی حکومت کی طرف سے ابن تیمیہ کو سزا	۶۰۱
۴۹۰	خداوند کریم کو عرش پر ہی ابن تیمیہ نے مسئلہ نکالا	۶۰۲
۴۹۱	ابن تیمیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے استغاثے سے انکار کرنے پر اسلامی سزا	۶۰۳
۴۹۲	ابن تیمیہ نے سب سے اوّل اولیاء اللہ کو گالیاں دیں۔	۶۰۴
۴۹۳	ابن تیمیہ کے آخری لمحات	۶۰۴
۴۹۴	ابن تیمیہ کی گدی آگے بڑھی	۶۰۵
۴۹۵	ابن تیمیہ کے خلیفے کو اسلامی حکومت کیطرف سے سزا	۶۰۸

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يا أيها الذين آمنوا صلوا على النبي

وسلموا تسليما

کتبہ گوہر قلم لاہور

صدق اللہ العظیم

marfat.com

نمبر شمار		صفحہ
۵۳۸	وہابیوں کی مساجد کا شرعی حکم	۶۶۴
۵۳۹	وہابیوں سے رشتہ داری	۶۶۴
۵۴۰	مسلمان اور وہابی کا قرآنی فیصلہ	۶۶۵
۵۴۱	مقیاس وہابیت کے مجیب کو قاضی کا اشتہار	۶۶۷
۵۴۲	خاتمہ مقیاس وہابیت	۶۶۷
۵۴۳	۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ھ	

marfat.com

مناظرِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی تحریروں کے قیمتی جواہر آپ کی زبان مبارک سے
سننے کے خواہش مند حضرات بذریعہ ٹیپ مسحور کن
سے دلوں کو منور اور ایمان کو تازہ کریں

موضوعِ تقریر	منٹ	قیمت	زبان
میلاد شریف	۹۰	روپے ۳۸/-	اردو
علم غیب علوم خمسہ	دو کیسٹ ۱۸۰ منٹ	روپے ۷۶/-	اردو
شانِ صحابہ	۶۰ منٹ	روپے ۳۰/-	پنجابی
ردِّ وہابیت و مسائل فقہ	۱۲۰ منٹ ۲ کیسٹ	روپے ۷۰	پنجابی
معراج شریف ابتدائی حصہ	۹۰ منٹ	روپے ۳۸	

marfat.com